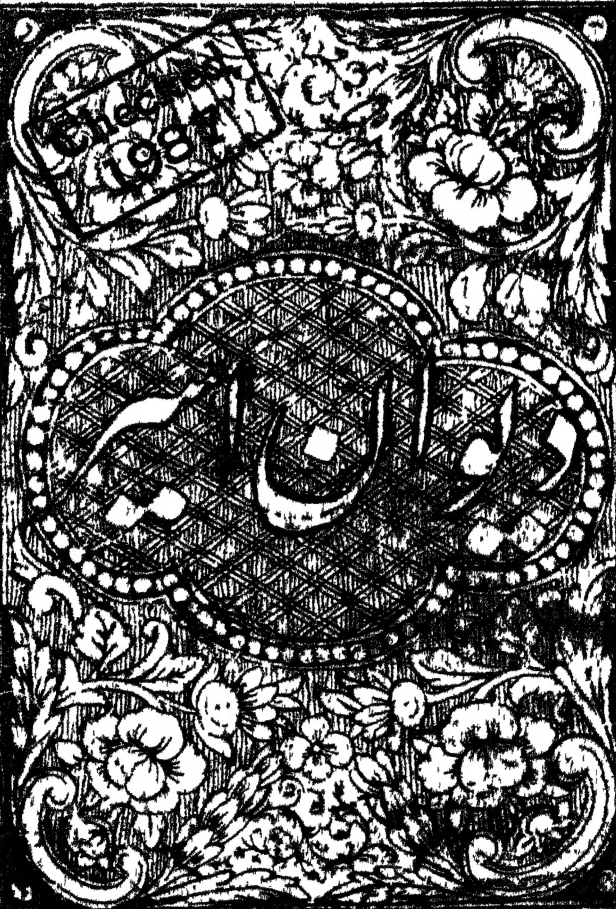


عزیز صانع کائنات و مکارم و فضائل و عباد و رمان
عزیز صانع کائنات و مکارم و فضائل و عباد و رمان



عزیز صانع کائنات و مکارم و فضائل و عباد و رمان
عزیز صانع کائنات و مکارم و فضائل و عباد و رمان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بی زبان بی دہن ہی نطق کام اللہ کا
 ہو بیان بندہ وں کو ہی لازم صبر شام اللہ کا
 کون جانی ہے کس کو کیا کس کو کشت
 تلخ فرمان نجوم چرخ و ذرات زمین
 آسمان پر ہی کوئی فارغ عبادت نہیں
 باغین بل گر سوا سی جو صدایتی میں گبر
 سفلی غلغلی سنم کی بجائے شمشیر
 ہی یہ ظاہر وہ کسی بھی نہ اوس ہی کوئی
 بطن میں کو دک تو کیر انگین ہی
 دیکتا سستا بیک نہیں ہی شرم گوش
 مخضرش کی روز محشر کیون نہ ہو بکودید

سب کلاموں ہی ہی بالائر کلام اللہ کا
 دلمین یاد اللہ کی ہولب پناہ نام اللہ کا
 کارخانہ یوں ہی جاری ہی مدام اللہ کا
 دونوں عالم میں ہی کیسا انتظام اللہ کا
 سرور نہ کرنی ہیں سجدہ صبح شام اللہ کا
 فی الحقیقت ذکر کرتی ہیں تمام اللہ کا
 صلحت ہی کب کوئی خالی ہی کام اللہ کا
 لم ملید ہے اور لم یولد کلام اللہ کا
 پرورش کرنا زامانی کا ہی کام اللہ کا
 سب جگہ ہی پر زمین کوئی مقام اللہ کا
 سنتی ہیں ہستی ہم غفلت نام اللہ کا

من دمن بند و کو پہونچا یا پیامد کا تصل کس نہ پہونچا یا ملام اللہ کا عمر میر کیا کیا حضرت نے کام اللہ کا نام اور کجا ہی دی ہی جو ہی نام اللہ کا فی الحقیقت ایک بین اوپر سلام اللہ کا	قاصد آیا ہو کہ جیسی تھی جناب مصطفیٰ آسمان ہی کتب اس کے پاس ہی جبریل کون ہی ہستی علی ہی و سب ہی کا چم شین نورا و کجا ہی دی ہی جو ہی نور مصطفیٰ ہیں محمد سی محمد تک جو چودہ ہفتہ دی
---	---

ہم بھی اپنی گوشہ عزت سی وطنین کی اسیر

حشر کی دن ہو گا جب دربار عام اللہ کا

ہم یہ بن کر چسراغ زندگانی ہو گیا تو وہ اول ہی کر اپنا آپ ثانی ہو گیا شرم عریانی سی آنسو پانی پانی ہو گیا خط جاتان ہکو پیغام زبانی ہو گیا گٹ گئی قوت تو زور ناتوانی ہو گیا چار دن ہنگامہ حسن جوانی ہو گیا سو کہ کر کانا نہال زندگانی ہو گیا مونہ سی جو نکلا ترانہ لشرانی ہو گیا آج جو آنکھوں سی دیکھا کل کہانی ہو گیا کبھی کبھی اپنا چہرہ زعفرانی ہو گیا طوق مثل حلقہ نگر داب پانی ہو گیا شکر ہر ایک فقر و غصہ دانی ہو گیا	خشک جدم روغن جن جوانی ہو گیا ہی ترا پر تو یہ سب آئینہ افاق بین حال اپنا عین عبرت ہی مگر سوچ نہ ہم جب تلک قاصد پہر اجاتا رہا آنکھوں سی نور ناتوانوں کو دیا خالق نی کیا نعم البدل در پہ یوسف طلعتون کی اب کوئی آتائین ضعف پیری میں امید شمرے عشرت کمان کب کسا تا ہی بہلا دیدار وہ طرب پیر ماجرای عالم نیزنگ ہی عبرت قرا کیا نقابت ہی جو رنگ گل ہی ہی غنیمت تیزی کیا تشنہ سوداگر گردن میں سری وصف تیرا جب لکھا ای خوش قلم حسن
--	---

بہر گہا ایسا ہمارے نالہ اول کاد سوان سنکے باتین او سکی پردہ سی ہمیں پیش گیا صبح کو غور شنید ہوتا ہی عیان جبرائی بن	یہ جہاز گنبد گردان و خسانی ہو گیا شعلہ آواز برق اس ترانی ہو گیا کیون نہاں پیری میں خوشید جوانی ہو گیا
--	---

کعبہ برفانہ دونوں برج ابی بین اسیر

تسا ہما ان پسر سری نالون سی یانی ہو گیا

جد افزار میں بیگانہ و یگانہ ہوا نبیؐ کے بعد یہ قرآن کو دیکھ کر کبھی کیا ہے آپ کے دوات کا خاصہ پیدا پی سجد جبکی خضر پرستون کی شباب تنہا کہ آئیں سیم کا جھونکا دیے خدائی عوض ایک ایک کی دس ظہور شر ہو دیکھیں جمال یا رنگہین لگا رہا ہی جو شہر طین نماز میں و عطر خوشاود تن جو تری تیغ کا بنا چوڑک کیسی جو موسم پیری کی اپنی بال سفید بقدہ حال میں قوت میں غیبی آثار تسمین غیبی بزم عیش و صحبت سر ر کا جو آنکھ میں لگلوں سر شمع نین کا کیا ہی شوق کی مضمون لی کا غدا ہوا	پلک چمکتی ہی کچھ اور کار خانہ ہوا کہ نامہ دیکھی ہم نامہ بر روانہ ہوا کہ جھڑک ہوئی تم و سرف زمانہ ہوا ترش کی بت جو تر اسنگ تھانہ ہوا کہ دفعۃً ادھر آیا اور ہر روانہ ہوا کریم بانٹ کی زر صاحب خزانہ ہوا دراز ترک ملاقات کا زمانہ ہوا خدا کا گہری نہ ٹھہر تھا رختانہ ہوا خوشاودہ دل جو تری تیر کا نشانہ ہوا مقام خندہ دندان غامی شانہ ہوا وہن کو دہشت علی آسیای دانہ ہوا کفن طمانہ ملا دمن میں ہوا نہ ہوا تو اس کے خیش ہر گان کا تازہ ہوا ہوا کی خاک ہر گانہ ہوا نہ ہوا
--	---

<p>وہ بادہ کش تھا کہ رحمت خدائی کی پیر کبھی جو نالہ کیا اور داغ دل چمکا کھائی آگ مری سخت بد نے پائین دکھا کی خال حبایا بتوں کی جاہ و فن خطا و فن نہ کی گئی کہ ہوش و حش لحد پر بہار آ کی شامیانہ ہوا ہوا سی گرم سی روشن چراغ خانہ ہوا خزانہ حوض کا بدوق کاغذ لہ ہوا ملا نہ آب میر سجے نہ دانہ ہوا کنوی میں رنگ بڑی بخیر نہ ہوا</p>	<p>وہ بادہ کش تھا کہ رحمت خدائی کی پیر کبھی جو نالہ کیا اور داغ دل چمکا کھائی آگ مری سخت بد نے پائین دکھا کی خال حبایا بتوں کی جاہ و فن خطا و فن نہ کی گئی کہ ہوش و حش</p>
--	--

انسیر صفت لکھی ہستی جیبیوں کے

ہر ایک صفحہ دیوان لگا رخا نہ ہوا

<p>منہر روز حشر ہی نہ کما ناریب کا پیمین گاہ خال ہی روی جیب کا آئی خزان فسدہ ہوئی گل گئی بہا ای تیرا آہ تو زمین اب تو کسی نہ کر گذرا دل ضعیف حیف تو کی عشق سی معشوق سی ہی شکوہ لی پردگی عجب پرواہین ہی عشق کو نالان ہو گئی اندری رشک لگی بخواہش ہی بعد ہر سبج اوٹکی پتی میں ہم سا قیاس ہر گل کا منہ صبا کی تاج پوئنی لالہ ہی خال ہنیں ہی فیض سی شکلیت انصاف گزشتہ ہونین راہ ملاش عرض</p>	<p>پروردگار واسطہ اپنی جیب کا تار اچک راہی ہماری نصیب کا طوطی چین میں بول چکا عذیب کا ہی آفتاب حشر نشا قریب کا بیمار تختہ مشق ہو کس کس طیب کا دیکھا جمال سب فی خدا کی جیب کا سنتا ہی راہ زن کوئی نالہ غریب کا تکی میں میری آئی نہ مردہ قریب کا آخری آفتاب ہماری نصیب کا لایا ہی طر فرنگ بو عذیب کا منعم مریض ہو تو مقرر طیب کا چکر مری ای دائرہ حشر قریب کا</p>
---	--

ہکو غم فراق رقیبوں کو عیش وصال حیا جہان میں کچھ پئے روزی ضرور کا مر کر نلی نہ خیمہ صیاد سے نجات	کوئی نہیں شریک کسی کی نصیب کا عطاری کی دکان ہی خستہ طیب کا تکیہ نفس ہی شست پر غزلیب کا
---	--

اتنی لمبی سچ بند گول ملی صد اسیر
جاگی نہ بخت خفت کہین غزلیب کا

تیغ کا منہ مجھ کو روئی صاف دل ہو گیا تیغ کینچی جس پر وہ جاسیے بار ہو گیا بحر عالم میں ہی آفت لازم اہل کمال جب جگہ میں صاف طغیت ایک ہی ٹپٹ مست می اپنی تقاہت سی ہونے باغیان چشم پوشی کی اگر اجباب نے پروان پیش پڑی شیر قاتل مگر کئی خنجر کی بارہ کوئی اوٹتا ہی لب بام مکان یار کے صبر کا کچھ حال طوفان حواوش میں بچو مردہ کچھ سنتا نہیں چلا کی روتی عین شہ ہوش کیا احسان ملک صبح شرب وصال کوئی قاتل نہ بگئی قدرت نہو کیونکر صفت قدرت حق ہی جاری دلیں داغ کوئی ہمار خفت جانی میری میری حق میں باری ہو گئی	طاڑ جان پابی بند زلف جو ہو گیا تیر تیرا کہا کی فہر جیسے لاغ ہو گیا ٹوٹنی کا خوف ہی قطعہ جو گوہر ہو گیا آگیا پانی جہان سلحہ برابر ہو گیا سپر ہر اسیر او مجھ کو درسا ہو گیا عین عریان میں یہاں جسامت ہو گیا پہر گئی بخت اپنی برگشتہ مقدر ہو گیا جم گیارہ لکھ خال اپنا کیوت ہو گیا ایک خرمن تھا سو وہ بھی وقت ضرور ہو گیا دم میں کتنا فاصلہ اند اکبر ہو گیا توپ کا گولام بھی خورشید انور ہو گیا موتہ میں پانی دانہ زرق مقدر ہو گیا کیا تماشا ہی کہ گلبن پھیر جو ہو گیا قتل سی پائی لہان سونیکا خیمہ ہو گیا
--	--

مشکنا نہ کیوں نہ کہی داغ وحشت کو اسیر
کو پڑے زنجیر زلفت آسا معطر ہو گیا

ترجان دل ہمارا دیدہ تر ہو گیا
بوریا زرقہ دم پانی کی چادر ہو گیا
مین گداہی بادشاہ ہفت کشور ہو گیا
مچلیوں کا زرق بازوی شنادر ہو گیا
خار صحر ارجب ہوا بالیدہ تشر ہو گیا
بل گئی جکویہ دولت کیسا گر ہو گیا
آتش یا قوت سی پیدا سمن در ہو گیا
ماہ نو ہو کر قوی کیا جلد لاغیر ہو گیا
عرصہ گوین ذری کے برابر ہو گیا
دخل اس بلیس کا جنت میں کو نہ ہو گیا
ہو کی اوچا ابر میں پیمان کو تر ہو گیا
دین گریبان سی دامن شمع کار ہو گیا
نقش سنگ آئینہ میں عکس کندر ہو گیا
خون حیض دختر زر شیر مادر ہو گیا
مجمع زیر علم جانناز بشکر ہو گیا

حال مینا بی عیان اشکونی سب ہو گیا
اشک افشان قبر میں چھ دیدہ تر ہو گیا
ایک بختہ وصل اگر اوس شلہ خوئی را
پیر سکتا ہی کوئی جوش محبت عشق بین
موزیوں کی پرورش ہی باعث از خلق
خاکا رسی نہیں بہتر جہانین شمع
خطا پشت لب ترادیکھا تو یہ آیا خیال
چرخ گردان ہی ترقی میں منزل کو نہول
زیر پاستی یہ راہ شوق جانانین زمین
رفقہ رفقہ محفل محبوب میں پہنچا قریب
بعد مدت چاہ سی نکلا جو بہتر فاصدے
اشک بلی تاثیر سی بڑھتا ہی بولت بصیت
دل سی جاتا ہی کوئی اوتار خوں کا خیال
بی تیز دن کو تیر محلت و حرمت کمان
دیلمی پروانی جو گرد شمع یہ آیا خیال

ہوں وہم کشن بچہ گی جب تل اندہنی اسیر
مین سیجھا باغین فرشت شجر ہو گیا

بڑھ کی مہرگان نی تری تیر کو چلنے ندیا
 سر کو دہنی ندیا تہو نکو سنے ندیا
 تاب نظارہ مشوق کمان عاشق کو
 دخل پایا جو مقدر سی تو باندھی یہ ہوا
 جس نل میں او گاہی جو کوئی نکل سید
 کیسی منصف تھی کہ خود چاہی مکی یوسف
 قصد اوٹنی کا ہم ادس نہ منی کیونکر کر
 ضبط رونی کا کیا دیدہ ترین ایسا
 محتسب ہلکوا ہوا ضعف ہمارا ساقے
 کچھ عجیب چرخ نی اندھیر کیا ہجر کی شب
 ادس کی قسمت میں کمان میوہ کھلاوا
 روی قائل کا میں جی بہر کی نظارہ کرنا
 جیتناک ادس گل عارض کی باندھو
 او چلی بیٹھی ہی آپ مری پہلو ہی
 تب فرقت ہی ہر جان بچا ہی گادی
 خوشخامی کا جو آیا ادسین گلشن خال
 کام کیا ہی کہ جلی تپش غمزدہ میں تم
 کہہ ادس دل سے تباہول بیدیاں شاید

نام تلوار کا ابرو دی سٹکنے ندیا
 ضعف نی ایک ہی ایمان نکلتی ندیا
 غش نی موسیٰ کو سر پڑھتی ندیا
 کہ ہوا کو ہی تری کو چے میں چلتی ندیا
 کاس دی یاس نی جڑہ پوٹنی ہلکتی
 چاہ سی اپنی زلیخا کو سٹکنے ندیا
 ادب حسن نی زانو ہی بدسنے ندیا
 لاکھ ادبلا یہ کھوان ہستی ادبلی ندیا
 جلم کو ناتہ پر رعشی فی سنبھلتی ندیا
 چاند کیا ایک ستاری کو نکلتی ندیا
 ذائقہ جکو تری تیغ کے پھل نی ندیا
 وقفہ اتنا ہی تر تیغ اہل سنے ندیا
 رنگ محض میں کہی اپنی غزل نی ندیا
 دل مضطر کو ذرا تنی سنبھلتی ندیا
 آگ میں جہنی براہ کھ چلنے ندیا
 کبک عطا دس کو دو کام ہی چلتی ندیا
 دوپہر کو ہی ذرا آپ نی دھلتی ندیا
 کہ کسی طرح مری دلو سٹکنے ندیا

قید سی محکوفت است بی نخلنی ندیا

موسی جو هم تو ده تا بوت کی قریب آیا
 حضور یا رجوا کی وہی ہی باعث شک
 تب آئی گی نہ کسی اب نہ در دہر سہ
 گیاتشاب ہوی پیر ہی قضا با تی
 تمساری چشم سی بادام خاک پھوچشم
 کسی کا ساتھ مصیبت میں کوئی دیتا
 بچانہ دست ہوا دھوس سی زاد سفر
 کو یہ حضرت موسی سی ہم نہیں ایسی
 کمال شانی کو تھا شوق کو چہ کیسو
 گئی وہ بزم میں جا کی نصیب پرانہ
 زیادہ شب سی ہی ہی اب جہانیں اٹھ
 ہزار ماوٹہ میں سایہ و لور ساتھ مری
 فرشتہ ترعین آیا نظر تو سبھا میں
 و دای نہر فراق آب تیغ کا شربت
 ملک فی الکی بشارت جان کی ہی بجکر
 یہ کیا سبب نہ جو ابتک و عاقبت ہی

بدن سی جان جو خست ہوی طیب آیا
 جو غش ہی آیا میں سبھا مر قریب آیا
 مری علاج کو جلا دسا طیب آیا
 جو وقت دور تھا ہسی بہت قریب آیا
 ازل سی یسکی یہ پھوٹا ہوا نصیب آیا
 قفس میں پھول نہ ہوا عذیب آیا
 ٹنگون فی لوٹ لیا جب وطن قریب آیا
 تہمین کو غش دم نظار کہ حبیب آیا
 پنچ گیا تو بڑی بیچ میں غمرب آیا
 چن کا قصد کیا دور عذیب آیا
 یقین ہی روز قیامت بہت قریب آیا
 قیامت آئی جان میں بلا نصیب آیا
 ہوئی حضور سی میری طلب نصیب آیا
 ہادی جان کو میں آپ ہی طیب آیا
 ملی وطن کی خبر قاصد حبیب آیا
 ہزار بار زبان پر ہوا الحیب آیا

چمن میں تازہ ہوی گل چلی ہوا ہی ہار
 اسپر موسم فریاد عذیب آیا

نوجوانی بگنہ پیری میں کہی ہوش ہوا
 بعد مدت مری قسمت کا ستارہ چکا
 پابریہ نہ جنوں میں ہی خدا نے رکھا
 چاہ میں نہ سیک کی یوسف گنہ روئی اخوان
 متوا فلاس رہا اور نہ عصیان باقی
 جس کو دیدار کو کہا یا ہمت تن چشم کسا
 شیکستہ یا نہ مری تن پہ کوئی اور لباس
 وصل ادنا کا نہوگا کہی اعلا سی نصیب
 سر میں کس نفی گیسو کی ہو ہاں میرگ
 پس گئی ایسی حوادث میں عدم ہی اگر
 قیمتی رخت ہی کیا اہل صفا کو درکار
 بیشی خوب تھی کچھ فکر زمانیکی نہ تھی
 کون کتابی نہیں گرجی صحبت میں اثر
 رنج میں بھول گئی صحبت احباب بھی
 عشق کامل کو کمان دیدہ اغیار سی
 تیرہ نالہ بلبل سی یہ گلشن میں ڈرا
 سر جو ادترا تو یہ دی خلق پریدہ فی صدا
 وہ مری قلم اپنی ہی کہ جسکو ستر
 محط روزی کا زمانہ میں ہی سارارونا

خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
 قطرہ اشک کسی کا گھر گوشش ہوا
 آبد بڑھ کی مری پاؤں میں پاؤں ہوا
 کیا غضب ہی نہ کہی خون کا ہی جو غش ہوا
 مہربان جب وہ عطا پاش و خطا پوش ہوا
 بات کی آپ فی جس سی ہمت تن گوش ہوا
 رخت عریان بدنی زیب برو دوش ہوا
 ذرہ خورشید سی کس روز آغوش ہوا
 کچراغ آکی مری قبر پہ خاموش ہوا
 وعدہ کڈا زل بہکو فراموش ہوا
 دیکھ لو آئینہ بنتی ہی ند پوش ہوا
 ہوش جاتی رہی جدنی میں ہوش ہوا
 جل ادشا پنہ شہر سی جو ہم آغوش ہوا
 دام میں طعت چمن خواب فراموش ہوا
 شمع سی نرم میں پروانہ ہم آغوش ہوا
 دام کو اوڑھ کی صیا ذرہ پوش ہوا
 شکر صد شکر کہ میں آج سبکدوش ہوا
 چچمہ باغین بلبل کو فراموش ہوا
 شہر وایہ جو بیاطف فی خاموش ہوا

فصل گل آئی جا صحبت اجباب کارنگ عمر برین جو کیا جرم تعجب کی سی جا	باغ میں جمع رندان قدح نوش ہوا اونکو بولا نہ کوئی ہکو فراموش ہوا
حرف مدغم کی طرح اوس بت خوشی اسیر پہر جدائی نہوی جیسی ہم آشوش ہوا	
دینی جا جام بہر بہر کر شراب اس غوانی کا جو عاقل ہی اوشاد ولسی تعلق و ہر فانی کا نیچو وضع و لین حال اشکو نکی رو اینکا پنچکر یا رنگ چاہا کہون کچھ ورد و اینا سکان باقی مکین رخصت تاشکل نشان فنا کثری میں منتظر سیکش کہ الگ جلم ہاں آکر تمہارا طالب دیدار ہو وہ صورت بھی وہ پیشہ آسمانی اوڑھ کر وہ رو بردائے شب تاریک فرقت نی بہت ہکو ستایا سی او کی لب جان نچش پردیکی تو سمجھی ہم نکا ہونین ہر اک زکلی بچھی صورت یوسف کسی گل کا ہون کشتہ بید باغی میری خاطر وہ یکش میں کہ مثل شہم پاد دل ہی رنجو نا کہا ہو یارنی جو کچھ بیان کر ملکہ اسی قاعدہ چٹک گل ہر چہ نواوس سی بہ صد آئی	یہی ہی ساقیا روغن چراغ زندگانی کا دم آیا یا نہ آیا کیا ہر دس زندگانی کا جان تھا توڑ پانیام لین توڑا ہی پانی کا نہ نکلی بات تک منہ سی برہو ناتوانی کا مگر ان دیکھی دیوار کو چلا نشانے کا الہی خم کوئی تونی شراب ارغوانی کا گوارا ہوا وٹنا نا جکو نازیل ترانے کا الہی سامنا ہی کس ہامی آسمانے کا چک لای مہر محشر وقت ہی یہ مہربانے کا نہان غلمات میں چیم ہی آب زندگانی کا سیپی جی کتی بین عالم ہی جوانی کا لحد پیلین کرتے ہیں کیون عل نوحہ خوانیا یہ ساغر ہی تو وہ شیشہ شرابا خوانے کا پڑا خطا ہون بہت شتاق پیغام زمانے کا کہ کل و چاند دن مہمان ہی جو بن نوجوانیا

خضر اساجانین زندم ہی نام سکندر مہی
مگر آئینہ بھی خشمیہ ہی آب زندگاسے کا

اسیر اپنی زبان جو کرم مضمون نکلتی تھیں
زمانہ کس طرح قابل نہ آتش زبانی کا

سفر در پیش ہر روزہ یہ عالم ناتوانی کا
نخا لاشتم بد و در آپنی جو بن جوانی کا
دل خرسند اپنا ہی عجب گلزار دان خون سی
بٹری جو بات ہی ہرگز نہیں چا ناں اد کا
جوان تھی چٹنگ پیری تصویرین ال تھی
وصیت ہی کہ گشت زعفرانین قبر ہو میری
ہمیں تو بایک دلعت عرق آلودے نارا
نکلتا ہی نہیں مگر نسوای جنگ کچھ نہ سی
جان میں نام اگر چاہی تو کر کوئی شہر سدا
ہماری سیاسی کیونکہ کچھ سکی کی اس حرارت
کہیں کیونکہ ہم صیاد حامی کو کہ سطر دن کر
ہر آئی بزم ماتم میں جو پیشم بار بھما میں
ادب رستابی ہم ساتھ موسی کی اگر بولی
کسی کی سانس جو دست خواہیں آؤں گے
جو اتون کیونکہ تلف کرتی ہو عصیان تو
یہ کہ بڑی ترانی موندہ سی نکاح کون ہو

کئی کس طرح دیکھیں سخت میدان بگالی
سبارک سنا عاشق کو مرگ ناگہانے کا
خلیل اللہ کو حمدہ جان ہی بانجانی کا
جوانا زخم کی حق میں سفر ہوتا ہی پانی کا
نظر آتا نہیں اب خواب میں عالم جوانی کا
کہ کشمیر ہوں کسی گل کی لباس خفائی کا
غلط سنتی تھی خالی زہری ہی سانپ پانی کا
نری باتیں ہیں قاتل ترجمہ شیر خانے کا
فن تصویر سی شہر ہوا ہزار دماسنے کا
توی کی بوندیتا ہی زبان پر قطرہ پانی کا
بچھایا ہی ورق پر دام مرغان معلے کا
بسبب ہی رخ بار پر یہ ناتواستے کا
جواب اپنی زبان سی کب نکلتا تھیں ترانی کا
یہ احسان عالم افلاس میں ہی ناتوانی کا
بہت یاد آئی گاہیری میں یہ عالم جوانی کا
بناتا ہی نہا یا نکو نقرہ لہن ترانے کا

بهار باغ فی مستی سیرانی زیاده کی
کھلا جو گل ہوا سحر شراب رغوانی کا

کہاں شہر فہمین عالم میں خوش بیانی کا
تلاشی مزرع امید ہی دو ایک پائے کا
کہاں مطلع جو وصف آدم و حاتم میں سمجھی ہم
شاوہر کو کہاں طاقت کہ بحر عشق میں سر کر
فقط نقصان نہیں کچھ نفع ہی ہو در وقت
جگر لب تہا کہ موتی ایسی آفت میں نہ مضطر
کہی ہوئی نہ دیدار خدا کی حشر میں قائل
قلم لرزی ٹیری ہاتھوین رعب حسن سحر
عبث ترک فلک کو ہم ہی قصد جنگ و شاکر
توقع رکھ دینداری کی ہرگز اہل دنیا
تری لگی نگہولی آنکھ غم نہ ہی شاہد گلی
اوٹھا سکتی نہیں دل ہی کسی صورت جو
اوٹھون کا حشر کی دن ہی گفن ہنر ہو
ابھی خیر ہو مکتب نہ بجای کہین مقتل

فغانی ایک بلبل ہی مری باغ معانی کا
کہو ابر کر مسمی وقت ہی یہ مہربانے کا
ملا اول سی بہتر فانیہ مصرع ثنائے کا
یہ وہ دریا ہی جس میں ہر جگہ سی زویری کا
گھٹا یاتن بڑا یا زور راسنی ناتواںے کا
منہیں ملت جو دل اپنا سبب سی ناتوانی کا
سمجھتی قائل رویت جو مضمون لسانی کا
تری قصویر کچھین مونہ ہی کیا نہر لدوانی کا
اثر نالی میں ہی اپنی دوش گایانی کا
نشان الفاظ مہل میں نہیں ہوتا معانی کا
دیا شہر فی چٹیا لاکھ اوسکی مونہ پہ پانی کا
یہاں تک حال نہی ہم ہی ہماری ناتوانی کا
کہ کشتہ ہوں کسی گل کی لباس زعفرانی کا
معلم سی سبق تیرہتی میں وہ شہر خانی کا

اسیر اندیشہ روزی جو رستی میں فغانان

کہ خاص ہی خدا زرق قاصی داد لے کا

کہی جو ملک شہادت کا بند و بست کیا
قضا فی خیر قائل کو بیشیست کیا

<p>خراب بادہ میخانہ است کیا کہ اک گاہ مین زاد کوی پرست کیا سر بریدہ کو قذیل دار بست کیا پسندنی بھی نہ مجھ سی عزم حبت کیا تو خلق نی مجھی شہور فساد مست کیا ہمین تو اوسنی اشارہ پی نشست کیا لھکار فیل سحاب سیاہ مست کیا اجل نی حوصلہ کیا سرکشو نکاہت کیا سوال حبسنی کیا اوسکو زیر دست کیا عجبت تمام زمانی کا بند و بست کیا زیادہ مجھ سے بھی طالع کو میری پست کیا کہ دیکھ کر خیم کیسو گمان شست کیا خودی کی ترک نی ہکو خدا پرست کیا کبھی نہ خوف طریق بلند و پست کیا سرور فتح نہ ہمہتی تو شکست کیا</p>	<p>انزل کی روز سی ہکو خدانی مست کیا وہ تیری نرگس میگون ہی صاحب تاثیر وہ مست تھا کہ پس مرگ میری قاتل نے جو تیری بزم مین بیٹھا وہ کوی اوتھا فراق نرگس جانا مین چٹکئی جو غذا بلاسی اپنی جو برخاست ہو گیا دربار وہ بادہ کش ہون کہ زور شراب سوسا فلک کا قصد تھا پائی جگہ زمین کی تلے خدا کو بھی ہی طمع نا کو اربندون کی ہوا حریص کو جز خاک گور کیا حاصل زمین پہ مین ہون تخت الرشی مین اڑ عجبت نہیں تری بالیکی مچیدیان بیتا ہوئی جویت تو آیا خیال مستی دوست جنون کی جوش مین سیلاب کی علی عزم ریلو پیش نظر رنگہ لی تباستے دہر</p>
---	--

اسوای رب نہ کسی کو جہان مین رب بکھی

اسیر ہنوی وفا وعدہ است کیا

مضمون نبدہ گیانی پهلوی درو کا
سایہ ایک پیر مین حسن خود رو کا

بصرع ہو کیون نہ کر میری آہ سر و کا
رکستی مین خاک راتلون سی احترام

اوٹنا زمین ترسی می دشوار گرد کا
چکر میں دھیری کسی صحرانورد کا
سہت حور تو نکی پائی جگر سنی مرد کا
ہو تو درد کیلنا جو پیچی کی فسر و کا
چکھای ہنی خوب مزہ گرم و سرد کا
جنت میں قصر پائین کی یا قوت زرد کا
جہونکا کوئی چسلا جو مری آہ سرد کا
بیچ ہی کہ نام مرد سی بہتر ہے مرد کا
پتھر مری مزار پہ ہو لا جو رد کا
احسان کبھی جو گوارا تو مرد کا
سو کہا ہوا یہ شہر ہی گلہای زرد کا
نوشیروان کا ہی نہ بتا تیر و جرد کا
پتلا کرتی تین جو وہ کا غزنی فسر و کا
رستم سی زال قصد کری کیا نبرد کا

زادہ شراب خوار کہ روت سی بین بری
سمجھی یہ ہم زمین سی اوٹھا جو گرد باد
کیون کہ چھیر کا ظلم سی ترک فلک کا دل
تنخواہ مری لحد کا نشانہ نانی
برسون پیامی آب ملا کہ شراب میں
جو لوگ زرد ہو کی ترسی غم میں مر گئے
بجہ جائی گی تمام جہنم کی نار گرم
میں کچھ نہیں مگر سی سخن معتبر میرا
کشتہ ہوں بدعت فلک تلگوں کا میں
کبھی سوال ہی تو درمیں فشر و شہر
بولا وہ شوخ اپی مریضو نکو و کیگر
کس کس کو خاک میں نہ فلک فی ملا دیا
چرتی ہی جان اوس میں ہی اعجاز کرد
مکن نہیں کہ ہو زمانہ و باسکے

جیکے نصیب فرقت جانان رہی اسیر

دیوان مطالعہ میں رامیر و رد کا

پارہ ہو جو خاک تو اکسیر ہو گیا
بہر مجھ کو سہ پہر پیچیر ہو گیا
نکلی جو بال و پردہ تیر ہو گیا

ہر خاکسار صاحب توقیر ہو گیا
زندہ خیال ریف گرہ گیر ہو گیا
سیر حرم نہ کی تھی کہ پیچیر ہو گیا

نغم بدن فی شکری آتنا خون دریا
 کیون مہنی آہ موندہ سی نکالی غنبد کیا
 تربت پہ بھرتسا آیا وہ سیم تن
 پوچھو نہ عشق ابرو قسا تل میں حال دل
 حیرت ہوئی یہ او سکی نظار یسی خلق کو
 زائل ہوانہ سردی ایام کا اثر
 غارہ ملا تو اوسنی کیا اور قتل عام
 بیٹھی ہیں جاکی پہلوئی قاضی میں نیری
 دیکھو نہ ہو کس قدر بھی حیرت حضور یا
 پہنچانہ اشک گرم شہرہ تک نہ ہی دم
 کی عاجزی جو مہنی گئی سرکش نفس
 دکھلا کی اوسنی خال رخ اپنا چہ لہا
 بھنگ میں نوجوان تہا وہ کم سن ہوئی

از گین خاصی ناخن شمشیر ہو گیا
 برہم مزاج زلف گرہ گیر ہو گیا
 مرزا ہاری واسطی اسیر ہو گیا
 اس سر زمین قبضہ شمشیر ہو گیا
 عالم تمام عالم قصد یر ہو گیا
 کہا یا جو داغ قرص طباشیر ہو گیا
 چہرہ چمک کی صورت شمشیر ہو گیا
 مسجد کی پائس میکدہ تعمیر ہو گیا
 تصویر کو میں دیکھنے کی تصویر ہو گیا
 قصر کجہرشت میں تعمیر ہو گیا
 یہ دیو اس لباس میں تسخیر ہو گیا
 پھان چمک کی اختر قندیر ہو گیا
 اب وہ ہوی جوان تو میں پیر ہو گیا

کوچ و مقام ایک ہی اس راہ میں اسیر
 گہرین چکا کہ مقبرہ تعمیر ہو گیا

لب ہل گئی تو او در تاخیر ہو گیا
 قد خمیدہ ملکہ رخسیر ہو گیا
 آنجب اسم کار قائل قندیر ہو گیا
 اہل کاسلسہ میں زخیر ہو گیا

جو کا ہوا کا نالہ شبگیر ہو گیا
 مجہوشی چکا جو یار میں تسخیر ہو گیا
 تدبیر حسب کوئی نہ چلی وصل یار کی
 جابین گئی اوٹھ کی صحبت احباب ہو گیا

کشتہ غور اہل جہان فی کیا مجھے
دولت جاری ماتہ جو آئی تو نام کو
گھونٹا گلا جو نہیں گریبان کی طوق لڑی
روز رازل سی قسمت ظالم میں ہی نہ
پہنچا جو اوس گلی میں مر مر غما
خال غدار یار سی کیونکر عجیب نہ ہو
اتنی نماز شام میں کیون ہمیں دیر کی
کی یار نی جو غیر کے جانب نگاہ لطف
پای نجات رحمت تدریر سے چٹا
نی یار کب چین میں معطر ہوا داغ
بر باد جب جنون لی لی سیکڑوں مکان
گردن پر کیون و بال لیا سر کو کاٹ کر

نخوت سی جو کچھ مجھی شمشیر ہو گیا
سٹی بڈ کی نسخہ اکسیر ہو گیا
دھن لپٹ کی یاد نہیں رخسیر ہو گیا
کدن جوان تھا کہ فلک میر ہو گیا
بجیں برنگ طائر تصویر ہو گیا
ہندو کا گھر ہشت میں تعمیر ہو گیا
ور وازہ سفید ریش کا بچہ ہو گیا
اپنی جگر سے پار یہاں تیر ہو گیا
اجار با جو قائل تقدیر ہو گیا
سونگھا جو پھول کو گل تصور ہو گیا
آباد ایک خانہ سجیر ہو گیا
تقصیر دار شمع کا گلگیر ہو گیا

خاک شفا اوس کی مہوی خال اسی اسیر
جاگر جو سا کن ورشیر ہو گیا

جاسکا پھر نہ میری گہرودہ جانے آیا
آرزو آنکھوں کی نکلی نہ کہی کاٹونکے
لاکھ کہی دہن تنگ کا نقشہ نہ کچا
ہمت عشق نے خرد اوس کی کٹوا لی پہاڑ
گدہ را اوس آئینہ رو کامری زندہ ہوا

رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانے آیا
دھڑا یار نہ پیغام زبا سنے آیا
تنگ کیا کیا تری تصویر میں مانی آیا
پیر کی بازون میں زور جو اسنے آیا
سیر ظلمات کو اسکندر شائے آیا

جان آب و شمشیر سے بچنی کے نہیں
تیغ نیکر رخ قاتل نے کیا دل زخمی
نشہ بادہ ہوا خازہ رخ گلگون کو
میری نزدیک کیا باغ سی زندہ نہیں گذر
اک جہان ہو گا خریدار زنجار کی طرح
حق تو یہی کہ کیا موت فی احسان مجتہد
یوفا و نمین بھی ہو تا ہی وفادار کوئی
سو کسی دامن نہیں ہماری کہی پانی نہ پڑا
نرم مین دیکھ کی عاشق کو وہ کیا کہتی ہیز

ڈو تباہیوں کہ گلی تک مری پانی آیا
دہیان گیسو کا پے مشک فشان آیا
رنگ پر اور تر باغ جو اپنے آیا
جو عدم سی طرف عالم فاس نے آیا
سرباز جو وہ یوسف ثنائے آیا
قبر پر پار پے فاسخ خواہنے آیا
کام مسلم کی بہت کو فی بین مانے آیا
کبھی پوشاک پہنکر نہ وہ دمانے آیا
کوئی پوچی تو کہاں یہ خفقا نے آیا

وصف و سکی رخ سپین کا لکھایز لڑ اسیر
آج قبضہ مین مری گنج معالے آیا

جب کسی جان چلے مین زار چل کر رہ گیا
حرص تہی مثل کسن بچا کہ آخر ای پیر
کس جگہ کئی بجانو کی مقدار نے کمی
دیکھتا قسمت لگای ایک بھی مجھ نہ جوت
ہے پیام مرگ عاشق کی لمی وصل شیب
چھا گئی حیرت پاوس بالیکی مچلی دیکھ
پھونکا پہلے مر اسل تناسل طرح
دست و پای بار مین جب غیر اہمند

اپنی دروازی سی بس باہر کل کر گیا
خوان نعمت اوٹھ گیا تو ماتہ مل کر گیا
میان سی وہ نیچہ آدھا اوکل کر گیا
پتیری ۰۰ قاتل عالم بدل کر گیا
شع تک پہنچا جو پروانہ تو جل کر گیا
جوش دریا رک رامیڈا اوچل کر گیا
بج رہا بجلی سی تو پانی سی جل کر گیا
اگ سی دل مین لگی مین ماتہ مل کر گیا

<p>چرا نگین ہو گئیں زانو بدل کر رہ گیا برف کی مانند آئینہ بیکل کر رہ گیا سحر مجہر ز گس جادو کا چل کر رہ گیا خیر گد زری پاؤں ناتی کا پسل کر رہ گیا تن پر ادلی کی طرح پتھر گسل کر رہ گیا پتا پتا اسن جن کا تہ مل کر رہ گیا آستین سی ماتہ قاتل کا نکل کر رہ گیا</p>	<p>قصہ دوشنی کا تو تھا اوسکو ہماری پاس گرمی خورشید روحی مار کا دیکھو اثر لب نی کی معجز تائی کج گئی ملتیں جان گرے چمنوں سے خاک سجای لیلی تنی گل کام کیا وحشت میں ہی گرمی داغ ذوق کیسی کیسی گل خراکی جو رہے جھا گئے جم گیا کیا رنگ غربت میان سی کلنی</p>
--	--

جسم خالی پہرہ نکلا گورین جا کر اسیر
 کیا کہلونی کی طرح سایہ کی مٹی مل کر رہ گیا

<p>حقیقت میں ہی رنگ کاروان جاسوں نزن کا چراغ اگر کوئی منفلت اوشیا لجامی مدفن کا گلشن شمشیر میں ہی کاٹ ہی شمشیر آہن کا دوات اپنی تلوار میں ہی گویا ہول سون کا کہ مدفن کو مری کافی ہی سایہ نخل مدفن کا کہی نگین جو روتی ہیں خیال آہو دمن کا مکر و بہتا منظر ہی اوس دوسری دمن کا کہ دستہ بند کرویتا ہی کشتار دمن کا کہ مٹی دیکنی ناحق بوجہ ڈالا سیکر دمن کا تراختہ ہے پیاسا خون کا مین یہ بہن کا</p>	<p>زبان خاموش رکھ لی دکل قابو ہو نہ دوزخ کا وہ ہوں راحت رسان خلق مرکز تپتی حشر کا سفا ظالمہ کیا زخم زبان خلق کا مری ہے کسی نص مسی آلودگی تعریف لکھتے ہیں نہیں امی چرخ بعد مرگ جتنا سامانہ کو نہیں عربانی وحشت میں فکر پیر لکھن خداوند ہمیں ہی دیدہ وحوں خیانت کر خیال زلف ہی کیونکر مری نکھوتیں بجا اہا کو تہ آبا جم میری نانوانی بہت اوہ میری پیاسا کی شدت اوس میری پیاسی بہت</p>
--	---

<p>کھینچی وڑکر ساری تیغ قاتل جاننہیں زمانہ دی اگر راحت پیام مرگ جان او سکھ رومی کو کاٹنی ہی تیغ لیکن سخت شکل سے فراق یار آسان ہی وصال یا شکل ہے جواہل حرص ہیں محبت ہی محروم راحت ہیں</p>	<p>پڑا ہی پاؤں نہیں پہنڈا مری رگماں گرو کہ جلو از ہر سے خالی نہیں ہی دست ہنر کا جو نرمی ہو طبعیت میں چلی کم زور دشمن کا نفل کر شیر سی و شوار پر ملتا سی روغن کا دبان بند ایک دم کھلتا نہیں ہی گاؤں میں کا</p>
--	---

اسیر اس باغ میں ہی کون طائر خوشنواں

جلاجل سی ہر اک یتا مری شاخ نشین کا

<p>بہار آئی ارادہ قید خانسی ہی گلشن کا سید ایسا ہوا خون فوکی ماری مری تن کا جاکہ برق آفت اب جواہی کی تو کیا لیلی نذبی ساتی فی می سکھوم دینا سی کیا شکوہ وہو ان چاہا ہی ایسا اہ کا گور عریا پر کمی نکلن نہیں زہار اسکی غیر افزائش جگر میں چھید ہون غمی تو پای ہی مرتبہ ان نہیں تنہا ام اوس لعل سی آلودگی و خمر قدم سی جو لگی میں آج کل دینگی تھو انداز دم قلیان کشی اوس ترک کو کیوں کر نہ کھا کیا خک ایام کا کرتے ہیں پرداسے نہ کیوں کر اہل دنیا ہون مطلع نفس امار</p>	<p>بڑا بچاؤ کی بیڑی اوتار و طوق گرو کہ پردہ خشر کی دن رہ گیا قاتل کی گھٹنا پھوڑا چو بیٹون نی ایک اندھیری جرن کا قصور اس تنگدل کا ہی نہ اوس کوتاہ گرد فرشتوں کو نہیں ملتا ہی رستہ میری مرن کا یہ داغ دل ہی یاد ہوا کسی بیباک میں روغن کا کبھی خواب میں نہیں خیال ابلی سورج سنو گریبان چاک ہی گلزار میں گلہاں ستون کا کہ نفل آہنی دیکھا ہی آلودہ داغ نون کا نہ سوئی کا نہ چاندی کا ہی خیر میری گرو اشرہ ایک انشک شمع میں ہی ہوا روغن کا کھاس دو دست میں پچاٹنا شکل ہی</p>
---	---

<p>وہی گل آج پروانہ ہی میری شمع مدفن کا گھڑی کی زندگانی جس طرح چلنا ہی سوسن کا خشنہ گرداب دریائنگ ہی ہو کو فلاخن کا کہ آہن ہی جہان میں ٹالنا ممکن ہی آہن کا دباخت سخت دل کی کوٹنا ہی سر آہن کا قدم دریا ہی شل اسپ کشتی او کی کوسن کا بچھاو تپا ہی دل میرا بجا ناشع روشن کا چراغان لحد یا تختہ ہی گلہا ہی سوسن کا کہ پڑنا کم سوادون سی ہی ممکن ہو سی شون کا گرتا رصیت ہی معلم طفل کو دن کا</p>	<p>بسان شمع کل تنگ دل مزار جنی جلا یا تھا وہی دل زندہ ہو چھپڑی جسی موی مزہ او کا کسی کوچہ میں دیکھا دل اپنا رحم سے ٹوٹا گڑی جوہن کر لین چاہی اودن سی ضرور اثر جس میں نصیحت کا نہ خفت بھی ضائع ہو سہو کی تپائیو کو کیون نہ کیئے مروت آئے میں پروانہ ہوں او کا جس جگہ ہی کو یور تماشا ہی بہار تیرہ نجی بعد مرگ اپنے جو بندش صفا معنی سمجھ میں سکی آتی ہیں سوائی دوسر فحائش جاہل سی کیا حاصل</p>
---	---

اسیرانِ جہان کیونکر دلی سبھی نہ کر دوں کو
کوی دانہ نہیں ملنا کسی کو مہ کی خرمین کا

<p>مردمک انگنوں میں ہی دلمیں سویدا یہ خون کو ملی خون ہی نہ یہ سودا سودا سچ ہی کڑا ہی بہت راہ خدا کا سودا یہ لعلے کا سن جمی جانب صحر سودا سستی مولون بھی ماتہ آگیا جنگا سودا خون بلغم ہی مری تنین نہ صفر سودا تہنی کا تہنی گاہ تہنی گاہ سودا</p>	<p>ہو گیا جزو بدن جاگیا اب کیا سودا عاشق زلف ہوں جکڑو نہ سا اسل میں مجھے بوسہ ناگ لب شیرین کا وہ بہت تلخ ہوا تنگ تو یا ہوں بہت شہر کی آبادی سی لی کی دل یارنی بوسہ جو دیا سمجھ میں چار اخلاط میں اندوہ و غم و رنج و الم حسن کی جنس گران نقد دو عالم کم وزن</p>
---	--

عالمون سچا قیامت میں عمل کی پریش
 شیربان پاؤں کی موجیں ہیں تو گر لب پہ
 داغ کرتا ہی مقابل مری داغوں سی جو تو
 اور سکی نہ بخیر سی بہاری ہی ہماری نہ بخیر
 کہ بدن غنچہ دہن گرد را کرتے ہیں
 لغت گیسو شبرنگ کا ہلو ہی مرض
 تہکڑی اتہین سی پاؤں میں نہ بخیر تک
 اب نہ دتا ہوں نہ کرتا ہوں گریبان گنجی
 شعر کی فکر سی کیا غیر ہوں گماہ اسیر
 مانی سی کا تامل خون خواہ ہو گیا
 کاہدر دان یہ جلد سوسا پار ہو گیا
 لانا گلی سی یار کی دشوار ہو گیا
 تو بہ کا نام میں لیا کیا غضب کیا
 وحشی وہ ہوں بھی جو ہوی خواہش تھر
 عاشق کیا نصیب لی طفل طیب پر
 زمینت بڑی جو یار کی چہری کا خط بنا
 کیوں کر ڈری نہ میری نقابت تھی جھنجھ
 مارا پڑا جہان میں میں اپنی نصیب سی
 صنون تہا کسی کا جہان میں تو تہا تک

ایسی ہشیاری سی دی بار خدا یا سودا
 ابکی ایام بہار ان میں ہی دریا سودا
 ہی مقرر گنجی امی لالہ صحرے سودا
 وحشت قیس سی بڑہ کر ہے ہمارا سودا
 ہم کو گلشن کا دکھاتا ہی تماشا سودا
 کیوں نہ بخیر نہ کرین ساری اہل سودا
 مرگ کی بعد مری ساتھ ہی میرا سودا
 یار کی آتی ہی جاتا رہا سارا سودا
 میل بعد دی دل سوز ہمارا سودا
 نقشہ تراکتہا مجھے تلواری ہو گیا
 دو پر لگا کی جھنڈا طیار ہو گیا
 ادس در تک پہونگی میں دیوار ہو گیا
 برجم مزاج حضرت تھار ہو گیا
 چالون سی پاؤں شاخ شہر دار ہو گیا
 داہ اشفا میں جا کی میں جلا ہو گیا
 آگ تو گل تھا اب گل نچار ہو گیا
 قد خمیدہ سی میں کمان دار ہو گیا
 بخت سیاہ محکو سپہ مار ہو گیا
 احسان او شا کی مفت گرانبار ہو گیا

دو ماه چهره‌ی که تیری تلاش بین اجل نگاه سی نہیں ہوتا ہی ایک دم وحشت بین مجھ کو کیا ہی سواری کی احتیاج چمکایہ تیری رنگ طلسمی سی انیم فالج کا مادہ ہی مگر بار عشق سے پیری میں دور ہو گئی سب غفلت شباب	گردن چمکے گو گلب سیار ہو گیا کیا آئینہ صاحب سدا کا بر گلب اوٹھا جو گرد باد ہوا دار ہو گیا سوئی کا مار رشتہ زنا رہو گیا جس پر گردہ جیسے بچا رہو گیا سو یا میں شب کو صبح کو بیدار ہو گیا
--	---

اوس چشم سہرگین سی محبت ہوئی اسیر
کاجل کی کوٹھری میں گرفتار ہو گیا

سینی کا چاک چاک دریا رہو گیا آخر زہ خون عین یہ میں زار ہو گیا قید آئینہ میں عکس تن زار ہو گیا نقصان کیا ہوا جو کیا تم نے در کو بند اسد ری شوق خط پہی نہ پہنی کیا نام ماہی کی طرح جیسی ملامت حیات ہوتی نہیں دعا و دعا کو می کا رگر آہی پسند دل کو جو حیدر کی پیروی دل تھا جو آئینہ اثر عشق زلف سی آہ سی کسکی ہی بگل افشان چراغ گو کلام بن گیا تری زلف رسا کا دام	رخنے جگر کا رخسار دیوار ہو گیا زہ بدن پہ کوہ گران بار ہو گیا جوہر کی سلسلہ میں گرفتار ہو گیا داخل میں گہر میں پہانڈ کی دیوار ہو گیا قاصد کمر کو باندھ کی طیار ہو گیا زخم گلو گلی کا مری مار ہو گیا نابت نہیں کہ کیا جی آزاد ہو گیا مومن میں توڑ کر بت پندار ہو گیا تاریک شل روی گنگا رہو گیا پہولون کا میری خاک پر بار ہو گیا پرداغ دل مرا جو گرفتار ہو گیا
---	---

گیسوی جو مجھ کو سیہ مار ہو گیا	فردوس میں پہنچ کی جو یاد آگئی وہ رفت
دریا ہر اسنفیہ نوشہار ہو گیا	مضمون جو کوی دیدہ گریان کا بندہ گیا
آسیب مجھ کو سایہ دیوار ہو گیا	کوچی میں اوس بری کی چمپو چنچون ہوا
عمر خضہ بنا شب بیار ہو گیا	تخریب رفتہ رفتہ وہ کیسو ہوا دراز
ہم تو بیک عوی وہ گران بار ہو گیا	احسان راہزن کا ہی رخت سفر گیا
ازدرعصای نرس بیار ہو گیا	دنیا لہ لکی سر می کا آیا چمن میں یاد

گمراہی مجھ کو آ کی سحر کی پیچ نے
میں بھی اسیر نقطہ پر کار ہو گیا

نزار شکر کہ نہ می سی آفتاب بنا	ہوا جو خاک بدن ساغر شراب بنا
پگڑ گیا جو یہاں وہ مری حباب بنا	عروج نجات خرابی ہی کوی الفت کر
سیو جو ٹوٹ گیا ساغر شراب بنا	سوا شکست سی ہم میکشون کا کیا نقصان
توسط آب پہ کیون گنبد حباب بنا	نہیں جو قبر کسی ناتوان کی دریا میں
مکان کی ساتھ کوئی مقبرہ شباب بنا	ست قریب اجل ہی کہو یہ منعم سے
کہ نگ گور سی یہی شیشہ نگلاب بنا	وہ کشہ نہ تہا میں کسی بائے عطر کا
تن خمیدہ مرا حلقہ درکاب بنا	اگر جو پاؤں پر اوس شہسوار کی میں ضعیف
خلیل نی یہ کہا کہی کا جواب بنا	کیا جو خالق عالم فی خلق دل میرا
سرب بنی کہ کوئی جادو کا ثواب بنا	ہا رہی گہری در میکدہ ملک زاہد
ہوا بخارہ جو گوارہ بہر خواب بنا	اجل فی ذمی میں ہلت نہ عطلی میں
پگڑ کی کام مرا وقت اضطراب بنا	ٹھپ کی لاشہ گر پاسی اسپ قاتل پر

مکان یار بناجب کما فرشتون نی جو یاد گوهر دندان مین هم موی گریان سوامی سیل حوادث ہی گلے نیامین	زمین یہ عرش علی کا یہ جواب بنا گرا جو آنکھ سی آنسو در خوشاب بنا نہ ایک دم کو نکاح صورت حجاب بنا
---	---

ربا جو بعد فنا اشتیاق بادہ نشی
اسیر خاک سی میری خم شرب بنا

طاہرست مین دہیان ہی کسی قدر از کا کشتہ مہون لبکہ یار کی قدر و راز کا توپین بروج توپ کی گولی مین مہر وہ سبحار کو مسکیدی سی نہ را بہ بلا جسے فرقت مین یون مرون کہ نہ موت کو خبر یارون سی کمد و گہر کو چلی جائین بعد فنا منظور سو مثال تو طوبی سی دون مثال مخشر مین کس نشان سی اتی مہون و خواہ محمود کو ہی کیا دل گم گشتہ کی تلاش عالم مین موجزن ہو جو در پامی معصیت زنجیر و طوق موم کی صورت گہل گئی ہر دم او تر نی چڑھتی کا کوٹھی پہ کیل سب دل صاف اگر نہین تو عبادت سی کیا حصو کیا آشنائی اہل صفا ہو جهان رشت	اغٹھ پی ہی رکن ہماری نماز کا سایہ مری مزار پہ ہی سہو نہ نماز کا ہی چرخ پر گمان ہمین گلے چہ راز کا تقیس کیا ہی وقت تو آئی نہ راز کا ایسا خیال ہی مجھی اخلاصے راز کا تخلیہ ہو کہ وقت ہی راز دنیا راز کا مضہ و ن بلند چاہی قہر و راز کا کشتہ مہون تیر غمخوار و شیر نماز کا چانی تو جا کی کوچہ گیسوا یاز کا کوٹہ ملک تر ہو مری جا نماز کا اللہ سی سوز نہ نالہ آہن گداز کا کچھ دہیان ہی جہان کی نشیب و فراز کا طاہر ضرور چاہی جسامہ نماز کا بدشکل قدر دان نہین آئینہ ساز کا
---	---

زیبا ہی فتنی اس سی چو پید میں قوت
 طول شب فراق جو دیتا ہی دگر رنج
 سرخیر کا جگاہی تری پاؤں پر تو کیا
 زیبا ہی صرف ہوں جو مری استخوان تن
 طاعت ہی جبکہ نام وہ ہی جس دامن
 شاہ و گد این مغل شعر و سخن میں ایک
 سطر ب سنائی مجھ کو جو در پر وہ وہ صبا
 نیز نگیان طبعیت جانان کی دیکر کر

دور فلک ہی دور تری پیشواں کا
 یہ ہی اشارہ ہی تری زلف و ہانکا
 ہو گا نہ کچھ ثواب ریائی نماز کا
 ہی نو خطون کو شوق قلم دان کی ساز کا
 چٹتا ہی بعد مرگ مقبہ نماز کا
 اس سیکر میں دھل نہیں امتیاز کا
 جاگیر یابی ملک عراق و حجاز کا
 دم بند ہی زمانہ نیرنگ ساز کا

مال و متاع و سر کی پروا نہیں مجھے
 ہوں بی نیاز شکر سی او س بی نیاز کا

خرین تیرا سوائے خلعت ماتم نہیں لیتا
 کمی کا نام میرا دیدہ پر تم نہیں لیتا
 جو وسعت رزق کی چاہی تو استغاثی لیتا
 رہوں اسی باغبان چند ہی میں نہیں لیتا
 مناسب خار زار و ہری ہی کچھ کرنا
 وہ زخمی ہوں کہ مٹی و رو میں پائی ہی
 برابر گردن عشاق کی گئی آہن قتل میں
 کوئی یہ سزا میں جو مٹی میں ہی خربک
 وہ عالم بخش مٹی کو بدل کسائی حق حق ہی

گدا تیرا خطاب خسرو عالم نہیں لیتا
 خطا و سکو کس طرح لکھوں کہ پائی دم نہیں لیتا
 زیادہ دیتی میں حصہ اوی جو کم نہیں لیتا
 نرگس سیم خمچہ گو ہر شبنم نہیں لیتا
 بھان ہوتا ہی کچھ کٹھا سا فرم نہیں لیتا
 کہ بھولی سی ہی نام بخند و مرہم نہیں لیتا
 جو اسکاتہ ترک جانا ہی جو دم نہیں لیتا
 دھال بار کا جب تک کہ قشت جم نہیں لیتا
 تری ہستی ہی ہون دو کی حاتم نہیں لیتا

<p>کبھی بل کی حضور طرہ پر خم نہیں لیتا کہ کوئی کوڑیوں کی سول جام جم نہیں لیتا کبھی ایسا حرارہ میرا غم نہیں لیتا وز اسوچین تو کیا میں تر کہ دم نہیں لیتا سوائی مشک زخون کی لی ہر دم نہیں لیتا جو دیتا ہی کوئی بادام اسی تو ام نہیں لیتا یہاں کس روز ٹھوکر تو سن رستم نہیں لیتا سیمان نذر دیتی ہیں توین خاتم نہیں لیتا زمانہ کر دین لیتا ہی پر سرم نہیں لیتا</p>	<p>اودھاتی ہو جہت ہم دورہ تغیر سنبھل کیا بقدر ایسا دور دور چشم ساقی سن کہاں تک ہجر کو لائیں عیان روز قیام مری جنت میں جا بیسی نشتر کیوں نہیں لیتا دہ زخمی ہوں کہ عادت ہی مجھی ایسا اور نہایت یہ نفرت وصل سی وہ طفل رکٹا ہی کہ نہیں لیتا بڑی وہ مرد میں چلتی ہیں جو میدان اختیار ترا چلا جو پایا ہی دماغ اس درجہ عالی ہے تمول کو غنیمت جان منعم خیر جاری کر</p>
--	--

اسیر اسکی گلی میں کیوں بجاؤں دوڑ کر گھری
دل بیتاب پہلو میں قرار اکدم نہیں لیتا

<p>کانٹا کبھی جو راہ میں پامال ہو گیا محفل میں جو فیون کا عجب حال ہو گیا نابان ہمارا کو کب اقبال ہو گیا دامان زخم تیرے کار و مال ہو گیا غصی ہی آفتاب کا منہ لال ہو گیا ایسا سیاہ نامہ اعمال ہو گیا گر اب بحر ملکہ بے غفل ہو گیا دل ساعز نبھان کا خجماں ہو گیا</p>	<p>وہ رحم دل ہوں غیر مرا حال ہو گیا جسم عیان وہ کو دکھتو ال ہو گیا صد شکر آج شام سی آیا وہ ماہ و ش ادفلیہ ربط قاتل و مقتول کا ہی رنگ اوس سے کو میری پاس جو دیکھا دم ہر مکمل نہیں ہی اب کہ نشتر ہی پڑ گیا سہر کہہ کی پائی بارہ رو یا میں اس قدر ذکر اور ساتھیوں کا رہ عشق میں ہی کیا</p>
--	--

کریان وہ ہوں کہ آئی جو صولین میری موت
اوس رشک ماہ سی رمضان ہو جو وصل
کھجا جو صفت یار کی کندن سی رنگ کا
جن و ملک سی بڑھ کی ہی انسان کا مرتبہ
پیری میں ہم سی خاک مضامین نو بنزین
گنگھی کی جانتا ہوں کہ تو ٹینگلی دانت وہ
پتی درم میں اشرفیان اشرفی کی پہول
پیری فیانی آئی زور جوالی کا کہو دیا
سہما شب وصال صدا شکی دل میرا
طل فراق یاری ہی زندگی و بال
ہر روز تو لوٹتا ہی یہ داغون سی آگ پر
بی یار جا کی باغ میں آفتین دل ہنسنا
کیا رنگ بان سی یار کی دندان چمک گئی

رویا یہ ابرائی کہ غمال ہو گیا
ہر روز مجھ کو غمہ شوال ہو گیا
کاغذ سان کاغذ رسال ہو گیا
یعنی یہ بار عشق کا جمال ہو گیا
بی رہو جو نخل کمن سال ہو گیا
بیجا جو کیسو دن کا کوئی بال ہو گیا
گلزار بھی بہار میں ٹکسال ہو گیا
رستم تادل مرا اگر اب رال ہو گیا
گھر پال اسکی واسطی گھر پال ہو گیا
روز ایک ماہ ماہ مجھی سال ہو گیا
دل سحر یار میں حسن اہل ہو گیا
جس نخل کا تناسا یہ مجھی سال ہو گیا
یا قوت سان مرا ایک گھر لال ہو گیا

پیشوا پاسی یار سی میں ناتوان اسیر
تجسیدہ حلقہ غلغمال ہو گیا

ہر چا پسند خلق کو میرا چلن را
کس روز اپنی دل میں نہ دواغ محن را
بلبل کی آب نفس سی رامی ہوئی تو کیا
جو دن کسی بی یار نہ پوچی تمام عمر

کبھی میں شیخ دیر میں میں برہمن را
نخست سیاہ لالہ صفت جزو تن را
وہ بوی گل رہی نہ وہ رنگ چمن را
اپنی وطن میں میں بھی میں غریب وطن را

اوس حتم شوخ سی نہ غزالو کی جل سکی
 عریان تنی میں پردہ نقابت فی ترکہ لیا
 پانی نہ ایک قطرہ ملا سپہ رات دن
 رخصت ہوا وہ ہر تو تانا نام صبح سے
 جب تک کہ ہم جی کہی ہو لی نہ موت کو
 اہل وطن سی شوق ملاقات رہ گیا
 ٹکڑی اوڑائی دست جنوں فی بزرگی گل
 امی عشق زلف تجھ سی ہی نقصان کی گنا
 ہم دل سی ہم سخن رہی دل ہمسی ہم سخن
 دونوں کو ہی زوال یہاں حسن ہو کہ عشق
 وقت سخن جو بی دہنی اونکی کسل گئے
 شتاق مرگ کون ہی مجھ سا جہان میں

شیر دن کا بلکہ نشہ جرات ہرن رہا
 پیمانہ نظریں رو حکلی صورت بدن رہا
 پیاسوں کا جھگٹا لب چاہ وقت رہا
 اپنی سیاہ خائیں سورج گمن رہا
 تکیہ میں مرتی مرتی ہمارا کفن رہا
 موت آئی جب قریب ہمارا وطن رہا
 نہایت کہی نہ تن میں مری پیرہن رہا
 ہر روز کچھ نہ کچھ تری سودی میں بن رہا
 خلوت میں بھی مکالمہ آنجن رہا
 شیریں رہی نہ ولولہ کو کہن رہا
 اہل سخن کو کچھ نہ مقام سخن رہا
 باندھی ہوئی میں سر پہ ہمیشہ کفن رہا

جنت میں قصر اعلیٰ و زمرد ملی اسیر

اسوجہ سی کہ عشق حین حسن رہا

جکا یا سہر ہوا رتبہ میسر چکوا عابد کا
 وہ طائر ہون کہ ہی بالکل طریقہ مجھیں عابد کا
 تہ ہوا زردہ سیر گل کو آیا میں جو گلشن میں
 شاہی غیرت نوشاہی وہ جن و خو میں
 ضیا چاہی تو دل میں حرص نیا کو کو نہانی کی

گمان شہر قاتل پر ہوا محراب مسجد کا
 نشیمن ہی ستارہ آشیان گنبدی مسجد کا
 بہت شتاق تھا ای غلبان سنا زہ وارو کا
 چلون مثل سکندر میں بدل کر بدیں قاصد کا
 چراغ ایسا نہ ہو یہ سگ دھپا لجاجی کا

سہمی مینا نہ ہولی کسلین کوست آئی مین
 سہادت نامہ لکھو دیر کو شاید وہ خط لکھی
 نمانہ چہ طرہی کو جو وہ گار و نہین آتا
 نہین کچھ عذر بکھو دولت دنیا لی لینی
 سان کا حال آتا ہی نظر سب فیض ساقی سی
 سزا دی خوباوس قاتل فی خط شوق لکھی
 تہ اضح اوس ہی سب کی تی مین جو جہا تو
 شیطا طیر نفس مار دین سب پر پا مری لسی
 براکتا ہی مجھ کو غیر اگر کیون سچ سمجھتی ہو
 مقرر کچھی دو چار دہن کا تو روزینہ
 تری چشم سخندان پر نہین سطرین پیلکینی
 گذاری سی عرض ہی لیا کروں بہن کی دو
 ندی اسی چرخ ساغر دولت جنبہ کا مجھ کو
 وہی منشی ہی منشی صفت جو اوس دلا لکھی
 را دیوان ہی یہ مثنوی کب ہی ضمیمت کی
 ہونی وہ آگ نور آ پانی پانی دیکھ کر مجھ کو

بنالارنگ ساقی زردی جھار زائد کا
 عدم کا قصد ہی پر انتظار تائب ہی قلم کا
 مؤذن کی نظر مین خار گلدستہ ہی مسجد کا
 خدایا پر نہین دل کو گوارا رنج حاسد کا
 ہومی جنبہ پانی ہم سیالہ لی کی مرشد کا
 جواب خط کی جاسہ کثرت کر بھیجی قاصد کا
 خم حجاب مین سہری نگون ہر ایک ساجد کا
 کری گاسنا کیا کوئی کافر اس مجاہد کا
 گواہی کیا نہو جب تک ثابت عدل شاہد کا
 توقع پر کردن در بار کتبک پیر و مرشد کا
 نظر آتا ہی بکھو حاشیہ شرح مقاصد کا
 بہت بہتری ہونی سی نہو نا امر زائد کا
 گاؤں خاک نہ اسکو بخش جو نا ہی ملحق کا
 شرف بی شبہ سرج سنبیلہ مین ہی عطار کا
 بیان اس مین کہان عشق غیر زو حسن شاہ کا
 خضب کی برخلافی ہی شہکنا بھی ہی افس کا

نہین موسیٰ علی د مصطفیٰ کوہ . . .

اسیر ایمان سی باہری دو بین ہونا جو

یہ مصرع نظری انتخاب کیا ہو گا

سہاری قد کا صوبہ جواب کیا ہو گا

ایا حسن مین او سکا جواب کیا ہوگا
 خدایسی شرم نہیں ہی تہی کنہ کی وقت
 روشہ سوار بھی پاؤں تھک نہیں کہتا
 خلاف وقت ملی گا نہ رزق تقدیری
 او مرگناہ او دم حساب سی رحمت
 بتون کا شوق سو کھینچھا می شمع
 یہ میری رو می گہر لگی مین حضرت نوا
 زبان غیر پہی ذکر روی یار عیش
 عیش چسپائی ہوز لعون مین عارضہ
 نہیں ہی کچھ دل سوزان کو خوف و رزم
 ملی کی مرغیان سی ضروری کم و بیش
 بر ہی مین قسمت افشای راز دار تری
 گہری گہری کی خبر تھو دل سی ماتی ہی
 بجھی تو منع کری آپ می پی و اعط
 تہ نقاب وہ رخ آفتاب مشتر ہے
 تڑپ کی بعد فنا ہون کی خلد مین دخل
 غلطی یہ خط ایس روی تھاپر نکلا
 ازل کی روڈ ملی سی تجھی جو غم قلیل
 امید و ارجائیت رہین کی کیا محروم

غلام گنجی کا آفتاب کیا ہوگا
 نگا خلق سی او سکو حجاب کیا ہوگا
 چمک کن بدر ہلال رکاب کیا ہوگا
 کری گا لاکھ کوئی اضطراب کیا ہوگا
 عبت ہی فکر کہ روز حساب کیا ہوگا
 یہی جوج ہی تو حاصل ثواب کیا ہوگا
 خدایسی پوچھ رہی مین جناب کیا ہوگا
 پڑ ہی گا گرجو قرآن ثواب کیا ہوگا
 حجاب بر پریشان حجاب کیا ہوگا
 مسند رگ مین گر کر کباب کیا ہوگا
 در سخی سی گدا کو جواب کیا ہوگا
 بیان گنگ سی احوال خواب کیا ہوگا
 جو خط کا وہ نہ لکھ مین کی جواب کیا ہوگا
 اوسی نہیں تو مجھی اجتناب کیا ہوگا
 کھلی جو بار کی ند نقاب کیا ہوگا
 لحد مین ہم ترین گی عذاب کیا ہوگا
 وصال شہرہ و آفتاب کیا ہوگا
 تو جس دم سی ہی شل حجاب کیا ہوگا
 شترانہ مین قحط شتراب کیا ہوگا

بنای جو دو کرم سی یہ آب و گل کی جگہ
اسیر خانہ احسان خراب کیا ہوگا

<p>دختر زری سوساتی ہی ستوالی گشت پنہرون سی اپنا دامن کر گئی خالی گشت تار این کا ہی دم میں باز نہتی دالی گشت کیا کلفت ہی جو برسی بعد پامالی گشت لائی گئی ایسی کہان سی بہت عالی گشت نکھر کپہ تو سنج بی پرو بالی گشت واہ کیا چابی ہوئی ہی باغ پرکالی گشت دی گئی چھکوپ پیام فارغ الیالی گشت کہتی ہی میری طرح رو کر جو دل خالی گشت</p>	<p>بھوتی آتی ہی کیا سوئی چمن کالی گشت ہون وہ دیوانہ جو آئی میری زندانی گشت قاصد اجلدی روان موصاف مطلع ہی گشت کشت میری ہی ابھی تک قابل نشودنا گشت ورفتانی چاہتی ہی میری کشت آرزو گشت دن بزمائی قید کی میعاد میں صیاد نے گشت زلف چہری پر تہماری دیکھ کر کہتی ہی خلق گشت ہو گیا اک جام پیکر و جہان ہی تجھ سے گشت اسکی سر میں بھی ہی سودا کیا کسی کی لبت گشت</p>
---	--

کیون کیا تمنی توقف کنج غرلت میں اسیر
سیر کو تب آئی تم حبیب سی جالی گشت

<p>عطر کپچا خوب گرمی ملی گل رخسار کا باز نہنا نامرد کو زبا نہنیں تلوار کا آنکھ کر پیدا اگر سو حوصلہ دیدار کا ہی شرہ پر میری آئندہ آئینہ دیوار کا پاسی اکب کو نہنیں رستی میں کشتار کا چویشان آتی ہیں ادھو انیکو مڑاہ کا</p>	<p>بوی خوش دیتی ہی محفل میں بینا یار کا غیر کیون کرتا ہی وصف اوس برو خدا کا برگ نخل طور ملتے میں تو آتی ہی صدا کا جوشن جہت کا یہ عالم ہی کہ گر کستانین کا مرد عالی قدر سی دنیا کر مکی کیا خلش کا سو ذیون کی ہیں شریک حال اسفل بعد صر کا</p>
--	---

<p>دولت همسایه کردیتی ہی لذت میں شیر انگہ کا حلقہ سجائی طوق گردن چاہی بہوک میں سنگ شکم سی نفسین کو دودن ایک سمجھو جان کا دشمن ہو چو نایا بڑا اسفل و اعلیٰ میں دونوں ایک حاجت ہو شہر صحن محشر ہی ہمیں کرتی ہیں باہر کیوں ملک اہل دنیا حرص زرین ہو گئی کیا کیا ہلا تیرگی کہتی ہیں او سکون نورنجائی سلود</p>	<p>آنگہ دیکھی دل دوشہائی ذائقہ دیدار کا ہونین دیوانہ کسی کی ترگن تیار کا چاہی سنگ گران سی سرچلنا مار کا کام وقت و سچ کرتی ہی چہری تلوار کا کام خندق کرتی ہی گرد چین دیوار کا ہم ہی آئی ہیں تماشا دیکھنی بازار کا زہر قاتل ہو گیا شہرت اونین دینار کا چشم احمی ہی چراغ اپنی سکان تار کا</p>
--	---

ہیں تماشائی جو گلزار حبت کی اسیر
 پہل سر منصور کو کستی میں نخل دار کا

<p>دُر نہیں مجھ کو کسی قاتل کسی خوشخوار کا سب میں طالب کیتا ہی کون چلو باہر کا ہستی نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی رہ کی نہ چائیں بون گلزار حبت کا جو نام شکل اپنی کب نظر آتی ہی اپنی انگہ سی تیری گریان کو خوشی سی اور بھی تہاں زخم میری چشم تر سی چکی روی جانان کی بہا حلقہ گیسوی رکھا بوسہ عارض سی باز ناتوان بینی ہی اون انگوٹھی شکر گیسوی</p>	<p>میر حُر ہی مجہ سخت جانکی مونہ یہی تلوار کا چشم زخم سی نہان ہی بوسہ اسر گلزار کا موسم گل میں مرتع دیکھ کر گلزار کا ساتھ زاد کی سوساتی حشر مجہ بخوار کا آئینہ پیش نظر رکھ دیدہ اغیار کا کیا ہسائی گا نظارہ قصہ دیوار کا باعث آب چاہ ہی شادابی گلزار کا ہو گیا قفل درمیانہ کچھ مار کا حال کلبا تہاں جیسی نبض سی بیار کا</p>
---	---

غفلت دنیا سی ہی کیا دین دین میری نعل
میری چپ پستی سی رہتی اپنی زبان پر دو
صحبت پاکان میں اگر بیتی ہو با آہستہ یک
صنعت خالق جا ہی صنم آسکند ربا
عہد پیری میں کمال اپنا سوار و نغز بندہ

در وقتہ خونین لکین رہا جہاد کا
غیر خاموشی نہیں فسون کوئی ہر ارکا
نشہ کب زبا رہی میں رہا زار کا
کب ہوا تاج حقیق آئینہ رحمت کا
دن و شب وقت آیا گری بازار کا

منقبت میں شک ہی کیا ہر دم جو خوش اسیر
ورد یا غفار یا غفار یا غفار کا

کون دل زخمی نہیں قاتل تری خراب کا
رقص میں کشتہ ہی عالم اوس بت خوشوار کا
آچکی ہی موت لکین دیکھتا سنتا ہوں
سکپہ ہر گرمی ساقی ہی ہی آتش کا
کیون نہ بو پست و بلند ہر سوز اندامین
خاک پر جو نقش پایہ کم میں تصویر ہی
بڑھ کی دریا سوار اوس شمع کا چادہ خون
خینچی کرتی میں چمک از فرمون پر افرین
سینہ کاوی کم گہی خاموشی میں نہیں
ایک دو ہوی ہین ہی دیکھی خیرات سن
جیگر کہتی ہو کیا ہو جگر ہی نذر تیر
جانجی نامہ باندہ دون بال کبوتر میں

کاش ہی اس نین میں بیخ بوم ہر دار کا
ہر قدم کا بڑھ کی پڑنا تہہ ہی تلوار کا
خواب میں ہی ہی ہی عالم زبان بیدار کا
ہر لہجہ میں ہی عالم مرغ آتشوار کا
شور میں کہا آبی رہا دریا ہموار کا
کیا موقع ہی تری رنگینی فستار کا
سیر ہونا کب ہی ممکن تہ نہ دیدار کا
طرفہ طوطا بوتلای بلیں گلزار کا
ناخن اپنا تیشہ فرما د شیرین کار کا
نیز اقبال روشن سایہ ہشت و چار کا
در دین لالہ آبی بہ لہجہ پہاڑ کا
ہی پنچیا یادگار شگور رسم زار کا

نشت گریہ کری گی سندم جسم گلے
خیر بروی ہلاکس تیغین ناباک کا توڑ
سب کو تشنگی زمین لپٹہ توڑ نادیدوار کا
خبر مرثہ کس تیرین ہوتا ہی خم تلوار کا

نارین بیہا بون چپ کر اہل دنیا سی
ہی مقصد کون مجھ سا چمختار کا

گمٹا کی بدر کو ہر ماہ میں ملال کیسا
ہر ایک امر میں اندیشہ کمال کیسا
کہوین فاختیر میں آئی اگر وہ زلف نظر
ہمارے بعد کمال حال و نکل افست کا
کہیں زیادہ ہی قصاب سے ہی غمرہ دست
گدا ہوئی تو گدا سے در کریم ہوئے
بجای عکس جو آئینہ میں نہیں پڑتا
بواب خط کا رہا انتظار میں ہی
نہ سوچتا سی چین کا نہ دشت کا رستہ
وہ میزبان ہون سچوڑی رعایت مہمان
نقیض بات کسی کی تو سمجھا میں
وہ محبت پست ملی ہیں بھی بزرگ حنا
رہا مرض میں ہی انتقامی عشق مد نظر
خوشی ہوئی جو کبھی سامنا مرا غم کا
ہوئی یہ بات ہمیں حال بہرہی رچن

تمہاری چاندی چری لی نہی کمال کیا
غم سرور ہر در غم و ملال کیا
اسی لی مجھ کو گنگا ربال بال کیا
کمال دروسی روی بڑا ملال کیا
جی حلال کیا لی چری حلال کیا
کیا سوال تو اللہ سے سوال کیا
خدا لی تمکو زمانہ میں بہتال کیا
فرشتہ آیا تو قاعدہ کا احتمال کیا
جنون کی جوشش لی اندیز پکی سال کیا
جو شہری دعوت مجنون ہرن حلال کیا
کسی نے کندھری سے مجھے حلال کیا
کہ جسکی چوچی قدم اوسنی پایا کیا
ہوا جو زرد ٹماچون سے منہ کو لال کیا
شکست رنگ لی چہرہ مرا بکال کیا
ویا زوال جی صاحب کمال کیا

<p>لا جو کعبہ بر کادوس سی اذن طواف سواد شام کو سمجھی سواد مرقدہم رہی زبان فلاطون جواب میں قاصر</p>	<p>کسی فی قصہ نہ کہی کا کچھ سال کیا جو خواب آنی لگا مرگ کا خیال کیا کبھی جو مسئلہ عشق کا سوال کیا</p>
<p>اسیر مجہ سا کمان کو لی کشتہ بیکس مواہین قتل تو جلا دتی مالا کیا</p>	
<p>دم بہر وہ سرخ پوش جو کشتی نشین ہوا اون کو کبھی نہ عشق مراد دل نشین ہوا آگشتہ سی جو یاری پائی یقین ہوا چوتھا تو ادسکی ساعدیہیں وساق پا نرم جمان مین مین ہی مون نہم شکل آئینہ نالون سی میری یہ تہ و بالا ہوا جہان جاسوس لڈکی ساتھ رہی میری دوست آخر تو ہو گا گور کا تہ خانہ خواب گاہ رکھا زمین پر آپ لی اس ناز سی قدم عاشق کا سوگ چاہی نہ نیت نہ کیجی احوال و در و در کا و کیا کتاب مین لوٹا خزان لی جا بڑہ زیبائی چین ہوئی مضمون عیان ہوا ز عبارت پڑھی کہا یا جو تیر بار تو ہم نامور ہوئے</p>	<p>بر غیچہ جاب گل آتشین ہوا موت نہ پیر ہی جو اشک عرق کا یقین ہوا سارا جہان اب مری نہ رنگین ہوا دامن ہوا جہان مین زمین آستین ہوا دیکھی ہزار عجیب نہ چین بر چین ہوا گردون زمین نگہی کر دون زمین ہوا پہنچی گہری گہری کی خبر مین کہین ہوا بس دل مین یہ سمجھ کی مین عزت نشین ہوا ہنگامہ حشر کا تیر خ برین ہوا چہلم کیسا سو ہی ابھی تو نہیں ہوا میر صفحہ لکھو آئینہ کو دور مین ہوا میر شکل ساعدی آستین ہوا خطا یار کا مجھی خط لوح چین ہوا خاتم دمان زخم تو یکان نگین ہوا</p>

مضمون تری مژہ کی بد و شست فرما لکے
بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہیں نجات
مشی نہ کس طرح تن بجان کی بد و خراب
کیون محفل سخن میں نہ شاعر کا جی لگی

تنگ چنی کہی جو عدد و نکتہ چہن ہوا
کس مردی پر فشار نہ زیر زمین ہوا
آراستہ مکان نہ کہی بے مکین ہوا
دو شعر پرہ کے مورد صد آفرین ہوا

وصف نبی لکھا تو یہ پایا شرف اسیر

خامہ ہمارا شہر روح الامین ہوا

کمال نیستی سی دل اگر آگاہ ہو جاتا
تری طرز طبیعت سی جو کچھ آگاہ ہو جاتا
بڑی دولت ہی جب کا نام ہی عالم میں آ
زبان تشنگان وادی الفت کی ترن
فقیر اللہ کی بین ہم اثر کہتے ہی بڑے
خضیائی دل سے کچھ زور معاصی حل نہیں
جہین سا ہم جو ہوتی درپرا و خوش طبعیت
کرامت شیخ میں دیکھی قدرت کوئی رہا بین
ارادہ بتکدی سی میں کہی کرنا جو کہی کا
وہیسا ہوں توقع ہی مجھی کب بیان بھی
دُسرکتا ہی کلیجا ذکر محشر سنگی و اعظی
چہری کی طرح چلتی ہی زبان اوس طفل کی
ہمیں تو دوڑنا تھار و زراہ سعی میں لازم

زبان سی جو نکلتا تن فانی اللہ ہو جاتا
مصاحب چارون میں بندہ درگاہ ہو جاتا
گدا اس کوچی میں آتا تو شاہنشاہ ہو جاتا
جو وہ چاہ زرخندان فی سبیل اللہ ہو جاتا
زبان سی جو نکلتا حکم نادشاہ ہو جاتا
مقرر مات بڑہ جاتی چون کوتاہ ہو جاتا
یقین ہے داغ سجدے کا چمک ماہ ہو جاتا
کسی کا معتقد کیون بندہ درگاہ ہو جاتا
قدم پر بت ہر اک گر کر کی منکراہ ہو جاتا
فریب چاہ میں جاتا تو اندھا چاہ ہو جاتا
جو کل کی دن ہی ہونا آج یا اللہ ہو جاتا
سبق بڑھتا تو بسمل مرغ بسم اللہ ہو جاتا
انصیب آئندہ مٹی مطلب نہوتا خواہ ہو جاتا

اگر دولت کی صورت وصل کی دولت ہی مل جا سبہ طالع وہ تنہا گہری اگر شب کے ٹکٹا میں گلستان میں جو بازی کو یہ طفلان حسین جاتی شب صلت کی کوتاہی سی دل کو سخت ایذا	ابھی تو کار نہ اپنا عالیجاہ ہو جا تا یہاں کچھ ایسی چلتی گل چراغ راہ ہو جا تا فلون کا رنگ اور گرو بازی گاہ ہو جا تا یہ بڑھ جاتی جو روز بھر کی کوتاہ ہو جا تا
---	--

اسیر اہل جہان کی نوازی سی ہو گیا حاصل

اگر خواہ ملتے گم رہتے خواہ ہو جا تا

دہیان آحائی اگر اونکو خود آرائی کا دیکھ صحرا میں سمان لالہ صحرائے کا ہی یہ سر سبز گلستان سخن آرائی کا تنگ کر نیکو نکیرن بیان ہی آئے پنجا غم سی جو یہ چاک رہا کرنا خوب سمجھا وہ ہوا حو نسمنے کا مقرر خون انبائی جہان کا ہی یہاں تنگ تو سفید سجدہ ہی دہشت دربانے نکر نی پائی اگیا موسم پیری علم قد ہے نگون تاب باقی نری دیکھ کے وہ رلف راز آشنا جان کی خاتل فی محبی قتل کیا ہوں وہ عاشق محبی سوز غم فرقت پی بہر گئی سر میں یہ اوس کا کل مشکین کی	ناشر پردہ ہوا بی شہم تاشی کا رنگ لایا بے لہو سبہ تری سودائی کا کلمہ پڑھتی ہیں طوطی مرے گویائی کا گور کو سمجھی تھی ہم گوشہ ہی تنہائی کا دل مرا کیا ہے گریبان کسی سودائی کا ماہر قفاک ہے حق او کی شناسائی کا شیر بادریہ سمجھتے ہیں لہو بہائے کا لیجلی داغ تری در سے جین سائی کا دانت کہنی ہیں نہیں وقت صفت آرائی کا سلسلہ ٹوٹ گیا صبر و شکیبائی کا کشتہ ہوں جو ہر شمشیر شناسائی کا دل ہی پروانہ چراغ شب تنہائی کا سحر سحرافہ ہوا آہ ہو کے صحرائے کا
--	---

<p>شعر کی فکر میں بیگانہ آفاق رہے چاک کر میرے گریبان کو نہ اسی خوش کو نسی بزم ہے جیسا گدز شمع نھیں زندہ دل جو ہیں وہ بہن غیر کی آسان ہو ہوں وہ بیکس کہ نھیں کوئی شناسا میل بھر چکی ساری زمین ظلم سی اسی حدیٰ غنچہ چٹکا جو کوئی خوف یہ بلبیل کو ہوا</p>	<p>کبھی مصرع نہ لگا مصرعہ تنہا سے کیا نظر آتا ہے یہ کوہِ عجیبے رسوا سے کا طور سیکسا ہی کسی شاہد ہر جاٹی کا مردہ مشتاق ہوا عجاۓ میسا سے کا عین مجھ میں ہے عالم ہی تنہائی کا قصد غلوت سی کرو انجمن آرائی کا ہو ڈھنڈورا نہ کہیں یہ مری رسوا ہی کا</p>
--	--

قصب سجدہ جو تہنیں بائیں صنم پر ہی اسیر
اذن لو پہلی برہمن سے جبین سائی کا

<p>پاؤں کیا بلکہ پیرا سرتری سوائی کا دل کرے خواہش مرہم تری سودائی کا آتی جاتی ہیں بہت ساتمہ میں اعمال دل مضطر کہیں عاشق کا تھر سکتا ہے وہ حسین تو ہی کر دیکھی جو تجھی ساری عمر کبھی بیان ہی کبھی یہ دولت نیابی دہان خاک پیری میں کروں کو شہِ غزلت کو تک تیرے خیر سے سوا ہے ترا شتر فساد دن تو بھلا کی دل زار کو کا ناہر طرح مرگ کی وقت کسی کا نھیں ہوتا کوئی</p>	<p>مرحلہ ملی نہوا باد یہ پیاسے کا داغ اچا ہوا اگر لالہ صحرائے کا خوف کچھ راہ عدم میں تھیر نہائی کا نام ہی نام ہی بس صبر و شکہ بائیں کا دل نہو سیر تماشی سی تماشا سے کا ایک جا پاؤں شتر تانھیں ہر جاٹی کا تو صلہ ہے نہرا انجمن آرائے کا خون کروں پہ نہ لینا کسی سودائی کا کیا کرے دیکھی صدمہ شب تنہائی کا گور میں ساتمہ نہ بہائی فی دیا بہائی کا</p>
--	---

اگس کی سو بار نہ نو ہو سی پیشانی بدر
جان پرینگچی دیتا نہ دین اک قطرہ شہرا
کیا کروں مدح تری اسپ کی اسی شاہ سلار
داد ای رو در فلک خانہ احسان آباد
آسکے ہستی میں گئی اہل عدم سوچی ہم
حشر تک خانہ تربت سی نہ نکلیں گے قدم
چاغ نصر کو بد نہیں فقط اتنا ہے ثبات

سخن صاف مرا سنکے کہا اوسنی اسپر

کس خرابی سے میں اوس تک گیا
ہو گئی ایسے جنون میں ہم ضعیف
خاکساری ہے تال پختلے
ضعف پیری کا سبب ہی طول عمر
چپ ہوا سے ناصح بہت بائین نکر
زار ہوں سانی کرو کیا خم کے خم
گالیاں دین آپ سنئے اچھا کیا
ہو گئی غم سے ۔۔۔ اپا داغ ہم
اب نہ اکی کیا مجھے پیہ دار ہے
تنگ ہو کر کیوں نہ سے مجھ کو فشار
ننرل الفت کرے گا کون طی

پر وہی شوق ہی اوس چچین سانی کا
کیا بگاڑا ہے ہلا گنبد مینا فی کا
شیر کی آنکھ ہے رم آہوی صحرانی کا
حیرت خشاں محمور کو انگڑا کے کا
شہر میں دل نہ لگا مردم صحرانی کا
مل گیا خوب سید گوشہ مجھی تمنائی کا
جیسی آجا ہے جہو کا کوئی چوبائی کا

ایسی گوہر کو لقب چاہیے یکتائی کا

راہ میں گر گر پڑا تنک تھک گیا
ہاتھ مشکل سے گریبان تک گیا
شاخ سے تپکا جو میوہ پک گیا
دور منزل تھے سافر تک گیا
تیری گرمی سے کلیجہ پک گیا
پی کے مے میں ایک قطرہ چمک گیا
تھا جو ہونی میں دہن کی شک گیا
کیا یہ روئی کا پردہ ڈھک گیا
لہتمہ غم کہا بی کھاتی چپک گیا
گور کی گر میں میں سننے و شک گیا
وہ قدم چل کر پھر تھک گیا

کیا سکھانا لفظ و مضمون کا اسیر
سنہ میں جو آیا میں وحشی بک گیا

کچھ تو لذتِ زخم کی اسی گردن بسمل اوٹھا
صور محشر نگیا آوازہ خلعتِ سال پا
دوڑاتا ہی مجنون دور سے ناکب کی شا
صبح پیری ہو چکی بالین پر آیا آفتاب
کہ کڑا ہٹ بڑا بونکی سنکے جسمِ زار میں
کب ملی فرصت ترپنے سی تری بیمار کو
سیر دریا میں جو دیکھا یا رکھو غیر ذکی ستہ
دھوی خون کس سی کرتا میں کہ دربار میں
دل نے وہ تاثیر پیدا کی کہ جب لک گیا
دور سے دیکھا جو جکونہ میں آتی ہوئی
غیر کامرہ بہت فرہ مرا مڑہ ہی زار
جسمِ میلِ قوت ترپنے کی جوابی بسمل نہیں
جان پر کیلے نہ بیٹھا ایک دن نقشِ مراد
ہر گ گردن ہوئی سیرابِ آبِ زندگی

ہو سکی تجھ سے تو نازِ خنجرِ قاتل اوٹھا
جب اوٹھا وہ رقص کو فتنہ سرِ محفل اوٹھا
شرم اسی لیلیٰ کمان تک پر وہ اوٹھا
کہول آنکھیں خوا غفلت سی پر اوٹھا
خواب سی میری پختی ہے ستر اوٹھا
کچھ کمی در و جگر نے کی تو در و دل اوٹھا
میں یہ رویا نو حکا طوفان لبِ ساحل اوٹھا
چھپ رہا قاتل یہ وہ و نہالہ ہنس ل اوٹھا
ان بتوں کی دل تو کیا عشقِ تہک ل اوٹھا
ہاتھ رکھ کر تیج کے قبضے پہ وہ قاتل اوٹھا
بوجہ کا نہ ہی پر اوٹھا نیکی جو ہو قابل اوٹھا
آہ سے سہ پہ زمین کو چپ قاتل اوٹھا
یہ اوٹھا سے بچ دنیا سی ہمارا دل اوٹھا
کیا کہوں کیا لطف نہ خنجرِ قاتل اوٹھا

زندگی بھر کی نہ میری ندرِ یارِ زن اسیر

اب یہ کہتے ہیں کہ دنیا سی اکامل اوٹھا

اگر گمن میں نہ ترا عظمِ نکل گیا

چند سے بدن میں بدہ کی مراد نکل گیا

فانت دور جس نے سنا دم نکل گیا
 بالیدہ تیرے آنسو سے ایسا ہو چین
 اب کیوں غلش ہے نشترِ ثرکانِ یار کو
 جنتک جیسے جہان میں مرمر کی ہم جی
 مجھ سا سیاہ بخت زمانے میں کن ہو
 روزِ ازل سے تہا ترے کوچہ کشنیا
 کشتی ہو جس کی زندہ وہ جلاوا فلیک
 اوترا گلی سی طوق تو سمجھا یہ ضعیف
 گذری شبے سال تو گذر جی ہنس ہی ہم
 جان آگئی بدن میں جو دیکھی تری ملک
 نسوٹھم اگر پیون مری نہیت نہ سیر ہو
 کیا جلد قد یار کو بالیدگی ہوئی
 آیا جو سامنی سے سرِ مکر وہ کرک
 کیا غم اگر کسی نے نہ ناک کوئی سنا
 اسکا ہے آج تک ملک الموت کو الم
 بو سے دبی جو ہو کو تو پچھتا رہی ہو کیوں
 ایذا سے یار دل کو گوارا نہ ہو سکے

کیسا زبان سی نالہ غنم نکل گیا
 اندام گل پہ جہاں شبنم نکل گیا
 کیا آنسوؤں کے سارونہ امونم نکل گیا
 جس خوب روپا کھنڈ پر خمی نم نکل گیا
 سایہ سے دب کی نیرِ عظم نکل گیا
 چھوٹا جو خلد مطلب آدم نکل گیا
 عیسے کا نام قاتل عالم نکل گیا
 انگشت جم سی حلقہ خاتم نکل گیا
 کھلا جو آفتاب یسان دم نکل گیا
 سوزن سے کار عیسیٰ مریم نکل گیا
 اک جام سے مین حوصلہ ختم نکل گیا
 بوٹا تھا سر سے قد آدم نکل گیا
 ٹہرے نہ پاؤں خوف سی شتم نکل گیا
 تیرا تو حوصلہ دل پر غم نکل گیا
 زندہ جہان سے عیسیٰ مریم نکل گیا
 ہمت میں نام صورت خاتم نکل گیا
 اڈے کے کھلے جو قصد ہیاں دم نکل گیا

دیر یا بہا دیے جو ہوا سا منا اسپر

کب ابر سے یہ دیدہ پر غم نکل گیا

زخمِ حبسِ تری تلوار کا کیا نہ گیا
 نیم جانوں پہ غضبِ لاسی کمی قاتل کی
 کیا تعجب تھا اگر آنکھ نہ ہی کھل جاتی
 ہند ہی ہاتھ نہیں لگائی ہوئی آیا و تم شر
 زکیتِ خاکِ سیحانِ تری جیسا رکھی نہض
 ممالکِ تری وحشی کی بہت کی تدبیر
 ہوس مرگ دلا ہجر میں جیتا تو تھے
 سیرِ فریبِ دوسج حاصل نہوئی تو نہوئی
 بات قاصد کی غلط جوٹ جوابِ نامہ
 سلطنتِ تیرے فقیروں تلک اسی سوبار
 ایسا کیسی ہوا خواہ تھی تو سنوئی
 بت تو بت ضعفِ فی اللہ سی کہا ہیر و
 دل ہر سینے سی گم عالمِ تنہائی میں
 سخت عاجز ہوں کہاں پیکرِ دلِ سببِ سفر
 نر لوں سی در دولت پہ پوئی ہم خانہ
 سکا بنان مری ہڈی پہ تو دوڑا لیکن

سر کبھی اوس سے شہرِ بدین لڑ گیا
 پاؤں رگڑا کیی اک ہاتھ لگا یا گیا
 قبر میں آپسی شانہ بھی ہلایا نہ گیا
 خون ناحق مری قاتل سے چھپایا نہ گیا
 جل رہا تھا جو بدن ہاتھ لگایا نہ گیا
 نہ کیا سر سی تری زلف کا سایا نہ گیا
 غم مٹایا نہ منارِ منج گیا یا نہ گیا
 شکر کرتا ہوں میں دوزخ میں لایا گیا
 لیکے خباثتِ رہا گھر کہیں آیا نہ گیا
 بوجھ بھاری تھا بہت انس اٹھایا گیا
 تجربہ سے اک دانہ انگور گر آیا نہ گیا
 تیکہ ہ کیا کبھی مسجد میں ہی جایا نہ گیا
 گس پہ چوری کا گمان ہو کوئی آیا نہ گیا
 رہبرِ فون سے بھی مرا بوجھ بٹایا نہ گیا
 غم سے دروازی تلک بھی کبھی آیا نہ گیا
 گرم لقمہ تھا بہت منہ سی لگایا نہ گیا

کیا وہ آتی مرنابوت اوٹھانیکو اسپر

نزع میں جسٹہ عبادت کو بھی آیا نہ گیا

کہ حکمِ آپ شمشیر پہی آب جاری کا

پہو شوق طہارت کرارادہ جانشانی کا

کیا زبانی سامان بش گل میں پڑے خواری کا
 جو بعد مرگ آئی دفن کی نوبت پچل ٹھہرا
 ائمہ کو جو احمد سی جدا سمجھے وہ شک ہی
 فراق یارین سے سیکشی سی اس قدر نفرت
 دکان می فروش اوٹمواتی کسوں میں مفتی و قضا
 ہماری بعد ہو گا زخم کمانیکا مفرہ کس کو
 بہار آئی ہوئی اوس شمسوار حسن کی آمد
 نہیں درو سخن سے بخل معنی آفرینوں کو
 کسی پردی میں ہو حسن سکونم کتنا سمجھو پیر
 کوئی غیبت کی عادت چھوٹی بڑا مل دینا
 مدرس کے قریب ہر مدرسہ میں کی ٹیٹی بن
 درخت چھین کیا ہے ہمارے ساتھ میں پایا
 آئی محکوموت آئی کہ میرے دل کو موت لے
 ہوا داراوسق سی کا دیکھ کر یہاں کتنے پیر

وہ موج اوٹھی کہ دامن ہو اپر پیر گری کا
 ہوا سنگ لحد لنگر جہاں بقیہ اسی کا
 کہ ان دونوں میں عالم صفات و ثواب کا
 نظر میں اتر دہا لکھ ہے ابر نو بہاری کا
 ہوا کس دین میں ہی بند کرنا خیر جابری کا
 بی گاہ کوڑیوں کی سول قاتل پہل کٹاری کا
 کوئی غنچہ اگر چٹکا ہوا دکان سوار سی کا
 کہ رو بہ کمانی ہو پس خوردہ شیران گاری کا
 جدا قرآن نہیں ہی خط کو فی دہاری کا
 کہ ہر انکی زبانوں کو مفرہ مردا خواری کا
 لکھیں ہم دو ذل سی حاشیہ شرح بخاری کا
 مہناری سر پہ بھی سایہ رہی ہوا بہاری کا
 کہ حیاری سے بدتر رنج ہو بیمار کا
 ہوا پیرحت جاتا ہے سلیمان کی سوار سی کا

اسپر ایسی اگر ہے ابلن آیام کی شوخی
 زمین دیکھیں گے وہ دھوئی ہو شکوہ شہسوار سی کا

شہادت نامہ پروانہ ہو گویا راہداری کا
 گمان ہی نگہت گل پر ہمیں گرد و طوری کا
 کوئی لکھ تو یہ سے امی ہو ابر بہار سی کا

نہیں کتنا کہیں ہر و عدم کی راہ جبار سی کا
 ترا گلگون ہو یہ بہو کا نہیں ناہ جبار سی کا
 چمن میں لطف با باران نہیں کچھ یاغور کا

وہ بسل ہون چپک جب درو کی نچو نہیں تھی
 کیا کرتا ہی یہ بوسے محبت فاش جلیل کر
 وہ دیوانہ ہون ڈر سے میری آگے نہیں سکتی
 بڑی نادان ہیں وہ بندہ کو جو مجبور کرتی ہیں
 رہا ترک تعلق میں بھی شغل خانہ بردوشی
 نہا نہا ہے اگر مجنون تربت پر بنا گنبد
 ترپ کر مر گئی ہم نخل تو اوس ترک کا دیکھو
 جسے صحن چین میں قمریان شمشاد بھی ہیں
 عبث یہ جو پیشہ حیلہ تقدیر کرتے ہیں
 ہوئی کیا جلد کو دک پیر چلتی ہیں عصا لیکر
 کری وقت مصیبت میں جو ساشی شھر کاری
 ہوئی ہم سب اگر نینا نیسی بوی شرابی
 بہت مہمان ہیں اوجھی زخم اور دلو غنائت کر
 گریبان موجہ آب روان کا گرد کا دہن
 کیا مشہور محلو بھی بنجہ اہل عالم نے

چکنا یاد اجا نہی قاتل کی کشاری کا
 دل سوزا نہیں ہی خاصہ عورتی کا
 ہرن ہی نقشہ جرات ہراک یو نشکا
 ملا ہی اختیار انکو امورا اختیار ہی کا
 نہ اوترا پر نہ اوترا بوجہ سرخی نہ دای کا
 مگر نقشہ ہوا ہی معمار لیلی کی عمار ہی کا
 دیا اک بوند بھی پانی نہ بوندی کی کشاری کا
 عصا بردار ہی اوس سرو قامت کی لیلی کا
 فسان پر ظلم فخر سی نہیں جرم آبروی کا
 سب عالم آج ہی کل تہا زمانہ نیسوری کا
 اوسکی واسطے زیبا جو دعوی شہر یاری کا
 داغ اسن توانی میں ہی کسکوا جوہری کا
 مری پھلو کو دی ای شیخ حصہ ختم کاری کا
 ہوا ہی قطع جامہ اپنی تن بیجا کاری کا
 شبہ فتن رہا یہ شغلہ اختر شماری کا

اسیر اوس کچھ میں کیونکر نجاؤں سچا وٹھ کر
 کہ عاظم اضطراب ل سو ہی بی اختیار ہی کا

ہم یہ سمجھی کہ ہوئی لی سی افیون پیدا
 روز چوٹی کی ہو کر تی ہیں مضمون پیدا

سخ کلگون پہ ہلو خال جو شب کن پیدا
 وصف کیو سی ہوا رنگ گروں پیدا

روز کرتا ہی گران قیمت می باد و فروش
وقت ندرت چو کلفتی بنی مانت میرات
ہی اسٹامہ کہ کری خیر سے انسان سہال
اسقدر ہی ہرین سوائی قاتل کا خیال
کسکی انگین غم چاہ وقتن میں و تین
کسی محبوب سیہ قد کی ہی کیا خاک شکر
کلب و سہی بیان میں لانی تھی گورن شہم
چال اولیٰ ہی نہ نیکی عجب کیا ہی اگر
چشم بنیا ہو تو ہے معدن حکمت زمین
جس گستاخین ہو امیری جنون کی چلای
افنی نہ لفت کا بل کیوں مدد نکال شانہ
بوسہ دینی میں ہن کشتی یہ پریزا و بخیل
جس جگہ دفن ہوئی ہیں شکر کشتی اسی ترک
کون رو یا ہے یہ چو کن گناری یاد
کیا ہم میں ہیں ہر عاشق تری الی بیوش
کہ دیا غم نے یہ لاغر تری سودا می کو
ای جنون آبدیا کو یہ لغزش ہو

کیجی خاک سی گنجینہ قارون پیدا
ہم ہی مضمون سی کیا کرنی ہن مضمون پیدا
اسیے کا سہ سوہتی ہن و اثر و پیدا
سیکڑون زخم گلین تن پہ نہ ہون پیدا
اکہ چشمی سی ہو سیکڑون جیون پیدا
سروہوتی ہن گلستان میں مجبور و پیدا
حادثے لاکھ کر سے گردن گر و پیدا
بطن دوسری ہر اک طفل ہو و اثر و پیدا
سیکڑون چو تی ہن اس ختم فطی طون پیدا
بید کی طرح ہر اک نخل ہو مجنون پیدا
مغرل خٹاک کی خاطر ہے فرید و پیدا
جو ہوا حسن کی کشور میں قارون پیدا
سبزہ اوس خاک ہوتا ہی تو گلگون پیدا
سیکڑون کو س نہیں ساحل جیون پیدا
آج تک ہوتی ہن اطفال جو مجنون پیدا
فصد ہی لے تو نہ اک قطرہ ہوا خون پیدا
اور گنبد ہو نہ گنبد گرد و پیدا

یا نبی معنی لولاک سے وقف ہوا سیر

تم نہ ہوتی تو ہونا کہی گرد و پیدا

نصیب جوش کدورت میں وصل یار ہوا
 غور اہل جہان سہی میں دل نکھار ہوا
 پیام مرگ تماشا سے روی یار ہوا
 بزرگ آئینہ روشن ہی میری یک رنگی
 وہ کون ہی جسی غم البدل نہیں ملتا
 ملا دیا فیض سرفراز سانی نے
 دو چند عیش سی اس بزم میں مجھو غم
 ہلی جواو کی ملک دل مرا ہوا زحمنی
 یہ کہلی دیتی بنی تسکین مجھ کو مجبوری
 فقط میں رند نہیں ہوں خیال رند بھی ہے
 فنا کی بعد فلاطون کا مرتبہ پایا
 اثر ہے بعد فنا بھی یہ عشق گیسو کا
 حسین وہ اور نظر آئی خشکین ہو کر
 فراق یار میں مشتاق مرگن ایسا
 گنجی نہ ترک وطن کر جو زندگی چاہی
 دل ابرو و شرہ یارنی کیا زحنے
 بغیر اسکے نہ آگے گئی تھی قوت
 پری و شوخی ہوئی شکل نشین اسے
 دوبار ہا ہے مجھی ایست میں فلک حبسیا

اور نہ غبار تو پیدا و ست سوار ہوا
 کھچا جو مجھے سے مجھے تیغ آبدار ہوا
 چمک کی محبت چسراغ سر فرار ہوا
 ادبی کی شکل بنا جس سی میں چار ہوا
 درخت میں نہ رہی گل نویوہ دار ہوا
 مہوی سر قح دست رعشہ دار ہوا
 جوشہ ایک گھڑی دو گھڑی غمار ہوا
 چلا تھا ابھی ناوک کہ میں شکار ہوا
 پڑا بلا میں اگر کچھ بھی اختیار ہوا
 ملی شراب نہ جس نور نہ دار ہوا
 ختم شراب مرا کتبہ مزار ہوا
 آگاہ سبہ لحد پر زبان مار ہوا
 پری بنے جو کبھی نہ پہن سوار ہوا
 کسی کے آئی قضائے امیدوار ہوا
 بجا جو سنگ سی باہر کوئی شرار ہوا
 کھان میں تیر رہا اور میں شکار ہوا
 دوا سمجھ کے میں پری میں بادہ فنا
 کہ سکتہ درم داغ چہرہ دار ہوا
 زمین میں یوں کسی مردہ کیشت ہوا

ہنر نے تنگ کیا بوی مشک کا پیدا
بدن کو حلقہ بنایا جو ضعف پیری نے

نہار سہنے چپا یا یہ آشکار ہوا
تو ہالہ تنگ کسی ماہ پر نشا ہوا

فراق میں جو گرا شکشور اٹکھنوں

اسیر وہ تنگ زخم انتظار ہوا

ہوں وہ جھٹی تیغ ابروی بہت پیر کا
سا منا کیا دل شکستہ جو چرخ پیر کا
اہل حیرت کو صفائی قلب سے خاطر
تنگی عالم سے میں جھٹی نخل سکتا نہیں
فکر میری صید کر نیکی نہ اسی ہٹیا دکر
چرخ ظالم کیوں رو لانا ہو مجھ کو پتہ ٹوڑی
کیا بچی پانی ملے ہی ہو اگر جہیزم ار
عشق میں اک سرقا منگے میں دیوانہ ہوا
سینمٹن محبوب نے بھیجا جو بٹا کا جواب
ہو گا داخل اور قارون کے خرچہ میں دم
طبع سنجیدہ ہی صرف وضع گارن
ہی سراپا عجیب بیشک کہتے ہیں پیری جے
دیکھتے جس بدن کشادہ جو در اہل سخا
دخست زر بگڑی تو بگڑی روک کسی کشن
باہنشاہی حق صوبہ زات دن مستحکم

بہر نی ہین میری دہان زخم دم شمشیر کا
ٹوٹ جاتا ہی لڑائی میں تم شمشیر کا
آئینہ ہے ہر شیتہ گہر دم نصیر کا
ہی ہر کفش تنگ حلقہ پاؤں میں زنجیر کا
دام میں میری نہیں انہ مری تقدیر کا
اشک میری سوئی مرگان پہی بکھان کا
کیج لیجائی مقرر مورچہ شمشیر کا
فاختہ کا طوق ہے حلقہ مری زنجیر کا
میں بھیجھا مجھ سے نسخہ نگیا اکیلا
نیت ایسا ہے اگر کو کبھی تقدیر کا
دیکھتی جب اس ترازو میں ہے پلیر کا
دیکھ لو خالی خوشست و نہیں بن پیر کا
کام اس دروازہ میں ہنر نہیں زنجیر کا
کام کیا جنگ زن ہنر نہیں شمشیر کا
دیکھ عالم میں یہ گویا ہاتھ ہی فکیر کا

دولت بی فیضی ہوتی تھی تو کس کام کی

تنگ دل ہو تھی اکثر صاحب السیر کا

بے اثر ہے کون اپنی آہ کا مصرع اسیر کا

حسامتہ ہے اس میں نظم حسن تاثیر کا

شاد ہوں دل قید تھی لطف سے سیر کا
خدا بل اللہ ری صید افکن تیری خچیر کا
میں وہ دیوانہ ہوں گیسوی ست بیبر کا
ہر لبت فار ہے گل رنگ تیری تیر کا
آرزوی ہو ہماری منہ میں قاتل کی زبان
فرط حیرت سونچیں سچے دیوانہ بی جان
دلف چوٹی جیسی وہ چہرہ نظر آتا نہیں
بیزبان بھی فکر و نسی بھان فارغ نہیں
ہونی بہن جب گرم صحبت خوش فغان چین
سیتن محبوب کا کشتہ ہوں ماتم میں سر
اہل حیرت سی نہ کہ اندیشہ افشای ساز
ہو ہماری خون کی دہبے سے لازم ہزار
کر رہا ظالم کہ ہوں دیوانہ نازک فرج
غیر اگر دیکھی غیرت سے ہو آگاہ ہر قدر
اہل دولت سے سمجھ اہل شجاعت کسوا
اہل حق سے جو بی بہن اعجاز بعد مرگ بھی

ہاتھ آیا ہی حصار عافیت زنجیر کا
تیر نکلا رہ گیا سینے میں پیکان تیر کا
ہی وہاں مار حلقہ مرے زنجیر کا
رنگ لا باخون اسی ناوک فگن خچیر کا
ہر دیان زخم لی بوسہ لب شمشیر کا
پاگل جیسے سفینہ قلزم تصویر کا
سایہ سدا راہ ہی خورشید عالم گیر کا
ہی برائی شیر و ناک و دک بی شیر کا
ذکر کرنی بہن تیری رنگینی عفتیر کا
خاک کی بدلی اوڑنا چاہیے کسیر کا
بولنا ممکن نہیں ہی مردم تصویر کا
داغ داری نیک ہو جائی نہ پھل شمشیر کا
اب زیادہ غل سنا جاتا نہیں زنجیر کا
رنگ صفی سو نیک جائی مری تصویر کا
زر سے آہن میں مثبت ہو کشتن شیر کا
قاری قبر آں لہذا تیری یہ کشتن شیر کا

صبر طرح ہو مہرباغت شاہ کی تہ سیر کا

من شوئری ملا ہی حسب بنو کو فروغ

صحن گلشن بزم رخ کسکی آتی ہے اسیر

ہے ہر اک طائر میں عالم طائر تصویک

اگل کا ہی جو جلا اگل سے اپنا ہوگا

نبدہ شہ خد کیا سگ دنیا ہوگا

سایہ میرا بھی ہر گام مصلیٰ ہوگا

سوجھیں اٹھنی کی نہیں خشک ہے دریا ہوگا

کوئی محسب بھی نہ آتا وہ سودا ہوگا

کہاں کچھو آئین گی وہ بال جو بیک ہوگا

کہ ہاوسگ محبوب میں جہکڑا ہوگا

اسی صیقل سے یہ آئینہ مصفا ہوگا

قطرہ طجای گا دریا سی نو دریا ہوگا

فانچی کو بھی نہ آؤ گی اگر کیا ہوگا

صف شرکان سی یہ لشکر نہ دبا ہوگا

صبر کر صبر کر اسی دل بھی کیا کیا ہوگا

چاہ کو دعوہ — پیچھی دریا ہوگا

جا بھی آپ کو کیا خبر جو ہو گا ہوگا

نہ کسی کا یہ ہو اسے نہ کسی کا ہوگا

پردہ شرم اونہیں دامن دریا ہوگا

داع غم انس دل سوزان کا مدا ہوگا

ذوق لغمت مومین میں اصلا ہوگا

سجدی کرتا میں چلوں گا درجنائی طرف

نیج دولت ہی امیر ولی تاو کی سبب

سست گل سی چمکتا ہی سوارنگ جنون

شانہ اوس لہت میں آہستہ کرا می مشاطہ

استخوان تن میں کتا سبہ جہتا میں اگل

ہاتھ چہر کو لگاؤں تو نہو چکین میں

وصل معشوق بہن پیرستی عاشق پیو

نزع میں دور رہی دفن مری لاش کی

آنکھ دکھائی جو تمنی تو کہاں صبر قرار

ابند عشق کی ہی اور یہ وہ ولی کس قسم

یون ہی چند ہی نہ کھلی آنکھ کی نظر قوی

آہی ہو حضرت و اخط کسی سحر بانکو

زعم باطل — ہر زانیسی وفا کی مہر

بیکہ مکھا تو لگا خاتل سے غوطہ دہ ضرر

دل دگر کیا ہی بہت جان بچ گئی کیونکہ مست کردی گاہا راغین تماشا جی چمن دیکھا آئینہ و دآب یہ فرماتے ہیں	خرق ہوگا جو سفینہ تہ و بالا ہو گا شجر سبز مجھے شیشہ صبا ہوگا حسن اچھی ہی خریدار بھی پایا ہوگا
--	---

جا کی جم خاک و خیر بشر ہوگی اسیر ایک دن خاتمہ بالخیر ہمارا ہوگا	
--	--

میرا جلتا ترخی نزدیک تماشا ٹھہرا ہو کی پابند جنوں مین دل شنید اٹھرا صلح کی یار نے اپنا دل شنید اٹھرا ہو چکا حشر نہ ویدار دیکھا با تمنے نجد مین جذب فی ٹرہنی ندیا ایک قیم نظر آیا جو وہ چہرہ تو مری اشک کی راستہ نہ ہی ہوشیت سچی اوس کو چچی اک نگہ پہ چو اوسی سول لبیا چاہتی ہو کی جو محبت طلب جام مین ساقی فی کہا نور امان ہی اوس طاق مت رفتا نہیں ہم پہری دشت جنو مین نور مانہ بھی حال دل پوچھتی ہو سینہ پتھر کیج دے لئے زلفون مین لٹک کر جو لکائی چک لبین اگر لپتی ہیں وہ کیا نگہ بد لگو	واغ الفت بھی کوئی لالہ صحر ہر پہ گیا پاونین لنگر نو سفینا ٹھہرا مدعی پوچھتی آتی ہیں کو کیا ٹھہرا آج کی دن بھی وہی وعدہ فردا ٹھہرا جس جگہ تیس تھکانا فہ لیلی ٹھہرا حیرت حسن خدا داد سے دیا ٹھہرا زلف شبنم نہ ٹھہری کوئی کالا ٹھہرا سفت کا مال ہمارا دل شنید اٹھرا شہر و ٹھہر وہیہ کوئی منہ کا فوالا ٹھہرا سہر دیکھو نہ کہ فونٹون کا ششہ ٹھہرا ہم جو ٹھہری کبھی نہک کر تو زمانہ ٹھہرا ہو گیا خاک گر آگ مین پارا ٹھہرا چرخ بوجی کا حسینو کو تماشا ٹھہرا جای انکار مین خیر جو ٹھہرا ٹھہرا
---	--

<p>نہا چچ مین دلال فوسودا ٹھرا نہ کمرہ مین کہو لی نکسی جا ٹھرا سچ سہی سب کی گاہو نین چوٹا ٹھرا تیسرا دن ہی مگر آج سبے غرا ٹھرا دہن یار کا مضمون سنا ٹھرا مے کے زندہ ہوے جلا و سیا ٹھرا</p>	<p>رکھ دیا یار فی شانہ تو لا بوسہ لیت کوچہ یار کا تھا شوق جو فاصد کو گنت تیری دانتوں جی جو دعویٰ دیکھتا فی کا روز و فن اکبیر آئی سیمین بھی تم جب تک فکر نہ کی ذہن میں آیا نہ کبے دم جو نکلا تو دم تیغ فی بخششیں</p>
--	---

گرم بازار قیامت نظر آیا جو اسیر
میں بھی دو چار گھڑی بہر تماشا ٹھرا

<p>مثل سچ ہی سید ہا گہ خدا کا دو اکبسی کہ ہے وقت ابے عا کا ارادہ اسلیے ہے کر بلا کا کوئی الیا بھی نہ دہی خدا کا قبضہ کو سامنا ہے اب قضا کا ہمارا دل گرہ ہے کیا ہوا کا سبنا ہے کالبد خاک شفا کا بہشت عروہن رکھتے ہیں بلا کا کہ در بجا ہے گوش نقش پا کا چہر آنگہوں میں نقشہ کر بلا کا اٹھایا ہمنے حد سے انتہا کا</p>	<p>جہا جو سر و قد سجد کوتا کا مری بالین سی اوٹھ جاوے طبعیو وشار گور سی تن کا نپتا ہے بتا دے راہ میخانہ کی ہمو تری تیغ ادا نے سب کو مارا سوا آہوں کے کچھ اسہین نہیں ہی مریض اچھی ہوں لچ سی وی جو وہ تری گیسو کا مضمون باندہتی ہیں پڑی یار بکف پامین وہ چھالا ہوئیں یہ آرزوین قتل دل میں گئی جان اسبہ انی عاشقی میں</p>
--	---

رولاتا ہی جو وہ دست خاں نہ باندہ دل کو کیسو بین نہ باندہ ہو بلانی گھر مراد کیا نہیں ہے گداسطان ہوتی درویش سلطان کہوں حق حق تو تھا آدم کا نقشہ تفاوت کون نیک و بد میں سمجھے اسیرا دن کو جو روی پامی جنت	گمان اشکون پہی عطر حسا کا حصین واسطہ مشکل کشا کا بتاد و کوئی گھر مجھ کو بلا کا بجائے کارخانہ ہی خدا کا تری تصویر نورانی کا خسا کا خدا ہی ایک رند و پارسا کا عجب رہی شاہ کربلا کا
--	--

بہت سی صورتیں ہیں مغفرت کی
بکلی کی ساتھی اس کے تباہ کا

سمجھی یہ ہم جو وہ خطا عارض عیان ہوا موقوف بعد مرگ نہ شغل فغان ہوا آتی نہیں ہی ماتہ کسی کی جو بہر دین ہشیا ہو کہ دین نہ شیطان کری خراب وہ مست ہیں کہ گورین بکونین خبر ردش ادسی کا نام رہا مثل آفتاب جوش جنوں فی مجھ کو دکھائی نہی بہار غم کو تپا مری دل نا لان سی مل گیا دل ہی مرا کہ اتنی چپائی ہزار داغ ہرگز مسافران عدم کو دیا چتا	صیا و حسن جان بچا کر نہان ہوا مردہ مراد نان لکھ کی زبان ہوا اوس کوچی کی زمین نہ ہو سی آسمان ہوا گلہ سی مال گر کہ جو غافل شان ہوا نوبت کب آئی صورت کی محشر کمان ہوا سری جو تیری راہ طلب بین روان ہوا پیرا ہن دیدہ گل عجزان ہوا جاسوس راہ زن جرس کاروان ہوا اک داغ بھی نہا نہی دل میں نہان ہوا پتھر مری کا سنگ نشان ہوا
---	--

ایمن بین ظلمی جو بین ظالم کی گشتن تحر خط شوق بین کس دن کی نہ کی قاصد خراب پیر تابی ملتا نہیں پتا مین اس چین مین طائر نکست ہون آ	زخمی نہ تیری کہی زانغ کمان ہوا ای کلک لاکھ بار ترا امتحان ہوا اوس جو رکامکان نہوا لامکان ہوا جو گل ہوا شگفتہ مرا آشیان ہوا
--	---

ہی اوسکی ملتے نہ کرے شاعری اسیر عالم مین شل کلک جو صاحب زبان ہوا

پجانین جو پیر و بال جہان ہوا جس روزی مین عاشق موی سیان ہوا بگڑی کا اوس منہ سی اگر دل کری گا کیا چاہاہت مگر نہ کہی اوسنی بات کے دیکھا نہ چشم کم سی کیو جہان مین دولت ملی جو ہم کو نہ اوسکا ہوا قیام کل بین جو سینہ چاک تو غنچ گزفتہ دل پای جو رنج تہہ سی نہ بہاگی وہ کس طرح ہی میزبان سپر تو اوسو دل کی کمان صحرای ابر و مری چالو نی بڑھ گئی کمانا جو بعد مرگ سک یار تہا مزہ شاید کہ یہ بھی گشتن جنت ہی ساقیا مجرورج اوسکی ماتہ سی ہو کر جوی نہا	شیرا جو خواب انگہ نہیں کھڑا کھڑا لاغر ہوا ضعیف ہوا ناتوان ہوا شیشہ لڑا جو سنگ سی اوسکا زبان ہوا مہر سکوت یار کا خال دھان ہوا ذری پر آفتاب کا ہم کو گمان ہوا ایا جو گنج ماتہ مین گنج روان ہوا یار یہ کس چمن مین مرا آشیان ہوا سر راوٹھائی ضرب تو سکے روان ہوا بھوکا ترانہ کھیل کا جو حیران ہوا ہر خار آبدار برنگ سان ہوا کیا فائدہ جو رزق ہوا استخوان ہوا میٹالی مین جو پیر نبی آیا جوان ہوا جو زخم کھل گیا در باغ جان ہوا
---	---

کر تاهی مینوی باتین ہی ہم سی وہ آج کل

شیرین دهن تنها شکر ہی شیرین زبان ہوا

دشنام دی کی بوسہ دیا ہکو یار سنے

طوا اسیر مریم زخم زبان ہوا

تیر پوچھو حال میری دلسی جوش قلم غم کا
باتات لہغش ہو تابوتہ سامان کج دن غم کا
خداوند انچھوٹی مائتہ سی دلسن کبھی غم کا
پہنچکر خدمت پر بیغائین دل یہ کتا ہے
عطا کرتی سی شاہی کا فرہ چلو میں مینوشی
کہو ظالم سی مال مفت کما کما کر جو پہو لاہی
مہو ای حاسہ بار یک ہی کیا گلقدارون کو
مرامضمون باندر ہی غیر اپنی شعر میں کمد
زمانہ شادی غم کسی کو دی یہ کیا ممکن
میں وہ دیوانہ ہوں جیتے غمین قدم کما
کسی تیری سی قدر لی کر دیاسی بکو دیوانہ
دورنگی رنج و رست کی مٹی کس گشتائین
یہ نصرت وصل سی دنگو ہی نامچاک کہ دیان
کسی دن اکی سینی پر خالی مائتہ رکمد بھی
جہان میں کون ہی وہ جو پہنچ کر نہیں آتا
غنی میں ہم غرض کل وسخاوت میں نہیں آتا

کہ جو گرداب اس دریا میں ہی طغی مائتم کا
بناؤن ابلق ایام کو دلدل محسوس کا
رسی سایہ مری تابوت پر ہی نکل مائتم کا
کسی کس خیر کی مہمان ہوں میں ایسی مائتم کا
یہ ساعر جس کو مائتہ آئی وہ پائی مرتبہ جم کا
کہ ہو گا جسم فربہ ایکدن کندہ جہنم کا
بنا کرتی میں انکھیں آنسوؤں میں تھان شبنم کا
نہیں زیبا کہ دست زلال میں ہو کر زور تم کا
جی تخت عروسی ہی توجوب نکل مائتم کا
چما یا بیرون تی ہر طرف نکل خیر مقدم کا
مناسب اونہیں ہی سلسلہ کیسوی پر غم کا
مہنچہ سنا ہی پہولون کا دی رونا ہی شبنم کا
جو فقر و غنیمت کسی جاو غلطی میں غم کا
علاج داغ دل ہو جامی پہا مال مریم کا
درد و تحقیقت میں ہی مرجع سار غم کا
ہماری بزم میں ہی ذکر قارون کا غم کا

<p>بجای بی گوش داغ میں بنیہ جو رہتا ہے جو اندرون کی شہرت ہی جہان میں کرتا ہے دم نظارہ عارفوں مان یازہی دیکھا عنایت جب کریں وہ غیر کو منہاں پہنچا کر فلک کی اہل خواہش ہی تو ہی ہوتی تھی دعا پر یا غیا تو کلی اگر بے بس کئے آمین</p>	<p>نہیں منظور رہ کر اسکو سنا ذکر مرہم کا قیامت تک ہی گانا نام اربابہم دہم کا نشان قرآن میں ہکومت آیا اس عظم کا ہماری دل میں چلی کیون نہ لی گویا عوم کا کہ موئی زلال ہو ہر استخوان بازوی رسم کا صدف ہوں ہوں ہول بجائی گھر ہر قطرہ شہم کا</p>
--	---

جانبلسا اسیر اس بحر میں کیون گین کر کرت
ثبات زندگانی کیا کہ وقفہ ہی کو مٹی دم کا

<p>بندگی کی میں سیر کر آیا دل کو ہلا رہا ہوں یہ کھر بندہ گیشب کو یہ تصور رخ ہوں وہ بے بس کہ ہونہین عاشق درد بخت چکی سیاه خانے گئے بجور میں آقوں نے گھیر لیا اک نگہ میں کیا تمام ادس نے یاد گیسو میں میری نالوں سے ہوں وہ بے بس کہ دیکھ کر چلو دہن یار سے محبت کی گرو کے زیر زمین یہ سمجھا میں</p>	<p>وہاں خدا ہی خدا نظر آیا وہ قحط آیا وہ ناسہ بڑ آیا آپ میں میں نہ تاسحر آیا دل بہر آیا خور خم بہر آیا شام ہوتی ہی وہ سحر آیا تپا لہر آئی غمخ اودہر آیا خوب یعنی مری خبر آیا زلزلہ رات رات بہر آیا سونہ کو جلا د کا جگر آیا تنگ بینی سے اسقدر آیا کہ سفر سے میں اپنی گھر آیا</p>
---	--

<p>جان لینی کو کم نہیں شب ہجر بوسہ سب ذوق کا ادس نے دیا دخت رز سر چڑھی جو ساقی کی</p>	<p>ملک الموت تو کد ہر آ یا نخل اسید میں شمر آ یا میری آنکھوں میں خون اور آ یا</p>
<p>صورت یاس ہی خلافت اسیر تو ہی قرآن سی خیر آ یا</p>	
<p>کمر سی تیغ جو اُد ترک فتنہ گر لینا بغیر ختم سوئی یا راوڑ چلا ناسہ رہی نصیب زلینا کو چاہ یوسف کی متاع طاقت دلو تو کر چکی عارت بدن میں رعشہ ہی پر ہوش ہیں اپنی گناہ چشم غنایت اور دہر سے ہو کہ نہ ہو چلا جو دل طرف زلف کہ گیا اتنا ذرا سی بات میں جوتی میں اپنی بگانی گرتی ہی لگ مٹرل تو فادہ کش ہرن عبث ہی خوف تپنی کا حکم دھی یاد مرغن عشق بس اب صبح ہی تو تمام نین کرم کیا ہی جو سا کل پہ غم نہ کما نغم لحد کمال عزیز و مقام دشت ہی چکرا دشاہ میں دو چار روزہ لقمہ گور</p>	<p>توسب کو بعد مجھی چسلی یاد کر لینا پکارتا ہی رہا میں کہ نامہ بر لینا کسی قبول ہی زرد کی درد سر لینا اب آگی آپ کو ہی کیا کسی کا گھر لینا گری جو کاتہ سے میری قبح تو بہر لینا ہمیں تو سجدہ ادسی پانچ وقت کر لینا کسی بلا میں سینون تو مر می خبر لینا بڑا کمال ہی اپنا کسی کو کر لینا ہوا ضرور مجھی توشہ سفر لینا جو رشتی دام کی ٹوٹیں تو دام بہر لینا گھر می گھڑی کی تمہیں پاسیہ خبر لینا خسارہ کیا سی جو دنیا و دہر اور لینا اور تار نا جو مجھی پہلے تم اور تر لینا زمین کو شام ملک اپنا پیٹ بہر لینا</p>

کمال شوق تماشا ہی امی عروسِ اصل ابھی تو ہی تری قابو میں بلبلِ اصیل غریبِ ہم نہیں تکلف کی احتیاج نہیں کبھی تو فاختہ خواہی تو اتنی پس مرگ قبولِ فیض میں حاصل نہیں ہی کچھ خدا	جو قبضِ روح کو آنا و تراکمِ لیلین رہا قبضِ سی جو کرنا تو پر کمرِ لیلین جلا کی چند چراغوں کو عرس کر لیتا ضرور دست کو ہی و دست کی خبر لیتا سمجھ کی مہر کا احسان ای قمرِ لیلین
--	---

اسیر بندہ ہی تم یا علی ہو دست خدا
گناہِ خلق سی گر تاسی یہ خیر لیلین

حال کہی کس سی وقت کی شب تاریک وقت پڑنی پر نہیں پاتا ہی ٹکڑا ہیک کعبہ و دل دونوں گہرا و سکی ہیں تباہ و دید کی مانع نہیں ہرگز نقابِ روی گو یہ گیسو میں تو رکھتا تھی ایدلِ قدم جب سوئی گرم سفر وہ ہو کی گاڑی پڑی ماہ نو و کدلا کی کرتا ہی اشارہ یہ فلک اور جنجلا کر جو تلوار میں لگتا ہی ہر ہی شہادتِ نامہ جو میری کفن میں لگ جانہ توحید کو اس طرح سینا چاہیے جیسے شیشی سی شہرِ بسج بہت ہی عیا حرص و لست سی ہی بل حشر کو شوق	آدمی ہر کو نظر آنا نہیں تر دیک کا حکمرانِ توران کا ہو یا تاجورِ تاجیک کا دور کی دہ راہ ہی یہ راستہ تر دیک کا پشت سی پڑھ لیتی ہیں خط کا قداریک کا ٹھوکرین کھلو امی گارستہ شتاریک کا ہم بھی منزل تک گئی سچا چھوڑا لیک کا مانہ بی گردش نہیں آتا ہی ٹکڑا ہیک کا ہی مگر زخموں کی ہنسی پر گمانِضحیک کا یہ قبالہ ہی ریاضِ خلد کی تلیک کا فکر کی سوزن ہو شستہ معنی ہاریک کا جلوہ گیر یوں رنگ ہی او کی گلی ہی سیک کا کاسۂ طنبور طرب ہیک اس ہی ہیک کا
--	--

خال لب کو کیون ہم نقطہ کہیں تشکک کا قطع ہو نئون فی کیا ہی سلسلہ تحریک کا	ہست کنسا ہی کوئی او سکی دہن کو شست دام آفت ہو گا اب کیا رشتہ طول ال
---	--

صاف کر دل تا ہو صورت آشنا عالم آسیر بزم من خواہان ہی کون لفتہ تاریک کا	
---	--

<p>نخل عمر خور زہ سے جو پہل پاتا تو کیا شوخیان تین جھینون میں حور فیکان کیا کرینگے یاد باغ دہر کو سر و دخیار جاستو مند و نکو پال ستم کرا سی ملک لعل او گل منہ سنی جتہ میں بہت مردانہ ہی ہ سلطان لائی قابو دین چکوئی ملک اصل کیا دنیا ہی ددن کی رہر ہی اسکاثر سند کو دی رعب حسن یار فی اپنی زبان زندگی ہے مرگ سی بدتر فراق یا رہن گور من ہنسا ہی بیان بہر سکونت چند رو پہر چلی گی تیغ اگر او سکی گلی پر رک گئی ہم تنہی قیمت ہی گویا مردم تصویر میں نک کسی محبوب چہری کا ہونا نتا بھی جانتی ہیں ہر قافل موزیون کی فیض کو صبح کو خالی وہی بستر وہی ہم ستار</p>	<p>چار دن کو ہفت کشور میں علی پاتا تو کیا مرکی ہمیں خسلہ میں نعم اللہ بدل پاتا تو کیا اسنی بای لنگ و سنی ست شل پاتا تو کیا ہم ضعیفوں کی دلو کو تو سنے کل پاتا تو کیا اگ او گلنی کو دہن شل رفل پاتا تو کیا کشور وں میں پادشاہوں نے عمل پاتا تو کیا نخل خطل سی کسی فی تلخ پہل پاتا تو کیا عرض کا موقع گز ارسش کا محل پاتا تو کیا آبچوان آب خنجر کی بدل پاتا تو کیا طاق کسری کا فریدون کا محل پاتا تو کیا ایکدم کو اور وقفہ ای حل پاتا تو کیا زر پیا یا قرب اربابے دل پاتا تو کیا آسمان پر افج تونی ای حل پاتا تو کیا خانہ زنبور سی ہننے عمل پاتا تو کیا خواب میں شب بہر جو دنگو ہم عمل پاتا تو کیا</p>
---	--

کیون کی سادگی دیوان کو دیکھیں وقت نکر
حاکم مردہ کا دستور العمل پاتا تو کیا

مجھ کو انواع سخن میں ہی دیدیضا اسیر

سیرنی ایجا چو انداز غزل پاتا تو کیا

قاصد ملاش کر کی گھر اوسکا جوتھک گیا
برج کو چو او تو وہ مرہ دل میل کٹک گیا
گر غم ہی یہ سخن میں کہ ارباب طبع نے
اذنا یہ فیض ہے تری دریائی فیض کا
سخنی جو میری شعر کی ملتی نہیں مجھے
شکوہ مری دہن سے جو نکھانٹا نہو
اسی ترکہ ابتو ماتہ اوٹھا قتل عام سے
محرومین ہوتا جو ملک لگی تھی مجھے
ایہا ہوا کتاب فی دی گالیان مجھی
التدیری بدگمانی ساتی کہ پیاس سے
گردون ناگوار ہوا بعد مرگ بھی
نعمت کی اسی فلک مجھی پرواہ نہیں ہے
دریا میں گر پڑا جو مرا کوئی اٹک گرم
میں زندہ تھاکر نشہ میں پھیلا سیر فلک
آکھوں میں ان بتوں کی موت نہیں ہے
سرخ شہر یوں ہی کو چکیو میں دل مرا

آخر وہ میری خط کو میری ٹھیک گیا
گل توڑنی میں خار سی دامن تھک گیا
چھائی جو میری شعر تو پتھر چٹک گیا
آب گھر سے کاسہ سائل چٹک گیا
شاید زمین میں گر ٹکی خزانہ سرک گیا
پیمانہ ہو چکا تھا لبالب چٹک گیا
دوڑسی کمان ملک ملک انوت تھک گیا
دل کی جلن سی اور جسم بھگ گیا
معدومی دہن کا مرنی ل سی ٹک گیا
کانٹھی مری زبان پہ پڑی ہ کٹ گیا
کا فور سے کفن جو ہار اٹک گیا
کسایا ہی غم یہ گر سنگی کا کہ چٹک گیا
لین صدف میں نہ گور ہر ٹک گیا
لٹائی کی جو دوڑ تو مسجد ملک گیا
کیا ان تلون ہی تیل آئی ٹک گیا
ظلمت میں جیسی راہ سکند ٹک گیا

سمجھو نہ اعتبار کلام اسیر کو
دیوانہ وار منہ میں جو آیا ویک گیا

گویا پری مکان میں پسیدی چمکیا
خورشید طالع شہ خاور چمک گیا
لوح طلائی صفحہ قرآن چمک گیا
لبوس جان ہزار حکمہ سی مسک گیا
قسمت سی اوس تنک کا پتا اٹک گیا
چمکا جو درد دل تو متدرجک گیا
اوٹا کٹوین میں جاکی یہ اندھا ٹک گیا
مثل کنبہ مدفن چمک گیا
چمک کا جو شک زخم کا کوہ چمک گیا
یوسف کی بوسی خانہ زندان چمک گیا
خانہ برتک شاخ گل ترکی گیا
آبجیات خضہ لحد پر چمک گیا
آئینہ مثل جام لبالب چمک گیا
اوترانہ گونٹ میری گلی میں اٹک گیا
نچتہ ہوا تو شاخ سی میوہ ٹپک گیا

زینت ہوئی بدن کی جو ہر بال یک گیا
جس صبح رومی یار سی پردہ سرک گیا
زروہ ہی اہل حق کو بھی دنیا ہی آبرو
ای دست مرگ تیری تم کا بیان ہو گیا
کوٹھی پہ چڑھ کی بانڈہ دیانہی خط شوق
ایا مرض میں یار عبادت کی واسطے
اروت سان یہ دلکھ ہوئی اوس فک کی جا
ناشر و الفت پستان سی بعد مرگ
پہنچا جمی عداوت قاتل سی اور نفع
وار کوئی حسین ہو تو ہی ٹکدہ ہی باغ
لکھناز اکت کمر بار کا جو وصف
کس خط سبز کا تھا میں گشتہ کہ بعد مرگ
دیکھا جو حسن یار و اللہ رہی محش دل
می کیا فراق یار میں پانی اگر پیا
کامل وطن میں اپنی ٹھہر تانین کہی

اوس شکستہ سی جو جلائی ہوئی اسیر
ایسا جگر جلا کہ دیوان تا فلک گیا

برہمن فی گناہا حال سب مجھ نیم بسمل کا
 گذر نھر چین پتاج ہی کس تک قاتل کا
 رگ گردن کہیں تھوڑی سی کٹنی میں چچا
 اوٹھاتی نجد میں کس دھوم سی ہم قہقار
 الہی کسکی اوٹھ جانی سی ایسی تیر کی چچا
 رہ ایمان میں بینائی نہیں ہر ایک کے حاصل
 بڑا انجام ہی جوہن فروغ و ہیر نازان
 موتی پر ہی پانی گردشِ فلاک سہی ملت
 لحد میں ای نکیرین گی کیوں مجھ کو جگاتی ہو
 سوا تذلیل کی کیا ہی عرض جب و میاں
 پتا حسن جوانی کا نہ دھونڈہ ایام سرتین
 حضور حقؐ تم شہر نشان کیا دینگے چرن پیر
 قصورِ حب کیا عذر دور و زہ کو ہوا ثابت
 مری افلاس کس ہی حقؐ سرداروں کی دست پر

اگر کہیں میں کسی نہ ہاتہ دیکھتا تھا قاتل کا
 کہ فواروں میں ہی عالم گاؤی مرغِ بسمل کا
 الہی خیر کرنا کتنا ہے ہاتہ قاتل کا
 اگر صندوقِ لطا تا کہیں لیلیٰ کی محل کا
 کہ شکل دیدہ اعلیٰ ہی حلقہ اپنی محفل کا
 مسافر کو رہ دیکھا بیشتر قرآنکی منزل کا
 سحر کو قسمت سک استخوان ہی شمع محفل کا
 ابھی کہا ہے چکر چاک پر کا سہ مری گل کا
 ذرا آرام کرنی دوتھکا ماند آہوں منزل کا
 کہ اونچا ہاتہ منعیم کا ہی نیچا ہاتہ سائل کا
 کٹی شبِ صبح کو جلوہ کمان وہ ماہِ کامل کا
 نہ صورتِ نقشِ دل کر لی پیر چہا ام قاتل کا
 کہ ہستی سی عدم تک فاصلہ ہی منزل کا
 کمان ہے آب دریا میں چمکا نر یک ساحل کا

اسیر آئی ہی عمرِ شصت سالہ اب کمان طاقت

ہوئی ماندی سفر طے کر چکی ہم ساٹھ منزل کا

بجلا سکہ وقت ذبح کلا حوصلہ دل کا

پنہ چو حال ہے اضطرابِ طائر دل کا

اگر بجلی کہی ابرسیہ سی نجد میں چمکے

گلی پر تیغ دست شوق میں امن ہی قاتل کا

کیا سیلی کو اسنی آستیانہ مرغِ بسمل کا

کہا مجنون نی پروہ اوٹھ گیا لیلیٰ کی محل کا

زیادہ نالہ عشاق سی ہی حسن کی توقع
وہ رہو ہوں کہ ہی کام پریش نظر تربت
قیامت تک گل ہو دامن باد بہار کی
یہ میری بعد فارغ ہو کی ظالم اپنی گہری
قمرین جب پڑا خوشید کا تیرا ہوا روشن
سر سلطان پر افسر دیدہ غبت سی جب کیا
فروتی احب التعظیم ہیں کچھ شک نہیں
ہوا ثابت ہمیں طفلی و پیری جوانی سے
یزیدی فوج لاکھوں یاوہر پیر تھوڑی سے
گریبان قیس کا پہاڑ تو کیا اسی بچہ جشت
سفر میں بسکودہ لفسیدہ آنکھوں میں ہری

ہوا ہی جمع گل میں رنگ و زخاندل کا
ہر اک نقش قدم مجھ کو نشان تیا ہی نر کا
کسی غنچہ پر پڑ جانی اگر سایہ مری دل کا
کہ خیر میان میں ہے آستین تیرا تہ فائل کا
کہ ناقص تو ہی کر دیا ہی کامل منہ کا کل کا
خیال آیا کہ یہ اولٹا ہوا کاسہ سی سال کا
جھکی مقبول کی گردن اوٹھانا تہ فائل کا
کہ ہستی عی عدم تک فاصلہ ہو نیز ہر گل کا
بہت کم حق کی طالب کہ جہاں ہو ہر گل کا
جو ہمت ہو تو پودہ چاک کر لیلی کی مٹھل کا
گھان جادوں پہ ہوتا بیابانیں سلاسل کا

اسیر احباب گل میری لحد کیوں چڑھائی ہیں
دماغ اہل فہار کہتی نہیں شور غنادل کا

پتا قاصدی ہی ہواستان کی قاتل کا
کیا ہی غارہ رخسار جب سی خون بسمل کا
کہو احباب سی کیوں قبرستان نہ ہلائی ہیں
خذر ایسا جو میری خون کی چٹوئی سی او سکوا
خردیوں کا شکم ہر تہا ہی کوئی جمع دولت کے
کوئی ذرہ نہیں ہی تیرا خوشید سی خا

چٹا کرتا ہے فوارہ گاؤں مرغ بسمل کا
ستارہ اوج پر ہی جو شہر شیر قاتل کا
ذرا راحت سی سوئی دیر کا ماند ہون ل کا
گریبان گیر ہوں کا حشر میں امان قاتل کا
کہ تاج زریہ ہی ہر دوا وہی ہی شمع مٹھل کا
تا شا دیکھ لی حو امین اسکی فصیل شامل کا

کسی ہی کب بٹی زندہ سبچ سلیمانے
گداز عشق فی سوار دل کو کر دیا پانی
فراق یارین بکھی و میری لگی تیا بی
پڑی ہین نمیش غم سی مقدر سوانح قہرین
بجا ہی آسمان حسن ہم تجکو جو کہتے ہین
برای ایک سی جو دوسری پاس جاتا
جو تم اوٹھ جاؤ چاہی و شنی سی اوتار کی
قیامت ہی بندھی کونج کی دم آنکھ پر پٹ

جد اگر نہایت ہی تر شکل حق سی اطل کا
ہوا اتک نہ شعلہ سر ولیکن تشن دل کا
تماشا جسکو منظور نظر ہو قرض بسمل کا
کہ ہی زنبور خانہ چہن کا شانہ میری ل کا
خط شبرنگ گردن ہی مالہ ماہ کامل کا
کہی کب بحر و فریج کرن گئی جای کامل کا
دہوان بنکر یقین ہی نور سیل شمع محفل کا
را دل میں تلاطم حسرت دید قاتل کا

جو ظاہر میں عدوت ہو تو باطن میں محبت ہو
اسیر آنکھیں لڑیں پردہ سی لہا چاہی ل کا

دہن عیان حسینوں کی ہی کمر پیدا
زیادہ باش پر کی نہ فکر صبا و
برای مشق اوسی صندوق کی چاہی سختی
مقام بچ نہین ہو بشیر جو بے اولاد
سبب نزول حادث کا ہی تو دولت و
حصول کیا ہے بنایا مکان جو قسم
شبصال کبائی کدھر گئی یارب
عیان ہوا کہ جہان خانہ مصیبت ہی
کرد جو غور و غور ہو وہ بھی ہستی ہے

کئی ہین ایسے ہی اللہ فی بشر پیدا
ٹھہر ٹھہر مری ہوتی بین بال مریدا
صریر کا کسی ہوتا ہے درد پیدا
بہت خدائی کئی نخل بی تم پیدا
کہ سنگ کبائی جو ہون نخل میں پیدا
کسی کی دل میں تو اوسی کیانہ پیدا
ادھر تو شام ہو کی او سطر پیدا
جو طفل ہوتا ہے اس میں نہ نوچ پیدا
نہان ہوا جو ادھر ہو گیا او ادھر پیدا

قزاق یار میں دزات گہر ہا تاریک
دعائیں کہیں بہن کی داغ غش اٹھا کرتا
طبع جولدت دنیا کی ہو فقیر وں کو
روان کروں میں جو قاصد کو سویا چہ
پر پی جو اوس لب لعلیں کا بحر میں پرو
شب وصال جو دیکھی صباحت رخ یار
خدا کی شان تو دیکھو عدم ہی تھی میں
رقیب خال اٹھائیں گی تیغ عشقی زخم
جگہ جو کعبہ میں ملتی نہیں مہین ملی
عشق کی قطر موری وی تیشین نہیں
جنون کی چوہن تالامکان پہنچ جاؤ

نہ دن کو مہر نہ شب کو ہوا اسپر پیدا
کیا ہے قوت بازو سی ہمیں زری پیدا
گری ابھی تو سنئے بوری یا شکر پیدا
ابھی تو صورت طائر ہوں بالی پر پیدا
سوامی لعل صدق میں نہوں گہر پیدا
گمان یہ ہم کو ہوا ہو گئی حسد پیدا
وہ بہت ہوا ہی زمانہ میں بی کمر پیدا
کہو یہ سنئے جگر وں سی گرین جگر پیدا
بتوں کی دلدل میں تو جہنمی کیا ہی گہر پیدا
ہوئی بہن چشمہ خورشید میں گہر پیدا
فلک کی کبند بی در کا ہو جو در پیدا

اسیر ہر دمہ و نجس کی حقیقت کیا
بنی کا نور ہو اسب سے پیشتر پیدا

ماتم ضرور تھا تمہیں مجھ درد مند کا
جنت ہی عکس وی بت دل پسند کا
کچ کچ کی روز آتی بہن محبوب جنگ
کیا حاصل اسب عمر اگر ہی سبکھرام
نشر ہی ہجرید میں اک ایک موی تن
سولی ہوا ہی مجھ کو مرا بڑھ کی بولنا

کہنا تھا مرثیہ کوئی دس بیس بند کا
طونے ہی سایہ یار کی قد بلند کا
کرتا ہے کام جذبہ کامل کند کا
چلتا ہی اپنی پاؤں سوار اس سمنند کا
بی قصہ بہ رہا ہے لہو چار بند کا
منصور وار کشتہ بہن چرخ بلند کا

عشقر کی روز بھی نہ کھلی گی لحد میں آنکھ
 گر سچی بھی بلیغ جو مطلب بزرگ ہو
 بیجا نہیں جو ماتہ میں میری ہی ہتکڑی
 اوس سرو قد فی بوسہ ابرو عطا کیا
 طلی کر چکی ہیں منزل ہستی کو ضخیم
 رہتا ہی اپنی پستی طالع سی ہو خوف
 آواز عدد سی جوڈ ہر کتی ہیں سبکی دل
 مضمون شوق ایک ہی لکھو حال ہے
 دیوان شرمین بھی ہر مصرع ہی انتخاب
 تیری جلی ہو و نکوستانی کا کیا فلک
 صبا و آج کل ہی یہ بلبل یہ ہربان
 تاثیر دیکھنا لب شیرین یار کے

کشتہ ہوں اک نگاہ تغافل پسند کا
 زمینہ دراز چاہئے بام بلند کا
 دیوانہ ای پری ہوں تیری دست بند کا
 ماتہ اگیا شرم مجھے شاخ بلند کا
 باقی ہی فاصلہ تو قدمای چید کا
 گبند نہ پھٹ پڑی کہیں چرخ بلند کا
 نالہ ہے یہ کسی نہ کسی درو مند کا
 مکتوب جب تلک نہ دو چار بند کا
 مضمون ہے حسین یار کی قد بلند کا
 محفوظ آسیا ہی دانہ پسند کا
 ہر نفس غلاف پناہ ہے پرند کا
 پانی کا آنجورہ ہی کوزہ ہی قند کا

اور دن کا ذکر کیا کہ مری سامنی اسیر

چلتا نہیں کمال کمال خجند کا

پروا تری کچھ اسی نہ کامل نہیں کہتا
 کس طرح گریبان ہی وٹھی فرق تخت
 سیراب ہوں کیا تشنہ صحرائی محبت
 لانی اجل آخر بھی ہستی سی لب گور
 ہی ہمسایہ یوں کا ہی ای گل گزار

میں داغ اوٹھانیکے لیے دل نہیں کہتا
 سرحد مجھو بکی قابل نہیں کہتا
 یہ دشت کنواں سیکڑوں نہزل کہتا
 وہ کون سبادریا ہی جو ساحل نہیں کہتا
 صد شکر کہ دربان در قابل نہیں کہتا

حبس قافلہ کی سائے ہی تسکونی نہ
سب طرح کی طاقت ہی نہیں صبر کھٹا
کیا بڑھ کی چلی کا ترشی شمشیر لگہ سے
ہی مد نظر آفت گیسو کا چپا نا
فانی میں ہی مانگوں کہی چرخ چستی
تر ہو جو زبان خنجر قاتل کی سر ہو
ہر چند ہی عالم میں بہت شہرہ یوسف
ہی خل سی ہر روز بیان خیر بر
کراہی فلک چاند کو اس رخسار قاتل
زخموں پہ مری کون کری مشکافانی
حجر کی دروند و نسی عجیب تیر گلہ کیا

رہبر و گلہ سختی منہ دل نہیں کہتا
سب کچھ ہی مری پاس گردن نہیں کہتا
یہ تاب یہ دم خنجر قاتل نہیں کہتا
جنگار ہو حسین ہر سلاسل نہیں کہتا
مناسبتوں کے عادت سائل نہیں کہتا
اتنا ہی لہو جسم میں سہل نہیں کہتا
تیری سی مگر شکل و شامل نہیں کہتا
باقی نہیں کہتا ہونے کی ضل نہیں کہتا
ہی سیر مگر عقل یہ کامل نہیں کہتا
وہ چہرہ شفاف کوئی تل نہیں کہتا
بڑی مری قی سگ مثل نہیں کہتا

معلوم اسیر او سکھ ہو کیونکر مری حیرت
جو شرم سی آئینہ مقابل نہیں رکھتا

جو ہنسی دہر کر قتل میں ہم اپنا قدم
بند ہا تا تم کا حلقہ گرد حجاب ایک دم
نہ اتنی عین قی محنت نہ جانیں جو قوت
بجا کر ہائی بلینجات دن قوس ملی کا
ترا قتل بھی قاتل تھا کوئی محکمہ شاید
کبھی ہمیں اگر قد بلت دیار سی نا پنا

دم شمشیر قاتل پر گلار کہا تو دم ہرا
ترا دیوانہ قامت محرم کا علم ہرا
وجود نیستی کا فاصلہ کل و قدم ہرا
خدا کا گزشتہ ایہ کوئی بیت ایضاً ہرا
سرو گردن کا جگر اچک کیا خنجر حکم ہرا
یہی آویخار با سیر و چین و ہاتھ کھم ہرا

جباب اہل جہان بچہ تلامذہ خیر ہے دنیا
شب وصل ای قمر کیا تو نکلتی ہی ہوا غائب
جلال دل جب وہ مرگ غیر کی سنکر خبر دئی
شہزادی بنگی خری جلا سبزہ بیابان کا
نہیں ہی سرکشوں کو اس جوش بجز حیرت میں
منونہ ہی صراطِ حشر کا یہ دار فانی ہی
بہت ماندا ہی مجنون ورتا آتا ہی اسیر ہے
سوئی غم کمانِ احتِ مظل باوہستی میں
کلمہ ہم لکھ چکی تھی او سکون نامی میں کا وٹکا

بہت ٹہرا جو اس طوفان میں کئی لکھ دم ٹہرا
ترا چلتا ٹہرا آہوی وحشی کارم ٹہرا
ہماری واسطی برقی غضبِ اکبر دم ٹہرا
جہان دم بہتر ادا دیا آتشِ قدم ٹہرا
جو آبِ زندگی برساتی آتشِ مین سم ٹہرا
وہان ہی ہی ہی ثابت یہاں چکا دم ٹہرا
خدا کی واسطے ناتی کو لیلی کوئی دم ٹہرا
گمانِ فریبی جیسے تباہِ آخر و دم ٹہرا
نہایت خیر گدزی خود دوسرے کا غم ٹہرا

اسیر اہل جہان جتنی ہیں زری حرص کتنی ہیں

یہ وہ ہی عہد جسمیں نقشِ حیاتِ درم ٹہرا

دنیا سے او داس دل ہی کب کا
ای آہ نہ عرش سے بڑھ آگے
مخصل میں وہ شمع رونہ آیا
اے گور فشار دی نہ اتنا
آئینہ پہ بھیہ نگاہِ شفقت
عاشق نہیں ہوتے بی وفایار
گلشن میں ہے کیا گلون پہ جون
شیرینی لب نے محک مارا

ہوں دیر سے منقطعِ طلب کا
تہجا کہ مقام ہے ادب کا
پردانہ بھی لکھ چکے طلب کا
یہہاں تری گھر ہوں ایک شب کا
کیسی یہ ہے روشناس کب کا
اپنا سنا جان حال سب کا
بلبل کو ہے سامنا غضب کا
ہو نخل مزار پر رطب کا

حق حق تو یہ ہے کہ روح پر ہے کرتے ہیں کلام بے دہن وہ اب عشق میں جان کی ہی خست وہ گیسو و رخ ہے یا ختن سے کس دہوم سے موسم گل آیا ساقی سے یہ یوچت ہی قاضی	اطلاق صحیح حکم سب کا حقایہ مقام ہے عجب کا دل سینی سے جاچکا ہی کب کا ڈانڈہ ہے سلا ہوا حلب کا کچھ رنگ بدل گیا ہے سب کا کیا مھر ہے دختر عنب کا
--	--

مشتاق ہوں میں اسیر اوس کا

محبوب ہے جو جب رب کا

ضبط کر یہ جو کرتا تو کہو کیا کرتا ساری عسالم کی رقابت جو گوار کرتا دل اوسی آپ دیا چوک گیا اب ہی زینوچ آپ کرتی جاو نہیں اپنی مرضیوں میں شمار کاش ہنستا نہ ہی تم میں صبا کی میں لیکنی کن نگہ ناز میں یہ بت دل دین ضبطی روک لیا خوب ہوا ورنہ یہ دل گردش نخت زبون جو فلک بخش بار مرض غم کا کمان پس پیسو نکی علاج پنج گئی جان ہوا آج ہی دیدار نصیب داغ پوتا جو مرا داغ دنگا باہر	مجھ سی ہوتا کہ نہیں خلق میں رسوا کرتا دل مرا خواہش معشوقہ دنیا کرتا میں نہ دیتا تو وہ کیا مجھے تقاضا کرتا ملک الموت تو کیا فخر مسیحا کرتا چار دن اوگلستان کا تماشا کرتا کون بتخانی میں کعبی کا ارادہ کرتا دو ہی نابون میں رخ و عسالمہ و مال کرتا درد لاکھوں تہی میں کس کس کا درد کرتا رحیم اللہ کرتا تو کوئی کیا کرتا تہی قیامت وہ اگر وعدہ فدا کرتا درد پوتا جو مرا درد مسدا کرتا
---	--

صاف کتنا گڑھی لاشہ عاشق مجھ میں
 رشک کا ندھی کی فرستو سی ہی بجو نہ
 صاف کہو لگا اگر شیر میں پوچھی کوئی
 کوئی رہتی ہیں ان چشم تصویر سی حسین
 دل مرا کا پیکو یوں چاہو وہ من گرتا
 سخت جان ہوں کہ خود شرم ہی کٹ جاتا
 جیفے انھوں نے کیا سر و چراغ انانجھے
 می جدائی میں جو پیتا تو جسک کٹ جاتا
 جان بری کی تھی کب امید مگر میو میں

وہن گور کو اللہ جو گویا کرتا
 لیکے قصہ پر تری ماتہ میں دینا کرتا
 عمر توڑی تھی بہت آہیں میں کیا کیا کرتا
 لاکھ پروی میں یہ ہوتی میں تاشا کرتا
 جذبہ شوق اگر او سکونہ انداز کرتا
 مجھ سی ہوتا کہ ترے ہاتھ کو جھٹا کرتا
 شاید اگر وہ کسی روز تاشا کرتا
 قطرہ قطرہ اثر ریزہ میسا کرتا
 کیا سمجھ کر میں علاج تپ سوا کرتا

میں ٹھہرتا جو کسی نخل کی سایہ میں اسیر
 بیچ تقدیر کا او سکوت ہی بگولا کرتا

حسن کہو یا خط شکون نے رخ پر نور کا
 چہرہ روغن میں عالم ہی خدا کی نور کا
 اچر طاعت کیوں پائیں ست نئی ہر قوی
 اس قدر راہ تلاش فحش ز زمین ہم چلے
 کیا ہلو غالب اگر لچوں یہ ہو جائیں بری
 اوٹھنے کی کو چینی تھار کی جان کی سوئی
 کیا ہلو وقف جو راہ شہرستی ہی نہیں
 کچھ نہیں ہی ہکو مصحف کی طبت بدک

زاغ کہہ ہی پی گئی رہ عن چراغ طور کا
 شک اگر ہو دیکھ لو آئینہ برق طور کا
 پیر سی آفت زون ہی وزینہ جان مزدور کا
 ہر قدم چالوں سی خوشہ بنگیا انگور کا
 خاک سی سایہ اوٹھا دیتا ہی بستہ نور کا
 آپ گل بارہ برس کی سن بیاہ حور کا
 آگیا ہوں سیر کو بہون رہنی اولادور کا
 ہی زبان شمع پرتا صبح سورہ نور کا

<p>چاہی اسین قتیله پنبہ منصور کا بادہ ملتا ہے یہاں تو زخم کی انگور کا راہرواعی سی بدتر ہی شب بھور کا نیش سے خالی نیا شہدائے نبور کا روز ویتا ہے مجھی پیغام زہد جو کا کچھ سواری چاہیے جب ہوا رادہ دو کا ہی عملی آباد و روا زہ محمد پور کا</p>	<p>مجھ موجود کی جو مرقہ پر جلائی ہو چیراغ ہی نصیب ملو کب نیخانہ عالم میں پیش ظلمت عصیان میں کوئی سو جہتی ہی آہ رست لذت بی غم کمان ممکن کہ موذی ہی جہاں چاہتا ہی دخت زر ہو جای مجھے بدفرہ نزع کا ہنگام ہی تابوت بنو امین عزیز جاتا ہی اوسکو جو ہی رہد و راہ خدا</p>
--	--

داستان لیلی و محنون سی کیا حاصل اسیر
 شوق رکشا ہی کوئی کم قصہ مشہور کا

<p>جس طرح موسیٰ سی چمکا نام برق طوق کا ہو گیا البے زمرے کا سہ تری طنبور کا ماہ تابان حلقہ ہی زلف شب دیو کو کا نیش کا ڈور ہی محافظ خانہ زنبور کا مشک سی قیمت میں کم ہی مرتبہ کا فو کا حال کیا آخر زامختی ملی ہو منصور کا بنگیا مہتاب پہاڑ مرہم کا فو کا کون غارتگر ہی مجہم خانہ زنبور کا کام لو اچھا تو دل بھی خوش کر و مزو کا ہی گداس طرب تو کا سہ کا سہ طربور کا</p>	<p>میری باعث سی ہی شہرہ اوسن پر نور کا کیا اثر طرب ہی تیری نرس محمود کا آسمان پر سحر کی شب نام کیسا نور کا عادت بد سی بنی دولت مونیو کی لازول روسیا ہوں کہ نہ مکین چشم بد سی روضہ دعویٰ باطل ہی انسان کو ہلاکت کا سبب پھٹ گیا مثل کتان زخم اور کویا لبتیا کا ظلم اہل ظلم پر کچھ ظلم میں شامل نہیں چچی کر نیکو ٹھہرایا ہی تو دو بوسہ مجھے ارتکاب فعل بد کیو اسطیٰ لازم ہی فخر</p>
--	---

<p>خانہ زندان سی مجھ کو کم حسین ہی گھرا زبیت میں ہکو میر ہی پر زبانی دید یوں بسر کی شام سی تہنی شب تاریک بھر دیکھ کر روی صبح یار آئی اپنی موت خط نکلی پریش میر کی بوسہ لون میں واہ کیا بدلا شرب سرخ کی بہرنی سنی طور پر کس برق عارض کی تجلی ہو ہو گئی بیخافسان لیکن نہ کما حق غیر</p>	<p>جب سی دیوانہ ہوا اک کو دک مزدور کا جان دی زاہد تو حاصل ہو نظارہ حور کا صبح تک لب پر طیفہ تھا دعائی نور کا غسل مسیت کو ہو پانی چشمہ کا فور کا دل جو طالب ہی تو طالب شہد فی زبور کا سا غریا قوت کا سہنگیا بلور کا ہے زبان شکر ہر تپا نہال طور کا بیچکر گھر سمنے روزینہ دیامزدور کا</p>
--	--

دیدہ گریان رہے جاری تو اچا ہی اسیر

بند ہو جانا خسر نہ چانی گانا سور کا

<p>مطلب دل بے طلب ہو جای گا صبر کراہی دل ستم اوسکے اوٹھا مل رہے گا رزق تقدیری ہمیں تم بکارو گی مجھے جس نام سے بی ادب کیسے نہ مجھ کو بار بار جائیں گی ہم زندیوں غرور میں ہو سکے دل آئینہ دار روی یا ہوں وہ می کش زرد مجھ کو دیکھ کر تم چپاؤ گی اگر زلفون میں رخ</p>	<p>جب خدا چاہے گا سب ہو جای گا اے اگر نکلے غضب ہو جای گا کچھ بہانہ کچھ سبب ہو جای گا بس وہی میر القب ہو جای گا مجھ سے ہی ترک ادب ہو جای گا اہل تقویٰ کو عجب ہو جای گا حاکم شہر طلب ہو جای گا چہرہ منبت الغضب ہو جای گا دل سیہ مانند شب ہو جای گا</p>
--	--

جانین گے جب حکم رب ہو جای گئی	تو سد تنجانے کا کعبہ سے تو ہی
سارا دیوان منتخب ہو جای گا	پڑ گئی جہن نگاہ اہل فہم
طور پر مو سے طلب ہو جای گا	خود بلائین گے وہ محکوبام پر

نزع کی دم مرتضیٰ آئے اسیر

خاتمہ باخیر اب ہو جای گا

دل ہے قابو میں تھا قطع نظر کیا کرتا	دیکھنی اوس کو خجائین اگر کیا کرتا
گھر میں کعبہ تہا میں کعبہ کا سفر کیا کرتا	گرد و حباب و لکی پیرا حجب و ملاج کا ثواب
دیکھتے تھے کہ مراد بدوہ ترکیب کرتا	پاس ہوتا نہ اگر آپ کی رسوائی کا
نالہ نیم شبی اور اثر کب کرتا	صبح ہوتی وہ چلی آئی ہماری گھر میں
زندگی ایسی مصیبت میں بسر کیا کرتا	مر گیا خوب ہوا اٹل کئی وقت کی بلا
نہیں معلوم کہ یہ درد جگر کیا کرتا	بیٹھتی تھی نہ اگر اکی مری پہلو میں
نظری بیت میں منظور نظر کیا کرتا	چوڑ گرد ہر کوہ پر دہری الفت کیسی
مقرر عجب نہ ہوتا جو شہر کیا کرتا	ما عوفاک ہی عرفان میں ترقی لہ نبی
راہ کچھ دور تھی زرا و سفر کیا کرتا	بات خالی ہی گیا میں طرف ملک عدم
ہو کی ہر ایک کام میں دست نگر کیا کرتا	کیا ہوا آئینہ کو بزم جہان میں حاصل
آستان تک نہ پہنچتا تو یہ سر کیا کرتا	پاؤں بیکار تھی آتی جو نہ کوچہ میں تری
حق یہ ہی جا کی ادب سری میں وہ کیا کرتا	تھا وہی یر میں کعبی میں وہی کا جلوہ
راہ سیلاب میں تعمیر میں گھر کیا کرتا	قلزم و بزم میں میسر نہ تھا مثل حباب
رو کی عاشق شب وقت کو سحر کیا کرتا	نہیں ہوتی کبھی ہونی سی پند زاع سفید

اور گئی نید شب جبریں گرام کرمان	چرخ دیتا جو مجھے بالمش پر کیا کرتا
کی بلا میں نہ کہی رد بلا کی تدبیر	زخم شمشیر کا مشتاق سپر کیا کرتا

دل تما کس کام کا ملتا نہ اگر درد اسیر	
واغ الفت جو نہ تو توجہ کیا کرتا	

کف پانی خانی تک بجا آہا ہی گیسو کا تجسس دل کو یوں ہتھالی و سکی چشم جاو مناسب ہے اوسیکو صوف افسو گرجو شاعر فلک پر ہر سحر ہر اس تنہا میں کھلتا ہی بجائی رنگ حسن اتنا تو جوش حشمت جھنوں فرمون سی عبث امید ہی مطلب اری کردنکس نشان سنی عویجی حشر میں بار حائل ہوں ہوں غیار کی گردنیں بل تہنگی تسکرو جون کی صحبت یکدگر ہی باعث تو خطا کیا کیوں سید خانہ مرا روشن نہیں کرتا ملی حسرو کو شیریں کوہ کرن لاکہ سہارا کین پہر عود و ہویا رب کہ کچھ دلو تسکین جو نہ الفت ہی خاطر ہی نہ رحمت ہی شہ نصرت ہی وہی وکل فلن ہی ہو جو قربان تیر چراگاہ زبان سی مصرع ترخو بخود سوز و دل کلتی میں	نہیں پنهان کہ ہے آتش ستری کام بندہ شکاری منزلوں کہ تی ہن پیجا جیہی ہوگا یکڑا سا سناپ کا ہی باندہ نہا منہ خون گیسو کا بنی تعویذ زین اوسکے دروازی کی بار سیحے بازار لیلی میں گسورا چشم اہو کا گہریدہ گیا کب سوزن مرگان سنی اوسو کا نشانہ تیر مرگان کا ہوں شہ تیغ ابرو کا یدان ہی صحفہ شناسی حل را نو کا کہ پر ہے موج باد بھاری طائر کو کا بٹی کو ہی دیا تو نی چراغ ای چراغ جگنو کا کوئی چلتا ہی قابو بر آگی زور بازو کا نہایت واغ ہی دل کو زوال درو پہلو کا ویا کیوں سنی ایسی بیوفا کو دل بہت چو کا وہی ہی تیغ زن مانی جو لیا تیغ ابرو کا ہماری طبع پنجہ دہین عالم ہی ترازو کا
--	--

عجب خوریزی یہ شاہد رخساری نیابہی
ہوا اچھا کہ وہ پہلو سہی و ہلکے لیکمی دل ہی

گلہری پائی اسکی ہاتھ سہی جسنی لہو تو کا
کہ پہنچی گانہ بڑا ہل تک اب دروید کا

سیر اسیمین بہت کی گو کہ وقت تھک گئی
سمجھ میں آج تک کیا نہ مضمون بیت ابرو کا

خیال کیا جو اس خال سیاہ چار ابرو کا
نقطہ دیوانہ سیر دل نہیں لطف پر بھی لگا
وہن کہتی ہیں جسکو سہی نقطہ صفیر کا
نہیں محفل میں کچھ شمع نہ فانوس کی جات
نظر اک کو دک بقال پر چلے دل کی
مری ردنی سہی جاری چھی گھر میں ہر شکونکی
اتنی دیکھی کیا گدڑی اب ہم سخت جانوں پر
کیا ہو کیا مان مگ کر آنکھوں کی افیت فی
نزاکت یار کی میری نقابت جب کی تو
لگا تین افسرو میں اپنی سلطان کیان پنا
مرا دل کیا جگر اہن چونکی ہی ہر دن ہلکے
پسند آئی ہی دیتی جو عشق چشم جان میں
تری تل مینھی سہی شونی صلی ہوئی آ
وہ عاشق ہوئی بعد مرنی کی ہی بس آ

تو سمجھا دل کہ وہ ہندو سہی یہ چوکا مینہ ہر
گریبان چاک چھی پھول ہی گلشن میں شبنم
مگر سمجھی مین شب کو وہ ہی اک بال گیسو
کہ زیر ستین روشن سہی یکو اسکی بازو کا
شکار اک روز ہو جائی گاتھا مین ترارو
گھان ہی بستر تون خانہ پر سر و لب جو کا
کہ قاتل کو سہی منظور امتحان شمشیر بازو کا
چراغ اپنی لمحہ پر جل رہا ہی چشم لہو کا
جکی ہر گز نہ یہ پلہ نہ وہ پلہ ترارو کا
کسی کی ہاتھ کب آتا ہی مٹی میری آنسو کا
کوئی رکھا ہی ارادہ تیغ زن کی تیغ رو کا
بچو نا اور پھنسا مٹی کیا ہی پوست لہو کا
کہ ہمچہ مہر تابان علیا پلہ ترارو کا
کہ تربت کا ہی ہو تو غریب تو نیر اسکی بازو کا

اسیر اس عہد میں کوئی نہیں رہا تالی

فقط اک ربطاتی ہی توستانی سی زانوگا

شب کو ہو جا تا ہی ہمسایہ گل اندام جدا
 کسکو کرتی نہیں یہ گردش ایام جدا
 او سکی نزدیک ہی ہیں خاص جدا غلام
 جلد لانا مری نامی کا جواب ای بچا جدا
 بدی نفس سی کیونکر نہو انسان باخود
 دلو لفت میں وہ آنکھیں نہ پنیسائیں کیونکر
 رات ہر اوس لڑائی رہی اسپر ہی یہ خوش
 مثل تصویر ہی کیا غم ہیں عریانی کا
 وصل کی رات ہی وہی ہوتا ہوتا ہی
 وصل کیسا کہ وہ بت میں ہر پنج اکا بند
 غامذہ چاہی تو کراہل کرم ہی محبت
 ہو گلستان میں وہ گشتاں لڑا
 خوب ہوں گی بیان خزر کی اوجھا
 تیری آنکھوں سی کرین دہیان جو ہچشتی کا
 لیجی ایسی تری قصہ کی بوسی کہ نہو
 طبع جانان ہی وزنگی نہیں جاتی اتک
 ناکش دل ہی مرقم لیل کی طرح

جیسی سرخاب سی سرخاب شرم جدا
 ماہ سی مھر جدا صبح سی ہی شام جدا
 فرد عشاق سے لکھا ہے مر نام جدا
 دون گا اجرت کی سوا میں تجھی نہاں جدا
 خون قاتل پہ ہی سر کرتی ہی مصام جدا
 لفظ بادام سے دیکھو کہ نہیں ام جدا
 ہو گا ہنگامہ ابھی صبح کی ہنگام جدا
 کب ہی اذام سے پیرا ہیں اذام جدا
 ہٹ کی پہلو سی مری کرتا ہی رام جدا
 کفر اسلام سی ہی کفر سی اسلام جدا
 نہ مری می سی جو شیشی سی رہی جام جدا
 مثل ملاوٹ سی نہو گشتاں نہیں کلام جدا
 میری لب سی ابھی ساتی ہی لب جام جدا
 سر جابون کی کری صبح کی مصام جدا
 چشم روزن سی وہن لب سی لب باجم
 ہمسایہ پیغام جدا غیر سی پیغام جدا
 ہو گیا جیسی شمشاد گل اندام جدا

تبریز قہر لوی کو خسر بیان میں اسپر

	نہ ملازیر میں گونش آہم جدا	
<p>سو کے ہم تو کیا کیا تاسف کیا اوسمی نوش جان بی تکلف کیا خدائی تمہیں رشک یوسف کیا اوسی وقت ہمنی تصرف کیا جو دریافت حال تصوف کیا عنایت عنایت تلطف کیا جو وعدہ تھا اوسمیں تخلف کیا جسم نی بھی شور اُف کیا غذا میں جو سہنے تکلف کیا کہ قرآن میں ذکر یوسف کیا</p>		<p>نہ آئے وہ پہلے توقف کیا ملازہہ اگر ہاتھ سے یار کی مری کیون نہ دنیا زینح کی طرح اگر گنج قارون بھی ہاتھ اگیا فقط صوف پوشی پہ پایا مدار مرے گھر میں تشریف لائی جو تم رہا یاد مطلق نہ عہد است مرے داغ دل کی جو پہنچی ہوا پیاخون دل لقمہ غم کی ساتہ معترف ہے اللہ ہی حسن کا</p>

	غلط کیون نہ دیوان ہو میرا اسیر کہ کاتب نی اس میں تصرف کیا	
<p>اشک و عارض میں بھی عالم آتش و سیلاب بخت پر دانی کا دن رات کو سہر جاب کا ظاہر اور پر پڑا رہتا ہی پردہ خواب کا کون دھنکیہ خونریزی میں ہی تصاب کا نور کتنا ہی چہرہ غان شب متاب کا ہی بیان و پریش گہر بیٹی سفر نجا کا</p>		<p>سوز غم سی جسم جلد اہی یہ مجھ بیتاب کا وصل قیمت میں کہاں مجھ کو دیا ہی خرچ کا دیدہ بیدار ہی اپنی محرم منگی بعد جرم کیا بی عتدالی ہو جو بہر نفع خلق کا موسم ہری میں کیا چلکین ہمارے داغ دل اشک جاری ہتی ہیں پڑھ کنوارین پانچ و</p>

<p>عین بیداری میں یہاں بتایا عالم خواب کار لا حاصل ہی گزشتی ناچا متاب عالم اپنی نخت گزشتہ میں ہی گرداب گرد جسم تھاتری سیار کی احباب ساقیا کچھ پر ابھی میں نہیں سزخاب نور بڑھ جانی کا اس قذیل سیح ابکا طوق گردن میں ہی زیبا حلقہ گرداب منتظر اک عمر سیٹھا ہوں فتح الباب کا</p>	<p>و یکینی کو صورت زکس ملین کھینچ جلوہ اسکا دیکھ کر کچھون میں کھنکھائی مثیل خس کتا ہی گردش میں نہ ختم ایک نر و کارا دسکو موت ملی جسکری کم نہیں ہی اسی وقت میں ل پر خون نہا بر خود دل پر سوز کو میری جگہ ہو گیا دیوانہ تیری عشق میں ہی جگر زخم سینی پر لگا ای تیغ قاتل دل کھلی</p>
---	---

گرد اپنی چہرہ را ہوں تون سی ای اسیر
قلزم ہستی میں سیکھا ہی چلن گرداب کا

<p>خواب کر دیتا ہی زائل ایک قطرہ آب کا صاف سینہ میں ہی عالم معدن سیاب کا ہی کفن و نکار محکو چادر متاب کا ہو جو محکو اسکی سایہ میں ارادہ خواب کا صاف ہر تشکیدی میں اب ہی عالم آب کا روکن خاشاک سی ممکن نہیں سیلاب کا جب کری پانی ہی پیدا خاصہ سیاب کا کیونکہ نسبی میں مری شربت کھین غلاب کا ذکر سنا ہوں میں کینے کی سی سحاب کا</p>	<p>کھوئی غفلت کو نہ کیوں پنا شرباب کا کس سی کہی خضر اب اپنی دل تباہ کا چاہتا ہوں اور زخمونکو ہوا یز ابعد گر گر بڑی دیوانہ میری پستی تقدیر سے بسکہ آتش شرم روئی یا رسی ہی آب کا سدا راہ اشک سودیوار مرگان کس طرح کیا کریں خاموش اپنی آتش دل اشک چشم ہوں مریض اس بل لگا ماتی ہر شب رات ہوا دس ہی چاہتا ہوں سکل حال</p>
---	--

عالم وحشت میں مجھ سا کون ہے مہمانِ ناز خندہ دندانِ ناجبِ اوسنی ساحلِ برکیا کس قسیدہ ہو سکی کم ظرفِ عالی ظرف کا وقتِ گریہ ہے جو یاد گوہرِ دندانِ باز اوس نیمِ خوبی کا ابرو جب ہلا وقتِ نماز جب ہی بیخا نہیں تو آتا نہیں ای حُجرِ حسن	منتظر رہتا ہی ویرانہ مرا سیدلاب کا موتیوں سی بہرِ دیا کا سہ ہر اک گرداب کا صورتِ دریا روانِ پانی نہیں تالاب کا بہ رہا ہے گہرین دریا موتیوں کی آب کا مثلِ موجِ آبِ نل پانی ہوا بحرِ آب کا ہر لہرے میں ہی عالمِ ماہی بی آب کا
--	--

ہی اسیر اوس ترکِ رخِ زینہ خیالِ سیاہ
برہمن ہما یہ کیونکر ہو گیا قصاب کا

نڈے کا یہ و نور ہوا کسکے دل سے اب نہیں بزدلیک گھبرا لاجِ درگِ جنت میں مستیِ رشک سی لڑے باہم رنجِ تکلیفِ زر سے ہی نہونی تیراوسنی لگائے یہ پس مرگ کیجیے سرفراز یا پامال آدمی تھے خطا ہونی سے اب رہا مغفرت میں کیا شبہ دلِ جلا یا مرا جو گردون نے کچھ عجب حسن ہی طبیعت میں	شکلِ مینا میں جور چور ہوا شہرِ حسنِ دوزدور ہوا مینِ سیہ کا زلفِ حور ہوا اونکے فطری میں ہی مستور ہوا جمعِ دولت سے ججِ خسرو ہوا قبرِ پر سایہ طہیر ہوا اب تو میں حاضری حضور ہوا حورِ قس کو کھا قصور ہوا نقشِ خاطر ہو الغفور ہوا اور سے گرم یہ تنور ہوا جو تصورِ ربِ ہا وہ حور ہوا
---	--

تو جو خورشید ہے تو میں شبنم تکونافسمون نے کیا بدنام حسن نے اوسکے یہ ہوا باندھی	میں کہان جب تراطور ہوا ناز پر شبہ نہ خور ہوا طور پر گل چراغ طور ہوا
--	---

داع کہا کہا کے مثل ہر اسیر سرسی یا نگ میں ایک نور ہوا	
--	--

<p>بوسہ کیا لہجی کہ ہی ہال دانہ شکا الف گیسو میں کیونکر دلو پوشیدہ کرو زلف مشکین کی تصور میں بھی آیا بخش کسکی زلف شکو کا وصف کرنا ہوں تم کون ہی جہین سو زلف جانان نہیں بہر چشم بد سوید اسی مری دل کا سپند چاہتا ہے حجت خسار و گیسو کا اثر ناہ بر خورشید کی تاجلی لگی ہو کی چال اپنی بالوں کو نہ تم مٹی مٹی دہو تو بلہ یار میری چشم شوق میں ہی پوشیدہ زلف یا کیا دل و دیر جهان ہو حلقہ گیسو پر عاشقوں کی دل جلاتی ہیں گہر بخور یابی نہ زلف مشکین ہی ہمارے مرغ دل ہی ہر گت گیسو کی جو بان مٹی بند</p>	<p>دیکا آخر داغ رسوائی چرانا مشک کا کوئی ہو سکتا ہی پردی میں جہانا مشک کا ہی مناسب لختہ جگو گہانا مشک کا ناف آہو دائرہ نقطہ ہی انامشک کا ہی خرید آج کل سارا زمانہ مشک کا فرض کیا ہی خال چہری پر بنا مشک کا اینہ کا فوٹا بچاے شانہ مشک کا خط میں لکھ کر لہجی نافروانا مشک کا خاک میں اچھا نہیں صاحب ملانا مشک کا جس طرح ہونا ف آہو میں لکنا مشک کا بہر تو مٹی ہی جو ہونا فیرا نامشک کا عود کا خیلہ وہ کرتی ہیں ہانا مشک کا جانی دانہ دی سی صیادہ زامشک کا تا چوبیس میں ہی حق ہی لانا مشک کا</p>
---	--

<p>کو چہ ہر زخم میں پایا نہکانا مشک کا</p>	<p>ہر تو گیسوی قاتل نے یہ دکھلایا اثر</p>
<p>کاکل مشکین سی کرتی ہیں مقابل ای اسپر</p>	<p>ہے جو منظور غطر او کو مٹانا مشک کا</p>
<p>تیر کر تا ہی خط کو فی قدر انداز کا قصہ ہی اسکو کہو تر کی طرح پرواز کا ایک ساز نطق میں یہ اختلاف آواز کا چنک شہباز با ب زرق ہی شہباز کا فہم میں آیا نہ مطلب دور کی آواز کا دیکھا جس گھر کی دروازی یہ پردہ ساز کا مقبرہ بنو این ہم تیری شہید ناز کا بند آنکھیں میں مگر ہی حوصلہ پرواز کا ہی کبادہ کیچن آغاز تیر انداز کا عرش استقبال کرتا ہی مری پرواز کا چوڑی ہی کوئی گریہ گھر کہو تر باز کا نام ہی بیانیے دل شوخی پرواز کا ہو جو منکر حضرت داؤد کی اسرار کا چاہی ایسا محبت میں چپا ناز کا منتظر بیٹھا ہوں میں ہی صورت کی آواز کا سیدہ نامت دل نشانی خدنگ ناز کا</p>	<p>بچ رہے کیونکر شانہ اوس نگاہ ناز کا حال ہی خط میں جو اپنی شوق بی انداز کا صاف روشن ہی کمال فہم پرواز اول غیر سی خواہان اعانت گی نہیں جلت ذکر محشر سنکمی اعطی ہی خاموش ہم گہ وہی اوس ہرہ و شک جاننا ہی نامہ بر ہاتہ آجائیں جو موسیٰ ہی ہمیں کیہ سنگ طر مرغ دل سی میری ہو صیا کیونکر نظمن بی قدم گشتہ کب تاثیر دکھلانی ہی آہ کب ہی چہ ساس چمن طائر عالی قار جب جگہ ہی بے وزی ہیں ہیں ہر دم چر طائر بی بال پر ہوں کیسی پرواز چمن دیکھ لی نامہ مر آہن کو کردیتا ہی موم و نم نکل جانی نہ نکل مرتی مرتی نہ ہی آہ خواہ غفلت نہی چو نکل گے کہاں تک مردہ عشق کا یہ زخم ہی آئے کسی کو کیا خطہ</p>

ختم بر آتاہی کوتی میری بخونگار شمار	صورتِ سحر سبب انجام ہی آغاز کا
وصل کا جب نام لیتا ہوں کہ کتابی اسیر	فال دیکھوں لاؤ دیوان حافظ شیراز کا
<p>ضعف میں کیا کسی دلبر پہ پوچھا پوچھا ہم تری عشق میں یگانہ ہوتی عالم کا پار آتاہی شب بھر نہ موب کی سے چاہتاہی کہ جگہ پائی تری چوٹھیں دو گھڑی اور تھر جاو تو احسان کرو اپنی ہاتھوں سی جو تم غیر کو دو جام شراب تھیک کی مال ہی پئی میں بہا چئی تلی تنگ آئی ہیں یہاں تک کہ ارادہ ہی ہے تیری وری میں تقاہت فی چکاہا ہی یہ دل قوی ہی کہ دریا یہ پائی ہی جگہ امر آسان نہ رو لائیکو ہماری سمجھو جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہی تر و دستانی شکم صاف دکھاؤ نہ مسلمانوں کو استو کرئی ہیں خود حسن خدا داد پہ ناز تری مرگان کی تلاش سی جو زرق و برق</p>	<p>دل سنبھلتا نہیں ہرگز کسی پہلو اپنا لیکن اسی فتنہ عالم نہوا تو اپنا نہ تو جینی یہ نہ مرنے پہ ہی تابو اپنا منہ تو آئینہ میں دیکھی گل شب بو اپنا مرگ میں دیر نہیں قصہ ہی یکسو اپنا خون گھٹ جائی نہ کیونکر کوئی حلوا اپنا کوہ کن ہی نہیں پاشگ تہ ازو اپنا پسک میں دل کو کہیں حیر کی پہلو اپنا تھیکہ رانوں کو دم خواب ہی رانو اپنا ہو گیا باز وی قوت و ر بازو اپنا ہو گا طوفان جو گرا ایک ہی آفسو اپنا حاجت جام نہیں جام ہی چلو اپنا ای صحنہ پیٹ نہ ماری کوئی ہنہ اپنا دیکھتی ہیں کہی سینہ کہی بازو اپنا ٹور کر ڈنک ابھی پسک ہی پچھو اپنا</p>
گرم فتنہ یہاں شعر ہماری بہن اسیر	

معجزہ ہے کہ کرامات ہی جا دو اپنا

کبھی تو فی نہ تب جسے کانسیا لکھا
دیر تک اشک تاسف ہیائی سر لوح
دماغ اوٹھانیکہ جزا کاتب اعمال نیوی
کی جو اجرت میں بہت نامہ بروں بکرار
یہونک لائی نہ دل حور کہ ہو آج جی شہر
سادہ روئی سی جو آگاہ مجھے کرنا تھا
تھا جو غیار سی خفای کتابت منظور
ہمیں جب بوسون کی تخواہ کی پہنچا خواہ
پرزی نامی کی کہنی یارنی دیکھو قاصد
سوز مرثام و سحر کاتب اعمال سی ہم

یہ بھی تقدیر کا ای رشک سیجا لکھا
جب قلم فی مری قہمت کا نوشتا لکھا
کہ مری نام پہ جنت کا قبالا لکھا
ہمیں خط لکھنی سے آخر کو چلکا لکھا
یار فی خط میں مجھے وعدہ فرما لکھا
اوسنی نامہ میں کسین ایکٹ نقطہ لکھا
لکھنے کے خط یار کو ہمیں نہ لفا لکھا
اوس شہر حسن فی ہر عالم بالا لکھا
ابھی اگی مری تقدیر میں ہی کیا لکھا
پوچھ لیتی ہیں مصر ہو کی کو کیا لکھا

قسمت اپنی مجھی اولیٰ نظر اتی ہی آسیہ
خط لکھ کاتب اعمال نے اولٹا لکھا

گئی وہ دن کہ کرتی تھی ارادہ شیر گری
غضب سے عالم کج دی فلک جاہ فقیر گری
دل حسد گنجینہ ہی انکا بوریاسند
رواؤ حبیہ و دستار خلقت کی پسانیکو
نہو جانی ضرر جی کا کسین ملا بیہوش
ہو بوسون جی میں پیر زمان جون چشم عا

ہلا جاتا نہیں اب بھی یہ عالم ضعف پیری
گزی پہنی جو عالم ہو مقامات حریر گری
تری درویش بھی مان کہتی ہیں پیری
الہی وسیہ ہو دونوں عالم میں فقیر گری
سبق پڑھنی جو کہ تب میں آتی ہیں پیری
ازل ہی شوق ہی نند خفا گوشت گری

<p>کہ عالم پانگی چہالی میں نہی ان خیر کی ملو آنکھیں ہوا روشن ستارہ صبح پیری کا فقیر میں میسر ٹھاٹھی ہکاویہ کی کا جوان فرزند بی شبہ عصا ہوتا پیری کا نظر میں کج تابی یہاں یوں نظری کا یہ وہ آہو ہی جسکو ہی ارادہ تیر گری کا یہ وہ خسرو ہی جسکی بہین لاشی فقری کا گلی میں مثل قمری طوق فی مان پذیر کی کمان کی گھر میں تیر و تکیہ تھی اب گشتہ گری کی</p>	<p>یہی توشہ ہماری تہی صحرائی حشت میں سپیدی آگنی بانو نمین جاگو غافل او ہو غم و اندوہ و حرمان پہن صاحب بوبرا خداوند اتوی ہو دل کوئی مضمون نہ نکلا نظیر مطلع خوشید سی مطلع روشن حقیقت کیا غزال دلی چشم یار کی آگی غبار خط اگر نکلا کمی کیا حسن علی رض میں اطاعت سی تری بندہ نہیں ای سرو قد باہر اوٹھایا دور گردون سی یہ صدر رست بازون</p>
---	---

نکاح اہل عالم سی اسیر زار گرتا ہے
 یہی ہنگام یادست خدای دنگیری کا

<p>دل یہ سمجھا جو شب ہجر من کو کب نکلا گہری اہلک وہ نہ نکلا تھا کب اب نکلا کیا چمک خال کی ہی واہ لب چاہ قین نظر آیا نہ شب جسے کہیں نام کو نور ہو گئی صبح شب ہجر قیامت برپا فرشتہ عجیب شملک دم میں گیا دینار کسنی اوس ناوک مرگاہ کی نانا لوہا شک طغالی ہا تو نہیں جھین جانی تہا</p>	<p>اور اک نیش نی کی لی عقرب نکلا بعد مدت دل مشتاق کا مطلب نکلا چاہ خشب سی یہ گویا نہ خشب نکلا بخرخ پر چاند تو کیا ایک کو کب نکلا ہر شاید طرف غرب سی یارب نکلا ہم نہ سمجھی تھی بڑا تیریز مرکب نکلا ہر کا نذر کباوی کی طرح دب نکلا کوئی دیوانہ مگر جانب کتب نکلا</p>
---	---

<p>منزل عشق میں بھرن کو کمانِ نعلِ تنہا ہر طریق سی ہی بڑا کر روشِ وحشی زلف تجہ سی ای محسوس جو در یوزہ گز تو نہیں مختص فاش نکر پر وہ یہ تہمت ہی عہد مونہ چپا کر وہ عیادت کو ہماری آئے ساقیا نام کو باقی نہیں شیشی میں شہ آ وصف اسکی خطِ عارض کا جو کاغذ پہ چار عنصر سی بشر بنکی ہو آفتنہ دہر</p>	<p>ہر کنوان راہ میں کشتو نسی لبالب نکلا طرہ ہفتاد دولت پہ یہ مذہب نکلا ماہ کا سہ لئی کیوں چرخ پہ شرب نکلا گہر سے باہر قدم و خضر زرب نکلا ہم تو محسوسم رہی غیر کا مطلب نکلا روح سمجھا تھا میں میری روح یہ قالب نکلا حرف پر نور ہوئی رنگ مرکب نکلا یہ عجب نسخہ معجون مرکب نکلا</p>
---	--

آستان یار کا شاید درمسک تھا آید
تہک گئی دوڑ کی ہم ایک نہ مطلب نکلا

<p>وہ زار ہوں کہ تختہ ہوا میری گور کا چمکا ہی حسن سی جو وہ رخ چاند کی طرح ثابت نمود خط سیہ سی سوا ہمیں آرام کی طلب ہی تو عبرت کیوں کیون صید گاہ دہر نہ عیبت کا ہوا مقام چاہی جو ناتوان ہ کر عشق اختیار بی دیکھی کینہا ہی شبیہ میان با شیرین ہن چکر کی طرح او کی انکلیا سرایہ ہی بشر کی لئی مایہ خسار</p>	<p>سایہ اگر پڑا منزہ چشم مور کا عمدہ ہی اپنی طائر دل کو چکر کا چاہ دقن نہیں کوی روزن ہی مور کا سایہ پسند ہی تو مجھے نخل کور کا کسیلا شکار گورنی جسم ام گور کا ایذا کی کینچے میں نہیں کام زور کا مانی کا موقلم ہی عصا دست کور کا بوچو ہوساری دل سی منزہ پور پور کا کھٹکا ہے مالدار کو دنیا میں چور کا</p>
--	--

<p>اوتها ہی ابر باغ میں کس و رشور کا موت آئی مار کو تو کسلا ازق مور کا جامہ ہر ایک جسم پہ ہی ٹھیک گور کا اوس شمع رونی شور کیا چور کا جھل میں جا کی دیکھ لیا قص مور کا مشعل جلائی اوتر کی شر رشک گور کا معلوم حوصلہ ہی سلیمان کو مور کا شیرین کنواں ہی ساحل دیا شیور کا تار شعل نام ہی اوس مہ کی ڈور کا</p>	<p>ساتی صدای قتل سینا کا وقت ہی ہی سو دیون کا قتل ضعیف کی پرورش مرئی کی بعد ایک ضعیف قوی ہن ب شب اسکی گھر گیا جو میں پروان کی طرح چوش جنون میں شوق تماشا ہوا اگر شب کو وہ بہر فاتحہ آئیں تو دیکھ لون مجھ ناتوان کو خوب سمجھتا ہی وہ پری تلخی ہی سہل یار جودی بوسہ دین کتنی ہن جسکو مہر وہ اوسکا تشک سے</p>
--	--

ہر نوجوان کی حسن فی مارا ہمیں آسیر
چمکا جو رخ چہ راغ ہوا اپنی گور کا

<p>باغ آیا جو خطہ خانہ زندان ہوا اوسکو پوتی نرمی یاد یہ قسہ آن ہوا خلق کو قصہ بلقیس و سلیمان ہوا نقد جان مار گیا چال جو انسان ہوا صبح ہوتی ہی مجھے خواب پریشان ہوا کوئی پروانہ اگر راہ چہ راخان ہوا موت کا مجھ کو نہ کس کا کسی عنوان ہوا کوچہ زلف میں دل بھول بیلیان ہوا</p>	<p>راحت وصل میں مجھ کو غم پیران ہوا عشق میں کبر تو کیا دین سلمان ہوا جیسی مشہور ہو عشق مرا حسن ترا واوی عشق ہی یہ عرصہ شطرنج نہیں دلولی ساری جو اینکی مٹی پیری میں مشعل راغ اوسی شب کو کما فی مینے چار دن نیست کی کس سیزگی سی کاٹ وہ فقط تھی رہ پر سوچ یہ ہی دلم امل</p>
--	--

<p>کیوں نہ پائی وہ سزا ہو جو خدا غافل بخت کوتاہی ادا ہر کانہ اودہر کار کما نقشہ رزنی کیا صاحب دولت کو سیت ز ریت تا شہر جو تقدیر کند رہن نہتی تیری چلنی کا تو اندازہ نہ آیا او کو سیر ہو نیکا نین چشمہ کوثر پہ بھی مین مین تو کیا مصحف عارض جو ترا دیکھ لیا دست و حشتم ہوا جامہ درسی ہی فارغ</p>	<p>مار کمانی جو سبق طفل دبستان ہو لا دام سی چوٹ کی مین اہ کلماتان ہو لا فاتحہ جاکسی سرگو خسر بیان ہو لا خضر کی ساتہ رہ چشمہ حیوان ہو لا چال اپنی ہی گر گیکب خزان ہو لا مرقی مرقی نہ ترا چاہہ زخمدان ہو لا گم یہ حافظ کی سوئی ہوش کہ قرآن ہو لا یاد آیا اوسے دامن جو گریبان ہو لا</p>
--	---

سہو و سیان سی خمیر گل دم ہی اسیر
 آدمیت کا کیا کام جو انسان ہو لا

<p>اٹھرا نہ یہاں قدم کسی کا ای بچش جنون عدم کو لچل دریا مین عیان ہی حال امواج غربت مین وطن سی کھچ لانی پھل مجھے قتل کر کی جاو سبل پہ تڑپ رہا ہے سبل آئینہ تمہاری عکس رخ سی افلاس فی دی ہی ہکودت اپنا تن زرد تار زرد ہے</p>	<p>مشکل ہی مقام دوستی کا جنگل ہی یہ شہر آدمی کا عالم ہی یہاں واروی کا ہو خانہ خراب بیکسی کا ہو قصد جو خون مدعی کا قاصد یہ پتاسی اوس گل کا طوطی نامہ ہے بخشی کا دینار ہی داغ بے زری کا عالم ہے قبا مین خستہ کا</p>
--	---

<p>خجہ کا ہوا جو بال بیکا روغن ہی چہ راغ زندگی کا دعویٰ تھا جنہیں کہ دوستی کا سودا نہ رہا ہنسی خوشی کا انجام بخیر ہے سخی کا</p>	<p>بچاؤ کی کی ہکو سخت جانی کیا ترک ہو شرب باوہ ساقی دشمن ہوئی عشق میں ہمار بگڑی وہ لیا جو بوسند لطف وہ بوسہ کر دے نخل آتنا</p>
---	--

گر تھی موتی ہم اسیر سنبھلے
کیا نام ہے مرتضیٰ علی کا

<p>جو بڑھ کی بدرتو گھٹ کر ہلال ہونا تھا نہال طور جلا کیون نہال ہونا تھا کہ ہکو گند چہری سی حلال ہونا تھا زبان کو لال دم عرض حال ہونا تھا تمام خلق میں قحط ابکی سال ہونا تھا نچی ملال مجھے انفصال ہونا تھا بدن کو طعمہ گرگ و شغال ہونا تھا چلیں حضور ہوا جو ملال ہونا تھا زحل کو اوس رخ روشن کا حال ہونا تھا اس اپچی کی لئے یون زوال ہونا تھا خدا سے طالب امر محال ہونا تھا یہ مرقی مرتضیٰ ہے انفصال ہونا تھا</p>	<p>غور و غجز میں صاحب کمال ہونا تھا نصیب چشم کہاں جلوہ تجلی دوست وہ خط کو چہرہ روشن سی دور کیا کرتی غضب ہوا وہ موتی زرد و دل شکر شروع سال میں موتی تیری گمیاں گویا گرا جو ہاتھ سی جام اختیار کیا ساقی بدی نصیب کی یہی ہوئی بیلان برگ کہا یہ اونی جلیسوں ہو کیا جو مینی فن بلند ہوئی نحوست میں کیون مشہور پیام لیکے مراد لگیا سوئی قاتل دعا وصال صنم کی ضرورتی اسی دل براغی پارسے آنسو جو نزع میں دیکھا</p>
--	--

بیکایک اوسکو عیادت کا آگیا جو خیال	مریض عشق کو چند ہی بجال ہونا تھا
ہوئی جو پیر تو اوس ماہ رو سی وصل ہوا	ہمین زوال میں حاصل کمال ہونا تھا
خروس صبح فی چٹا کی کی جو نیند حرام	ہماری باتہ سی اوسکو حلال ہونا تھا
اسیر نریم غم غم سی وہ کیونچ اوٹھ جاتی	
مری نصیب میں صوفی کا حال ہونا تھا	
سرای ہستی سی ای مسافر ضرور کر قصد اب عدم کا	
سحر ہی نزدیک ات ہی کم سحر کا تارا فلک پہ چمکا	
جو ہو ملاقات کی تنہا اود ہر کو تو ہی روان ہوئی ل	
سفر سی ممکن نہیں ہی پھر نامساfran عدم کا	
گنتی کچھ ایسی نہیں تیا جمی کوئی نہوٹدی کسی بنپائے	
غبار و بانک جس تو کیو نشان نہیں ایک کی قدم کا	
ہوئی تلف تخت و تاج کیا کیا مٹی وال کیسے کیسے	
کہاں ہی وہ حشمت سکندر نشان کیو کمین ہی حکم کا	
نہیں ہی کوئی مرض سی غالی فمر ہو شب کو کہ مہرون کو	
کوئی تپ لرز سی ہی مضطر کوئی ہی پتلا دق دورم کا	
بدن ہی لاغر جگر فردہ دماغ ہی خشک دل ہی مرڈ	
الہی آجای کوئی جو کا کسی نیم سیج دم کا	
کسی کو باندھا کیو پیسا کیو مارا کیو لوٹا	
بلا کی کیو ہین قد قیامت غضب کی چتون عین ستم کا	

	اگر چه ماه صیام ہی یہ پلا ہی جام شراباتی
	ابھی تو میں جیند روز روزی کسی بہر و ساسی ایکدم
	رہ طلب میں تمہارے ٹٹالک پہ ہونی جاو رہ ہو کی آخر
	تو سیر دیکھو کہ خاک سی ہی درخت پیلہ ہوا قدم کا
	وہ طبع عاشق میں تہا تون ہانہ وون ہی یک تہ
	کبھی بنا زیر میں برہمن کبھی مجاور ہوا حرم کا
	پکارتا ہوں یہ جگہ سی میں جی اہی واحد خدا ہی
	جواب دی مجھ کو ای برہمن یہ منہ ہی تیری کسی صنم کا
	وہ بادہ کش ہوں کہ رعب میرا فقط نہا محتجب پہ عتاب
	جو چینی جھسی جام آئی تو خشک ہو جاوی تہ جرم کا
	نجات دنیا کی مخصوصی ہمیں نہیں گئی دینی والا
	دراز عمر حاتم قاتل جو آسرا ہی تو اسکی دم کا
	جہان سی جو لوگ اوٹھ گئی ہیں خبر ہو معلوم اونکی کو نوکر
	کبھی نہ ہستی میں بہر کی آیا کوئی مسافرہ عدم کا
	ہو اہی یہ حال زارا پنا کہ ایک شمع کبھی جو لکھا
	دوات کی آنکھ خون روئی وگا رسینہ ہو قسم کا
	جو اپنی ساتی تھی سب ہار کھان میں کد کو ڈھونڈ
	جگر کو دیا ہی داغ وقت بخش سستی میں ہی قدم کا
	دراجو تیرا اشارہ پاؤں اہی تہ تیغ سر جکاؤں

هزار جان سی ہون میں تو قاتل مطیع حکم قضا شیم کا	
	پڑا ہون پیرخان کے در پر یا نسج جان کمان میں اوٹھ کر
ملی کوئی غم کہ کوئی ساغر خیال کسکو ہی بیش و کم کا	
	گذر ہوا ہی جو میکدی میں ہی صید کرنی میں کیا تامل اسیر لے ہی شراب کی یہ نہیں ہی طائر کوئی حرم کا
<p>نہی گو رکی بغل مجھی آغوش نقش پا گل کی طرح ہنسن لب خاموش نقش پا ای رنگان یاد فراموش نقش پا کافی ہی سیری پاؤں کو پاؤں نقش پا کب ہی سخن سرالب خاموش نقش پا ہر آبلہ ہوا گھسے گوش نقش پا لبیر ز گل ہے دامن آغوش نقش پا ہو جیسی نقش پا کوئی ہمدوش نقش پا رستہ ہنسک کیا نہ ہاں ہوش نقش پا جو چشم نقش پاسی وہی گوش نقش پا سمجھو اشارہ لب خاموش نقش پا رستی کا فہم چھی نمجی ہوش نقش پا شاہی جام بادہ سرخوش نقش پا طولی کی دی حد الٹ خاموش نقش پا</p>	<p>قطع رہے فامین کمان ہوش نقش پا وہ پاتون ہون جو زینت آغوش نقش پا جس ماہ سی گئی ہوا وہی آہ سی پرو راہ جنون میں برہنہ پانی کا خوف کیا پوچھو میں کس سی فاختہ الو کی سرگرد زینت ہماری پاؤں فی زشت جنون کو دی مندی لگا کی پاتون میں کس کی خیرا سینی سی سیری دل غریب یوں لگتی فریب یہ او کی پیچی پیچی چلا بدحواس میں دید ہنید خاک نشینوں کی ایک ہے شکوہ کرد نہ سختی منزل کار ہر وہ ہر وہ ہون کہ شوق فی اند باخدا دیزش ہی میکی یا کی ستانہ چال سے شکر ہو خاک رہ جوہ شیریں ادا چلی</p>

پہلوئی گردہین جو تماشائیں کی غول
ہی فصل گل میں چش گل و خوش نقش یا

واماندگی کا میری کرے تذکرہ اسیر

کو یا کہی جو ہولب خاموش نقش یا

جانتا باقی تو دنیا کی حکومت مانگتا
پیکر دندان ہر سیر آرزو کچھ آنا ضرور
کر دیا گستاخ تمنی ورنہ گھر میں آپکے
پیرزی نامیکی اوڑائی یا دنی کیا جو آ
تھا سوال زرعبث ہونا اگر سائل کو فہم
کچھ سمجھ کر مینی کی ہی پستی طالع قبول
بال سلجھائی جو تم لیکر خانی ہاتھ میں
چشم پوشی اقرباسی تھی بجا ہنگام رنج
دو قدم تابوت یار و کوہ بال و شمشیر
طبع مستغنی ہونی میری فقیری کا سبب
افسر شاہی سی بہتر تھا مرا کجکول فقر
رشتی اعمال سی دوزخ کی بجلی بل تھا
طالع وارزون سی کلماتی و عا و لٹا اثر
خانہ و اولاد خانی مال دولت کو زوال
توڑنا کیسا اگر ہوتا دل گھچین میں دو
عالم جنت میں تھی قبول حق میری دعا

چار دن کیو اسے کیا پنج نوبت مانگتا
مانگ کا بوسہ جو گین شہرہ قسمت مانگتا
آئینہ آتا تو آنیک کی اجازت مانگتا
نامہ بر آیا ہے مجھ عریان ہی خلعت مانگتا
صبر تھوڑا سا تو تھوری سعی مانگتا
آسمان سولی پہ رکھ دیتا جو فوت مانگتا
دست شانہ پنجہ مرجان سی بیعت مانگتا
بات کی مہلت تھی کس سے نصیحت مانگتا
یہ سمجھتا تو خدا سی مرگ غربت مانگتا
کیا نہ ملتی میں اگر دنیا کی دولت مانگتا
ہو کی میں تیرا کد کیا پادشاہت مانگتا
کیا سمجھ کر میں خدا سی غنہ جنت مانگتا
برق کرتی میں اگر باران رحمت مانگتا
سب بہتر تھا جو میں سب سے فرغت مانگتا
دیکھتا گل کو تو بلبل سی اجازت مانگتا
گنج ویرانہ ام گل دیتا جو دولت مانگتا

آسمان سی اپنی کٹری ہی بچانی تھی حال مرتی مرتی ہی مجھی معلوم تھیا روکنا حال مال دنیا کو میں کیا کر تھیا حسد و غم باغ عالم میں مرا حصہ سو آئی غم تھیا	چھین لیا نخت و اپنی جلوت مانگتا زہر دیتا جس سے بخت نہ شربت مانگتا جان تک دیتا جو کوئی نہ بخت مانگتا خار لیا گل جو میں گشتہ قسمت مانگتا
--	---

داغ کہاں تھا مقدر ہمدیری میں آسیہ
وقت سی پہلی میں کیوں نہ کر زرق قسمت مانگتا

جہاں ار جو سر میں بہری سفر کی ہوا وہ گل ہو اکبھی اغیار کا کبھی میرا نخش انیکا جو مجھی گرمی قیامت میں جواب نامہ کہاں نامہ برکب آتا ہی ملا نہ قلزم ہستی میں من مثل حجاب خدا کیو اسطی سر خواب سی وٹھاسانی ہماری آہ سی بھلی کا گرم ہے باز جو گلبدن سبب زیب باغ عالم تھے حیا ضرور ہی نکلو نہ گھر سے بی پردہ خیال بلف میں بہرا ہوں کہ میں دم شرم عدم ہی میر قدم لامکان ہی پیش نظر کسی سی کام نہیں کچھ چکورو کی صورت ابھی شکل کیوں تر اوڑا خط او فاص	اوسے طرف کو چلی ہم چلی جد ہر کی ہوا کبھی اوہر کی کبھی چل گئی اوہر کی ہوا تو جبریل میں نیکی بال پر کی ہوا مجال کیا کہ اوہر اسکی اوہر کی ہوا پر پٹی تھی رہی ہمسی ہماری گھر کی ہوا پیام بادہ کشی دیتی ہی سحر کی ہوا ہماری آنکھ نی باندھی ہی بڑی کی ہوا کہ ہر گئی وہ الہی چلی کد ہر کی ہوا چراغ شام بھادنگی رہ گذر کی ہوا ہمیشہ شام سی چلتی ہی بیان کی ہوا تری دین کی ہوس ہی تری کر کی ہوا جو سر میں ہی تو کسی غیرت تری کی ہوا اوڑا کی خاک ذرا دیکھ ہی کد ہر کی ہوا
---	---

فراق یار ہوا بعد وصل یار اکبر
جنان میں چین سی تھا لگی سقر کی ہوا

ہی اہل زمین پر جوستم حرج برین کا
مسجد سے نکل کر میں ہنگر ہو لا
سجدہ تو میں کرتا ہوں مگر خوف ہی تھا
واژوئی قسمت کی یہ ہی نام میں تیر
آیا ہی سی مونیہ تری کیسے تصویر
اتوار ہی ہو وصل کا انکا رکھا تک
کس ہوم گلشن میں آتی ہی ساق
سب کچھ کہ جھڑتی ہیں نہ نوسی ستار
حسرت ہی کہ بجای تری مایہ کا چلا
قاصد بھی گر نہیں خط لکھنی کی جا
بازو کی جگہ شانہ قاصد میں لگا دوں
ناپی یہ حسینوں فی تری راہ محبت
کدو کو وہ دیدار دکھا جائیں دم نہ
کیساں ہیں اوٹھیں یا نہ اوٹھیں بچکی پر
چاہا یہ قلم فی کہ لکھی لطف کی تعریف
دل لڑکی بزرگی کا ہیش سی تھا
دیکھا کئی چلن کی طرف پہاڑ کی لکین

دیر پر وہ اشارہ ہی کسی پردہ نشین کا
تقدیر فی میری مجھے کہ مائدہ لکین کا
بذنامی کا ٹیکانہ نبی داغ حسین کا
چپا میں ہی تو اوٹھا ہی ٹوٹی نقش نگار
فوق رنگ ہوا جا تا ہی صورت گر چین کا
ہاں منہ سی کہی کہنی نہیں کام نہیں کا
اقتد ہے اب زاہد سجادہ نشین کا
پوچھا جو عرق یار فی اولگی سی چین کا
طالب میں نہیں ہر سلیمان کی نگین کا
سکھٹ کی بھونک پڑی خط و چین کا
شہر بھی مائدہ آئی جو جبریل امین کا
گزر بگیا ہر غیرت شمشاد زمین کا
ہی حوصلہ باقی نگہ باز پیمین کا
ہستی میں تری مرتبہ ہی ہکو نقین کا
ساجر طرف روم گیا کشور چین کا
احضرت علی ہی نقش اپنی لکین کا
جلوہ نظر آیانہ کسی پردہ نشین کا

جتنی ہیں اسیر اہل کالیتی میں مول دیوان مرا بیچ کے دیوان حنین کا	
مژدہ و حسل کلید آبا اس رخ زرد پر پٹی ہا کہہ نامہ بیجا ہی اوسنی ہمینی کچھ خبر ہی رفیق عشقی بجا ٹھو کو کین کما تین لاکہ کی تقلید ہمینی ناگ کہی جو بونہ لب رفتہ رفتہ کس دین پہونچی ہم ہوں ہیکش رہا ضبط بگو نہ گئی تنگ چٹھی شیرین واہ رہی ساکنان یزین ہمینی ہینا جو رخت عریانی کیونچن سینہ زن اوس نکیت	قاصد اشک قطرہ زاریا زعفران زار میں ہر آن بدلی یوسف کی یہ چہرہ آبا قبر کو دی گئی کفن آبا کبک کو کب تر اچن آبا تنگ کیا کیا وہ بیہ چن آبا راہ غربت کٹی وطن آبا اہر جب جانب چمن آبا تنگ جنی سے کوہ کن آبا نہ کہی دریاں سخن آبا ٹھیک یہ جامہ کمن آبا دیکھنے ہاتہ بر من آبا
حدرب سے ملی نجات اسیر کام میر سے مرا سخن آبا	
جو بحر شہد میں دست نماز ڈوب گیا نہ پہونچتی پیران میں حال کشتی عمر خبر و کیا ہے نہیں روزہ انش کشتی	یہاں سفینہ عجمہ درا زڈوب گیا لگی سپاہ کی ملکہ جب زڈوب گیا کہ سب حضور کا وقت نماز ڈوب گیا

خیال سر و قد یارمین یہ رویا میں
شرابِ شیخ نی پی طرفہ بی تیزی سے
اوٹھایا ہند میں طوفان ہمارے کون
تمہاری چاہ ذقن پر پڑی جو سکی نظر
ترمی کہ سہی طیور فلک بچھن بچھن
تری غور سے دیا جو تین شکر یہ ہے

جو نخل باغ میں تھا سر واز ڈوب گیا
کہ می میں جیتہ بی ہتیا ز ڈوب گیا
تمام ملک عواق و حجاز ڈوب گیا
جیاسے گر کی کنوین میں ایاز ڈوب گیا
بلند ہووے ہوا میں یہ باز ڈوب گیا
کہ پہلی خانہ آئینہ ساز ڈوب گیا

اسیر عسقم ہی اسیکا کبوتر دل کو
کہ خون میں پنجہ شاہن باز ڈوب گیا

نالہ فلک کو لوٹ کے تالا مکان گیا
طاعت میں بھی دل خیال فغان گیا
پر تو کی طرح ساتھ پھوڑا سی طرح
آیا کسی کا قید ہی گیسو ہوا یہ نعل
فالون سے میری مت دلین پڑا نہ فرق
صندل لگا کی آئی ہے شیریں مزاج
دنیا بسان چاہ ہی افسانہ بزرگ لو
ہمراہ ہم بھی جاتین گی یوسف کو دیکھتے
برسون تماشے خنجر قاتل میں پہرا
روتی ہیں کہی یہ تن بجان بہیری کو
انسان کی گرد کو نہ فرشتہ پہن سکا

گستاخ رفتہ رفتہ کہاںسی کہاں گیا
سجد میں پانچ وقت میں بہر اذان گیا
جس جس جگہ وہ ہر گیا میں مان گیا
میں حشر میں جو پہنی ہوئی ہر طمان گیا
چوٹی ہزار تیرہ زور کمان گیا
فرما دو درود نہ ترار ایگان گیا
دم بہر کو جو یہاں سبک آیا گران گیا
ابکی جو سوئی مصر کوئی کاروان گیا
دوران سفر صورت شک فغان گیا
بر باد قید خانہ ہی یوسف کہاں گیا
یہ مشت خاک وہی کہ تالا مکان گیا

<p> یارب تباہ ہو کے کبوتر کہاں گیا ہستی سی نیستی کو میں شب دریاں گیا سرخس اگر زمین ہی تا آسمان گیا اچھا ہوا جو زخم نہ اوسکا نشان گیا تھا قصد کس طرف کا بہک کر کہاں گیا دھوکا ہوا سمجھ کے میں اونچی کان گیا قاتل کی دل سی حوصلہ امتحان گیا وہ ولولہ وہ جوش جوانی کہاں گیا </p>	<p> اب تک نہ کوئی یار سے لایا جواب خط آیا جو وقت نزع کسی لف کا خیال حاصل ہوا نہ خاک اُوسی مانند گرد پیری میں ہی خیال حسینوں کا بھی ہی کعبہ کو جاتی جاتی سوی دیر بہرہ را پہلے تھی محض لعل منبر نشین کی و جو ہر دکھائی صبر کی ہمت نہ زیر تیغ پیری میں ابتواہ کی طاقت نہیں رہی </p>
--	---

کہانی ہمانی کچھ سک جانان نی کچھ اسیر
صد شکر رایگان نہ کوئی استخوان گیا

<p> بوریا زیر قدم مسند شاہی ہوگا وہی ہونا ہے جو منظور الہی ہوگا کہ کبوتر بھی گرفتارتبا ہی ہوگا ہم ہی پہنچیں گی اگر فضل الہی ہوگا یہی بولیں گے جو ہنگام گوامی ہوگا ابر گلزار سے کھسار کو راہی ہوگا سان اس تیغ کو تنگ سرمای ہوگا نظر ہی فتر اشعار نگاہی ہوگا کستہ پر شاہ ابوصبر فرامی ہوگا </p>	<p> ہم فقیر وں یہ اگر فضل الہی ہوگا دل مرادیر کو یا کعبہ کو راہی ہوگا اوسکو بیجا تھا خط شوق سمجھی ہی ہم کیا ہوا تا منزل جو گئی تیز قدم دوست اعضای بدن کو بھی تسبیح کوئی می کشی کو جو گیا میں ابی بدلی گی ہوا دل دزیا کو کرسی گی نگہ یار دو نیم تم دکھاؤ گی اگر چشم بخندان کی بیاض کی پہلی وں فضل فی کتب نصاب کی شروع </p>
---	---

چان دین کیوں نہ تری بے درخیم بے دیر تخت بنجای گا اوٹھی گا جو حیرین خیار وہی سمجھی گا ہمارے لیاوس کا حال ہت کو بخانی میں ٹرین کی پیش کیسی ہی یقین جو شہ پر آیا جو مراد کسک عمر بظلمت عصیان ہی کریگا لودھڑ	قدر شمشیر کریگا جو سپاہی ہوگا جو بکولاری مجھے افسر شاہی ہوگا جو سفینہ بہ گرفتار تباہی ہوگا شامل حال اگر فضل الہی ہوگا ماہ نواوج فلک پر پر تباہی ہوگا کنج مرقد میں جسی خوف سیاہی ہوگا
---	---

مرگ کی بعد کوئی کام نہ ایسا اسیر
گور تیرہ میں مددگا خدایا ہوگا

جب کوئی نازل ہوتی میر بلا کبھی یہ ظلم پر قاتل کے صبر کیا بلاؤں کا بیان ہو ہجر میں فی حقیقت نہ اف کتہی میں جسے بوسہ گیسو پہ تکرار استغفار زار ہوں یاسنین پانی مجھی دفعہ دل قیدی گیسو ہوا سرکشی تو حرص نیا دل سی جا یہ ارادہ تھا تو ہر روز سخت یا دلا دلا تیغ قاتل ہی نہ کر اسے نہا ہوں میں شہر مولوی	یاد آتی سرگزشت کر بلا ہو بلا اگر دان تہ خنجر بلا گھر بلا اندر بلا یا ہجر بلا مومو آفت ہی ستر بلا دیجی صدقہ کہ رو سو جھڑ بلا ٹوہنڈ تیہرتی ہی سیر گھر بلا سچ ہے کچھ آتی نہیں کہہ کر بلا صدقہ دیجی کہہ سے ہو یا ہر بلا کیون کہ اسی شکر داور بلا یا نہو تیا ب تاب خرب لا جس کا حاصل یہ کہ ہی ستر بلا
---	--

<p>کود کورانہ مسرور در کربلا تا نیتے چون حسین اندر کربلا</p>	<p>دید حق کر چشم بنیا چایے کب تجھی تاج شطاعت ہو</p>
<p>کام کیا نام سے آیا اسیر ٹل گئی ائی ہوئی سیر کربلا</p>	
<p>افسوسؔ طرولؔ خزان کیا بہار کیا ہم کیا بہاری ہستی ناپاید ار کیا تو ہی بنا کرین تری اسیر وار کیا توڑیکا ماتہ پاؤں بہاری خار کیا کین ٹہیان ہانے مری زہر وار کیا اتنا گھو گزرتی ہے زیر مزار کیا دی جام سوچیا سب انہیں دین چار کیا جو نخل بی ثمر ہی وہ ہو سنگسار کیا اوپے جو چار ماتہ ہوئی افکار کیا لاکھوں کی اپنی خرچ میں سو کیا ہزار کیا چوٹی خالی جو کوئی دی ببار کیا حیران ہوں ہو گیا مجھے پردہ کار کیا ای محتسب ہی جن تری سپر سوار کیا بیار تیر سے دل کا نکالین بخار کیا رکتی ہو دل میں صاف خون غبار کیا</p>	<p>بدلی گنا عیش و غم میں مرا حال ار کیا شل جاب آب ہی دم بہر کی زندگی برسون میں ہی نہ آئی جو بوبت سلام بی اٹھ شراب کیسوت ہم نہیں مضطرب ہی ہوک سی جو سک یا رہتہ مردی بہاری خواب میں آئی تو پوچھتی جتنی ملی شراب پین مست سا قبا سا ان اگر نہیں تو حادث ہی کیا کد و نہ پید لون سی تکبر کرین سوار بہر برکی ڈال اشرفیان جام جام پر بیکار ہی بند ہی ہوئی مضمون کی باندہا جا آتا سوسو کعبہ پرادیر کی طرف کیون توڑتا ہی شیشہ کہ شیشی میں ہی پر ضعف مرض سے آہ کی طاقت نہیں بنو کی خط کو پوسہ حاضر خطا کرو</p>

تعوذ سی حصول عزیت سی فائدہ سو چونچ میں ہین چایت کو پنجتن کیا وجہ بار بار جو آتی ہین چکیان	غافل قضا کو روک سکی گا حصار کیا اپنی حواس خمسہ میں ہین تشار کیا کرتا ہے یا کو کوئی دم احتضار کیا
---	--

بجشی نہ بخشے حشر میں ہی او سکو اختیار میں کوں اے اسیر مرا اختیار کیا	
---	--

ہی جنون کی دوشی بنگ کا سودا لٹ کا شکلی نام آتی اکھاڑی میں ہاری ہیم مر گئی یہ بھی مقدر میں لکھی تھی شہیر شانہ کرتی تو ہی دس لکھ میں امی مشاطہ ہجر میں گھر کی تہ چرخ جو آیا کبھی ابر کیا ہوا ہمنی بتونکی جو لئی بوسہ رخ	ہاتہ آیا ترے دیوانی کو اچھا لٹکا چوڑی ہاتہ ادھر ہی تو کوئی پالٹ کا کٹ چکا سر تو دیا سی لاشہ لٹکا دڑی کما بیگی ہوا بال جو بیکا لٹکا ہم یہ سمجھے کہ سر کوہ سے کال لٹکا منہ خفا ہو کی نہ ای پیر کلیا لٹکا
--	---

صورتِ نسپرہ فرعون سیہ دل تھا اسیر کیا ہوا چمکے اکرات کو اوٹا لٹکا	
--	--

مشتوق رکنا ہی بہت وہ گلبدن تصویر کا جانتا ہوں میں بھی انقشِ فن تصویر کا اجی جنون نو بہت بدلنی کی کہی آتی نہیں صنعتِ خالق جدا صحتِ انسان جدا تو حسن نہیں اگر تصویر اپنی ہیچ سے قابلِ قیہ ہی بہت ہیں ارا حال زار	کینچ لالائی کوئی تازہ چمن تصویر کا ہی مراد دیوان رنگین ہی چمن تصویر کا کیا ہمارا پیر ہن ہی پیر ہن تصویر کا دیکھ لو ہی جان سے خالی بدن تصویر کا ہستہ کی حیرت سی ساری انجمن تصویر کا ہیچلا چاہیں سو جی وطن تصویر کا
---	--

چو کڑی بھر کر ابھی بہاگی ہرن تصویر کا آب سی برباد ہوتا ہے چمن تصویر کا چوم لیتا ہے مصو بہی دہن تصویر کا کب آوڑتا ہے بدن سی پیر ہن تصویر کا ہی چار ابھی دہن گویا دہن تصویر کا کب ہو اور یا ہوا سے موج زن تصویر کا کیا دہن انکا ہی ہی یار ہن تصویر کا دیکھ لیتا کم نہیں ای کوہ کن تصویر کا چو کٹہ ہی عیش تب ذوالمنن تصویر کا	ہون وہ دیو نہ جو بولی سی مرغ دیکھو اہل حیرت کی خرابی غیر کی احسان سی ہے پیار آجاتا ہی ایسا اوسکا نقشہ دیکھو تنگ عریانی گوارا اہل حیرت کو کمان بات کر نیکی نہیں طاقت ہن ایسی ناتوان صاحب حیرت حادث میں نہیں چین بر کہ کو بغیر مطبق نہیں دیتی جو آب وصل شیریں کی ہوس میں کٹتا سی کیا پایا ہی عاوی رتبہ حیدر تخرک کا مقام
--	--

آدمی ہون نام کو طاقت نہیں مجھ میں اسیر

جسم خمس ہے مرا گویا بدن تصویر کا

ولہ

بالفرض ہو خورشید جانتا ب کا پہا تیزاب کی پہانی پہ ہی تیزاب کا پہا ہوگا وہی داغ دل احباب کا پہا بات آئے اگر دامن حساب کا پہا داغ تن ماہی پہ ہو گرداب کا پہا کیساں ہی گزی کا ہو کہ خواب کا پہا اتوہ کیا نہ ہر سے تیزاب کا پہا	جل جاسکا داغ دل بیتاب کا پہا بیاں داغ پہی داغ اذیت پہ اذیت نکو نکجا جو میں جاکی خط شوق سفر میں غم دست وہ ہون داغ جگر پر اوس کیوں ہر درد کو لازم ہے مداوی مناسب ہن وضع تکلف سی بری صاحب ایدا جراح کویشی یہ رقیبوں نی پڑا
---	---

	ہشدار اسیر آنکہ یہی تجھ کو جو سخن مین غافل ہی وہ فن سی جو کئی خواب گاہا	
عجب طرح کا یہ آیا ہے وقت تنگی کا بروج تو بین بین انجم میں تو پگ گولی یہ گر گئی ہی سہریت بدن مین الفت رعب سیرش ہو کوئی محبوب کٹ گیا مرازنگ کرد ہزار گناہ او سکی پرورش ہی وچ خود راو سکی سواری مین وڈر تا تیمور کسی کو حکم خدا اور رسول یاد نہیں	کہ زن کو قصد ہی شو ہر خیال نہ جنگی کا فلک نہ کیون نہ گمان ہو جہاز جنگی کا کہ پیچ ہی مری رگ رگ مین موئی نگلی کا سبب کچھ اور نہیں چنی شکستہ رنگی کا نہ بند لڑق شہر ابی کا ہی نہ جنگی کا شکستہ پاکو نہوتا جو عہد رنگی کا زبان پخسلق کی قانون ہی فرنگی کا	
	ولہ	
شعر کہی مین خیال رخ گلگون باندہ اوتو شیشہ سو جی کمر لبلی سکے دیکھ لیں نا جو کسی روز کیا قصہ تنکار سامنی اوس قح موزو کی یہ ناموزون چ کھل گئیں نوح کی آنکھیں وہ ٹھہرا یا طوفان اشک خون تیری ہونئی لالہ عذار و نہیں چنا خاک کو بوجہ اوٹھائیں کی کہا طاققت تھی طرفہ بکا مین دم ملک سخن مستی مین ہم غریبوں کا وہی پار کرے گا شیرا	آج کیا فکر نے ملکہ ستہ مضمون باندہ شو شگافی جو بہت کی تن مجنون باندہ پہلی فتراک مین ہمیں سرگردون باندہ کیا خطا طہرانی کی مسد کو موزون باندہ ہمارو دے کا جو ہمیں لب جھون باندہ رنگ توئی عجب اسی دیدہ پر خون باندہ کس لیے پشت پھینسنہ فاروٹ باندہ لالہ عارض کو کہا خال کو افیون باندہ جسنی دیوای جہان پر پل گردون باندہ	

جی اسبے لگا آنکھوں میں اندھیرا چایا سادہ پختی چلی نرگس جادو کی حضور	جب تصور ترا می گیسوی مشکون باندھا ہر فہم نگر کا تری حسرتی افسون باندھا
--	---

بال کو دی کمریار سے تشبیہ اسیر خوب باریک مری فکر فی مضمون باندھا

اردیف بای موحده

جنت میں جا خرید کسی حوسنی شہزاد حاصل ہی نزع میں بھی محبت تعریف چشم مست ہم مست ہو گئے دی پہلی مجھ کو بعد مری سبکو ساقیا وہ مست ہوں کہ ہو گا جویرا گدرو ہاں کرتی ہی صاف دل کو جلا دیتی ہی جگر زخمی ہوں خجہ نہ گمہ مست یار کا دو عیش ایکجا نہیں ہوتے کبھی ہم توڑا ہماری سری سبو ہو کی بد داغ ظاہر قبا سے ہو گی تھے سرخی بدن دل مست ہی تصور روتی صبح سے لیا پاؤں ہونے لب میگون بغیر زہر ہونٹ دیکھ کہ بد تری چشم مست کو غلطی کام ایک ہی سیخا نہ وہشت	ساتی ہماری واسطے لا دور سی شراب کچھتی ہی جان تن سی کہ انگور سی شراب حاصل ہو سی شراب کی نڈ کو شہی آ تقسیم ہو تو بزم میں دستور سی شراب فردوس میں ملی گی کف حور سی شراب یار بے نبی ہی ماری ماور سی شراب کیچھن گے میری ختم کی انگور سی شراب رہتی ہی دور کا سہ طینور سی شراب انگی کبھی جو ساتی مغرور سی شراب کیا چپ سکی گی شیشہ بلور سی شراب ہاتہ آئی ہجو چشمہ کافور سی شراب ایسی تو ہاتہ آتی ہے مقدور سی شراب گر جاتی کیوں نہ دیدہ مخمور سی شراب نزدیک سی ملی کہ مجھ دور سی شراب
--	---

شہاسی سی بڑہ کی ہی مجھیستی مین آئیتہ بدلون کہی نہ دولت فغفور سی شراب

کم آفتاب چشم سد سے نہیں اسیر
ڈہلون مین دامن شبیہ کجوشی اب

کب ہو مقابل رخ گلخام آفتاب
یون لطف مین چہرہ روشن تہان ہوا
جس زراو سکی چاند سی رخ پیک پڑا
طائر تہاری پر تورخ کا نہوشکار
او سکونہ ہی ثبات نہ اسکو قیام ہے
سزتا ہی روز کو چہ محبوب کا طواف
رکھا کسی جو میری سیہ خانی مین قدم
پنچکوشا خجہ اب تعافل سے غافل
وسعت ہو چہ منکبدہ دل کی ساقیا
رہشند لون گل زنبہ ہی آفاق مین بلند
اک دن جو اگیا تہا تری حبس مین
وزون پہ ایکدن جونکی مصر کی نگاہ
حکمن نہیں کہ بڑہ کی تری اہ مین چلے
ای دل شب ذوق مین التجای صبح
عربین تنون کو تیری ہی کیا خواہش لباس
چاہو مزہ جو سب ذوق مین توی ہو

ہو لاکھ سرخ صبح کی ہنگام آفتاب
ہو جس طرح غروب سر شام آفتاب
رکسین گی طفل اشک کا ہونام آفتاب
تار شعلہ سی جو بنی دام آفتاب
ہی عمر سر جیسے لب بام آفتاب
پہتا ہی تگر و حبس سی تاشام آفتاب
ہو گا رحل کی طرح سیہ قام آفتاب
دیتا ہی ہر سحر ہی پیغام آفتاب
ہی آسمان سب تو میمان جام آفتاب
ہی شہسوار ابلق ایام آفتاب
رہنا ہے روز و شبہ اندام آفتاب
محشر مین ہو گا مورد الزام آفتاب
سوٹھو کرین نہ کہانی ہر اک گام آفتاب
کردیگا اس مہم کو سرنجیام آفتاب
ہی اٹکو مثل جامہ اندام آفتاب
پختہ کرے گا یہ شمس خام آفتاب

کستی ہیں لکھو اس جهان قتل گاہ ہی
آتا ہی روز کینچے صمصام آفتاب

سمرگشتہ پھر رہا ہے فلک پہ عبت اسیر

بانہ ہی حرم یار کا احرام آفتاب

قالب سی روح جب ہوی ڈوزاں تڑ
کب دور تھی ہیں تو کھڑی تھی اجل تڑ
ہی بعد مرگ کون کسی کا زیر خاک
مرفون ہوی عزیز نہ میری بدل قریب
منظر فاتحہ ہے اگر تو کو گاہ گاہ
گھاڑو ہماری لاش کو زیرِ تل قریب
کتابا ہی عجب حسن نہ آگی بڑی قدم
ہی شوقِ وصل کا یہ ارادہ کچھ چل قریب
آئی ہی کان مین یہ لب گوری صدا
بیشمار غافل کو کہت بہت ہی اجل قریب
ای موت لی خبر کہ یہ ہی مغلسی کو فکر
دین تالیان عزیز بجا مین بغل قریب
کیونکر مین دور مین نہ کروں یہ صاف کو
مضمون ہیں دور کی دم فکر غزل قریب
حیران ہوں یکسر کر رخ جان پہل سیاہ
ہی منزل قمری مقام زحل قریب
ای شاخ آتہ اوٹھا جو ہمارا تو لطف کیا
اتنا تو جھکے ہوں لب ڈنڈا پہل قریب
اتنا ہی دور کنج قناعت سی ہی گدا
جدا کہ اس سی ہی درایل دول قریب
ہیں جس گان مین سار جی ہیان ہر جمع
ہم ہی تو جا رہی ہیں ہیں آجکل قریب
محفل مین بیٹنی نہیں تی وہ بکو پاس
جتنک کہ بہر کی رکہ نہیں لیتی غل قریب
آنا صدای تیشہ فریاد سے نہ خواہ
شیرین کا بیستون جو ہوتا محل قریب
کیونکر نصیب ہوتا ہے دیدار کیستی
ہی دو ہمسای گریہ جانان اجل قریب
دیرا ہیں اپنی رونی سی بحرین عودِ شک
کامل ہنرِ طویل مشاغل رمل قریب
جب چاہیں دیکھ آئین جینو کو جاگی ہم
اپنی مکان سچی فرنگی محل قریب

جاتا میں اوٹھ گئی گوشہ عزت سی ای اسیر
ہوتی کہیں جو حجت شعر و غزل قریب

صاف ہی اس چہرہ روشن میں نور آفتاب
خشک آنسو کیوں نہ ہوں دیکھیں جو نیم خیار یا
میری اگر گریہا ہی سی بدل جاتا سی نو
دن کو بالائی فلک تہا شب کو ہی بوزین
ایک روٹی طلق کو پیتا نہیں طباخ جریخ
ساتھی کمال کی ناقص کی نہیں بستی ہی قدر
خط نکلتی ہی ہوا رخسار جان کا یہ حال
کلفت لنی چھپایا ہمسی جلوہ پاک
ہر جسم کیونکر نہ حاضر ہو تماشائی کی قیے
کام کیا او کو تعلق سی جو عالتہدین
ہاتہ لوٹھائی ناخدا سی اگر تیرا کرم
خاک سوچی زاہد فکرتہ جام شراب
داغ سینم ہی مری چاک گریبان ہی عیا
یا دروی یار سی روشن ہی میل داغ دل
کیا سیہ خانی میں میری آوہ خوشد

پردہ اوٹھ جاتی تو شب کو ہو طو آفتاب
نجم ہو جاتی ہیں پر شیدہ حضور آفتاب
کیا گناہ ماہ اسین کیا قصور آفتاب
جھک کیا کیا جلد فرق پر غور آفتاب
صبح کو کیوں گرم کرتا ہے تنور آفتاب
کب فروغ ماہ ہو تا ہی حضور آفتاب
شام کو جھٹک کر کھٹکتا ہی نور آفتاب
ابرہٹ جاتی تو ہو جاتی طور آفتاب
جلوہ کا دیار ہے بیت السرور آفتاب
کب ہی پیرا ہو گیا طالب جسم عور آفتاب
قلزم گردون سے شکل ہو ہو کور آفتاب
کور آتک میں شہرہ کی ہیں حضور آفتاب
صبح کو جھٹک کر ہو تا ہی طور آفتاب
جھٹک کر ہتھاب میں آیا ہی نور آفتاب
پردہ ظلمات میں کب ہے نور آفتاب

گروش گردون گردانی تخب کیا اسیر
ذرہ ہو جاوئے جو تھامہ امور آفتاب

ولم	
<p>بوی گل دینی لکی گلہای داغ عذیب حسن برہر ترقی دی خدائی عشق کو اکدم مین لہائی گرم کرتا ہوں ہزار او سکیستی سہی کیونکر میری سہی ہو تیری آگی وصف کل کر نیسی آجاتا ہی شہ دہ تری پٹو نہیں ہر دم یہ تری کو جسکی گرد تو وہ کل ہی سو نگہ لی جب تیری پیرنگی عاشقو نکا ضعف معشوقو نکو ہی سہ سار عالم مین کمالا گل اتنی اسی فصل بہار تو عاشق جاننی ہین ہم کہ عین شق مزاج شاخ گلشن جو ٹھہری ہی سہ وقت ہی</p>	<p>کیا ملی گھا باغبان کو اب باغ عذیب برگ گل اوتی نہیں جتنی ہوا داغ عذیب سامنی میری جلی کیونکر داغ عذیب جام میرا دی گلوں کل داغ عذیب سرخ کرد تباہی ہو کو بہ داغ عذیب ہی پتا گل کا نہ گلشن میں داغ عذیب نکست گل سی پریشان ہو داغ عذیب ہی شراب جام گل خون داغ عذیب خانہ صیا وہی ہو جای داغ عذیب باغبان گل سی اسی ہو داغ عذیب کیون نہو چرخ جام پر داغ عذیب</p>
<p>گل کتر کرگی گئی کاغذ کا گلشن مین اسیر تہا ہی مرہم خزان مین ہر داغ عذیب</p>	
<p>نہیں دیتے اگر ہم کو شفا لب سینین باتین تو ہوں مردی لہی نہ غم عشق اپنا میں خانہ ہی ساتے وہ محزون ہوں جو دیکھوں غفران پلاتی ہین تمہاری خال افیون</p>	<p>کہو ہر کس مرض کی ہین وہ آب سیجا ہین تری مجھ نہ لب می خون می ہے جام دل لب لب سہمی سے ہوں میری ہشت لب شکر پاروں کا دیتے ہین مزل لب</p>

کسین کیونکر نہ ہم قند کرد
سو نہ اوسکا چشم سے آب بقا ہی
ہماری آہ سب سے یہ ناتوان ہے
نجا تو پاس سے میری نجا و
چو چہ احوال راہ منزل عشق
فقط ہے گفتگو وجہ جدائی
الہی زخم مشتاق نمک ہے
کسی دیتا ہے جام بادہ ساتھی
لیا لبہ تو جان تازہ پانی

زیادہ ایک سے ہی دوسرا لب
بے بندہ موج آب بقا لب
کہ آسکتی نہیں سینی سی تالاب
قیامت ہی فراق روح و طالب
کنوین کشتون سی ہین لاکھون لب
خوشی مین نہیں دیکھ جد لب
دکھائیں خندہ دندان لب
ہیان ہی عسر کا ساغر لب
عجب جان بخش ہین نام لب

اسیر اپنی زبان ہی پیر بانے
بنا ہی مثل ابروی صدا لب

پوچھا بڑا کی باتہ عرق وین جین کب
آزاد کی ہسی کام دل صاف کوئین
آساں یہی سکہ جبر و اختیار
بھر کھڑے چہ پال کرین سینہ حب
کھتا ہی جسی معنی زکین مر اسلم
آفرین وصل تو لیا پر ہونی یہ چوک

دوسرا جہنی کام لیا آتین سی کب
توف ہوا یہ آئینہ چین جین سی کب
اویہتی ہین یا وں تہ ہی نوں مین سی
پوچھین وہ عالم انک یمیم آستین کب
تصویر ایسی کجی ہی نقاش چین سی
اتنا زہنی پوچھا اوس حسین سی کب

جاتی ہوئی دہان وشتون کی سر جلیں
پنیمیری اسیر ہو روح الامیں کب

ردیف تارهای ششانه فوقانی

دم بهر فراق دست ہی پر صال دست
 آنکھوں کو بندہ گیا ہی یہاں تک خیال دست
 آباد ہی وہی جو ہی برباد راہ عشق
 خنجر سی ہی سوا جی ایک ایک موتی تن
 سیر چین کو چشم ادا فہم جا ہی
 خط کی نمود ہو کہ نور وی صاف پر
 جب کہی ہم سفر میں ہیں چہرہ بان میں وہ
 نسکین دل نہ خط سی ہو خمی بمانہ
 لی لی وہ نقد جانم فراغت نصیب
 از ردگی نہیں دل دشمن کی ہی پسند
 ترغیب کیا بہشت کی دیتی ہو و عطلو
 ایسا رفیق کوئی ہی آفاق میں کہاں
 آئی نہ تاب حضرت موسیٰ کو غش ہوئے
 جانی لگا ہی کبر کلنی لگا ہے خط
 عاشق کو قتل کر کی ندامت کہاں
 آیا جو وقت نزع فرشتہ بھی نظر
 و اعطی ہی ہو کہ دور رخ و جنت کی کم کیا
 کیسا نظارہ رشک سی بیجا ہوتا ہی دل

ہستی مری جاب ہی دریا جمال دست
 دشمن یہ کی نظر تو ہو ا قتال دست
 سر سبز ہی وہی کہ جو ہی پائال دست
 گولی سی کم نہیں جچی لک ایک خال دست
 ہی ہر نقاب گل بین عروجن دل دست
 ہم جانتی ہیں ایکے وال کمال دست
 آتی ہیں ماحسا علی الا اتصال دست
 بندہ کریبان زبانی ہی حال دست
 مدت سی سہری پاس مانتہ ہی دل دست
 کس طرح ہو کہو گا گوارا مال دست
 شتاق کب ہی حر کا حو جمال دست
 ہم سے کہی جدا نہیں ہو تا خیال دست
 آسان نہیں نظارہ برق جمال دست
 ہونی لگی ہی کچہ تو امید وصال دست
 عالم ڈبو چکا عرق انفصال دست
 سمجھا کہ ہی یہ قاصد فخذہ فال دست
 دوزخ فراق یا رہی جنت وصال دست
 دشمن کی خواب میں ہی آئی خیال دست

دل پر لکھی بہتی ہیں ایاتِ دُعا بی پردہ ہو گیا جو کسی ان جلالِ دوست	ایا خوب کی ہی پندہ نویسی خیالِ نی سجھنی یہ ہم پیامِ سہی باہر ہوئی یہ تیغ
---	---

نہرتِ اسیرِ ہنسی ہوئی اوں کو ہند
اتنا نہیں ہی خواب میں ہی خیالِ دوست

کچھ عرض حال کر لکھی ہم تمام رات حجاب وہ چکوری رہی ہم تمام رات دن بہرِ گہرِ ہشت جہنم تہمت رونی کیوا بیٹھے نہیں کچھ ہم تمام رات لالی کی طرح کہہ پرتی ہم تمام رات بی آفتاب روتی ہی شبنم تمام رات سربار کی قسم یہ رہا ختم تمام رات دن بہر تو دہو پڑتی ہی شبنم تمام رات مطرب کی تال جھکو ہوئی ستم تمام رات اولٹا مریضِ غم کا چلا دم تمام رات کی ہنسی سیرِ کعبہ روزِ زمزم تمام رات پڑھ کر مسیح سورۃ مریم تمام رات سوئی ہی خلق جاگتی ہیں ہم تمام رات کیسی صفینِ بہن برہم دم ہم تمام رات یہ طرفہ اختلاط ہی باہم تمام رات	اول کا باز آج جو بہر ہم تمام رات دکھلائی جس طرح عشقِ فی عالم تمام رات آتا ہی یا صبح کو جاتا ہی شام کو ای چشم نہ نہ نکو توا قشائی راز عشق اندھری اشتیاق کہ ستوار اوہ باہ افسان ہیں کیوں نہ چون پوشیدہ ہو وہ کیا کیا نہ ہنسی کین شب وصل کی منتیں زندگی حال پوچھی ہو قیدِ یونسی کیا مرد گیا میں بزمِ طرب میں بغیرِ یار تم وقتِ شام گھر تلک اگر جو پہر گئی کس ابرو و ذوق کا ربا خوب میں خیال ہوئے مریضِ عشق کہ کئی ہیں مجھ سے اور نہ کو عیش بہ کو غم ہجر امی فلک تیغ نگاہ پاری ڈرتی ہی فوجِ نجم پروانی سطرغِ او دہر جل ہی ہی شمع
--	--

کی شام یعنی صدمرت پہلے خبر کچھ
جیسی بہت کچھ چنانہیں ہیں جہاں
نہ تھا نہ تھا ہر پہلو کی شکل پسیم
کہ جو یہ تو تعریہ خانی میں کم نہیں

درد جگر ذرا نہ ہو کم تو نام رات
گرتی ہیں اوٹھ کی ہم قدر ہاتھ رات
رہتا ہی گھر میں یہ عالم تمام رات
پڑھ پڑھ کی فوج کرنی ہیں تمام رات

اوس گلبدن کی عشق میں ڈن کیوں اسیر
ہی بجگو شیک طالع شبہ تمام رات

اڑ پٹاؤں سخت کسی ہر کڑی بات
دہان یارسی شیخے کو دعوت
سنا جیسا و سکو گل غیرون فی بھی
کہوں کس نہ سی اون باتوں کی گوی
کہا جب ختم ہی ہو کی شب بھر
جی رنگین بیانیے کا جولا کہا
فرشتی ہم سخن ہیں نزع کی وقت
بیان گریہ کرتا ہوں اگر میں
پری رو ہے یہ کیا زنجیر کا منہ
کہو تو کوہ کاٹوں سشل فرماؤ
سلسل ہیں عجب ہ صاف باتیں
سنا جو کچھ وہ سمجھنے یا رکھا
سہرا عطف نہ فی دستار دیکھا

کہ پھر ہے مری حق میں کبھی نہ
سشل سچ ہے کہ چوٹا منہ جی پاتا
تو کا نکل کی طرح ہر دین گزرتا
بتا سا سادہن ہی یہ سچ ہی بات
قضا بولی یہ ہی کتنی بڑی بات
نکالی اور سی کی دھڑی بات
کری کوئی نہ ہمسی اس گڑی بات
تو بن جاتی ہی سادوں کی جڑی بات
کری جو تیری وحشی سی گڑی بات
مری آگاہی یہ ہی کتنی بڑی بات
کہاں پائی یہ سوتی کی لڑی بات
گڑی دل میں جو کانوں میں پڑی بات
حقیقت میں بڑوں کی ہی پڑی بات

سلاسل زلف جو کرکون سپنے
اسیر و ہشتی نہیں ہنسی کڑی بات

کچھ تو دیکھی تری ابرویں خطر کی صورت
رک ہیں اشک تو پیدا ہو ضرر کی صورت
دل پریشان ہی مرا او سکی پریشان
قہر ہی صبح شب وصل ہوا دہشکی
جای کیا صبح کا کٹکٹا کسی اعت شب وصل
وشت دل فی دکھایا ہی وہ چھوڑا ہنگو
دست جاناں کا یہ شوق جو قاصد ملے
ظلمت گور میں یکجا جو کفن سمجھے ہم
زندگی نہر مرادل سینی سی باہر ہی رہا
زر کو پوشیدہ کرین صاحب جات سنی نخل
سوت سی کرتا ہی آگاہ زمانہ کو فلک
کبھی محدود کام سمجھی وہ اعادہ نہ محال
خلق حسین کہ نہواو سکو بشر کی کہنی
ہونہ دشمن پہ جو جمیر ہی شب چرخ غذا
ہوئی ہشام کہ نہیں کچھ بھی بردا سخن

بن گیا تیغ سے جواہر سپر کی صورت
دیدہ ترین ہی ناسور بگڑ کی صورت
شکل جو کچھ ہی دہر کی وہ اودہر کی صورت
دل بھرا کر وہ گئی شمع سحر کی صورت
چھا گلین یار کی بجتی ہیں گھر کی صورت
سیکڑوں گھس نہیں حسین بشر کی صورت
نارہ خود اوڑ کی پہنچ جانی خبر کی صورت
اب دکھائی شب وقت نی سحر کی صورت
کبھی کبھی نہ اس آئینہ کی گھر کی صورت
عیب خشت نہ چھی گاہ کبھی زر کی صورت
روز دکھاتا ہی کافور سحر کی صورت
جسکو آجای نظر او سکی گھر کی صورت
یوں تو ہی گمانس ہی جنگل میں بشر کی صورت
گور کا فرنی سیہ ہو مری گھر کی صورت
وقف ہریت ہی اللہ کی گھر کی صورت

شعر کیون اپنی پسند آئین ز شاعر کو آئینہ
کس کو مرغوب نہیں اپنی سپر کی صورت

وامی و سپر جی گندم روفیہ ان کمانی بہت
چشم مجرم سی گراہی چاہتی ہیں انکے شرم
حرم جو صدی زیادہ ہی وہی پیغام مر
کشتہ تیغ تھا فل ہون میں کہو لو گانہ انکے
ایک نالی کی بھی رخصت چھپ نہی سیاہ
ہون ہ گسرتہ بنائی جب مری ٹھی سی نظر
خار اگر اوگان کی پتون فی پتون کو کوئے
کب شب گیسوی شکنیں کی سیاہی کم ہو
ولہ ری فیض سبکو وحی رہا محفوظین
جانکر باطل نہ آئے ہم فریب ہر مین
کچھ پڑی امید ہو کہو ہی دل صد چاک

گر کی دھم ایک دانہ نوش چٹائی بہت
گمزد مالک سی دوزخ کو نہ پڑ گائی بہت
زہر ہو انسان کو حلو ابھی اگر دوائی بہت
شور محشر کی تربت نہ چلائی بہت
زمزمی اپنی ہیگی کشن میں داتی بہت
کاسہ کر ہی چاک کی مانند چکرائی بہت
پہول ہی و سکی کرن پہولسی تپائی بہت
تیری افشان فی ستارگی کہ چمکائی بہت
ہاتہ کانٹون فی مرغی امیر پہ و لائی بہت
صورت ساحر تاشی سنی کھلائی بہت
بال حبیب و لہجی ہوئی شانی فی سلجانی بہت

کی دعا باران رحمت کی جو حشت میں اسیر
کو د کون فی ہر طرف سی سنگ سرائی بہت

روایف ثانی مثلثہ

ہوا وصال دل بیقرار کی باعث
حجاب بروی جانان ہی یہ کلفت دل
پنس ہی نہیں ہی مجھی مزار میں چین
گیانہ دشت گیسوی وس گلین کوئی
سپید موی سیہ اپنی ہو گئی گیا جلد

دعا قبول ہوئی خطہ ار کی باعث
ہلال پہننے نہ دیکھا غبار کی باعث
تڑپ رہا ہون دلی بیقرار کی باعث
یہ راہ بند رہی خوف ار کی باعث
دور سنگے چمن ہو زگار کی باعث

لحد سی کیون نہ صد آہ آہ کی سکلے
 شباب میں ہی عجب وہی یار کی رفیق
 ہماری آہ سی کیون گلہ خون ہی پھینک
 غصہ ہی یار فی کمال لہجہ لفظ جوڑا
 جان میں گرتی ہے صاف آئینہ کوئی کتہ
 دل دہنیم فی چینی کلید قلعہ چرخ
 شب وصال نہ ہم بات کر سکی اوسے
 ہماری کشت تنہا ہری ہوئی آخر
 کمال پہنچا یہ سہی تنگ خون میں ہم

ولہ

دست جاہل میں ہی یون خامہ تحریر
 آہ سوزان مری فولا د کو کو دیتی ہی ام
 آہ کو چین ڈہن ہی وی دلیلی چوڑا
 کر چکی مرحلہ ہستی فانی ہم طی
 وہن یار کا عقدہ نہ کھلے کا ہرگز
 ضعف سی بل نہیں سکتا ہی ادنیٰ
 نامہ ہو جایگا اک شک ندامت سی سپہ
 جان بچی کی نہیں کشتہ فوقت نہیں
 اس مرقع میں کیاں سامع صلوٰۃ کوئی
 کون ایسا ہی خبر لی جو تری وحشی کی

کہ چور چور بدن سے فشار کی باعث
 چمن عروس ہو اسے بہار کی باعث
 کہ پہول کھلتے ہیں باد بہار کی باعث
 حواس کم ہیں بیان فشار کی باعث
 منوہ آپکی ہے خاکسار کی باعث
 یہ جنگ سر ہوئی اسفوف انقار کی باعث
 و فور گریہ بی اختیار کی باعث
 سحاب رحمت پروردگار کی باعث
 جگر میں رشتی ہیں اسلحہ رخسار کی باعث

حبط حقبضہ نامرد میں شمشیر عبت
 کھدو حداد سی پناستے نہ زنجیر عبت
 قیس کو بھنے دکھائی تری تصور عبت
 ملک الموت سی کھدو کہ ہی زنجیر عبت
 گفتگو اس میں ہی بیفادہ تقریر عبت
 طوق گد دن میں عبت پاؤں میں زنجیر عبت
 سیرای عمال ملک کرتی ہیں تحریر عبت
 نہ کھلاو نہ کھلاو مجھے کسی عبت
 ہنیں خاموش لب مدہم تصور عبت
 کوئی سننا نہیں غل کرتی ہی تحریر عبت

خط کی آنی پہی مکتوب کی تحریر عبت	اب نہ وہ یار نہ وہ دل ہی ہمارا چھد
ہی تصویر کا قناد اکہ ہی تصویر عبت	شوق کٹا ہی بخل نہیں رہا نقہ اسکا
ہر طرف ڈھونڈتی بہرتی ہیں ہی عبت	تن لاغری نہان کون نشانہ ہوگا
توئی باندہ ہی ہی پی قتل شمشیر عبت	کون مرنائیں ای قاتل عالم تجھ پر

کون سنا ہے دل زار کی فریاد اسیر
مشعلین پہونکتی ہیں نالہ شش بکیر عبت

پہلی منزل پہ چو پہنچا وہیں نہا ہی عبت	اشک افشان عم احباب میں نا ہی عبت
کوچ کی صبح نمایاں ہوئی سنا ہی عبت	اہل غفلت سی یہ کہدو کہ ہوئی بال سفید
زر خریداری الماک میں کہنا ہی عبت	چندر درہ ہی بیاخانہ تن کا ہی ثبات
سیری نزدیک قیامت کا ہی نا ہی عبت	تیری دیدار کی کافر ہو جو رکھی امید
سلطنت کی ایسی محتاج کار و نا ہی عبت	دولت چل ملی کی نہ دلائی قسمت
کہ سیاہی کا پر زاغ سے دہونا ہی عبت	طلعت بخت بجا نیگی کہی رونی سے
ذائقہ ہو تو نہ میٹھانہ سلونا ہی عبت	کوئی نعمت نہیں اس رخ ارجان میں بیگا
بستر خاک اگر ہی تو بچو نا ہی عبت	زیر سربا تہ ہی باش کی نہیں کچھ حجت
کاٹنا نامی کا سقراض سی نا ہی عبت	سرکٹی کامری قاصد کا دہان کی ضرورت
ہی جان شو ز زمین تخم کا بونا ہی عبت	میں جو بدل نصیحت سی وہیں کیا حاصل
عوق شہر میں عاشق کا دونا ہی عبت	داسن غیر سے پوچھو نہ پسینا سرخ کا

دشت بیدانہ دکھایا ہمیں قسمت فی اسیر
ہوک کی تاب نہیں ہاتھ میں سونا ہی عبت

رویف جیم تازی

مرگنی پر مجہ سی ہی یہ چرخ کج فہار کج
عیب ظاہر سی ضرر کجہ اہل باطن کج
کیا کہون استقد راو کی طبیعت میں کج
کج اود آیار میں ہی کج ردی غیار میں
غیر ممکن ہی کہ جانی طبع دنیا سی کج
راست ہوں یا کج ہوں باطن جذرا سی ہی
زلف قدیاری کی تعریف میں لکنا ہوں کج
جو بنا ڈالی کج کی اوسہ سارا ہی عذرا
ہی دہری کلک معنی آفرین کی آشکار
پختہ کار دکو تواضع اس چمن میں کج
نیک ہی کجی بساط دہر میں کجی ہے
اپنی سیگان کی ہی رکتی نہیں ہرگز خبر
عیب ہی اہل صفا کا کجہ ہنری کج نہیں
ہی دلیل جین ظاہر سر میں رکتی ہیں کج
راست بازو کج سیدہ سیدہ ہا نہیں ہے تو

ہی یقین اوٹھی گی سیر خجاک سنی یوں کج
کیا ہوا محراب سجد ہو اگر طیار کج
رلف کج دستار کج رفتار کج گھار کج
ہیں عجب طالع ہمار ہی یار کج اغیار کج
ہی تم سگ کی طرح ہر وقت یہ مردار کج
نیچہ سیدہ ہا ہی تل خون نشان ملو ار کج
راست مضمون ہیں ہی چار نو جوان کج
جرم ہی معمار کا سجد ہو طیار کج
کیا شکستہ طرہ ہی کیا گیسوی خم ار کج
دیکھ لو بارش سی شاخ برائے ار کج
رخ کی سیدہ ہی چال فنی زین ہی فدا کج
ہیں جو مودی ہر جگہ چلتی ہیں لہار کج
کیا ہوا دریا میں موج کی چوبی فکر کج
فہم زن سی ہی کہیں مردوں کی فنی ستار کج
چال تیری ہی بہت ہی چمن کج فدا کج

مردم دنیا جو کج وہن تعجب کیا اسیر

بیشتر گلشن میں آتی ہیں نظر اشجار کج

کتنا روشن ہے خط تقدیر موج

ہی پسند اوس طفل کو تحریر موج

دیکھ کر باز و تمہارے وقت غسل
 ناتوان وہ ہوں ہرگز بل سکون
 بحر میں تھکے جو میرا شک گرم
 صفحہ دریا ہے یا او سکے جبین
 عکس کس مہ رو کا دریا میں پڑا
 دھوئی ہیں فشاں کو وہ پانی میں آج
 تشنہ لب ہوں جو آئی تیرے ملک
 اشک کی دریا میں رہتا ہوں رو
 سب میں دیوانی تری امی تجھ کو
 خنفسا ہی بی صدا میرا سخن

جھلسیوں میں چل گئی شمشیر موج
 ہو جو میرے پاؤں میں بخیر موج
 بول او ٹٹی افات لب تیر موج
 چین و غمی ہے یا تصویر موج
 کہ کشاں ترابہ کی ہی تصویر موج
 کیوں نہ چلے اختر تیر موج
 پنجسہ مر جان جو د آسگیر موج
 ہی میری تقدیر ہو تفسیر موج
 پانی دریا میں ہی ہے بخیر موج
 میرے پیش میں اب تیر موج

جب گئے جیلار دریا پر آسپہر
 بننے کے لئے ورنہ تیر موج

ہی بعد وصل ہیر کا ہکو کمال رنج
 آتی ہیں وہ گھر رخ روشن پہ نقاب
 دی بوسہ اپنی پوئسی خیر کا کہی
 اور سن زہار گاشنخ بی سی ہوں جڑ
 روز وصال ذکر جدائی خند کیا
 بوسہ کہے کروں طلب نہ نہ موٹی
 شاید کہی ہو اتری ابرو سی سامنا

ہر شب کجا بہان میں ہی خوال رنج
 دی گانہ زانی سے بنی ماہ وصال رنج
 کاٹھی کی طرح دل سی ہا بجی کمال رنج
 کیونکر ندی بہاں مجھے ابکی سال رنج
 دیتی ہیں تیری رنج کی باتیں کمال رنج
 دیتا ہی ہر فقیہ کو روضہ ال رنج
 کا ہیدہ ہو گیا جو اوٹا کر مال رنج

اگر گرم شتاب پنج ہی سرد کا وقت
گھر چرمین ہی مسلخ قصاب سی سوا
پیری ہی قهر صاحب فلاس کی
ہوتا ہی کیوں ولا کی بھی نسوق تو
نہ گرجو رنج کی ہین ہرہت طلب نہیں
مرنی سی میری غیر بخت شیار ہی دوا
ہر وقت کی لال سی کٹکا ہی یہ بھی
اس ماہ میچ اہین جو اس شک ماہ
مرنی سی میری خویش و اجبا کا ذکر کیا

کشت اسید کو کمرے پایا سال رنج
کرتا ہی بنی چری بھی ہر دم حلال رنج
عویان تنو کو دیتی ہی دی کمال رنج
دیتا ہی محک اور ترا انفعال رنج
جسم کلیم پوشش دیتی ہی شال رنج
وہرا ہو کیوں بھی دم انتقال رنج
ڈالی جو اس میں کیدان کمال رنج
دیکھا جو ہنی چاند اوٹھانی کال رنج
غم رور رہا ہی رنج کو بھی کمال رنج

اس شش جہت میں جب جو دیکھا تو ہی اسیر
اندوہ صدمہ درد مصیبت لال رنج

کل کی خرو فرسکر رہی تجکو یار آج
رکتا ہی تند باد خزان سی بھی کچھ خبر
کرفیض سی جہان میں شاہ کسی کا دل
دو پہل بھی چڑھیں گی کل ان کی خاک پر
جی کفش فرس خاکی پہ چلنا پڑی گا کل
کل تو بھی جائی گا کسی دربر اسید اور
رہتی تھی جو فریح سکا تو نہیں کل تک
جی ہر کی یکہ لونی عیادت کو بھی ہین

ہی کار نیک بد میں تجھی اختیار آج
ای محو رنگ دیوی گل فوہار آج
لازم ہے فکر وسعت کنج مزار آج
جنکی گانوسی پٹی ہین پہونکی مار آج
جیسا کہ اسپ و فیل پہی تو سوار آج
جس طرح لوگ تھی ہین اسید وار آج
باقی نہیں ہین او کی نشان مزار آج
ای صنعت آنکھ بند نہ کر بار بار آج

دستار سرخ کیون سر صیاد پر نهو
 افتد ہے کہ فایز غم خم سی عبور ہو
 ساتی ہو اسی سرو ہی گلشن ہی ابرو
 کانپوں میں کب تلک غم فزائی خستین
 خورشید نہک گیا ہی کہ گردن ٹھہر گیا
 آمد یہ کسکی ہی کہ یہ ہے دل کو خطرہ
 ساتی نہ کام سو سے نہ جگو ہزار
 رخصت ہوا وہ شوخ مگر آہ نگ نکی

لیل کا خون سہریہ ہی اوسکی سوار آج
 دریای ہی جوش گریہ بی اختیار آج
 ہی دلمین کیلینے بکامی کا شکار آج
 ہونا جو ہی وہ ہو مرے پر درکار آج
 ہوتی نہن جو صبح شب انتظار آج
 اوٹھ اوٹھ کی بیٹھا بومشغل غلام آج
 گنگ گنگی جام دی مجھی دو تین چار آج
 کیا میری دل فی جبر کیا اختیار آج

شاید کہ اس میں روز قیامت کا ملول ہی
 کتنی نہیں اسیر شب انتظار آج

کدھی کوئی طیب سی کراہی کیا اعلان
 جتناک طیب کئی ہوا حال کچکا کچھ
 ہی شربت وصال ملاوای در دہجر
 اپنی دواہی مرگ کہ بیار عشق ہیں
 جانی نزدیک کون تمہیں تو شوق سے
 فسخی بدل چکا تری تدبیر ہو چکی
 خطا اوسکا نامہ برنی دیا جو مرض کو
 کیا شوخ ہی سچ سی کہتی ہی چشم یار
 خورشید محل چشم کری خاک پائے یار

بیمار سی مراضی محبت ہے نہ علاج
 ہی درد دل ہی تو چلو ہو چکا علاج
 اس کا کر بکا کون سولے خدا علاج
 ساری جان سی ہی راجد علاج
 ہی محض احمہ کہو اسکا ہی علاج
 بس ای طیب درد محبت لا علاج
 فسخہ نیا حکیم نیا ہی نیا علاج
 تیرا جدا علاج ہے میرا جدا علاج
 آشوب چشم کا ہی ہے تو تیا علاج

بیمار چون درین دست خدائی کی بین بیماری فرستائی ایک کج خوف است	ہی درد دل کا روغن برگ خدا علاج آیا مسیح ہو گئی صحت ہوا علاج
--	--

ہر درد کی جان میں ہن شکل کشا علاج	ہزار غلی ہے اگر غم نکھا اسپر
-----------------------------------	------------------------------

ردیف جیم فارسی

نہ پوچھ اور سن لے میں ہن تقدیر پیچ گر المکتوب کشتی میں جو تجمہ سے ملا فرہا کو خلعت پس مر نہ کیونکر عمر کا رشتہ ہو کو تاہ کری کیونکر نہ زخمی تل کی گولے بلا تین الفت کیو میں جیلین تری زلفوں سے کیا سبیل کویت جو پہنچی آتش عارض کی گرمے اورانی ہے اگر چوٹے سی تنگل فسون گری نہیں کم قاسمے شہر	یہ قصہ ہے نہایت پیچ در پیچ مری تقدیر کا اسے نامہ پر پیچ ہوا دامن زخم تیشہ سپر پیچ اوٹھایا کرتے ہن جسم پیچ پر پیچ کہ پچک ہے تری کیسو کا ہر پیچ پڑی سپر ہمارے پیچ در پیچ نہ ایسی خسم نہ اوسمیں استقدیر پیچ کرے کیونکر نہ وہ موئے کر پیچ لڑاؤ ہمے کوئے مختصر پیچ کہ سپر پر سانپ ہے پگڑیا ہر پیچ
---	---

اسیر او شہتی حسین دریا میں موجیں زمانی کی یہ آتے ہیں نظر پیچ	
---	--

کثرت مال و منال و زر گو ہر ہم پیچ نوکرا و رنگ سلیمان و خم افلاطون	وسعت کشور و جمعیت لشکر ہم پیچ قصہ جام جم و سد سکدر ہم پیچ
--	--

گل و آرائش سلم طعنه طبل و ظفر
 رخت زرین و کمر بند مرصع ہمہ پوچ
 زینت خانہ و رنگینی سقف و در و بام
 حرص و دولت طلب جاہ سر قدر بلند
 جملہ افراد بزرگان خط باطل باطل
 جوہر خنجر و شمشیر ہر زبان ہمہ انہو
 حق حق اہل خبر بق بق ارباب سیر
 صنعت خامہ نقاشی و دست کش
 دامن ساتی و دست طلب بادہ کشا
 خلوت آئینہ و پرتو رخسار حسین
 چشم نرگس و دہن غنچہ زبان سوسن
 یاری یار عبت دوستی دوست غلط
 جتنی اوضاع زمانہ میں ہا بطل ہیں اسیر

رفعت تخت و سرسہ از ای افسر ہمہ بیچ
 مسند و ظلمون فرش شجر ہمہ بیچ
 نرمی بالمش و آرائش بستر ہمہ بیچ
 فکر دنیا غم روزی طمع زر ہمہ بیچ
 مفتی و ناظر و سر دفتر و دفتر ہمہ بیچ
 نوت بازو مردان دلاور ہمہ بیچ
 مستی صاحب زر کبر تو کبر ہمہ بیچ
 نقش ارزنگ و صنم خانہ از ہمہ بیچ
 حلقہ انجمن و گردش سانہ ہمہ بیچ
 صحبت شانہ و گیسوی حسد ہمہ بیچ
 چہرہ گل قار عرسای صنوبر ہمہ بیچ
 لقب جان من و جان برادر ہمہ بیچ
 جز طلبکاری اللہ و ہمہ بیچ

ردیف حامی حطی

تیرہ بختی اپنی زائل ہو یقین ہی شام صبح
 عالم پیری میں لیل چرخ کاشکوہ نکر
 ہون میں وہ می کشن کہ ہند میری رہڑ
 چاہی پیری میں عزت نوجوانی ہو چکی
 چاہتی ہی مرغ عیش اہل دنیا ہوشکار

کرتی ہی ہر شب کو آخر گردش ایام صبح
 ہی بخیل اسکا نہیں لینا مناسب نام صبح
 جام سیدن شام لاتی ہی طلانی جام صبح
 رات کی جاگی ہیں ہم اتبو کرین ام صبح
 خاک پرتا شعاعی کا پچھا کرو ام صبح

<p>گوشی سن فی لبه پونچانی کی گات پانی بر گوگر گوری ہاتہ سی کرتا ہی مس ہ شہر کرید روزینہ مقدر کچھ اگر توفیق ہو ملوف کیا اوس کعبہ ابرو کا ہی فطر اضطراب آنا کر ای ل تسلی پانی گا نوجوانی بہن ہ دل کو ضعف پیر کی خیال وصل کی شب کٹ گئی و مجھروش گھر کو شام کا عالم ہو کیا دیکھوں آق با من ہی دیار مہر و الفت میں ہی لیل و نہا</p>	<p>غسل کو وہ ہر جا تاسی ہی جام صبح کیا عجب پیدا کرئی اوسکی پھر کی شام صبح ایک ساغر شام کو دی سا قیا اک جام صبح روز آتی ہی ہنکر جائنہ احرام صبح آئی کا خطا کج کل ہو چکی قاصد شام صبح دیکھتی ہیں اپنی آنکھیں شام کی شام صبح لیکی آئی ہتی ری موت کا پیغام صبح تیرہ آتی ہی فطر مجھ کو بزرگ شام صبح شام گیسو عارض محبوب بزم اندام صبح</p>
--	--

کوچہ جانان میں چلی نور کی سڑکی اسیر
اس سی بالاترین میں ہی ور کوئی کام صبح

<p>اوسے سرگوشی میں کرتا ہوں گیسو کی طرح کسی زلفوں کا تصور ہی ہیں نیکی بعد خوبصورت اور ہوجاتی ہیں غصہ کیوت ہی یہ سلیم تلون او کو ہنگام شست باغ عالم میں ہی تیرا قد موزون ہر شجر میں وچھون ہوں اگر مہمان لیلی ہوں ہیں فقیر اوس چشم و ابرو کی مگر ہندو کیا ہو ہی کلج اگر اپنا خط عصیان</p>	<p>شرم سی آنکھیں جھکا لیتی ہیں برو کی طرح ہیں شکاف قبر شکن باغ ہو کی طرح حسن ہر چین جبین قتی ہی برو کی طرح ہاں طبیعت ہی بدلتی جاتی ہو کی طرح پوچتا ہی ہر سلمان جسکو ہندو کی طرح ذبح و دعوت میں کہنی فیکو آہو کی طرح ہاتہ شکلاتی ہیں اپنی شاخ آہو کی طرح ایک دن ہو گا سپید آفریہ گیسو کی طرح</p>
---	---

شکر کی جاہی کہ بدلا اختر طالع کا ناز
فکر سی سجدگی سپدا کری او سا سخن
غصہ اوس ترک جفا جو کا او تر باہنیں
در ہم و دنیا ز ناحق جمع کرتی ہن نخل
حسن وی یار دریا میں جو بہر تو گلن
استقرار بھی یہ اچھی شجنون چہا نہیں
عیب سمجھیں صاحب جو بہر کیون تفکیر کو
ہم سیدہ بختو کی دل ٹوٹیں تو ہو سید و
بیش و کم جتنی ہی مقدار سخن کہلجا تیگی

نور کچھ دینی لگا رہ رہ کی جگنو کی طرح
سو کہہ کر کاٹا جو ہو چو تب ازو کی طرح
دانی جین جین ہی چین کیسو کی طرح
گور میں دینگی یہ اندا سانپ کی طرح
ہو جیاب موج قاتل چشم وابر کی طرح
ڈھیل آنکھوں کی بچی جاتیں آنسو کی طرح
تیغ ناقص جی ہو بال اوسین کی طرح
ہی شکست اپنی نشان فح کیسو کی طرح
تول لیگی طبع سجدہ ترارو کی طرح

کیون نعل میں تہنی پالا دل سنی شمعن آسیر
پونک دیکھنا یہ بدن کو داغ پہلو کی طرح

شاہجی الکی بیٹی شوق سی تل کی طرح
ہوئے مجنون لکھ کش غصہ ہن لکی طرح
تین تیا ہون سحر سی سکور جم آتا نہیں
باغین آئی خزان خست ہوئی فصل
ٹھہرین کیا ہوش جو اس بچی پیری کی سحر
جیسے پہاڑی ہمارا اوٹھ گیا وہ جانچان
تیری پہلوئی یہ ایسی شک چکانی میں
پستی قسمت اس وادی میں ہن ہزل عزیز

دیدہ مجنون میں ہی پردی ہن مجمل کی طرح
غل چاقی ہن گین تنگی سلاسل کی طرح
سخت روز سحر ہی جلا دکی دل کی طرح
باغبان بیٹا ہی گھر عزول عامل کی طرح
کوچ کا پیغام لاتی صبح منزل کی طرح
دل تو کیا ہر عشق میں ہی ٹپ دل کی طرح
حلقہ حلقہ ہی بدن اپنا سلاسل کی طرح
ڈھونڈتی ہن مجبور رہو چا منزل کی طرح

<p>بوٹیاں جنگل کی خود بولیں دل کی طرح رو رہی ہیں اہل محفل شمع مغل کی طرح ہر گئی تربت و بیوین سی چاہ باہل کی طرح کہنہ حق بین تیل ہر نقطہ کا ہم تل کی طرح لوثی ہیں گل لبوین اپنی بسمل کی طرح نہ رہی ہر گن کے تپ جلاجل کی طرح جلوہ فراہی و محض راہ کامل کی طرح لوٹا ہے دل ہر ک فانی کا بسمل کی طرح</p>	<p>آوہ گل ہی ہو اگر جھکو تاکش کیا تیری جانی سی ہوئی بزم طرب تا ہم سرا زلف سن ہر حسین کی یاد آئی بعد مر لکہ کی صفت خال دی یارین مضمون جگر کسی تیغ ناز گلشن میں چلی ای باغبان قص میں اوس شکر گل فی طرز یاد ہی حلقہ محفل کو کہی کیون نہ بالہ ماہ کا کشنی وہ ہوں کہ میری اشتیاق قتل میں</p>
--	--

قلم می ہے راہی خوش بین لیکن اسیر
 تر نہیں دامن مراد امان ساحل کی طرح

ردیف خامی مجملہ

<p>ہیں بیخہ مرجان سی ہی تہ او کی سو اسر سو خون کنی پر نہوی تیغ قصا سرخ عشق میں یہ ہی بیخہ خاک شہدا سرخ شال امر اسر گلیم فقر اسر ویکو کہ ہی ہر وقت سرخ قبلہ نما سرخ ہی لوح جبین سی جو بدن کف پا سرخ پہو لام کی پنی ہی ہر گل فی قبا سرخ آتا ہی نظم بیان کی سرخی سی گلا سرخ</p>	<p>مانہ او حسنون کی کری رنگ خاسر تیغ نگہ یار کا کب از رنگ اوڑا یا آلودہ خون فرقت جان میں نہیں را کیا لال زانے کو کیا موسم گل سنے نرسند وہی جی ہے راجع طرف حق یا قوت کی ترشی ہوئی شاید پیغم ہیں کیا عید ہوئی ہی تری تلی سی عین کو ویکو صفت شکر سے اسکی لطافت</p>
---	--

تعریف تسلیم نے جو لکھی خیر زبکی نخلت ہی مجھی سخت قہار ست سی جہن اسکو بھی ہی شاید کہ غم شیر و شیر سب کتنی ہیں ہی جلوہ نماہ شفق میں	قرطاس ہوا رقعہ شادی سی ہوا سرخ کاٹو ٹکڑی کو بھی کترا نہیں خن کف پاسرخ ظاہر میں جوی سبز تو باطن میں شامرخ پوشاک پشما ہے جو وہ ماہ تھا سرخ
--	---

سمجھا ہے مگر کشتہ الفت مجھی کاتب
شعیرت سے لکھا ہی تخلص جو ماسرخ

سرترا قدم ہے وہ بت رشک چمن سرخ جو سب سے کچہ زرد ہی کچہ سرخ ہی لیکن دین پان جو وہ غیر کو کیا اس میں تکلف مرقد میں رولاتی ہی جو خون یا لب یا گیو کے ستے یوں فطر آتا ہی وہ چڑ سمجھو تری خون سی اوس تیغ کو رنگین بیمار تری آنکھوں کا تنہا نہیں انسان قاتل نے جو چہری پہ مرا خون ملا ہے نشاطہ طور کی نہیں کچہ اونہیں جنت کیا پان کی سرخی سی ہی وہ انہوں کی عالم کرتی ہی جدا جسی سیہ بخت کو قسمت خون تن سبل نے کلماتی ہیں عجیب گل	لب سرخ ہیں رخ سرخ دہن سرخ بدخ بالکل خطہ آتہ ہے ترا سب قن سرخ تصویر گلی کا ہی بناتی ہیں دہن سرخ ماندگ لعل ہی ہر تار کفن سرخ بسطرح کہ ہو سانپ سیہ سانپ کا من سرخ پہنی ہوئی پوشاک ہی گویا یہ دہن سرخ آشوب سی ہی دیدہ آہوی ختن سرخ ہی طوطی خط لال کی مصوت ہمہ تن سرخ گفتاریہ رنگین ہی کہ کرتی ہی ہن سرخ ہیں دائہ مرجان کی طرح درعدن سرخ شادی سے نہ کیونکہ ہوش اہل وطن سرخ قاتل سے تری تیغ میں ہر کا چمن سرخ
--	--

تعریف اسیر اوس لب رنگین کی جو لکھی

فیض گل مضمون سی ہوا رنگ سخن سرخ

<p> ابروی پارسہ نہیں اچھی کہین کی شاخ افعی ہوتی ہماری لئی یاسمین کی شاخ سیوہ جہاں چہرہ ہفت ستہ ہین کی شاخ اوس نخل قد میں عذبی ستین کی شاخ لی موقوف کی جامرہ حور عین کی شاخ ہر گہر میں ہو کی طوبی خلد برین کی شاخ ہی سپر آہوی صحرای چین کی شاخ جائی جرید میں ہی گا و زمین کی شاخ ڈری لگا رہی ہی سیار و مین کی شاخ نخل ریاض لطف جہاں آفرین کی شاخ مصری کی برگ قند کی گل کہین کی شاخ جیسی زمین کو تھا بنی ہوئی زمین کی شاخ ہرات میں نہ تپن نکالین مہین کی شاخ </p>	<p> ہو نخل گل کی شاخ کہ آہوی چین کی شاخ سم ہو گیا نظارہ گلشن فراق میں نشو و نما ہی اوسکی گلستان نوری و یکسں کہ کسکو کسکو کری قتل شل تیغ مانی کو کہینے ہی جو مجرار کی شبیہ چہائی تمام خلق پہ کیونکر نہ اپنی آہ وست جو کس کی مڑا کہ آج تک تخت اشری میں تپتی تقدیر سی ہون دفن لمتی ہی مجھ کو جبہ میں تعزیر سیر باغ پیری میں ہی بزرگ عصا پی دستگیر شیر نہ اپنا نخل سخن ہی جسمین ہین ہی میری ملک فکر سی قائم زمین صحر صاحب کوئی تو عرض ہماری قبول ہو </p>
---	--

گلبن تو کیا ہے رشک و ریاضی اسیر

کٹ کٹ گئی ہی طوبی خلد برین کی شاخ

روایت وال حملہ

<p> یو گل شاہی ہن لاکھوں اس تلخ غری کو ہوئی کشتہ قتل ہو کر سقد ممنون نہیں </p>	<p> جب طرح اہل زیارت ہوئی پیغمبر کی گرد روح پرتی ہی کہی قاتل کہی خبر کی گرد </p>
---	---

وقت نزع جان پکڑا ایک فی ہوت اہل
آئینہ رویو کو گہیری اہین قہیب رسو یاہ
رخ ہی کعبہ دونوں کھین یا کی جائیم
تشنگی کا خوف کیا روز قیامت میں ہیں
بام پر تو تیری کوچی میں تماشای ترے
جرم خرابی سیل آفت سی کہان جاتی قیام
یوں لفظ ہیں تہملی نجم ای اہل جہان
زلف خسار صبح یار پر ہی مارشیر
میں فقط قربان نہیں ہوں چشم مست یا تو
خوف تاریکی سی اندر پاؤں کہہ سکتی نہیں
خط نہیں نکلا تری عارض پہ اسی شمشاد
سولیاں ہیں یہ سنراں اشکباری کی
خط جو لکھی ہیں بہت دیدار لگان عشق
دیکھ لے تا شکل اصلی چشم عبرت کہول کہ

لوگ بیٹھی رہی ہمارے دستہ کی گرد
اثر دیا میٹھا ہی گویا فوج اسکندر کی گرد
میفرو شون کی کانین ہن چرائی گہر کی گرد
سیکڑوں سا غرہ ہری ہن چشمہ کوثر کی گرد
جس طرح منبرہ واعظ ساجین منبر کی گرد
پانی پانی ہی حباب آسا ہاری گہر کی گرد
شب کو پتر ہا ہی طلا یہ جسطرح لشکر کی گرد
خط پشت لب ہجوم مورہ ہی شکر کی گرد
چرخ سینا کی ہی جھڑپا ہی سانگہ کی گرد
ہر وہم پر کر چلی جاتی ہیں میری گہر کی گرد
خارہن ہر حفاظت نخل بار آور کی گرد
ہجر میں ملکین نہیں ہیں میری چشمہ کی گرد
اوڑتی پرتی ہیں کہوتراوس میری گہر کی گرد
استنی ہمیں لگا سنے قبر اسکندر کی گرد

ہرزہ گردی کر چکی پیری کا عالم ہی آسیر
چلکی اب یثرب میں پیری قبر اسکندر کے گرد

زاہد ہونا خاک بادہ پستون میں گروید
جس بہستان میں تیری صباحت کا ذکر تو
ہی طرفہ نرد درنگی روئی قہیب ہی

ہی مثل ابراسکی بدن میں لہو شید
لکلی جو سبزہ ہی توب آسچو شید
اونسکے حضور سرخ مری و پشید

باقی رہا جو بخت سیہ کا یہی اثر
کیا صاف چاندنی کی کیا آسمان کو
ہوتا ہے شب کو چادرِ چمن کا گمان
رستم بہ زلال کا گمان سب اہمیان کو
کیسی محل ہوئی بہن حسین تیری سنا
ساتی کا ہی وہ رعب کساتی کسی جوا
رخسار یار سرخ ہی یا قوت سی سوا
عصیان سی تو بہ عالم سیری میں چا
جہمی سنہا ہی خط و ب یا رکا جو صفت
رخسار یار سی نہ مقابل ہو اسی قمر
پہلو پہلو تم اس چمنستان میں گلر خوش
کبھی درازی شب تاریک ہو کر کیا
دیتی ہیں کوئی ہکومی سرخ منجھے

سیری میں ہی مری نہیں ہو نیکی سفید
گو یا بہرہی شہر بیان سب سفید
اسی ماہ پیر میں جو بہتلا ہی تو سفید
ایسا ہی تیری عیب سی لہی خنک جو سفید
ہر ہر شش ہی نہ دہر اک ماہ ہو سفید
چہری نمازیوں کی ہنوت قوت ہو سفید
شاخ بلور سی ہے زیادہ گلو سفید
کیا لطف ہی جو وہ ہو سیہ اور سفید
طوطی ہے نہ رد لال دم گنگو سفید
الضاف سے تو دیکھ ڈو ہی ج تو سفید
ہو سرخ روی دست تو چشم عدو سفید
پیدا ہوئی نہ صبح ہوئی اپنی سفید
ان بی مروتوں کا ہی کتنا ہو سفید

آنسو بہا کہ نصیر گرومی خدا اسیر
ہونا ہے تجھ کو روز قیامت جو سفید

تن خاکی میں ہے یوں روح یا بند
تہکا ماند اجو میں سنڈل پہ پہنچا
دعا ہوتی نہیں مقبول یا زب
چلے جاتے ہیں روزِ شہاد فر

جہاں آب میں جیسے ہوا بند
ہو اور وارثہ مہمان سرا بند
مگر باب اجابت ہو گیا بند
کبھی ہوتے نہیں راہِ فنا بند

<p>رہا کر روح کو قالب سے یارب اولیچہ کر دم نکل جانے کا صیاد لکھون تعریف تب لف و دما کی سید بختی مین کیا ناسے کے کون مین گرے آنسو کیا جب آہ کو ضبط گری کیونکر نہ وصف بروی رنگین یہ خواہاں ہی تری نیرنگی حسن کفن مجھ زار کا ہوتا پس مرگ</p>	<p>رہے زندان مین یوسف تا گجانبند نفس کا دنگز کجہر خدا بند لکاؤں بند مین جب دوسرا بند کہ ہو جاتی ہی سہمہ سی صدا بند عرق آیا ہوئی اجدم ہوا بند کہ اپنی طبع رنگین ہے اوا بند کہ ہو برگ گل رعنا خا بند اگر دیتے کوئی اوسکی قبا بند</p>
---	--

اسیر الفت نے دیوانہ بنایا
کہ دل زنجیر گیسو مین ہے پابند

<p>لاکھ تیروں مین ہی مرگاں کا بھی شیر پسند جز حسین اور کسیکی نہیں تقریر پسند سیکڑوں ہمئی حسینو کی مرقع دیکھے سیکڑوں جرم گرا ایک کی تعزیر نہیں دیکھی دولت بھی دیوانہ نہائی نہ فلک دوست کا عیش ہے ہی سنت کی نزدیک نہ چل گئی صبح شب چل کلیجی پر چری خط تو لکھتی نہیں پیغام ربانی ہی سی اختالفت می سے جو ربانی ساقی</p>	<p>لاکھ تمشیر و نمین ابرو کی ہی تمشیر پسند دین جو یوسف تو کروں خجانب کی تعبیر پسند روبرو تیری نہ آئی کوئی تصویر پسند مرد عاقل کو ہی دیوانہ کی تقریر پسند نقرئی ہے نہ طلافی مجھے زنجیر پسند حق نی کی لکنت موسے دم تقریر پسند ہکوا آئی نہ موزن تری تکبیر پسند بڑھ کی تحریر سی ہے آپکی تقریر پسند شیر دایہ نکری کودک بی شیر پسند</p>
---	---

چشم کیا روزن دیدار کا عاشق ہو زخم کاری ہی مشتاق مرا طرہ دل کر چکا خوب میں نظارہ قاتل تہ تیغ رسن زلف میں لٹکاؤں زخمی کو عقل کی خانہ خرابی ہی جو منظور دل کی تسخیر کا معلوم ہے تہہ جبکو	زلف کیسی کہ تری درکی ہی بخیر پسند لب معشوق ہی اسی صید فکرتیر پسند ای اجل اب نہیں آتی تری تاخیر پسند اسی فتراک کو کرتا ہے یہ بخیر پسند جز خرابات نہیں ہی کوئی تعمیر پسند ہفت کشور کی نہیں ہے اوی تسخیر پسند
--	---

اوسکے دیدار کا مشتاق میں ہتا ہوں اسیر عرش پر جسکی ملائیک کو ہی تصویر پسند	
--	--

کہ نہیں پر نہیں اپنی تن پر موی پسند جس طرح پیری میں لکل ہو گئی موی پسند از قلاب دہر فانی سی عجب کیا ہی اگر زینت ظاہر نہیں ہی نور باطن پر دلیل بزم میں جاسی تری نگ عشق اور گیا دیر سی مشتاق ہی کہ صید نہی وکل فکرت عقل خیر ان چپاؤں طرح میں از عشق گل تری خسار کی آگی خجالت سی ہی زرد واہ رہی نگ تن لگون کہ سرخ اتنی نظر زرد ہی منور جسکی رنگت چہرہ کلفام یا درونی میں آئی ہیں تری ندان صفا	روز خلقت سی ہی مثل ماہ تابرو پسند کہ مجھی حیرت سی یا اندیوں میں و پسند صبح کا چہرہ سیہ ہوشام کا کیسو پسند دل سیہ ہی کیا اگر ہو چہرہ ہند و پسند ہی می گلگون کا ساغر صورت شب و پسند روتی روتی ہو گئی ہیں دیدہ آہو پسند منہ کئی دیتا ہی در سینہ پہلو پسند نرکس شہلا ہی پیش نرگس جا و پسند پیر ہیں پہنے اگر وہ شاہد گلرو پسند چاند میلای تمہارا کاسہ زانو پسند موتیوں سی ہی یا وہ ہیں مری آفسوس پسند
--	--

کسی چہری فی کیا ہی تھکاؤ بھی شید زرد	ای قمر کسی خجالت سی ہوا ہی تو سفید
پاک ارباب نہ بہت کو کر نیکی اشک شرم	ابریرہ جیسی ہوتا ہی برس کر رہو سفید
بعض عصیان گریہ حجلت نہ ضائع جا بگا	خط عصیان کو کر نیکی و کی یہ آسویہ

ای ہی گریہ تو پھر کیسی بصارت ای اسیر	ایک دن کر دینے انکھوں کو مری تو سفید
--------------------------------------	--------------------------------------

رویت والی حجت

چمک گیا تری بازو سی استقد رتھویند	کہ رشک مہر ہی ای غیرت قمر تعویند
لگاؤں جھنڈل اگر درد سر زیادہ ہو	بڑا ہانے اوہ مری سنورش جگر تعویند
وہ فاسخ کی لٹی ہی کہی نہیں آتے	مرے مزار کا کیسا ہے بی اثر تعویند
ضرور حفظ ہے نامہ کمر سی گریہ پڑے	گلے کا اینی بنا اسکو نامہ بہر تعویند
ہوا ہون الفت ایڑی یار میں بیا	پلا تو تیغ کی پانی میں گہول کر تعویند
یقین ہوا تری پہل کی مکشاں باہ	چمکے باہی ستاری کی کھٹکھٹ تعویند
وہ جن ہی سر پہ ہمار کی جسکی دشت	چپاتی پرتے ہیں عامل اوہ راوہر تعویند
سیاہی شب غم سی کمال دل کو ہی خوف	کہیں پہاڑ کی چوٹی کا ہو سہر تعویند
وہ ناتوان ہون ہوا زرد باندہ کراہیا	بست کی مجھ دینے لگا خبر تعویند
نیا جنوں کہ میں او سکواؤ میں باندہ ہو	جولائی کوئی پہنے وقع درد سہر تعویند
شب صبا ہو کیونکر نہ صبح کا دہوکا	کہ او کی چوٹی میں ہی کوکب سہر تعویند
بند بخیاں خداجانی کیا اونہیں شب وصل	سرنانی رکھ لیتی چوٹی کی کوکب تعویند
میں سمجھی ہیں عامل جو ترک می سی مجھے	لکھی ہیں خون لپٹا می سے بیشتر تعویند

اسی تھے ہوتا ہی فلاں گل خضر ازل	جو اس زمانہ میں پوچھو ہی نقش ر تعویذ
برابر آئی جو وعدہ زہر نہو جو شن	کچھ جو تیغ اجل ڈال دین سیر تعویذ

نہیں یہ لخت جگر میری آنسو تون من اسیر	
نیاں آب بہائی ہے چشم تر تعویذ	

روایت رای مملہ

<p>دول حسن پہنچی تھی ہو گیا اس چشم گر بیان</p> <p>نظر وقت جسم جب پرواوس برقی زبان پر</p> <p>خود یہ ڈر جا پہنچی کہ پر کر آنہیں سگنے</p> <p>رائی کی او سیکو فکر ہی جو قید کرتا ہی</p> <p>اجل کی شاید آمد ہی کہ پیری صبح پیری نے</p> <p>جو کما نا بھر گیا دن کن دن وصل میں فنا</p> <p>انہی حشر پیدا ہو گئیں تیرے اٹھون میں</p> <p>کیئے اندے ہندو بچے کیا خود پیدا</p> <p>نہو آواز پاس سے درو سر عالی مانگو کو</p> <p>بہلا باریکیان کیا حصر ہو گی او سکی تھو کی</p> <p>ہو ادن چال چوٹی کی چلا میں جی و لاغر</p> <p>پڑی سچ پر نگاہ مردنم دیدہ تو پڑنی دو</p> <p>نہ چل و چال جس سی رنج پہنچی تو انوں کو</p> <p>ہو سچ زرد غم کی دہری اباس ابرو</p>	<p>خبر لیجے کہ بانی پر گیا چاہہ رخ دان پر</p> <p>ہوا اک اور کوڑا تو سن عسمر گر زبان پر</p> <p>جنون نی یہ خبر بھی بجے تار گریبان پر</p> <p>و ر دو کاروان تیار ہر یوسف چاہ کنگان پر</p> <p>سفید طاقائی آبرو و دیوار مترگان پر</p> <p>جو زورہ فوت ہوو سکی تضاو حبیب انسان پر</p> <p>نہایت شقاق بھی خانہ نشینی مرد میدان پر</p> <p>بلا بھی عوض جرموں کے یہ قوم سلمان پر</p> <p>درا غافل قدم تہستہ رکھ گویا خیال پر</p> <p>بتائی تو کوئی بین لکشی جسم انسان پر</p> <p>شب کی پڑسا اک ذرہ ریگ بیابان پر</p> <p>کہ لڑکی بیشتر تہمتی ہون انگلی کہہ کی طعن پر</p> <p>کہ بھی نقش قدم سل سیٹھ موریا بان پر</p> <p>جو زہر مائے آبی لوبج ج کعبہ ہی سلمان پر</p>
---	---

جہان گردی سی کیا حاصل سیر بے ل یہ کہ تھرا
کہ چل کر ڈیہہ رہی مرقد شاہ نر اسان پر

نہیں یہ تخت بل جو جاوہ کر میں کہ سرخان پر
عجب ہی ہودل پر داس نال قد جان پر
تہ خیر و وحشت تھی کہ میرا ہاتھ پڑا تھا
نظر سی کوٹا ہ سن یارب ہو گیا غا
غلط اہل مین احوال گرد و گلی بتائی ہیں
خرام ناز و جوش مرغ سی لگی تھو تھ
ارح پر نور خطا و حسین نی ہی نکالا
تنہا ہی موت نیکی منت مینی بانی ہے
کوئی دولت ہو پلہ ہی کب جنگ کہتی ہیں
اسیری لگر میری طرح او سکومزہ تہا
خمیدہ قد ہو اکیو کر صدف دندان برہم ہو
جواب خط کی کیا امید ماہ کو کہ لکھا ہوں
نہیں ٹپٹا نہیں ہٹا دل و دست خانی
بہار روضہ مقصود وقت کب کہ کاتنی
فقیر مین حاصل ہی بڑ بکرا دشا ہی
اوٹھائی ہیں چانین رخ ایسی بروین
صفت حدوش لکھ کر تری نگ طلانی

کملانی پہول سحر عشق فی ناز خیلان پر
مرطبان س قمری کی طرح سگستان پر
کبھی قاتل کی دامن پر کبھی انگی میان پر
کھان مست بہرہ سو و دہ صفت نامی شون پر
گرفتار و نکو کیا معلوم ہے بہت فتنہ دندان پر
تجوی سحر کستان پر بھی سو و پڑان پر
نہیں موقوف کی فتنہ بر فو کی سلیمان پر
جہان وں کیوں نہ شمع داغ داغ منہ بیان پر
ہوا جگر آنہ الیاس نضر میں بھولان پر
تو مرغ روج یوسف پٹھان دیار دندان پر
علم جب ہنگوں آتی شکست فوج سلطان پر
نہ اوچی کا کبوتر یہاں کر دیوار جانان پر
یہ وہ طائری جگہ آتیان شخ مر جان پر
شرہ شاخ ناکامی کا جو انسہ میکان پر
قدم رکھتی نہیں تیری گناخت سلیمان پر
پڑی گی آنکھ جنت میں اپنی حر و غلمان پر
چڑ ہا لکھانے سونا مرغی وارن یوان پر

ہر دین تیری ہی شیریں داکنتی حبیب

لکھان ہوتا ہی جوئی شیر کا چاک گریبان پر

اسیر آنسو بہا نافرمانی غم میں عزیزوں کی
چہر لکنا چاہی پانی کہی گور غم بیان پر

صورت موتی باریک ہی ای یار
قتل عالم نگری کیون دم ز قمار کر
ساری عالم فی آمان پائی مرقی قتل کی بعد
ہی شب روزی نہ لہستی کی روش
جامہ زیبی نی تمہاری یہ مجھے زار کیا
اسی بہتر نہیں شبیہ کوتلی فی الواقع
کس طرح وصل میں کلی بسوس خوش کنار
سینہ ترک فلک صورت جواہری ونیم
لکھ کی خط صدف کمرین کبوتر کو مین
جین آنا ہی اب چل کی عدم میں سوئے
صاف مثل دشت وارہی حلقہ بنا
دل عاشق کو اون نکھون بچائی
باروقت نی ہمیشہ جہجہ پر قسم رکھا
باوفا جو سا جان میں لی نا عاشق
میں دل کافر ویندار جو بستہ عشق
کیا اوٹھایا سو تر اپا راجبت امی ماہ

بلکہ میری ہی تن ارسی ہی زار کر
ناز قاتل ہی چمکتی ہوئی تلوار کر
کھول کریدہ رہا وہ بت خوشخوار کر
ہو چکی چار روان باندہتی ہین چار کر
اک گرہ رہ گئی گز بہر تہی جو ملہار کر
ہی تری پیر ہین جسم میں اک تار کر
نہ تو اظہار دہن سہت نہ نمودار کر
کیا سچائی گاتری تیغ سی کسار کر
دم پر وارہی تیغ سی سو بار کر
نظر آتی نہیں ہستی میں تو زہار کر
کیون نہ کہتی کہ ہی سلک و شہوار کر
قتل مسلم بہ ہین باندہی ہوئی کفار کر
حشر کی رو زگری گی ہی گفتار کر
باندہی قتل پہ میس نہ خبردار کر
تار تسبیح ہی یار شتہ ز ناز کر
سیدی ہوئی نہیں گز و زکی غز ناز کر

ایک کیا بلکہ بین ہمکو تو سہ ساری دو چار

نہ نہ رخ آئی شک کوئی اپنی دفن پر
کری حلقہ اگر فوج نہ نکالت او سلی کلشن پر
مقدور میں بنی سوز گان نہ بخت اسپا پایا
سوئی پر بھی سرتالان وہی ہی بی لباسی کل
مری گھر مچنی لائی دوڑ ظلمت شام وقت کی
بھاری پڑی ان کا کھانا کیا محبت میں
حسینوں کی محبت مری ہی ہی بجکامی تیار
چو ام جھان برو کو جو دست شوق ہی سین
ہی غلطی ہے ای قاتل جو تیری تیغ ابرو کے
نگھون پر پھر خنجر استقد روتا کیوں تاک
تر لای کو جا رہی کی غربت میں نہیں ملتی
ہمارا دل ہی ہی منصو لیکن ہی بہت لا
حرصوں کو کہی رزق جہان سیر ہونی دیا
زمانی کا تری خنجر پر دم قاتل نکلتا ہی
کیا کب دیگر کعبی کو میں یہ مجھ پہ تہمت ہی
کرو نسی سامنا ہو جب کڑا ہن چاہشی او
بشر کا ذکر کیا ہی جانور میں حسن کی طام

بہت ہیں چن پروانو کی اس شرس کی گون
سرخ چو پھر ہی کٹ کر سنان گل سو میں پر
نہ لقمہ ہے وہی نہ میں کپڑا ہی ہی تن پر
وہ سالہ ہی بنجاری پرنہ چادو میری فن پر
چرخ خانہ ہاگامیہ کر صحر کی توس پر
مسلمان کی مری ہیں طفیل برہمن پر
سوا ہی سوا یوسف پڑنا میری فن پر
یہ بگڑا وہ دھری سینی پر رکھ دی تیغ گون پر
عجب کیا سچہ ہے طیر ع جانور ہو میں پر
لیا ہم بسملون فی خون اپنا اپنی گون پر
گرائی پرتلی ہیچ راہی اپنی روزن پر
کچا وہ دار پر کہینچو اسی مڑگان کی سنون پر
دھان بندلی فلک کبتک ہان کا دھرم پر
گری پڑتی ہن کیسی کیسی سپاسی آہن پر
کئی تو ہاتھ رکھ کر کوئی بت فرق ہو میں پر
دبا دگی پڑی گئی ضرب آہن کی آہن پر
گری پڑتی ہن پروان ہنراؤ شمع روشن پر

جو دانہ ہی اسیرا خگر ہی اپنی سو دشمن دل سی

کری کی کپا اگر بجلی گری گی میری خسرو من پر

خزان بہاگی عمل نہ لایا عالم بگلی کشن پر
نظر تہی مرتی دم اوس ماہ کی خسار روشن پر
چلی سجنانی میں تیغ لگا ہست یہ سکی
نظارہ چکھو خوش چشموں کا مرکز بھی میرے
سر شوریدہ بر بالین سائش رسید اینجا
نہ شیریں قصواریا نہ مجرم میزن ایسی
نہیں ممکن غم عشق نہو محشوق کی دین
وہ شتاق شہاد ہوں چالی تیغ اگر قاتل
سلاح جنگ ہیں سیکار جب عہدہ برابر ہو
ڈرین کیونکر نہ اہل ظلم اوس اکب کی غصہ
جیا جبتک جانیں غل منجاری رہا
ہبک کر نشہ مین وں عجمت خضر کرد
جان چوڑنا اہل جہان کیا گوارا ہو
ستاروں کو یہ اتنی شوق ہی تیری نظاری کا
چہر ایا رست کی جگر نسی محکو تیغ قاتل
دم گریہ جو مجھ درویش کو دیہان دی دولت کا

لو اور آیا ہی ابرا ذری بجلی کی توسن پر
چڑھائی گی چاد و تباب شرب میری فون پر
نہیں ہی سر جو ای سانی کشی کشی کی گون پر
ہر گ جاتی ہیں چہر نیکو سبزہ میری فون پر
وصیت ہی گندی صبح یہ میری فون پر
حقیقت میں بھی کہو کہن جس کی گون پر
گریبان چاک ہیں آنکھیں انا ملی شیون پر
نہ گری ہوں میں پر ڈرارہ کو نہیں گون پر
سپر رنہ رہ تیغ و گریہ کئی ہی جوشن پر
چڑھتی شیر چوبین لبکی جھٹی کی زسن پر
جلی گی شمع مینا چہرا رخ بام فون پر
کر میں سبجی شتی زانوئی وکی دہن پر
نہایت ہجر گلشن شاق ہی غاں گلشن پر
کہ آنکھیں لبکی بہتی ہیں یونانی وزن پر
راہیہ بار احسان قیامت میری گون پر
یقین ہی ہوں در شہر آواز و گری دہن پر

تعجب کیا اسیر اوسکی اگر دم ہی ہوی عاشق
نگاہ ذرہ پڑتی ہی رخ نور شید روشن پر

مشکل ہی بزم یار میں شام و سحر گزر
ای تیغ یار جسم کو میرے او نیم کر
رستی ہنر نون ویر و حرم کو یار
دیتا ہے کون کسکو بیان نیک مشورہ
دربان یار شب کو اگر در نکمہ لٹا
ای روح شب گزر گئی وہ ماہر و چلا
بجر جان نہیں کوئی آشوب گاہ ہے
آتا ہی عاشقوں میں جوزاف و دنا کا
مرغان ام کیسے ہنر شتاق بوی گل
عیاں کسی کا جسم ہو دست جنوں کیا
تیری کمر سے کم نہیں میرا ہی جسم زار
ڈر جائیگا کہ گھر ہے ہمارا بہت سیاہ
ہو دیر یا حرم کہیں جانا نہیں سچا
ہو اس چمن میں سرو کی صوت مد پایہ
کا شانہ فقیر میں جابنکے سرق
ای تیغ یار کر میرا ہر عضو تن جدا

کینک کروں میں یار سے کہہ رہا ہوں
ای تیرا توڑ کے میرا جگر گزر
تیرا ہاگرا ہر ہر ہو گزرا ہر ہر
بات تیرا زبان میں آوے کہ گزر
یو یار سے نہ میں نکرا میں نہ گزر
تو ہی تہان سے صورت شمع سحر گزر
کہتی ہی موج موج سے جلدی گزر گزر
باتوں میں رات جاتی ہی دود و پھر گزر
یار بکری او ہر ہی نسیم سحر گزر
کرتا ہی کوئی جامہ درسی سے یہ گزر
انصاف ہی نہ ای صنم ہو کر گزر
آنکھ اپنی بند کر کے اوہرا ہی گزر
مشکل سہلہ لوی یا بین ای نامہ گزر
بونکی کو چہ رگ گل سے ہی در گزر
سلطان کی بارگاہ میں ہو کر خبر گزر
ہر سبز میں پہ کرتے ہیں اہل سفر گزر

روشن دلون کی روک نہیں ہی کہیں آسیر
کرتے ہیں ہر مکان میں شمس و قمر گزر

نہیں ہی مکشان یہ جو نظر ترقی ہی گزوں پر
کچھ ہے تیغ فتنہ کا نشان بچ سکوں پر

پہنچا گدو نہیں اوسکی بل کر تابی شان
ہو ابان عجب کی جو مگر بھی سوا حق ہو
تہا اسلٹی رہتی ہی مرنی کی حرص و کو
بھرا لکھ سناں سی پر میفر و شل یا
کر لہ جانی اگر ہو ترک آسان ہی اک شکل
پسند اس باغ میں جھک نہیں جڑ خانہ و
دلار و نا خیال بڑس سگنوں میں لازم
وہ وحشی ہوں یا ساری جان کو رہے علی
یہ بی ہو جہا نہیں نکی پیدائش ہی اہو
کھاؤں لت کمان چشت کمان و کمان پھو
خاک کی بعد ہی ہتا ہی حشت کا نشان با
جگہ پائی ہی جیسی سایہ دیوار جان میں
نہیں ہی شاعری اپنی یہ ستر پایا ہی حق گوئی

کشتی شاعر کو جیسی ناز ہو چوٹی کی مضمون پر
اُوگی مردم کیا لیلی کی صوٹ کو جھون پر
کرین تحت انتری میں کی قبضہ گنج تازان
کف حشید میں ساغر ہی خم و شطاطون پر
ہوئی مرد کی کب کا کشتی سطح جھون پر
وہ طائر ہوں کہ میرا آشیان ہی بید جھون
زیادہ لطف مینوشی ہی مینوشو لکھو جھون
زمین کرستی جی رہی اکدم میں کون پر
تصدق مشکافی حلقہ ہائی لف شگون
کئی کو کونہ کیونکر فاختہ طاق فریون پر
چراغ دیدہ آہو ہی و شش گن جھون پر
ہما کو رشک آتا ہی میری بخت ہماون پر
گمان غ بسم اللہ ہی ہر مرغ مضمون پر

اسیر آون جو میں وحشی تو چالی دیکھ کر میری
بچا تین چھلیان کانچی کنار آب جھون پر

لڑی جھون بہت دنی خال دنی گھون پر
فلک لاتا نہیں کب دلو اپنی جا جھون
جو حق پوچھو بلا میں عقل فی ہکو ہنسا یا
خدا ہی الم غضب دینی تو لکھو سمجھتا ہے

گرایا خون دار و زہل لی کی افیون پر
کمرانڈ ہی ہوئی ہتی ہی ج خیم شخون پر
نہیں ہی کی تکلف شریعت طفل جھون
شکایت کرتی ہیں فہم کیا کہہ کی گروون پر

وہ لیلیٰ و شس کسی عامل کی کیوں کر ویر ہو
جو نکلی منہ نہ تھی لیکن ہونا محض حاصل
مزا ج حسن سرکش کی اگر انصاف پرانے
سگر و شس کی شل خستہ رہیں کہاں حاصل
اوٹھا اسر کہی و شس کہی نیچی گاہیں کے
اتھی ہجر کی شب تیرہ و تار یک ہی کیسی
اگر اچا نہیں کہتی زبان طعن تور و کو
نہیں پست بلند دہری نیکن گہی صبت
بخیلوں سی کو سیم و طلا کیوں جمع کرتی
گل حشت کیا تازہ مری چالو کی پانی فی
جو دست ظلم سی تیر نہیں اچھی ک فریادی

نظر کرتا نہیں چشم سرم سی تصویر مجنون پر
و عاہم قحط میں تیر تو برسی بر حجون پر
پڑی زرخیر آساز لعل لیلی پای مجنون پر
بٹھایا آسمان فی کشتی گر لب جیون پر
پڑی تبر و سر گلوز میں شیر گرون پر
نظر آتا نہیں ہی ایک تار اہلو گردون پر
چھری کیوں تیز کرتی ہو ہمارے منضمون پر
نمایاں ہی کیوسف چاہ میں جلی گہی و ن پر
بلا نازل ہی کیسی کج فی با عشتہ نہاد پر
اوگی کانٹھی بنا جنگل میں جنگلات مجنون پر
برہنہ سرمد و جو رشید کین پرتی گہی و ن پر

وہ مین میخوار شیشے سی نہیں کم دل اسیر اپنا
گمان جام سے گلزنگ کا ہی چشم مجنون پر

ہی جوش باد تو بھی ذرا لگی دہوم کر
دربار میں فرو شس ہو اگر مے کشتو
دشمن کری تجھ کو تو لازم خج فجا
اس طرح مجھ پہ پٹنی ہی او سکی نگاہ
حکروا مین در و کا دل ہی مزہ نجای
اسے ایر کرنے دید تو تر سے مقابلہ

ای ابرو بھسا برس جوم جوم کر
مجر اگر فور میں ادب جوم جوم کر
تلوار کا شنی سہے گلا حلق جوم کر
مستی میں کوئی مست کری جی جوم کر
زخمون میں بہری چنید متاب تو مکر
رکھد یگانہ روی کیطہ ح جک تو مکر

نکلی نہ فال وصل کی چنانا ورق رق
 ممکن نہیں کہ آئین نہ پروانی شمع تک
 بجسے نہ پوچہ داغ بین بینی میں کس قدر
 صبح شب وصال موذن اذان ندی
 ای دل خوشی ضرور ہی آیا وہ تیغ زن
 کس کام کا وہ گنج جو کائی نہ صرف میں
 شمشیر ناز کہلکی چلی باغ میں کگل
 مدت کی بعد آنکھوں نی دیکھا ہی وروصل

رکند و ادب سی طاق پہ مصحف کو چوم کر
 گرد اپنے عاشقوں کی گوارا ہجوم کر
 ذرات کا حساب شمار نجوم کر
 جا کر کسی خسرابی میں اواز بوم کر
 سرتک پکی تو بیچکے حبش قدم کر
 بد نظر عمل ہو تو کسب علوم کر
 زخمی کی طرح گرتی ہیں شاخوں سی ہجوم کر
 جلدی سحر کو شام نہ ای بخت شوم کر

دی نقد جان اسیر کہ قصہ تمام ہی
 جلا کی کچھری میں داخل سووم کر

سرویکی راہ عشق میں ولت حصول کر
 دوزخ اوسی کا خلد اوسی کا اوسی کا تو
 کیونکر ہوں محمد گور میں رام شی سید
 مانگی جو تجھ سے دست تو دی قصہ جان شتاب
 زلت سی ہاتہ آئی جو نعمت تو خاک ہی
 ہی خانقہ کی پاس دیر پیرے فروش
 بلیل کو کچھ تو چاہیے اندیشہ تفس
 ذکر خدا میں دھیان بتوں کا بھی آگیا
 پہونچا دی اوس حنم کو مرا خط شوق جلد

محضر لکھیں جو خون کا عمر قبول کر
 جو گھر کری خوشی سے غایت قبول کر
 بیکار ہو جو شانہ جلا دہول کر
 ہرگز طلب کسی سے نہ فضل وصول کر
 تا خواندہ میحصان ہونا فاقہ قبول کر
 زاہد کبھی کبھی تو سعادت حصول کر
 کیا شاخ گل پہ میثقی ہی پھول پھول کر
 کبھی سے دیر کو میں گیارا ہول کر
 قاصد نہ دیر بہتر خداور رسول کر

بیکار محض کرتی ہے انسان کو فرہی
 بخششی نہ بخشی اس میں اوسے اختیار ہی
 صوفی سے کوئی کہد کہ طاووس نہیں
 حاصل اگر وصال نہیں ہجر ہی سے

معذور لطف سے ہوزبان جیسی پہول کہ
 خاقل غصیب سے بیٹہ نہ رحمت پہ پہول کہ
 بزم غنائین رقص نہ یون بی حصول کہ
 جنت نہ ہاتہ آئے تو دوزخ قبول کہ

کنگھی جو زلف یار سے اولچی تو کیا ہوا
 جانی دی ای اسپر نہ قصہ کو طول کر

یون عرق خط سیمین ہی رخ دلدار پر
 دڑتا ہی دل عبت زلف سیاہ یار پر
 مینہ طائر تہاڑپ کر صحن گلشن گیار
 حادثوں سے اور محکم خانہ تن ہو گیا
 خون ناحق کا مین اہل شرع سے لوں انتقام
 جو کمری گردن کشتی لازم ہی اوسکو باغم
 پی کی مئی کلماتی جلوہ جو ہوشوق کر
 دوری تہلاتی ہین اوجھلی اوٹھا کر سزور
 شعر مین لازم ہی لکھی اوسکی زلف کو صفی
 ہین جواہل درد او پیر ہی خدای ہر بان
 یون برابر داغ میری پیکر خاکی پہ ہین
 قتل اگر ہو گیا ہی جلد دھونا چاہی
 کچھنی کس طرح او سپر زدنی لکا کھان

رات کو بڑتی ہی شبنم جسطرح گلزار پر
 ہو جو افسون نگروہ ڈالی ہاتہ ایسی مار پر
 رنگی باقی کھت صیاد مین دو چار پر
 منہ کی چادر گر کی پر چمتی ہوئی یوار پر
 جیمین ہی منصور سان و غلط کو کچھون پر
 سراوٹھاتی ہی گریان پڑتی مین یوار پر
 ہوئی مرغ نظر کو آتش رخسار پر
 ہی گمان ماہ نوشاید تری تلوار پر
 مرغ مضمون کہ ہین اور نیکی لئی دیکار پر
 صوم کی تکلیف روزوں مین نہیں ہتار
 ہو دو والی مین چراغان جسطرح دیوار پر
 رنگ بنجائی نہ قاتل جکی خون تلوار پر
 ہاتہ رکھتی ہی وہ کاکل مصحف خسار پر

جی گشت کیا جو ستم ہو نشہ می میں جلو
اشک سے خالی نہیں کوئی مزار کا

مختب لایا ہے ڈاکہ خانہ خار پر
دوڑتی پہرتے ہیں موتی پشتہ ہموار پر

اوسکی نغموں کی جو مضمون کم لکھی ہیں اسیر
ہی تفوق کلک کو متعار موسیقار پر

دشت دشت کا گمان دیار ہی گلزار پر
ہجوم اوسکی برو نکا دل میں تہا ہی نہا
کس بیابان میں نہیں لٹی خشتل شجر
بیخبر اپنی خرابی سی زمانہ خستہ رہا
فرقت گل نی کیا لاغر نفس میں
ہم پس دیوار وہ ہر وقت گھر میں یار
گرم کشتا تہا ہی سو لٹی گیسو کا خون
استدغیر تہا ہی اخل ہو کسی گھر چہا
کوٹن کا خون دکھلا تہا ہی یہ تازہ بہا
ہی شکر لب پر کیا یوجہ ہی رنگ بد
ہر رنگ گردن میں ہر چہ ش کتا تہا ہی
سر جکایا اپنا مستی میں نیطاعت سی
یا حور تہا ہی گراں تر میں ہیکان تیر
ہوئے دیوانہ جو کتا کوئی جان میں
حکیم کیا بالکل مری پاؤں کی چاکا ہو

غنچہ گل شاخ پر یا آبلہ ہے خار پر
ہی بجا تلوار پڑتی ہے اگر تلوار پر
تذکرہ رہتی ہیں چالو کی زبان چار پر
کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو قہہ دیوار پر
رہ گئی بلبل کی دو تین استخوان چار پر
اشک اتنی کیوں نہ ہو صورت دیوار پر
کاسٹے ہی پڑ گیا چہالہ زبان مار پر
وال دون میں پردہ چشم روزن دیوار پر
کیوں نہو جوش شقایق ہر برس کسار پر
طویلون فی زہر کیا یا ہی تری گفار پر
باڑہ رکوائی ہی کیا اوس کی تلوار پر
ہی گمان محراب مسجد کا درخار پر
گری خون سی میں تخیالی لب فلوار پر
جو گیا ایسا کہ سایہ چھو گیا دیوار پر
پڑ گئی جو پیاس سی کاسٹے زبان چار پر

کیا برا ہی اہم اگر غیر و کو کتنی ہین بُرا

میں کرتا ہی خدا قرآن میں کفار پر

کعبہ مقصود تک پہنچی مقدر سی اسیر

سر ہکا ہے آستانِ حیدر کرار پر

کی مجمعِ احباب میں گرفتار سمجھ کر
دنیا کی نہ خواہاں ہوئی ہم عار سمجھ کر
زگرں بھی کملانی لگی باغ میں آنکھیں
تلوار جو اس ترکِ نی کہنچی سر میں ان
ظاہر میں میں اکسیر ہوں ظن میں خفا
بخشا بھی خالقِ فی فرشتوں ہی یہ کہہ کر
نیلام کی دن بھی بکی جنس دل اپنی
فرقت میں جودی بادۂ گلگون بھی سا
بازارِ محبت میں خسریدار تمہاری
جزمِ گہیا بانِ محبت میں نہیں کچھ
بربادِ نجاتِ ننگے مری اشکِ مسلسل
ہی زرد تن زارِ حرمیوں سے عجب کیا
میں زندہ کھان اور کمانِ سجدِ جامع
می پناہ کی جو آئی ہو سوی مجمعِ اجلا
کچھ کام تھا سجدۂ محرابِ حرمِ سی
جب نہم مفرد و نہ کی بات نہ ہے

اک بات کہی ہمنے تو سہا بار سمجھ کر
کتون ہی پہ چوڑا سے مراد سمجھ کر
آیا تھا عبادت کو میں بہار سمجھ کر
زخمِ اپنی ہمنے قفسِ دیوار سمجھ کر
لیتے ہیں تو لیں مج کو خسر یا سمجھ کر
جرمِ اسنی کتنی ہین مجھے غفار سمجھ کر
چپ ہو رہے کچھ بانِ خیرِ دیوار سمجھ کر
منہ او سکو لگاؤں نہ کف مار سمجھ کر
یوسف کو بھی لیتے نہیں ہیکار سمجھ کر
رکنا قدمِ امی خضرِ خبردار سمجھ کر
پہنیں گے حسین موتیوں کی ہار سمجھ کر
لوٹیں ابی سوسنے کا اگر مار سمجھ کر
آیا تھا اسے خانہ خمار سمجھ کر
بکے نہ زبان کیجیے گرفتار سمجھ کر
تسہرے ہن جہا یا ترے تلوار سمجھ کر
چپ ہو رہے ہر صورت دیوار سمجھ کر

<p>دولت کو لیا سنے نہ بیکار سمجھکر پہولون کی یہ خواہان ہے تو زور دار سمجھکر بوسے لیے ہمنے ترار خار سمجھکر پھیکا سر سلطان پر اسی بار سمجھکر تربت میں ہم اعداسی چپی غار سمجھکر</p>	<p>تہا کام کا جو فقہ کیا منتخب او سکو کچھ مال بنین الفت بلیل مری نزدیک تعظیم تھی یوسف کی فقط جیلہ شرعی لی سلطنت دہرنہ درویش فی تیری کی اس رہ پر خوف میں تقلید پیمنز</p>
<p>آنی بنین دیتی وہ اسیر اپنی گلیمین دیوانوں کو پر یون کا طہر فدار سمجھکر</p>	
<p>آز مودہ جو ہے او سکو از نا کیا ضر جمع ہوتا بوت پر سار از مانہ کیا ضر کیوں بلاتی ہو ہمیں میڈ ہی انا کیا ضر سو رہی ہیں چین سی انکو جگنا کیا ضر واسطے غیر فکی اسکو چور جانا کیا ضر استغنین قتل عاشق پر چرمانا کیا ضر بڑکی آگی گھوٹی یہ ہی ٹھکانا کیا ضر دم نہیں سینہ میں اپنے دکھانا کیا ضر نامہ بر جوئی تجھے باتیں بنا کیا ضر محکمو ای جہاد زنجیرین پہنا کیا ضر قبر پر ہم بیکسون کی شامیانہ کیا ضر ریش جب لائی سفیدی و شین کیا ضر</p>	<p>بی اثر ثلے کالب پر روز لانا کیا ضر شہر سے چکر بیابان مرگ ہونا چاہی سیر و رہا ہی اگر یہ نظر غیر و سکے ساتھ خفگان خاک کی قبروں پر ہستہ چلو مال بخشا ہے خدائی صرف کر نیکی لیے قتل کو کافی ہے انا ایکا دہن کٹان در ملک او کی پہونچی ہیں کہ ہی بانسی مرچکا میں رخ سی باق اٹاتی ہون تھا صاف کدی جو خطی پڑھ کر کہا کیا یار نے ناتوانی سچی گین ہیں پاؤں کی خود پیر بان بیگھی چھائی ہوئی ہی شامیانکی خوں نوجوانی تک تہا زیبا خستہ و دھواں</p>

زار ہوں کیا کہ مردہ پہنچ غایب مجھ
نہدانی کی نہیں ہرگز شبِ وقت بھی
نزع کا عالم ہے اب تو دیکھ جاؤ اک نظر
منتظر کیوں بھی کہیںچے وہ جفا جو تیغِ ناز
خطرِ رخِ جاناں پہ کھلا اڑ چل اسی گناہ
گورین حق منانی کی لپی و تری ہوم
جب ہوا ی مطر کو کھٹک فحشِ قتلِ کین

دوست تو خالی خباڑے کا اوٹھا کیا ضرور
قصہ گو یوں سے کہو قصہ سنا کیا ضرور
بتلیاں تہہ چکین آنکھیں چڑا کیا ضرور
موت کو آنا ہے تو امی ہا کیا ضرور
جب خزاں آئی چمن میں شیانہ کیا ضرور
جانِ قابِ لبِ مین نہیں شانہ ہا کیا ضرور
کچھ تو میری بھی سنو اپنی سگ کیا ضرور

گوشِ سامع کو گرانِ طولِ سخن ہی اسیر
اختصارِ اچھا ہے بیون کا بڑھانا کیا ضرور

اشک ہیں یادِ رخ و زلفِ مینِ طیفانی
ہر ذرہ ہی سر و رخ نورانی پر
مرتبہ حسن کا تکلیف مین کٹتا ہی کوئی
رحم آیا و نہیں تقدیر بدل ہی میری
ناخنوں کی ہی جو ہر جاتنِ عریان پہ خرا
نومہ و مہر سے اسی بقا یام ہی بخش
میری خالق نے کیا محب کو دوبارہ زور
حادثوں سے نہ بلا امن بہت کی تدبیر
ہو کتا ہے کوئی آبِ دہمِ خمیرِ کامر
ایکدن ہی نہ بلا بحیرہ جان مین آں

کشتی عمر ہے دن رات روانِ پانی پر
ماہِ مالہ ہے تری چاند سی پیشانی پر
خوشنما کتنی وہ زلفین ہیں پریشانی پر
نونِ ابرو ہے لفظ کا خطِ پیشانی پر
نظر آتا ہے اتوجامہ عریانی پر
ایک کیا وہ ہیں ستار تری پیشانی پر
آگ کا جسم جو قاتل کی پیشانی پر
ابر نے برق گرائی مری بارانی پر
دم پہر کتا ہے تری زخمیوں کا پانی پر
ہو گئی عسر و کسر کشتی طوفانی پر

تیری تصویر نی کچھتے ہی وہ کی گرم نگاہ کر دیا بخت نی بی بال و پر ایسا کہ مجھی اثر سحر کہ کمان اور کمانجی اسی بت ہیں جو عشاق اور نہیں رنج ہی سامان	جان بہزاد جلی برق گری مانی پر ریشک ہی طائر سبیل کی پر افشانی پر ہی نشان بوسہ عاشق کا یہ پیشانی پر شاق ہی عیب کا دل و ربی زندانی پر
---	---

الفق ابروی خمدار میں دی جان اسیر
رکھ دیا سہنے گلا تیغ صفا مانی پر

جان دی ایک پری کی رخ نورانی پر خلق مرتی ہے تری تیغ صفا مانی پر اس طرح نقطی ہیں دیوان میں رومی رو صاحب ظلم کا افلاس نہیں قابلِ رحم غیر کو آب دم تیغ پلاؤ کہ مجھے کشتہ چین چین میں نہیں تہ تیغ ابرو و چادہ و قن و یکہ ہے ہی عاشق لیلیٰ القدر تری کیسویں شگون چشتا آگہی دست میں وں عاشق مژگانی جوتا یار کے مطلع ابرو کی تو معنی کدین نرم طینت کو نہیں کچھ اثر زخم زبان لحن داؤدوسی ہی لحن ہی جنکی بستر دیدہ کم سے نزدیکہ اشک گردا کو نعم	مردہ اوسے کامر تخت سلیمانی پر خون پیاسو کی گرگرتی ہیں اس پانی پر جیسے آفتان کسی محبوب کی پیشانی پر دل پیچانہ کوئی تیغ کی عسمرانی پر مینڈا ہی لڑو لسنے سی کیا فائدہ بچی پر بدلی گردن کی مرا خون ہی پیشانی پر ہی یہ نزدیک کہ لوار چلے پانی پر صبح نور و نور تصدق رخ نورانی پر تیرا ہون کی چلے لالہ پیکانی پر ناز ہی جبکو پڑا اپنی خندانہ پر کاٹے کیا خاک جو تلوار پڑی پانی پر وہ گلی کاٹتے ہیں تیری خندانہ پر جگہ اس دور کی ہی تاج سر سلطانی پر
---	---

کیوں نہ تو طول شب ہر سحر خیز دل کو
کچھ تعجب نہیں ہوتی تین چہرے پر
کہیں طرہ ہے یہ مونی سر زندانی پر
نقش تہا نام ترا ہر سلیمانی پر

ہی بہ پیش فکروہ ہی قابل تعریف آید

انوار سار سے نہ موقوف نہ خاتمانی پر

چاہیے مرزا نگاہ لطف قافلہ دیکھ کر
گوش گل لہر باغبان مست غواری عشق
سبھی ہم دو جسد و یک نفس ہیں سیکھ
نامہ میرا وہ جو پڑھتی ہیں کتنی ہیں مہرب
غم سی میں نگہیں بیان رنگ پر نہیں
لا جلی ہیں نخت مقل میں آنا ہی
آدمی کیا راستی ہی جانور کو بھی پسند
رہنی ہیں ستمنا میں تہا ربی نگاہ میں
چاہی شاعر کو اچھی طرح میں فکر پھر
کیا نہ میری طرح یہ بحر فدا میں لگی عز
دید صورت بھی نہیں نظارہ منی ہی ام
سی سہ کار و کی حاجت جو جگہ میں تو
ہی نہیںوں سی کی خوش خالی ای فر
تبع گردن پر چلی لیکن نہ کچھ اذہا ہونی
منہر ہی صحبت اجاب پر دل کی صفا

جان شاری کیجیے جلاؤ کا دل دیکھ کر
چاہیے رنگین بانی رنگ محفل دیکھ کر
دونوں آنکھیں نوابر کی مقابل دیکھ کر
پسک بھی دو کیا کرو گی خط باطل دیکھ کر
دام میں صیا کی حال عداوت دیکھ کر
موت پر جانی نہ عریان تیغ قاتل دیکھ کر
ہم یہ سمجھے سرور قمری کو آں دیکھ کر
کیجیے سمار میرا نہ دل دیکھ کر
بوتی ہیں دہقان میں ہر حال دیکھ کر
ہنس ہی ہیں کیا سبکسار ان دل دیکھ کر
شوق لیلی بڑھ گیا مجنون کو محل دیکھ کر
ہم یہ سمجھے صورت کا فور غفل دیکھ کر
کیا محل ہوں ہمارا گردناہ کامل دیکھ کر
محو ایسی ہو سکتے ہم روی قاتل دیکھ کر
آنکھیں روشن شمع کی ہوتی ہیں محفل دیکھ کر

اگر میں دلتی تہم ہی پیر تھا
سیر نورانی ملی پر سیچے لیکن روان
بازرگمارہ عقی ہی فروغ نہ
مجھ پایا سا کوئی حوالتا تخت میں نہیں
مثل جو ہر تہس نہاں فیض اشوق
ہی ہی تعبیر ہی نہ رات ہی تو یہ

لکبٹ نازان ہی سرخ ماہ کامل دیکھ کر
اک ذرا طرہ نگاہ یاسس سبیل دیکھ کر
راہ ہو لائیں چراغ غول منزل دیکھ کر
بیاکتا ہوں منزل وں ریا کا ساحل دیکھ کر
مرگ شئی نہا ہی ہو لاروی قاتل دیکھ کر
بیکٹ اٹھی ہم خواب طوق سلاسل دیکھ کر

سہل تھا۔ اکئی لی اپنی حصہ میں اسیر
جان کنی دی کئی محکوم شکل دیکھ کر

مال یہ دل عبت ہی بت خانہ جنگ پر
ترکان چشم یارہین امادہ جنگ پر
دل اپنا آگیا ہی اب اوس ہنرور پر
پیری میں سپید جوانی میں ہر سیاہ
ہین سخت دل ہی سنگ صاف چنگی نرم
وکیلی بھی تو اور کی ہی اتی ہون و حید
خہ گل ہی خواگاہ محو تجسیر یارہین
مضمون ہی بند ہی گل خسار یارہین
سکھن نہیں کہ حشر کی راہ ہون نہ عز
مناسبت ہون پر عزیز نہیں تہی نقد جان
دشمن یہ ہونہ فتح نہ چاہے اگر خدا

ہوتا ہی چور شبہ جو گرا ہی سنگ پر
کیا ہندسی کر نیکی یہ دہاو افرنک پر
طرہ ہی جسکی یاد خط سبز رنگ پر
رہتا نہیں زمانہ کہی ایک رنگ پر
نقش قدم رسول کی پرتی ہی سنگ پر
پیدا کری کھان ہی مثل خدنگ پر
کیونکر نہوینٹاک کا دہکولیاٹک پر
آتی چلی ہی اپنی طبیعت ہی رنگ پر
پیسین جو وہ خامری قد کی سنگ پر
دل ہی مرا کشادہ سجاد دست تنگ پر
کیا احمات دیزہ و تیر و تنگ پر

<p>مرہم لگائی کیا کوئی داغ پلنگ پر چلتا ہوں راہ دہشتہ ننگ پر زور و پیر نیل آہ ہیر پامنگ پر رکھنی دیا نہ پاؤں ہی اوستی پنگ پر جاتی ہے جان بادۂ باقوت نگ پر</p>	<p>بی سود ہے علاج داغ و راکا دریا کا بھی سفید نہ ترار رہے کس ترنگہ یروہ و اوسید کا دین کیسی شب وصال کہ پکا ہزار مشتاق نہ رہے بیگون چون وقت نزع</p>
---	--

ہند و بچوں کو دیکھتی ہم بھی چلین اسپر
دن لگنی نہان کا میلہ سے گنگ پر

<p>دی جگر اور ای خدائی جگر کھین خون ہو سکے بنجائی جگر نختیان کب تلک اوٹھائی جگر ہے یہ نزدیک منہ کو آئی جگر کیا جگر سے درے ملائی جگر بجھ دل روو یارائی جگر خون پٹی سیر ہو کی کھائی جگر اب جگر ہے نہ داغائی جگر میں دکھاؤں جو کر بلائی جگر پارہ سنگ ہی سچائی جگر دل یہ کتا ہے ہای ہای جگر کیون نہ زال جہان چٹائی جگر</p>	<p>سیکڑوں داغ تلک جائی جگر شدت گریہ میں یہ ڈورتا ہوں تو تو پتھر کا ہے نہ لوسے کا طیش دل نہ پوچھ فرقت میں لاٹے میں چار داغ آسمن ہزار یہ ہوا خون وہ ہوا پانی غم ہی محسوس تو کچھ عزیز نہیں مٹ کی پائی نجات صد مون روتی روتی ہو غمش تمام جہان یہ اوٹھائی ہیں نختیان ہمنے میں یہ کتا ہوں آہ آہ انجی ل یہ ہی ہی ہند جگر خوارہ</p>
--	---

سامنی تیرے تیغ کی ٹھری
گر میون سے تری ہی دل ٹنڈا

رستم ایسا کمان سے لائی جگر
کون بیقائدہ جلائی جگر

دل سے پائی اسیر جمنی خبر
چمن گیا غم سی ہا ہی جگر

تفوقِ مصلح دنیا میں ہی علی کو اسفل پر
دورِ اسبیت پر اہل تکبر پر ساڑ کھاتی ہیں
کمرار کو حاصل ہی نظارہ ان جنیون کا
کہا کیا حال توئی میری دردِ سہرا ہی تھا
کیا مضنون تیانی فی بروہم بسکہ مطلع کو
گمانِ ایک کو او سپر ہوا یا نیکی چاگل کا
سواری ات کو جب اس فخرِ شکر کی نکلتی ہی
ولا منظور ہی توبہ تو پھر اس میں خوف کیا
کئی ہر تو نام او سکا خریداروں میں بکھارو
کرو یا تیرے قاتل ہوں ہاں تنگ کی سنکر
فراقِ مریں گلزار کو مقتل سمجھتا ہوں
نظر آئی جولالی موسم گل سبز و زاروں میں
تری آنکھوں کی گردش یکسر کسک کہتی ہیں
دل صد چاک حیران ہی بہت کچھ بن نہیں
کل زارہ کھانا ہی جلاؤں گلستان کا

کبھی چھانڈ کئی بیگ کربان میں دل پر
دزدی ہیں یہاں کچھ ہی نہیں تو جگل پر
بجائے خشک آنکھوں کو ہماری چشمِ حول پر
جوت نامہ لکھا ہی اوسنی لوحِ صندل پر
مقدمِ مصرعہ ثانی ہو مصرعِ اول پر
یہ روئی ملکی ہم نکھین تھی باونکی چاگل پر
گری شہر ہوں دل پر وہ سانچ گونگی شعل پر
جو قاتل ہیں ہمیں کشتہ ہیں کام آہم کا کل پر
سناہی جیٹیاں الی گاساتی می کی بول پر
ہمارا اونکا جگر ختم ہی اس قاتلِ فصیل پر
گمانِ شاخ گل پر تیرے پیکان کا کوئل پر
گمانِ ہمو ہوا ہیں سرخ بوٹی سبزل پر
یہ پتلی پھر ہی جی اہ کس انداز سی کل پر
کہ شائیل کی لیتا ہی بہت اسوں کو کل پر
دل عشاق میٹھی جانی ہیں اس مٹتی کوئل پر

گل خندان ہیں جننی بسلوئی نغم خندان ہیں

نگار صحرای سنا کی ہی قاتل تیر تھی تل پر

اسیر اوصاف اس چاند رخسار کو لکھو نہیں

نگار نہر جنت کیون نہو دیوان کی جدول پر

اگرچہ آنی ہی عاشق کی جان ٹوٹوں پر
 گلی سی او سکی نہ آنی تھی تان ہونٹوں پر
 پلاؤ آب دم تیغ تشنہ کاموں کو
 جو سمجھے آپکی شیرینی دہن کا مزا
 وہ ایک بات میں کہتی ہیں لالہ فلک کو
 شب وصال چہری ہی مری قہری تکبیر
 جو چاند دیکھ کی او سنی پڑ ہی عای ہلا
 وہ ناتوان ہوں کہ میری صدا نہیں سنتے
 شب وصال یہ عاشق نی شوق چوڑی
 شکوئی ہلبشیرین تل ہی خال سیاہ
 پسند ناقد لیلی ہی نالہ محسنوں
 کیا نہ تیغ کی نیچے ہی شوق نظارہ
 سوای گریہ نہیں گو کہ کام صورت زرا
 کیا فلک نی خوشی کو یہ ہجر میں پامال

مگر ہی اب ہی تری دستان ہونٹوں پر
 کہ آ کی رکھد نی زہرہ نی کان ہونٹوں پر
 عطش سی پیر رہی ہیں بان ٹوٹوں پر
 شکر فروش لٹادی تان ہونٹوں پر
 زبان یہ تیر تو سر بان ٹوٹوں پر
 سمجھ کے لائے موندن دان ٹوٹوں پر
 شمار ہونی لگا آسمان ہونٹوں پر
 ہزار رکتی ہیں حباب کان ہونٹوں پر
 رہا رنگ مسی کا نشان ہونٹوں پر
 بجا ہی تلمش کری کا بھان ہونٹوں پر
 عجب نہ لائی حدی رباں ٹوٹوں پر
 نگاہ ہی رخ قاتل یہ جان ٹوٹوں پر
 ہنسی ہی ہی کوئی دم میمان ٹوٹوں پر
 کہ نام ہی نہ ہنسی کا نشان ٹوٹوں پر

جگر کی داغ نی اعضای تن کو پہونک دیا

اسیر کیون نہر ہی الامان ہونٹوں پر

شوق کفن بین ترک لباس شهبانہ کر
 رشتہ ہی درد دل نہ کوئی بکشتاہی حا
 قائل بین ایک غم سہی کل ہون غم کا
 اسی تیغ یار کاٹ مری سر کو پیشتر
 تھوڑی نون میں طفل جوان بین این پر
 سائل میں ہیں این میں سیال غم خیل
 بلبل جو تجھ سے ایسے بیکسین بختیان کی نا
 مارا کی داغ ہون و کہیں درد سہ نہ نو
 سوزون کی غزل ہو تو اپنی طبع میں
 رشتہ اور درو عشق بستی صحت ہی اسی طیب
 رکھ دست اخلاط کہیں سیری دوش پر
 انی ل حصول سستی و دیوانگی سی کیا
 رازق خدای پاک ہی اسی طایر نفس

ایہ پیش خیمہ ملک عدم کو روانہ کر
 چشمہ سپر کو رہی گوش زمانہ کر
 بندہ حق کا عزیز نہ مجھے خستہ اند کر
 اسی تیرا پہلے بھی کوشا نہ کر
 فطرت تیرے حال زمانہ کر
 طبع جا سگاز میں نہ مد فون خزانہ کر
 لاکھوں تین پہل و رکھیں شہبانہ کر
 اسی قصہ گو شروع تنکا زمانہ کر
 اغیار کی بین پہ نہ رسید خانہ کر
 سو بار کہہ چکا ہوں کہ میری دوانہ کر
 پوچھی کوئی تو نعرشش پاکابانہ کر
 غافل ہی تو تو کام کوئی عاقلانہ کر
 صیاد سی نہ تو طلب آب و دوانہ کر

اللہ نے عطا بخشی کی ہی جبین اسیر
 تجویز ہر سجدہ کوئی آستانہ کر

اذان گیر چڑھا و اہل مسجد کا نہ خون پر
 دل پر داغ پائل ہی قد موزون لبر پر
 وہ عہد نبوغانی ہی کہ روتی ہی نہیں آتا
 نشان کفر کا شوخیان یکہ موصو کی

چہری چلنی لگی گی نعرۂ اعد و اکبر پر
 تماشای یہ طلاس فری ہی صنوبر پر
 پدر کی قبر پر فسد زند و ختر گورما پر
 رشتہ کی جگہ دو بہت بنائی دوش آفر پر

نه گیسر او چو چتر بد کی شرط بود که بیلی ہی
 نہیں گننام عالم عاشق و تن وی چرم کی
 خبر تیار ہی عیان تنوگ پرده رکھی گھا
 دخی غلطی ہین اتی کہ اسکی کندہونی نے
 لیا بوسہ جو مرقا کا توشت تیار فی بار
 وہ طائر ہون کہی مضطر جو کوہ و بومین
 تعجب کیا اگر خون گ گردن آہ چلتا ہی
 کیا مغر و زانی حسن پران سا دہ رویو کو
 جو سنجیدہ ہین او کو کام کیا ایذا رسانی ہی
 او دہر خورشید محشر ہی دہر و اوع جلوت
 پنکر جب کلاہ سرخ وہ خورشید کو آیا
 کلاہ ہی کچھ تو حال اس میکدی کی بی ثباتی
 پریر کس سلیمان قدر کشتی کا یہ لاشا ہے
 یقین ہی کہ ہم مضمون برو شیر لکھین گے
 حزن ہوتا ہی او کی اسطی جو جکا ہوتا
 یقین ہی اب وہ ہوا گاہ میری رشک لکھی
 کہی احباب سی کوئی یریشان مغر ہوتا
 ترازنگ طلافی دیکھ کر چہات انکھین

خسارہ کچھ نہیں اب ہی او ٹھما د الو پر پر
 کھا نذران افست کی چڑھی ہین نام ذوق پر
 سنا ہی یہ کہ انکھین بگلی اہل شکر پر
 چڑھی ندی او تر جاتی جو ہوتی بارہ خیر پر
 چو ابر و تور کہا تہ او طالع فی خنجر پر
 پروں کو کول کر سایہ کیا صبا کی سپر پر
 سنا ہی یہ کہ رکوائی ہی اوسنی بارہ خنجر پر
 بنایا آئینہ تہر پڑین عقل سکندر پر
 کیا حملہ نہ شاہین ترازونی کبوتر پر
 بلا نازل حرارت کی ہی ہری اہل خنجر پر
 کہی پہنتی یہ ہینی لالہ ہولا ہی صنوبر پر
 کہ شیشہ روز باہی خستہ پینچای ساغر پر
 کہی ہین سایہ جو کولی ہوتی طائر بل پر
 قلم پر قسط دیا یا بارہ رکوائی ہی خنجر پر
 ہمیشہ چشم آئینہ ہے تر حال سکندر پر
 لکھا ہی جای کاغذ خط او ہی ل سمندر پر
 نہ بولین اسقد چلا کی مجھ بیار کی سپر پر
 گلی ہود و حریصون ہین اسی جسطح پر

جنگار ہتہای او کی استان بر سر اسیر اپنا

قدم کعبہ میں تھا جس شاہ کا دوش پیر

فراق یار میں مکروہ ہی چین کی بھار
جو دیکتا ترے بازو پہ نور تن اکبر
نمای عارض جانان میں گل ہیں سب مضمون
بغیر غم نہیں عالم میں قدر عشرت کی
کسی کا نفع ہی اس باغ میں کسی زیان
خزان وادی غربت میں دل ہی فسر
تمہاری سنبھل گیونی رخ پر لہرا کر
ہر آگ پہول گریبان کو چاک کرتا ہی
فقر ہن ہمیں کج فی ہے پیر ہن گندہ
نہو چو عالم پیری میں کچہ شباب کا حال
چمن سے تم جو چلے دفعہ خزان آئی
لباس سرخ پنکر حسین جو آئے دین
بناو یا مجھے طائوس سوز الفت نے
یہ لالہ کو چہر اسی باغبان نیا پولا

سپید داغ ستہ بدتر ہی یا سمن کی ہوا
تو ہو لیتی ام ہی سب اپنی نور تن کی ہوا
کمان سی لایٹیکا بہ گلشس تن کی بہار
خزان کی عید بہار ان سی ہی چین کی بہار
خزان ہماری ہی غسال کوہ کن کی ہوا
کہلائی غنچہ خاطر کین طرن کی بہار
نئی طرح کی دکھائی شکن شکن کی بہار
دکھائی تھے گھر سرخ پیر ہن کی بہار
پسند کسکو ہی کتاب و گلدن کی بھار
خزان کا دور ہوا گٹ گئی چین کی بہار
رہی نہ لالہ و نسرین یا سمن کی بہار
چمن ہی آج زیادہ ہی انجمن کی بہار
کہ داغی بدن سی ہوئی بدن کی بہار
کہ خون سر سی ہوئی روی کوہن کی بہار

۱ سیر میری سی قسمت کمان ہے بلبل کی

کہین چمن سے ہی بڑا کر مری سخن کی بہار

داغ کمانی سپکرون پہون کی چادر دیکھ
شب کو منزل پہنچنے علی کی سوی ختر دیکھ

مرقد احباب کو رویا میں مضطر دیکھ
زلف تک اپنی توستے کا زین گویا دیکھ

ہون میں ہمیشہ کہ میخانیکو سچا فنگل
 پر تو یہی اہل عالم کیا غافل پیشہ ہیں
 کیا کمون قسمت نہیں لڑتی کہ رہجاتی
 محفل محبوب میں ہیں یار ہی انیاز ہی
 باغبان میری خزان سی باغیں آبی خزان
 جانور تین قسمیں سران آخر کہ عاشق ہو گئیں
 گوری اوٹھتی ہی یاد آتی جنوں کی دلوں
 یوں تصور سی تری راتوں کو اور جاتی ہی
 ہونہ مغرور اور اپنے حسن پر وہ ساوہ
 در و دل میں نی کما او تو وہ کتنی ہیں کیا
 مر گئی پر ایک ہیں شاہ و گدا آیا یقین
 یاد آتی ہیں قدح نوشان رفتہ ساقیا
 موئی ابرو نے کیا ہے عاشق ابرو
 جب ہمارا لیکھا پیغام ہو لا ستمہ
 کیا طیبیوں کو خطہ آتا سن لاغور
 سر ہی سنگ آستان پر لب کمان سو کی جا
 تاب ضرب گل نہیں کہتا ہون میں نہ کہ مر
 لالہ و سنبل کی کس آکھون سی کیسین شیر
 تائب نظارہ ہو ہو کو کس طرح اتنی حسن

خوب رویا گردن پسنا کو بیسرد یکمکر
 کور و کیر بجاتی ہیں کیسی رینگہ و یکمکر
 گناہ میری سمت گناہی سوئی خنجر و یکمکر
 اک ذرا آنسو ہوا اسے دیدہ تر و یکمکر
 گڑ بڑی شاخون سی پتی زیرش بر و یکمکر
 سر و گلشن کو تری قد کے برابر و یکمکر
 کمل گیا دل وسعت صحرای محشر و یکمکر
 ہاگنا ہی جیسے شاہین کو کبوتر و یکمکر
 آئینہ او سکود کمانا ہی سکندر و یکمکر
 آئینکا محکو یقین اسے بند پر و یکمکر
 تربتین تنیکے میں دونوں کی بار و یکمکر
 دل بھر آتا ہے مرا لبریز ساغور و یکمکر
 تیغ پر کیا دل مرا لوطا ہی جو ہر و یکمکر
 باراجو آدمی آیا ترا گھر و یکمکر
 بیشتر پہر پر گئی ہے موت بستر و یکمکر
 کعبہ کی محراب ہو لے لیکار و یکمکر
 کدور کو کسی لگائیں جگو تہر و یکمکر
 روی گلگون و یکمکر زلف معنہ و یکمکر
 غنٹن ہوں جب جلوہ ترا سو ہی ہر و یکمکر

تشنگی شبیر کی جنت میں یاد آئی اسیر
آنکھیں بہر آئین ہماری حوض کوثر دیکھ کر

دی جان اپنی چشم بہت ہمیشہ پر
ہی مرگ کی دعا تو فقط اس خیال پر
بوسہ جو محب کو خال رخ بایکالے
بیجا ہی مین فی کوچہ قاتل مین جہ خطی
لاغر کیا ہن عشق کمر نے بیان ملک
ایکی بہار مین ہی یہ دشت طیور کو
تکلیف نہیں کہ خوف کری جوش شجر
مجزا تو ان کو دیکھنے آتا ہی وہ قمر
طاووس کی طرح ہن خرامان یہ اہل کبر
وہ آویجے کہ پیمین قریب ہی
ای بھر حسن ہی جو مقدر مین ڈوبنا
ہم صنف سی شکار کی قابل نہیں رہے
ہولی نہ ایک دن دل و شہی کو حشم یار
سوئی سے لاکھ طالب دیدار ہوں اگر

ہو فاختہ ضرور کتاب غنہ ال پر
موقوف ہی صال تہار احوال پر
چادر چڑھاؤں پہلوئی تو بلال پر
سہ چاہ آبدیدہ کہو تر کے حال پر
سجھوں سرک اوسی جو چلوں آہ بال پر
بلبل کا آشتیانہ ہی شاخ غزال پر
بیٹھی ہن مسم جزیرہ گرد لال پر
قدرت خدا کی بدستے عاشق بلال پر
انسان ہو کی مرقی ہن جو انکی جال پر
شبنم چین مین روتی ہی بلبل کی حال پر
ندی چڑھی ہوئی ہی ہماری خیال پر
صیاد خاک ڈال کی میٹھا ہی جال پر
اس ترک کا ہی دانست کیا غنہ ال پر
ٹہری نہ آنکھ ایک کی برق جال پر

خدا رشتہ بارگاہ سی نہیں اکسیر
پل ہے یہ قلم عسوق انفعال پر

پہنچی گئی یہ سہنے تری خط و خال پر
گویا عبا ہی سنہری دوش بلال پر

خیر سندی کیا عدو میں ہماری ہلال پر
 مسندی کیا غرض وہ مبارک پیشوا کہ
 اوس سرو قد کی زلف جو دیکھی ہیں یقین
 اللہ رے دماغ وہ دیتی نہیں جوجا
 جو بن نہ جو رکنا پیری کا پسند ہے
 ای چرخ دل کو خوشن آئیں دم زمین
 مافریہ دلون سی ہین عالی ہی جنگی قد
 بیٹھا ہی یون بخیل خزانہ لئی ہوئے
 منوی کمر کی باند بھی مضمون نئی نئے
 مجنون کمال ناقہ لیلی سے تیز رو
 سوز غم فراق سی پو چونہ دل کا حال
 ہی لکک عندلیب کی گلشن میں کچھ خبر
 پھنکا کسی کا تیغ اجل سی محال ہے
 دعویٰ کہی کیا تھا اوس ابرو کی سا
 کد و کہ اب مساب ہمارا ہی پاک ہو
 جبکہ تو نگروں سے مری آنکہ کس طرح
 لہو کی عاشقی ہے بیان جہ شاعری

رہتا نہیں زمانہ کہی ایک حال پر
 کما گیا اکو ہے کرم نہ ہواں پر
 کانا سمٹ کی بیٹہ رہا ہمارا مال پر
 عاشق سوال کرتا ہر دن و سحر ال پر
 جہی پڑی ہی آنکہ تھاری ہلال پر
 داغ ہلال دی مجھے داغ ہلال پر
 تصویر داغ کب ہی کان ہلال پر
 قبضہ ہو جسطرح کسی افعی کا مال پر
 باریکیاں ہین ختم ہماری خیال پر
 تو ہی سوار کیوں نہیں ہوتا مال پر
 کیا سبز ہو وہ برق گری میں ہلال پر
 دو لون پڑک ہی ہین ترخیل جلال پر
 رکتی تھی اسکی ضرب زرد پر نہ ڈھال پر
 یہ وجہ ہی جو اوٹتی ہی انگلی ہلال پر
 آیا ہے آفتاب قیامت زول پر
 نازان مال پر ہین میں اپنی کمال پر
 قائم زمین شعر ہی شاخ غزال پر

پائی یہ فال شاید شمشاد سے اسیر
 قبضہ ہمارا ہو کا کسی نو نھال پر

قاتل ہی تری زلف گوگیر کی زنجیر
دیوانہ تو میں ہوں کف مشاطہ میں وہ زلف
بہولی نہیں ہم عالم وحشت میں عباد
ہی ذکر کسی زلف کا ہر وقت زبان پر
معلوم ہو آپکا زر گر ہے ہوس
رحم آگیا جب کا کاشان چرخ پہ دیکھ
رہتی ہی بگڑتی یہ وہی بدعت ظالم
ایذا نہیں دیتی مری پاؤں کو سلاسل
ای آہ کسان ہے وہ تری قوت پاؤں
لکھتا ہی سلم بسکہ تری زلف کی معطر
ہوں مجرم الفت مری نعرہ زنی

شمشیر کی شمشیدی زنجیر کی زنجیر
غیر وں کو ملی ہی مری نقد پر کی زنجیر
چلنی میں صدا دیتی ہی تکبیر کی زنجیر
ہو کیوں نہ مسلسل مری تقریر کی زنجیر
لایا ہے بنا کر زر اکسیر کی زنجیر
بہاری نظرائی مجھے اس پر کی زنجیر
ٹوٹی تو بنی آہن شمشیر کی زنجیر
جیسی کسی دیوانہ تصویر کی زنجیر
تو مجھ سے نہ درخشاں تاثیر کی زنجیر
ہر سطر مری خط میں ہی تھوہر کی زنجیر
ہو پاؤں میں اوس زلف گوگیر کی زنجیر

اندیشہ اسیر اس اپنی ہی جاکو اجل سے

اور وں کو ملی گی مری نقد پر کی زنجیر

امید زندگی کی ہو کس عتقاد پر
موقوف تھا حصول جنان عتقاد پر
جو بختہ کاری وہ تو واضح پسند ہی
تو فی تو ایسے مال ہزاروں کئی تلف
وہ لوگ میں کن ہی اپنا شریک حال
گھر کیسی کسی دور فلک فی کئی خواب

آمادہ چار خطہ ہیں ہر دم فساد پر
پہونچا میں اس کینہ سی بام مراد پر
چپکا زمین پہ جو شہر آیا مراد پر
ای مرگ جان دون تجھی کس عتقاد پر
خون ہی ہماری جسم کا جسے مراد پر
گنبد نمک نہیں کس عتقاد پر

بہاگین ہمارے دل سی نہ کس طرح دوست
 مارا ہی بھکویا نے کتنے سے خیر کے
 اسی چشم تر نکال نہ طفل شکر کو
 حرفوں کا اپنی کلفت دل سی یہ حال
 بیمار خط سبز نہوگا کبھی صحیح
 اچھا کیا اگر نہ اون آنکھوں کو دل آیا
 موج خطر سی کشتی می آشنا نہیں
 ہی عالم جنوں میں بیابان بھی چین
 اسی دل زیادہ تجھے نہیں کوئی مجتہد
 اکثر کلام حق میں ہی ذکر غم حسین
 مطلب بیاض گردن مینا کا ہی و
 منکر ہماری آہ کی جو کوئی تہی جو

باند سب ہوئی کمر ہے یہ مومن جہاد پر
 خون حسین گردن ابن زیاد پر
 لازم لگا قہر نہیں خانہ زاد پر
 گویا کسی نے رگ پھرک دی ہلا پر
 مرہم کمری گا خاک اثر زہر باد پر
 گھر سو نیتا ٹھکون کو میں کس اعتماد پر
 جب دیکھے روان ہی یہ باد را پر
 شمشاد کا گمان ہے ہر اک گرد باد پر
 اپنا لو بس عمل ہے تری جہاد پر
 موقوف کاف پایہ نہ یا عین باد پر
 ساقی کیلے گا کیا یہ کسی کم سواد پر
 نازل ہوئی ہوا کی بلا قوم عاد پر

بت برہمن کی کام نہ آئی کبھی اسیر

دل او میں سنم کو دیکھی کس اعتماد پر

قتل کرتی ہے اوس قمر کی نظر
 آنکھ کیا بند ہو گئی اپنی
 مات اوس کی عیان کمر معدوم
 تیغ ابرو سے یا تیر مرثہ
 آنکھیں دیکھیں تری دماغ ہوا

تیغ کی تیغ ہے نظر کی نظر
 بھر گئی ہے ساری گہر کی نظر
 جس طرح چشم بی بصر کی نظر
 صورت آتی نہیں مضر کی نظر
 کیا ہے نامہ بر کی نظر

ہم ہنر پیشہ دیکھتے ہیں ہنر
چاند سنہ دیکھتے تو در پردہ
قدر آفتاب کی جانتے ہیں ملک
لطف معشوق سہمی عاشق کو
دوست دشمن کی جسے پہر گئی آنکھ
دیدنی ہونہ جسا جلوہ حسن
بگئے چرخ سے وہ ہی خوف

عیب بین ہوگی سنے ہنر کی نظر
کہ نہ دیکھتے تھیں تیر کی نظر
جو ہری رکھتی ہیں کھڑکی نظر
ہی کتان کو چھری تیر کی نظر
ہی ادھر کی نہ اب او دھری نظر
خاک دیکھتے اوسے بشر کی نظر
جس سی سید ہی ہی وں تیر کی نظر

قدرت حق ہے چشم بار اسیر
ہی قضا کی نکتہ قدر کی نظر

ست ہیں بہت حسن ساقی گلہام پر
خط ہی کیا صبا دھیری چہرہ گلہام پر
ہمزہ پیرا ہنر فوطی کرتی ہیں کفر
کیا ہوا بوسہ جو ہنی او کی عاجز کیا
چاند مانی کی طرح قربان ہوا پیرا کیا
دیکھتا ہی ایک دن آخر زمین شہر ہوا
ساقیا فصل گل آتی طاق بر تقویٰ کا
جانتا ہوں کلنگی کیسوی کی میرا ہی جو
کثرت عصیان ہی لڑا کیسوی سنی سفید
کیا ہلوہ شوق کیوں کی تائیں لڑا شکار

خط پشت لب نہیں مینا ہی این جا پر
بلبلوں کا دم بڑک جاتا ہی اس گلہام پر
رہتی ہے اپنی نظر آغا زمین انجام پر
فرض ہی تعظیم صحف صاحب اسلام پر
بال کھولی چاندنی میں جبے ویشی بام پر
کس کو آتی ہے سواری بلق ایام پر
آنکھ زار کی بویا ب پڑتی لگی ہی جام پر
لام باندھا ہی اوسنی ہی چڑائی شام پر
ہی عجب گدھن اندھیر چاندنی ہی بام پر
گور سبزہ چر رہی ہے تربت بہرام پر

شمع کا جلوہ مبارک تسکو پروانہ زوی
جب لگایا تہ او س رخ رشید فی السد لوی
کون او س رخ ش چشم کی غم میں نہیں مرو کی
ہر او س رخ کی مقابل ہو تو ترک اس
کیا عجب مٹی جو بعد مرگ ہو خاک شفا
صبح جا کر دیر میں دیکھا فروغ رویت
تل نظر آتی نہیں ہیں او کی ابرو کی تیر
مر گئی ہیں ایفت چشم لب پستانین ہم
ای تبو فرصت غنیمت ہی کرو حاصل ثواب
ای حزن و مل کی شب چری تیری ادا
سبزہ بیگانہ باغ حسن کی تلمیہ دو

دل ہی مجھ کی کش کا پروانہ چراغ جاگ
صبح روشن کا ہوا عالم چہر کی شام پر
دیکھ لو چایا ہی جالا دین بادام پر
کاکڑ کر سر کو چڑھائے نیزہ ہر اک پر
جان دیتا ہوں شہید کر بلا کی نام پر
روشنی رکھی خدا کی گھر میں ہمیں شام پر
ہندون کی ہی چڑھائی کعبہ اسلام پر
خاتمہ دینا انار و پستہ و بادام پر
ایک بوسہ ہکود می الو خدا کی نام پر
کیون کر باندہی اس فریاد بی ہنگام پر
باغبان کا ہی گمان ہکوتری ہجام پر

کیا ہوا حاسد جو مجھ کو زشت کتنی ہیں اسیر
طعن اہل کفر کیا کرتے نہیں اسلام پر

ہے کس کو تاب غیر کا آزار دیکھ کر
قری ہی سر و سر و قریار دیکھ کر
عشرت قبول کی نہ کبھی اختیار میں
وحشی وہ ہوں جو دست سی یا عین شہن
ہی شوق قتل عام یہ ولین بہر اہوا
ہر طرح تیری حسن فی عادت کیا جان

ہوتا ہوں زرد چھترہ نہ باز دیکھ کر
گل عندلیب پول سا رخسار دیکھ کر
آئی ہمیں تو فقہ دیوار دیکھ کر
بہا کا ہجوم مردم بازار دیکھ کر
او شقی ہیں زور خراج دہ تلوار دیکھ کر
دو چار سسکی مر گئے دو چار دیکھ کر

ورتا ہوں میری طرح نہ حالت گرتی تہ
 رفتہ ہماری آپکی الفت میں طرغی
 ہم اور قابل ہوت ناوک مدہ
 موسیٰ میں اور مجہ میں ہی جی حسن باری
 پایا نہ اس چمن میں کہیں عشق بی طمع
 کیا شک ہے کہ گرتی ہیں اشک اپنی فصل
 حسرت کیا انہیں کسی شک سیج کے
 موسیٰ کا حال کیا انہیں معلوم طور پر
 کاری مری جگر میں ہن کس درختہ زخم ہن

آئینہ کو دورہ آئینہ خسار دیکھ کر
 رکھتے گنا گنا کیان سر بازار دیکھ کر
 کینچو کمان ابرو سے خمدار دیکھ کر
 میں شکی مشتری خریدار دیکھ کر
 بلبل ہے گرد گل کے تو زور دیکھ کر
 اوسکی گلی میں موتیوں کا مار دیکھ کر
 رہ جاتے ہیں فلک کو جو بیمار دیکھ کر
 اسی اہل وید خواہش دیکھ کر
 روتا ہے خونی یدہ سو فار دیکھ کر

ہم کیا اسیر مفتی وقاضی بہک گئی
 اونچی دکان حضرت خاں دیکھ کر

خلوت میں ہوں چڑھاؤ نہ اہل فاق
 انکار وصل پر او نہیں انکار وصل ہے
 لکھتی جوب خط میں کہیں عہدہ وصل
 سانی گیا وہ شمع کمان سیکھتی کمان
 احباب کا مزاج غاصر سی کم نہیں
 بی استعارہ دل کو بھی علوم حکم رب
 رشتہ جو مجھے کاٹ کی چلتی ہیں دہن
 کتا ہے کوئی شوق و عشق کو جدا

دیکھو اوڑی اوڑی کہیں بٹنی عاقبہ
 بڑبٹا ہی اشتیاق بیان اشتیاق پر
 مرہم لکائی مری دل غنہ ساق پر
 رکھ دی وہ لکائی غنہ ساق کو طاق پر
 درپردہ اختلاف ہی میں لکھتی
 سو قوت مری دھن جنت طاق پر
 کاشی کا کیا کمان ہی مری جنت طاق پر
 اخذ ہی ایک سرور لکھتی اشتیاق پر

<p>ہم تو او ای مہر میں تھی ہین تقدیر ہوا کینچا ہی دشمنو کی بھی ایذا سی ہمیں بات چنتی ہین ہول و حل کی لیکن کمان مصحف کی میگردی مین جگہ ای سپرد وہ پانچھی اوٹھا کی اگر طور پر چلے روز جنون مین کوہ تو کیا ہی اون جو</p>	<p>راضی نہیں ہے دختر زخو و طلاق پر باز ہی ہی دوستوں نی مگر کیوں نفاق پر دل لوٹتا ہے کاوش خاں فراق پر بت کا مقام خانہ کعبہ کی طاق پر پروانہ شمع طور ہوئی شمع ساق پر جاؤں شلنگ بہر کی فلک کی راق پر</p>
--	--

کچھ تو اثر کیا ہے مدہ آہ نے اسیر
 چلتی لگیں ہین اب تو وہ کچھ کچھ سیاق پر

<p>شہرہ قد جانان کا جو سن پائی صنوبر میخانہ ہی گلزار نہیں موسم گل مین وہ سردا اگر باغ میں گلشت کو آئے گلزار سے آتا ترے کو چین مقرر ہی رہت تو یہ بات کہ آگی تری حد آئی تھی تو کچھ تھکا تھنا چن مین گلشت گلستان سی ہین چہر مین کام کم صحن گلستان سی نہیں سینہ ہمار تیرا قدر عا اگر او سکون نظر آئے کیا فاست محبوب کا دیوانہ ہی سی لپتی ہے ہر اک فاختہ جمشید سی مگر</p>	<p>خجالت سی ابھی خاک مین اگر جامی صنوبر دیکھو قدح لالہ و سینیای صنوبر کو کو نہ کری فاختہ بالائی صنوبر مجبور ہی لیکن کہ ہے شل پائی صنوبر بدنامی کا جہنم ابھی سر پائی صنوبر نکلی ہو س گل نہ تنہا سی صنوبر ہی شوق گل و لالہ نہ پر لوی صنوبر پہلو کی عوض اغ ہین ل جامی صنوبر گلشن مین بگولا ہو یہ چکر ای صنوبر ہی نہر چن سلسلہ پائی صنوبر پر نور ہے کیا بادۂ مینای صنوبر</p>
--	--

حسن رخ گل دیکھتو بلبل کی نظر سے
 رعباوس قدموزوں کا جو چہا جا چین
 صدمہ ہی عجب قمری بلبل پہ خزان میں
 طاعت کا خیال آئی گلستان میں جنگو
 کیا اوس قدموزوں کا اسی عشق ہوا

کہ دیدہ قمری سے تماشای صنوبر
 کیوں بید کے مانند ترانے صنوبر
 ہی غفلہ نہائی گل و وای صنوبر
 مسجد کا منارہ ابھی بنجاسے صنوبر
 ہی سو کہہ کی کاٹا جو سراپا ہی صنوبر

عاشق ہین اسیر اوسکی قدرت کی ہم تو
 قمری کی طرح کون ہی شیدا ی صنوبر

کہی تو مہربان ساتی ہو رند لاو بالی پر
 کیا موتوف توفی قتل لیکن خلق ڈرتی ہے
 نہ میر کا نسا بیابان کج نہ میں سبزہ گلستان کا
 کیا بی سایہ پیدا قامت پر نور احمد کو
 یہ سمجھا مری میں جیسی گہو ن نشین جن میں
 جلا میں جن ہ سرزمین لپٹ کر ایسی سونے
 نذرند اسی ابلق امام مجکو میں ہ سبکس ہوں
 نہیں کی طل گران درکار کچھ ہین نذر لاغریوں
 خداجانی کہ کیا اس جال میں کرام سمجھا ہی
 دکھایا بزم میں کیا اوسنی اعجاز میحائی
 نہیں لازم پر غنقا میان یار کو کہش
 عجب ہمیش ہی رخ عکس تک جہانین

کہان تک قفل صندوق شراب پر لکھا ہے
 گمان مار مردہ ہی تری بندوق خالی پر
 کبر باد ہی کیوں گردوں میری پامالی پر
 یہی ہی حجت روشن خدا کی بھیشالی پر
 جگہ مزدور نے پانی جو تیری قصر عالی پر
 سجا ہی دل کو میری رشک تصویر نہالی پر
 کہ ساتوں چرخ سر دہشتی ہین سر ٹھانی
 قناعت ہی سجھتی بس اک میکی پیالی پر
 گرا پڑتا ہے جو مرغ نظر غنکی جالی پر
 ہونین جاندار تصویر میں رکھا پاؤں کی
 عجب ہی شاعر دکھنا ز مضمون خیالی پر
 گواہ آئینہ دل ہی تہا ہی بھیشالی پر

یقین جان اسکو تعالیٰ اوسو دینے ہو جائے
میسر ہو اگر دولت تو میں سمجھوں اوسو ماتم
لب شیریں کی جیت سنی بال ہیجی نمی شیریں
فراق یار ہو چشم من گہر کاٹی کما تا ہے

گلا جس اوزر رکھد نہیں تیری تیغ ہلالی پر
یقین ہو افسو و کئی تار کا ساک لالی پر
کہ طوطی ہر کما تا ہے مری شیریں مقالی پر
گمان شہینستان کا ہی بجگو شیر قالی پر

اسیر اوسکا گرم درکار ہی بخشی تسی چاہی
نہ راہ پر نہ سے موقوف رنڈ لا ابالی پر

موت آئی ابرو سے بت بی پیر دیکھ کر
خجالت ہوئی یہ حالت تغیر دیکھ کر
قرآن کی نقل کرتی ہیں قرآن حطرح
لوح جبین ہماری جو مرقوم ہو چکی
محبخت جان کی پانچ آتی نہیں جل
خالق نے رکھ دیا سر انسان پہ عیش
سمجھا کہ پہر جناب میں ہوا دخل یا رکا
کہتی ہی موت گور کی پستی قریب ہے
قاصد پھر آیا کوچہ قاتل سی وٹنی پاؤں
وہ صید ہوں کہ تن میں لہو اتار ہی جو
رستم بھی ہو تو اوسکے نہ ٹھہرن کہی قدم
نظارہ باز تما جو میں اوس حسن شوخ کا
خجالت سی سہل وٹنا نہیں سکتی ہی فاختہ

کشتہ ہوا میں دور سی شمشیر دیکھ کر
حدا وکٹ گیا مری زنجیر دیکھ کر
تصویر کینچے تری قصہ ویر دیکھ کر
روئے ملا کہ خط قفد پر دیکھ کر
ڈرتی ہے تیری بات میں شمشیر دیکھ کر
تکلیف یہ فلک کون دی پیر دیکھ کر
عارض پر اوسکے زلف گر دیکھ کر
منعم ہی شاو رفعت تعمیر دیکھ کر
کہ لی کہ بے قتل کی تعمیر دیکھ کر
صید آنگٹوں کی ترکش پر تیر دیکھ کر
اوس بگم جو کو دست پشہ شیر دیکھ کر
چھنکی پلک نہ برق کی تنویر دیکھ کر
بہاری ہمارا طوق گلو گیر دیکھ کر

آخر کو آسمان ہی ہوا مجھ سی سرنگون
 بیکس نہ ہوں کیا دل قاتل کو بھی نگار
 پیکان کی زخم کی بھی مطلق نہیں خبر
 رسوا کر دی کہ تو رسوا ہی ہو کے تم
 سمجھ نہیں ہی دولت دنیا میں خاک نفع

تقدیر کو موافق تدبیر دیکھ کر
 حسرت کی آنکھ سے تر شمشیر دیکھ کر
 کہا یا فربہ راستی تیر دیکھ کر
 کرنا ہماری لاش کو تشہیر دیکھ کر
 کہنہ لباس صاحب اکسیر دیکھ کر

میں آپ جاگی ملیٹ رہا قبر میں اسیر
 چندی اہل کے آسنے میں تاخیر دیکھ کر

ساقی پکارتا ہے یہ می کی سبیل پر
 پیاسا وہ ہوں بہشت میں رکھا اگر قدم
 تمنی وہ گوش آدم خاکی میں کدیا
 راحت ہی غم جو فضل خدا ہو شریک حال
 اوقات کا نہ حال غریوں سی پوچھئے
 جب رنج کا ہوا بھی غربت میں سانا
 ہر تباہی میری دیکھو نکی ساتھ یون سلم
 ناسخ دماغ کرتے ہیں ہمسایہ اربیل
 انجم فلک پہ دیکھ کی سمجھا کلیم دل
 و خون پہ میری چرخ و فی کیا نظر کری
 ماتہ آئی اوس سی حال کا دل نہ تو بہت
 مجرم و ہونے عازم خبت ہو میری روح

بنت العتب حلال ہی بن اسبیل پر
 چہرہ ملائکہ کا ہو اسبیل پر
 جو راز آج تک نہ کہلا جبرئیل پر
 آتش میں گر کے پرچہ آئی خلیل پر
 ہی زمیست زمان تو شہ و آب سبیل پر
 رویا میں جلال سلم ابن عقل پر
 حبط رح دست کور ہو دوش لیل پر
 اپنی نظر ہی قصہ اصحاب فیل پر
 فرعون کی سپاہ ہی یہ رود نیل پر
 سیر جناب حرام ہی چشم بخیل پر
 قانع ہوں میں ضعیف خدا ہی فیل پر
 سدرہ سکے نیچی فرش عکین میریل پر

یہ خسرو بہار کا ڈنگا ہے قیل پر ساتی نظر ہے کسکو کثیر و قلیل پر غالب کیا طیور کو اصحاب قیل پر اپنی نظر ہی فضل خدای جلیل پر پچلے سے چوٹ پڑتی کبھی سحر جیل پر	او از عہد و ابرسیہ می کشو بنین دی جہت قدر کہ شیشی میں موجود ہو سزا چاہی جو وہ قوی پھنچو نکو فتح دی دسمن ہوئی ہین در پی ذلت تو غم بنین ہے صبح کوچ اب تو ہو بیدار غافل
--	--

ہو گا اسیر اور بطیون سی کیا علاج
عینے نہ ماتہ ڈال سکے مجہ علیل پر

تہی صاف کسی جمن کی تصویر کہنچی جو تری دہن کی تصویر تب کہنچے تری بن کی تصویر محتاج ہے پیر بن کی تصویر کہنچی ہے شکن شکن کی تصویر گہر میں نہ ہے جمن کی تصویر کب زنج ہوئی ہرن کی تصویر جس جا کہ ہو کو کہن کی تصویر ہی پیش نظر وطن کی تصویر کہنچی تری بانگین کی تصویر	دیکھی تری انجمن کی تصویر مانی نے کیا سکار غفا لی آئے گلوں کا رنگ نقش عریان ہے جہان میں کون والبتہ زلف تھا جو مانے دگیر وہ ہوں کہ دل ہی خواہا آفت سی بری ہین اہل جہا مانی ہو و بین شبیہ شیرین غربت جمن ہے کس کو رنج لی نوک کی کیون ملک مانی
---	---

مانی ہی اسیر فکر اپنی
کیونکر نہ کبھی سخن کی تصویر

ہو دسترس جواو سرخ گلگون کی پیر
 ہلکی نظر ہی آہ جبل الوریڈ پر
 مارا ہی یارنی مجھے پاس رقیب سے
 قاتل کی تیغ سی کوئی چچا ہی رخت تن
 قاصد کمال لاف نہ یہ شیرا فریب سے
 صاحب معاف کیجی میرا کہا سنا
 آیا یہ صیام نازی ہو اوہ ترک
 پیاسا وہ ہون گزین پیوں آب تیغ ہی
 تابع کو اپنی اور ستا نہ آسمان
 قاتل کہی تو قصہ نہ ماسے کا چاہی
 جام شہاب آکو علی الاتصال دے
 ابرو دکھانے یار تو دل کی گرہ کھلے
 ہر گزین نور محمد برابر ہے جہ طر
 دنیا سے کچھ غرض نہیں ہکو مال کیا
 امی ترک خون زخم سے طوفان بیاہو
 چوری لگاؤں دل کی مین کیا زلف یار کو

چادر چڑھاؤں پہو لون کی قبر شہید پر
 روتا ہے خون زخم گلوئی شہید پر
 خون رضا ہے گردن مامون شہید پر
 ہی استین چڑھی سوئی قطع و برید پر
 او سکی تو دستخط نہیں خط کی رسید پر
 آجائے نہ غیر کی گفت و شنید پر
 تیغ و گلو کی اب ہی ملاقات عید پر
 بیہوش دہان زخم سے لعنت نیرید پر
 یہ پیر محمد بان نہیں ہوتا مرید پر
 لالہ او کاہو ہے مزار شہید پر
 ساتی عمل خدو رہے ہل من مزید پر
 موقوف فضل کی ہی کشائش کلید پر
 احسان ترا ہی ایک قریب بعید پر
 نازل بلائی خانہ رہے زن مرید پر
 ر و مال تیغ باندہ گلوئے شہید پر
 رکھتی ہی ہاتہ رخ سے کلام مجید پر

حیدر کا نام نقش مری دل پر ہے اسیر

ناو علی کندی سے نکلی حسد نیر

اوڑ کے خانے نہیں کس نو کو تو دھار

رہ خط باز کو گستاہوں میں خطر دوچار

آخری وقت کسی فی مجھے کیا یاد کیا
شوق نظارہ ٹہرتی نہیں تیا گھر میں
محتسب بادہ پرستوں کا ہو کیا نقصان
گو کہ باران سی ہوئی سرد مری خاک لحد
بحر الفت ہی مگر ہی کوئے خونین دریا
لعل و یاقوت کروں کیا کہ نہیں بھگو جنوں
قید سی میری پھر کنی نے چڑایا بھگو
کشتی بادہ تو دیتا مجھے ساقی پر غیر
دینے ترے کیا کب نہ تلاطم بریا
ای فلک تا کجا ظلمت شبہا می فراق
ساقیا دین ابی اک جام کی قیمت میں بچے
کس طرح فوج دو خندان ہو جاننا زکی
دزلک گھر سی کی وقت نکلتے نہیں وہ
ملک الموت جو آتی نہیں منظور یہ ہے
ہوں وہ طائر کہ نہیں ضعف سی بھجیں کچھ

بھکیاں آئین دم نزع پر لبر دو چار
روز اوس کو چین تو رہتی ہیں بھگو چار
ایک ٹوٹا جو سبوں سنگتے ساغر دو چار
اب بھی دھونڈو تو نکل آئین کی انگڑو چار
غرق ہو رہتی ہیں ہر روز شناور چار
منجھو مکو مبارک ہوں یہ پھر دو چار
دست صیاد میں باقی ہیں فطیر دو چار
مانع خیر موئے بڑگئی لنگر دو چار
ہر محلے میں نہ کس روز گری گھر دو چار
چشم مشتاق کو دکھلا کہی اختر دو چار
گلچ بھگو اگر آجائیں میر دو چار
ایک دو کرتی ہے وہ تیغ دو پیکر دو چار
طالب دید کہڑی رہتے ہیں ہر دو چار
چہچ دکھلائے ہمیں اور مقدر دو چار
استخوان جسم میں دو تین ہیں ہر دو چار

چشم تررو کی بھگو دیتی ہی ہر دم جو اسیر

شب کو تا صبح بدلتا ہوں میں بستر دو چار

حال کچھ اوسکے دہریا ہی نکھنا بہتر
کینہ در کینہ پنہان سی کرین دل خالی

اس مٹی میں ہی خاکشوی ہی سنا بہتر
زخم بگڑے گا نہیں چور کار ہنا بہتر

سبح کیا کرتی ہو رونی سی مری آنکھوں کی
 نازک اندام ہو تم پہولون کا زیور پہنو
 منحصر سپہ سہنے کچھ راہ خدامین دینا
 ہوس حلقہ جنت میں بند پوش رہے
 دفن ہو شہر خموشان سی الگ لاش می
 شعلہ رو آگ ہیں ہی کام جلا نا انکا
 اوکی مرضی سی ہی مطلب حق باطل کیسا

یہ تو ناسور میں کچھ انکا ہی ہنا بہتر
 نہ تو سونی کا نہ چاندی کا ہی گنا بہتر
 ہاتھ اسواسطی بائیں سی ہی ہنا بہتر
 کبھی ہنسی کوئی بلبوس نہ ہنا بہتر
 مر گئی پر ہی جد سب سی ہی رہنا بہتر
 پاس سی انکی ہی کچھ دور ہی رہنا بہتر
 جو سکے یا مچھی چاہتے کت بہتر

فرصت فکر نہیں تو نکو شعر اسیر
 نطق بیجا سی ہی خاموشی ہی رہنا بہتر
 رویف زای معجمہ

کھلشن میں کیا کروں میں بانغیان دراز
 جاوہ ہو دشت میں کہ خاک پر ہو کھلشن
 اسی شمع ہو خموشی نکو سوز دل بیان
 تنجو نہیں زوال زما نیکی ہی زوال
 زخمی ہوں بوسہ لوان میں گھر چشم بلیکا
 دیتی سپہ بزم کی ہر دہن خم کو جو آب
 کی بالی بہرہ دل کی پناہ نہیں کوتاہی
 ناسور دل بہرہ گی نہ مریم کی پیمان
 پانچ اس نخل نکلیا خاک اسی گدا

غنچہ دہن دریدہ ہی سوسن بان دراز
 دو لون سی ہیں زیادہ مری سیرانی از
 کوتاہ شیب ہی اور تری و ہستان از
 رستی ہی تیری طلسم کی اسی آسان دراز
 سوئی ہر دہن صورت نوک سناج دراز
 قاتل کی تیغ تیز ہی کشتی زبان دراز
 بارب ہو عمر کیسوی عنبر نشان دراز
 لازم ہیں ان کو نوک لی رستیان دراز
 دست طبع نکو طرف آسمان دراز

ہیٹھا ہون زیر نخل سیانچ میں تیرے
تن میں نہیں ہے جان کر صوت سب
کیونکر بنی نہ قبر جنوب و شمال میں

سر پر کچا ہوا ہی عجیب سا زبان وراز
دست طلب ہی جانب پیر معان وراز
ہی نخر شہر قشعر بے چین صحن مکانی از

بیجا ہے فکر کو تھے عمر کی اسیر

سہ دامن غنایت پیر معان وراز

ہو گئی تھر شب وصل کجی کی آواز
سینہ و دل سی تیرا تیر جو سن سی گذرا
قدرا داز کمون کیون تری چشم کو میں
لنترانی کو ہی وحدت فی بنایا ارنی
پیر و منزل ہی جہاں قافلہ اتر ہی نہیں
مرکئی سب شب فرقت میں الہی شاید
چمکی اوس شمع کی کو حسین کو تریوچ
جانی ہی خواہ کبہ یار میں پروردی ہی آنکھ
کہ کھڑا ہی تن خشک میں یون ضعیف عضو
دوست دشمن کو ہوتی سرسہ مری غلخت
مر گیا یار نے جب دور کی پٹ بند کی
کان کو چاندنی کا پھول بنا دیتی ہے
سرگین چشم کو کس طرح سنجھو کیسے
الفیت موسیٰ کمر ہی سبب نالہ کشتی

اوڑ گیا جی جو سنی مرغ سحر کی آواز
صاف آئی ملک الموت کی پر کی آواز
نہ سنی آج تلک تیر نظر کی آواز
ہو گئی ایک ادھر اور او دھر کی آواز
کان میں آئے لگی کوس سفر کی آواز
نہ مودن کی صد اہی گجی کی آواز
دم پر داز نہ آئے تری پر کی آواز
کہ جگا دے نہ اوسی پای نظر کی آواز
جیسی آندہ ہی میں ہو اور اراق شجر کی آواز
نہ صد اخیر کی باقی ہی شب کی آواز
ہو گئی صورت قیامت بھی در کی آواز
کشتی روشن ہی مری شک تر کی آواز
بند ہو جاتی ہی شرم سے بشر کی آواز
دی رہی سہے گھڑی او سکی مری گوا

نالہ کش ہجرین رہتا ہوں شبِ روز اسیر
خستہ کیونکر نہو مجھ خستہ جگر کی آواز

ردیف سین مہملہ

بیل کی دل سی اور گنتی فریاد کی ہوں
تھوڑی سی عمر اور ہو یارب مجھ عطا
ہر آنے کیا مراد نچا ہے اگر خدا
ہر گل بغیر یار سے گل چین کا منتظر
ای چرخ چاہتی کہی ایسا ہی انقلاب
سر کو فراق یار میں ہی آرزو سی سنگ
کھدو کہ پائمال کری میری لاش بھی
خواہان تیری نہ خلد میں جائیں قاف میں
شاعر کو حرصِ شہ اگر ہو تو کیا محجب
مضمونِ قلم کئی ہیں اون آنکھوں کی ملک
مانند آئینہ ہمہ تن چشم ہے یہ دل
اوس گل کی آرزو ہیں لائی یہاں ملک
ہم قیدیوں کا قید میں کس طرح جی بچے

نکلی نہ نکلتے خاطر صیاو کی ہوں
رہ جای آسمان کو نہ بیدار کی ہوں
نکلی ارم نہا کی نہ شد اد کی ہوں
ہر عند لیب باغ کو صیاو کی ہوں
شیرین کو ہونظ سارہ فریاد کی ہوں
گردن کو اپنی خجہ جلاو کی ہوں
قاتل کو رہ گئی ہو جو بیدار کی ہوں
ہے حور کی ہو انہ پریراؤ کی ہوں
کس کو نہیں ہے کثرت اولاد کی ہوں
کیونکر نہ بیت بیت کو ہو صاؤ کی ہوں
ایسی ہے دیدن خداؤ کی ہوں
تھی کس کو سیکڑش ایجاؤ کی ہوں
پیری چٹری جو خلق پہ جلاؤ کی ہوں

کچھ مدد اسیر کی ہنگام غزع ہے
یا مرتضیٰ ہے آپسے امداد کی ہوں

کیون نہو پیری میں اپنا دل ادا
صباح کو ہوجاتی ہے محفلِ ادا

دل اود اس اپنا تو ہی محفل اود اس ہے نہایت آجکی منزل اود اس ہی ہاری قتل سی قاتل اود اس آج کل سے ہی یادہ دل اود اس ہی نہایت صاحب محل اود اس شہر ناپرساں میں ہی سا کل اود اس	دہر میں اپنی خوشی سے ہی خوشی رہ گیا پیچھے کوئے کیا ہمسفر وے خداونداد و بارہ زندگی کل طبیعت کو تو کچھ سکین ہی تھی نجد سے مجنون گیا یارب کہ ہر کون سنا ہے حسینوں میں مری
--	---

کون بکیس غرق دریا ہے اسیر
آشنا ہیں جو لب ساحل اود اس

ردیف شین مجہ

کہ مثل شمع ملی ہی مجھے زبان خاموش جر نفلان میں ہی مصروف کار و خان مش وماغ کیجئے خالی نہ محسوس تہمین کہو کہ رہیگی مری زبان مش مرا تہا دل کہ رہا میں بیان مش مقام غور رہے گو یا کمان کمان مش خدا کو مان ہوؤں ندی اذ خان مش دم سکوت ہوں گو یا دم بیان مش چراغ ماہ کمری جل کی آسمان خاموش کہ اکیدم نہیں رہتی ہیں بیڑان خاموش	جلوں ہزار رہو لگا میں خستہ جان مش مینے کہ کش ہوں شب ہجر ب جہان مش کچھ انتہائی نصیحت ہی حضرت ناصح سناؤ گی مجھے باتیں جو روز بڑہ بڑہ کر ہزاروں باتیں سنیں محفلوں میں یازن کی وہاں یار سے تشبیہ غنچہ بیجا ہے شب وصال ہی باقی ابھی ہی دوسر جنون کی جوش میں اولیٰ ہی سوجھی پہچ ہماری داغوں کی دیکھی روشنی شب ہجر غصیب کیا ہمیں نہ دان میں خرابہ حشر
---	---

نہو دہن تو کوری ہے گفت کو کیونکر
 پہچی نہ داور محشر کی سامنی عصیان
 نہ کہ کلام بہت ساربان سی ای لیلی
 کمال راہ محبت میں ای سکوت بھی
 بیان میں درد جگر کیا کروں طیبیوں
 سنانہ صبح شب وصل نعرہ تکبیر
 بکری کی بات تھی لچلیوں میں خلوت میں

گلہ نہیں ہے اگر ہو وہ بید بان خاش
 پکاری عضوبدن جب ہی بان خاموش
 شروع ہوتی ہی بخونگی استان خاموش
 لحد کو جیسے کوتی مردہ ہو روان خاموش
 صدایہ دلکی ہی ہر دم کہ انی بان خاموش
 چہری پہلی نہ نمودن کسی پہ بان خاموش
 اگر رہیں تری ہاتھوں کی چوڑیاں خاموش

شب وراق میں آئی نہ ہم کو غنیدہ اسیر
 ذلیل ہو کی ہوا آپ قصہ خوان خاموش

اب پاؤں تلہین کجی کیا یار کی تلاش
 دنیا ہی ہو فاکہ ہر نیل تری ہین ہوش
 امی لکمان تلک یہ تری بر غلامان
 مسجد میں بیٹہ رہیے کہ آخر ہوئی بہا
 دیکھا جی جہان میں ہی مطلب کا آشنا
 محشر میں جسے عفو اگر موج زن ہو
 خوانان ہی میری دل کالب جانفراہی
 گردن بے بغیر وجہ نہیں چشم یار کی
 رحمت کمین نہ خانہ آفاق میں ملی
 شاید اوسی سے محکو خبر یار کی ملے

تھی جب تلک کہ طاقت رفتار کی تلاش
 کونے میں اور یار و فادار کی تلاش
 ہی محکو یار کی تجھے اغیار کی تلاش
 اب کیا خدہ در خانہ خار کی تلاش
 رہرو کو بھر سایہ ہے دیوار کی تلاش
 ہوگی ضرور مجھے گنہگار کی تلاش
 اولیٰ ہی اس مسیح کو بیمار کی تلاش
 شاید ہی اسکو طالب یدار کی تلاش
 ہر چند پیش در پس دیوار کی تلاش
 اسوا سٹے ہی پرچہ انجیل کی تلاش

<p>جیسی بنے طیب کو بیمار کی تلاش رہتی ہی اس لیے اوسے بازار کی تلاش مزدور کی ہی حکمرانہ بیمار کی تلاش دربار کی تلاش نہ سہ کار کی تلاش اسوا سطلی ہے دہم و دینار کی تلاش</p>	<p>نوشق شاعر و نکو ہی یون شوق معبر یوسف کو تیری ماتہ ہی بکنے کی آرزو قید مکان سے خانہ بدوشی میں رہا سب محضوں سی گوشہ عزت میں چنگے کرتی ہی سائلوں سی نخل مجکو مغلی</p>
<p>مومن کو عیش صورت کافر کمان اسیر بیجا ہے قید خانے میں گلزار کی تلاش</p>	
<p>کہو سپھر کری راہ راہ کی گردش پہر رہی ہے یہ تیری نگاہ کی گردش دلیل اسپہ ہی دولاپ چاہ کی گردش جب آفتاب نے دو چارہ کی گردش کہ یون ہی ہی کوئی دم خیر شاہ کی گردش ہزار صورت پیک نگاہ کی گردش بنی کی شعلہ جوالہ راہ کی گردش کہی سپہر فی ایسی نہ آہ کی گردش فلک قطب فی سبکی ہی آہ کی گردش کہی کچی گی نہ چشم سیاہ کی گردش ہنور میں جسنی ندکی ہو کواہ کی گردش کہ بحر و بر میں پراتی ہی راہ کی گردش</p>	<p>کہی تو کم ہو جہان تباہ کی گردش زمانی کی ہی یہ طافت کہ کوئی دم نہر جو بین مصاحب کطرف بین وہ شرتہ تمہاری منزل عالی کاتب نشان پایا میں قصص سی طاؤس دیکھ کر سمجھا لانا نہ کوچہ ترانامہ بر کو مشل ہون یہی گمشوش زفارا اگر جنون میں مری تمام سال میں اک روز وصل ہی ہو تری طلب میں نہیں کون م سیراہی شبہ چشم صنم خیر کچھ لے مانی تمہاری چاہ میں دیکھی وہ حال شوق ہنور یہ سمجھی ہی یارب کہ گرد باوجھے</p>

<p>ہی صورت سلام جواب سلام فرض جو کام ہم کو آپ کہ میں ہی وہ کام فرض ہی اس نماز میں ہی قعود و قیام فرض ام خدا ہی وقت شروع کلام فرض سجدہ ہی خلق کو سوئی بیتہ الامراض دینی کو کوفہ آپ کو ست دام و دم فرض عقدا کا کر لیا ہی زمانے میں نام فرض غنجے کو شیشہ گل کو کیا ہننے جام فرض</p>	<p>جہنم ضرور اوس ہی ہی جو ایسی جہنم روزی ہی کچھ غرض ہی نہ مطلب غار اوشہ اوٹھ کی بیٹھا ہنن مضطرب پتلی کروں جو تہ کو پیچھے تہوں سے کہ نہ تہری کہ نہ ابرو میں سر جہکین ہو مالہ حسن تو بوسے عطا کرو منظور شاعر کو ہی تہری وہن کا ذکر بونی چین سی مست ہونی جا کر شراب</p>
--	--

گمراہ ہی جو خضر سی گشتہ ہی اسیر
ہی الفت امام علیہ السلام فرض

روایت طای مطبقہ

<p>نامہ براو سکھ لکھون میں چار خط تین غم کی تن پہ بین دو چار خط رز دی مثل رخ بیمار خط پیر دی قاصد میری سہار خط آپ اور جانیکو ہی طیار خط فسخ خط ہی ہو گیا لکھار خط بنگیا ہے ابرو دریا بار خط کیجی تحسیر کیوں بیکار خط</p>	<p>ایک ہی بجگو کلمہ جو یار خط نامہ بر لکھ نہ کلمے یار خط بسکہ در دل کی ہیں مضمون قم کوئی قاتل میں اگر جانا نہیں کیا ہی مرغ نامہ بر کی احتیاج تو وہ گلرو ہے اگر قرآن لکھا لکھ دیا ہے دیدہ تر کا جو حال وہ تو پڑھتا ہی نہیں اسی نامہ بر</p>
--	---

<p>مکرم مضمون کچھ نہیں شعلوں ہی کم آتش گل میں ہوا نہ ہوتا نہیں ہی جو مضمون کی یہی چسپیدگی چار پارہ یارنی ضد سے کیا خوف رہتا ہی نہ کاتبِ قیوم معصوم رخ کا قہقہہ صدف میں</p>	<p>لیکی جائے مرغ آتشِ خواہ خط کیا کرے پیدا تر از خار خط ہو گا قاصد کی گلی کا ہار خط ایک خط کے ہو گئی ہیں چار خط کون لکھوائے سر بازِ خط سر پہ رکھ لے صوت و شمار خط</p>
<p>نامہ و پیغام اب کس سے اسیر یار کے رخ پر ہوا اظہار خط</p>	
<p>پڑھ سکی کیا وہ بت نے پیر خط ای کبوتر تمام کر منتقار میں شکل کچھ اب زندگانی کی ہوئی بند مڑگان کی لکھی ہیں ہمیں و اوسنی لکھ بیجا نہ انا میرے گھر گھر اگر اوسکا نہیں لکھا تھے حادثہ بھڑا ہے میرا قلم خط جی لکھتے ہیں ہی درگزر جرم قاصد کا اگر سمجھے ہو تم خط لکھا اوسنی دولت ملی اب روی جان کا کچھ لکھا جو حال</p>	<p>نامہ برسے نامہ نقدِ پیر خط لی ہی جا مانند کاغذِ گیر خط یار نے بیجا مع تصویر خط بنگیا ہے ترکش پر تیر خط کیا چلون ہے پاؤں کی زنجیر خط کو کو قاصد نہ کر تیر خط لکھ رہا ہوں یار کو تصویر خط زرگری میں کیجیے تحریر خط چاک کیوں ہوتا ہی بی قصہ خط ہو گیا میری لیے اسیر خط حرف جو ہر رنگے شمشیر خط</p>

	سیکون کرتا ہوں میں تحریر خط لیکھا کب بی سپر شمشیر خط	ایک ہی پزیر نہیں لکھائی بار تب گیا قاصد کہ جب خلعت دیا
	ہی نوشت و خواند لا حاصل آسیر وہو سفینہ تو رخامہ چیر خط	
	خط روئے یار سہ مشہور خط لی کی جائے اب کوئی مزدور خط سات جو عالم میں ہیں شہور خط باندہ تھے بالاسی نخل طور خط بیچھی ہو کو نہ سنے دستور خط چاند ہی وہ سرخ شب دیچور خط کیجئے چہری سی اپنی دور خط صاف مثل مرہم کا دور خط پاس ہی کیا میں بیچون دور خط کوئی لکے او سکوا کیا مقدور خط لیکی رضوان کا جو آئے حور خط کینچ اپنی حد پر اسے منصور خط	ایک ہی ایسا نہیں پر نور خط لکھتی کہتی ہو گیس بار گران نامہ لکھتے یار کو اسے جد آ گھر ہی وسیع قنچلی کا کھان بات آجاتی نہ خیر دن کو کہیں کیا سپیدی کیا سیاہی ہی عیان سبزہ بیگانہ گلشن سی ہئے میری داغ دل کو اسی قاصد ہوا ملک دل میں کب ہی قاصد کا گزر عرضیوں پر ہی نہیں ہی اتفاق ہیں وہی پروانہ لکھیں ہم جو آ کیا مایہ تیرا رہ عرفان میں ساتہ
	اوس سرخ روشن کی مضمونی آسیر بنگیا سہ برگ نخل طور خط	
کیا کدورت ہی پہنچا ہی اگر ڈاک میں خط	مل کی تلو دنی ملا دیتا ڈاک میں خط	

گمشدگان جسکو نتھما ہی جانانی قاتل
 لخت دل یوں نطفہ آباہی جی شش کی ستا
 قتل کی خوف سے قاسم دنی بے مایانہ قادم
 نہیں جاتی ہیں وہ تمام میں ہی اس دور
 ایک دور رنگا مسمان ہوں میں ہمارا فراق
 سبھی ہیں باغ جنان یار کی رخ کو نگہین
 ربط خیاط سی ہم نے جو کیا کام آیا
 وای تقدیر کہ قاصد ہی ملا فیونی
 صفت قاسم بالا میں ہیں مضمون بلند

تیری نشہ سیر کا ہی سینہ افلاک میں خط
 جب طرح ہو کر قاصد چالاک میں خط
 دور سی ہیکل یا کوچہ سفاک میں خط
 کسی عاشق کا نہو کسبہ دلاک میں خط
 شاید آج اسے وہ پہچو تو اوٹھی اک میں خط
 سبزہ باغ جنان ہی نگہ پاک میں خط
 لگی یا یار تنگ رکھ کی وہ پوشاک میں خط
 کہو گی آیا ہے کہ میں نشہ تریاک میں خط
 اور کی حکایتی نہ لگا کئی کہیں افلاک میں خط

قاصد کی لئے موجود ہیں جبریل اسیر
 بھیجا چاہیے بزم شہ لولاک میں خط

روایف ظامی مجملہ

دل میں اپنی ہی سرگسوی جانان عطر
 کس طرح دل کو یقین ہو جو بیان کرنا
 اس قدر محکومہ تعزیر معاصی سے دور
 صحر گاشن بھی ہی مسجد جو ہوں گوش شنوا
 کسکی وانتوں کی تصور میں ہوں نگشت
 کچھ بیان مصحف غرض کا سنا تو جانوں
 حق ہی الفت میں تہو کی نہیں تھا ایمان

تری تقریر سنی کون پریشان عطر
 دیکھ آ یا نہیں تو روضہ خندان عطر
 ہم تو ہیں اپنے گناہوں پیشان عطر
 نخل منبر ہی ہر اک مرغ خوش احان عطر
 وہ کیکر محکومہ ہے انگشت بدندان عطر
 سن چکا ہوں میں بہت معنی قرآن عطر
 راست کتابی کہ ہے مرد سلطان عطر

۱۔ تھوڑے جہنم سے ترلائی نہ سین بکونہ بعد سالم سودا میں پریشانی رہے پاک زندہ ایسے گاہ حاسی ہی جو نہ نکلا	مہرین الدکی کی لائی گھاٹوں و عطر مغر بک بک کی نگر اور پریشان و عطر ماری خجلیت کے ہوا سر گریبان و عطر
---	--

رہے ایک سخن سامنی سیری نہ امیر

ہو فصاحت میں اگر ثانی حسان و عطر

روایت عین مہملہ

بزم میں پرتی تری گدای پری رخسار شمع تیری وقت میں ہی گل باعث ازار شمع ایسی خلعت ہی یہاں در کی تباہی تو اپنی سوز دل سی ہی بزم جہان میں آ کی بزم یار میں پایا ہی کیا تاج شمع چچ ہی کافر کا ہی جز مار جہنم کیا علاج بزم میں بی پردہ کس کا عارض رہیں ہوا سامنی علی کی کب رہتا ہی ادنی کافر و غ ای کمان ابرو پٹھری تیری قد کی سا آہ کی انہی کی باعث ہی ہمارا گھر سیاہ ہم نہیں نیامین چوڑا نام اگر روشن تو کیا سوز دل کا اپنی افسانہ سناتوں میں اگر	پاؤں میں اپنی جو کہتی طاقت ز قار شمع چشم محفل میں کہلتی ہی بزمک خار شمع کر سکے پر نور کیا میرا مکان تار شمع آسمان فالوس ہی یہ آہ آتش بار شمع رکھتی ہی شعلہ سی سپر طرہ ز تار شمع کیون نہ آتش میں جلی ہی صاحب ز تار شمع شہم سی ہی زرد مثل چہرہ بیمار شمع رو بروی محرم عاتساب ہی بیکار شمع بنگلی تیر ہوائی حب ہونے طیار شمع ہی ہوا ایسی کہ گل ہوتی ہی سو بار شمع شب کو روشن ہو جو خالی گھر میں ہی بیکار شمع صمیم تک پہرہ توڑی افسانہ کا تار شمع
---	---

عشق میں تیری ہی محبوبن کی پری خیار شمع ڈھل کی پروان کی چربی سی ہوی طیار شمع آستین فانوس سین ساعد دلدار شمع ہی مگر محفل میں پروانوں کی ماتم دار شمع گھر تو ہی تاریک روشن ہی پس دیوار شمع گھر کو پروانوں کی کردی گی ابھی بازار شمع دیکھتی حبیب تک ہتی ہی شب بیدار شمع پہنی ہی آشکوئی اپنی موتیوں کا ہار شمع	وجہ روشن ہی جو نیستی ہی ہوتی ہی ہون میں دل سوختہ چاہی جو گھر میں شونی گرد ہون کیونکر نہ دل عشاق کے پروانہ رور ہی ہی دہن ہی ہی سر ہی لب پر آؤ مائل عصیان ہی لہلہاں جہاں چہرہ صفا اسلی خلوت میں ہم روشن نہیں کرتی کبھی بزم عالم میں کبھی غافل نہیں ہوتا راست باز و نکو ہی دولت عین ماتم میں نصیب
--	---

وہ ہی جو اخل محفل جانان میں ہم خارج اسیر
رکھتی ہیں ہم سخت خفتہ طالع بیدار شمع

زہری میری لیے قند کر کی طمع غوطی کھلو اتنی ہی غوہوں کو گھر کی طمع تخت دارا کی نہ ہی تاج سکندر کی طمع عورتوں کو چاہی بلوس زپور کی طمع خاک تیری خانہ برد و شون کو گھر کی طمع ایک کشور گر ملی ہو ہفت کشور کی طمع اتنی ہی انسان کو لازم نہیں زر کی طمع گو رہی کتنی نہیں پہلو کی چادر کی طمع	جان لی گی بوسہاں دلبر کی طمع بیمشقت دولت دنیا لی ممکن نہیں بوریا بس ہی کلاہ فقر کافی ہے ہین مرد جو ہین اونکو کیا آرائش ظاہری کام دور گردون ہی ہین سرگردان بگو کی طرح شش جہت ہین حرص دولت کی نہیں کس سچی درد لیکھا زیر زمین ہی گنج تارون اپنی سادہ ہون عین بی نیاسی ہی نعمت بعد مرگ
--	---

سفلہ طینت لذت دنیا پہ مرقی بین اشیر
سور و مار آسای انکو شیر و شکر کی طمع
روایف غنیمت معجمہ

جس مکان میں ہو ترار خسارۂ انور چرخ
پر تو رخ سی تری روشن ہوئی لگ کر چرخ
جب ہوا مغرور انسان کو شنی لکمان
شمع کا فوری جلی الوان سر و مین تو کیا
سٹ گیا داغ جگر وہ زلف جب آئی نظر
یا حق میں رو اگر منظور ہی آنکھوں میں نور
پوچھتی ہو مجھے کیا افسانہ مرگ و حیات
اس طرح مضمون ہیں میری طبع کو ویر
مر گئے پر نالی کرتی ہیں ترے دل نحوۃ
نام روشن ہی مرا عالم میں بیخود نشین
گرد پھر کرتیری قربان ہو جو تھکودیکھ لے
کون آیا فرط شادی سی جو البیدہ ہی نہ
میری سوز دل سی ہی ساری مانی کا فروغ
کوچہ محبوب میں سنتی ہیں ہم اندھیر ہے

مانگی پروانوں سی اور جانیکو مال پر چرخ
خاک پر ہر گل فلک پر ہی ہر گل اختر چرخ
بزم میں آتی ہی گل کردیتی ہی صحر چرخ
کوہ کن کی گور پر ہے لالہ احمر چرخ
سامنی کالی کی روشن رہ سکی کیونکر چرخ
محفل عالم میں ہی محتاج روغن چرخ
آگیا جو کا ہوا کار گیا بجمہ کر چرخ
جانتی ہی جسطرح فرزند کو مادر چرخ
صاف روشن ہی دیتا ہی ہون بھکر چرخ
روشنی ہی ہم میں فانوس کی اندھ چرخ
شعلہ جوالہ ہو ایسی کمری چکر چرخ
جامہ قدیل سی ہر وقت ہی باہر چرخ
جل کی کردیتا ہی روشن جیسی ساگر چرخ
نامہ بر جاساتہ لیکر پر مغیب چرخ

روشنی خانۂ ایمان انہیں سی ہی اشیر
خانۂ اللہ میں ہیں حیدر صف پر چرخ

داغ الفت کیون دل روشن کری بکپر
جب ہوئی زائل جوانی کسی ہیر کی چاک
استغاثہ نوس ہی تو چہرہ سین ہی شمع
ہو کی دیوانہ کری پیرا ہن قذیل چاک
بادہ شہن شب کو کسا درکار ہمشوخی
کشتہ ہون اوس چشم کاین کچہ تولام نہی نشان
کام آئی بعد انسان کی جوانان گھنہ
آوی کیا جیسون کو میری مرنی کا ہی غم
گل نشان ہوئی سی ہوتا ہی عیان اوس کا قصد
دیدہ انصاف ہی درکار ہی معشوق کو
شام فرقت کیا عجب ہی بیچ ہو جا امیر
زلف و کملائی جاو سن شگیا داغ جبکہ
دی خیال گیسوی جان نو کو کیون داغ
اوسکی دانتو کی چک سی دھی نسبت کیا
خال زنگی جانتی ہین ہم حضور روی یا

کون دولت خانہ ہی حسین ہین ہی زچہ
صاف روشن ہی کہ بی روشن علی اکبر چرخ
رات گیسوی تو او سکا پھرہ نور چراغ
دیکھ لی تجکو تو یہ جامی سی ہو باہر چراغ
شمع مینا ہی ہماری بنزم مین ساغر چراغ
روغن بادام سی روشن ہو مرقہ پر چرب
آئینہ نجاسے بھر گور اسکندر چراغ
دیدہ پر آب ہی مرقہ میری ہر چراغ
میری تربت پر چربائی ہو نو کی چادر چراغ
سمجھی کھل چشم پر دانتو کی خاکستر چراغ
پیرنی آبا ہی میری حلق پر خچر چراغ
آگی افعی کی ہلار روشن ہی کیونکہ چراغ
نام ہوتی ہی تو روشن ہوتی ہین گھر چراغ
رشتہ گوہر فستیدہ روزن گوہر چراغ
دیدہ پروانہ مین ہو گا بری پیکر چراغ

میری داغ دل سی ہی پر نور سب نیا آسیر
جل کی کردیا ہی روشن جیسی را گھر چراغ

اوس سی سوہی اپنی دل یار کا داغ
بک بک کی کنا گئی تیری یار کا داغ

لہا نہیں اگر نہ سے یار کا داغ
جز بحث ہو سکے طبعیون ہی کچہ دوا

<p>ہر روز چٹ جاتی ہیں دو چاکا داغ موسیٰ کی طرح کسکو ہے انکا کا داغ نا فہم سے نہیں مجھے گفت ارکا داغ لما نہیں ہے اب کسی عطا کا داغ کچھ اور ہی ہے مرغ گرفتار کا داغ عالی ہی یا آئینہ رخسار کا داغ کیا ٹل گیا ہے لالہ کسار کا داغ ہی زاغ کو بھی بلبل گلزار کا داغ طالب ہی ہوئے نافہ تار کا داغ ہی پھول سی ہی بڑھ کی ہر خار کا داغ ہی آسمان پہ کوکب سیار کا داغ کچھ اندنوں فلک پہ ہی خمار کا داغ</p>	<p>وا عطر گیس کی کرتی ہیں بلینت کہ مثل شہد دکھلاؤ چہرہ وز نہ او تر باہن طبر سے سجبان سی کمد و بڑی نہ بولی مرزا ہفت بیار جیسے ہم ہیں طبعیوں کا ذکر کیا لائی ہی ہی گل جوفس تک نیم صبح دکھلا سمجھ کے آئینہ ماہ اسی فلک کرتا ہے ساندل پر داغ سی مری کیدی بدل گئی ہی ہوا باغ دھڑکی لا ای نسیم کا کل محبوب کی نسیم فیض قدم سی تیر ہی ہوا میں ہی ہمیں جسدن سے گرد خال رخ یار کی پیرا نستائین و شبنم کی ہم بادہ خوا کیا</p>
--	---

ہین سر بر ہنہ گوشہ عزت میں ای اسیر
دربار کا داغ نہ دستار کا داغ

ر دلیف فا

<p>کہ مہ کرتا ہوں قسداں ہر زلف کمان گیسوی جنبل ہمسر زلف کپلی ہیں و نون جانب شہر زلف پر دیشان ہو رہا ہی دفتر زلف</p>	<p>نوگا جھسا پاند سر زلف کمان گل روی جانان کی زلف اورا ہی چاہتا ہی طائر حسن بند ہی شیرازہ ڈالو جلد مو با</p>
---	--

<p> سکر کل سرگیو سوز لفت اگر سوداگری سوداگر لفت تاشا ہے سواد کشور لفت عصائی دست موسیٰ از در لفت کہ ہین دونوں طرف دو لنگر لفت کلا کرتا ہے یہ بازیکر لفت شمیم شک خال و عنبر لفت ہی یہ ہی ایک فرد دفتر لفت انہیں کو کہتی ہین بے یوزر لفت عجب افشان سی چکا اختر لفت </p>	<p> کئی سودی ہین اپنی مہرین باہم خون سیانی مین و ن نقد دل کیا جدہر دیکھو ہین قصائل کی طاووس ید بیضای وہ خسار روشن سفینہ سن کا ٹھہرے نہ کیونکر ہو اسی درہم و ہرہم نہیں با ابھی آنکھیں کلین بخش سی آجا مری دل کی پریشانی نہو ہو تری چوٹی مین ہین جو چاند سورج شب دیو سوری ہی چاندنی رات </p>
---	---

گمزدخیر کے ہین پاؤں مشتاق

اسیر اچا نہیں اتنا سوز لفت

<p> تو بہ تو کی شراب سی ساقی خطا معاش رہ سکیے حضور مجھ کو برائے خدا معاش کرتی ہی ایسی جرم ہماری بلامعاش پوچھو تو حاکمون سی یہ کرتی ہین کیا معاش گوٹری نہوگی اسی بہت رنگین ادھامعاش اب کچھ معاف کچھ ہین برف چڑھامعاش ہنسکر کہا کروں مین تری نذر کیا معاش </p>	<p> لاکھوں قصور کرتی ہین اہل عطا معاش غیروں کی ساتھ بانگنی منظور ہی جو معاش بوسے وہ لیکے بوسہ گیسو کیا جو غذا معاش ساری زمین خدا کی یہ سب بندہ خدا معاش ہندی لگاتی ہی تو کٹاری لگا بھی معاش اللہ ہی کریم تو عصیان کا خوف کیا معاش دل رکھ گی بات پر جو گیا مین حضور معاش </p>
--	--

آزاده دل کسی کانکر ہو جو خوف حشر غیر و نسی کیا امید ہی اتنا ہی کاش ہو کوچی بین تپتی ہلکے جگمگہ دی تو کیا ہو ساتی یہہ پوش بین کی کتنی ہیں بستی	تقصیر غیر کی نگر ی کا خدا معاف تقصیر آشنا کی کری آشنا معاف قطعی زمین کی کرتی ہیں اہل عطا معاف مستی سین کچھ کھدین بہماری خطا معاف
--	---

باللہ مری گناہ کر گئی خدا بخا

بدن لسی دست جید و خند رگائیں

روایت قاف

پابند حرص و آرزوین مبتلا ی عشق موسیٰ بین جابی حرم کبریای عشق آئی مکان سی صاف نظر حال لامکان کنج لحد بین مردہ صد سالہ جی اوٹھے ہر روز قتل ہوتی ہیں بچرم سیکڑون یوسف کنوین بین گر کی ہوئی بادشاہ دل کہای داغ جان تلف ہو جگر جلی منصور کا یہ ظرف کمان تھا ابل بڑا جس کا مرض ہی نام جسی کتنی ہیں اجل عمودی جمانین نہ مجنون نہ کوکھن کیونکہ نکل ازل سی سا تہ نہ صن عشق کا بندہ تو کیا خدا ہی نبی عاشق سول کا علی جافند بان سی زبان اپنی قطع کر	بیگانہ بھان ہی جو ہی آشنا ی عشق عیسیٰ بین حاجب حد و دلسترا ی عشق اوٹھی جو برودہ حرم کبریای عشق جسدن ذرا ہلی لب مغر نما ی عشق ہی کر بلا سی بڑہ کی کہین کر بلا ی عشق رفت ہی دی کنوین جو سیکو جکا ی عشق کہہ بکھا اختیار نہیں جو رضا ی عشق مشکل ہی ششہب بادہ مردوارا ی عشق وہ ابتدای عشق ہی یسا نہتای عشق سنتا ہی کون کس سی کون ماجرا ی عشق یہہ ہی برای حسن تو وہ ہی پیما ی عشق دیکھا تو دو جہان بین نہیں کچہ سوامی وہ پتا ہی بندہ خدا دہن بی صدا ی عشق
---	---

روشن ہی حال خلق پہ بارغ خلیل کا	انگاری پہول بہن چو تماشاہ کماںی عشق
پنجائی برگ گل سی ہوا پر دہ دماغ	آئی چو نکست بہن لکشاہے عشق

دو خاک پای حضرت ختم بسل اسیر	
ایسا کوئی کمان خضر رہ نغای عشق	

مرگ ہی چوڑتی نہیں پیما بلای عشق	دشمن کو مہی نہ اناڑی مبتلائی عشق
طوفان کرین جو سیل کی مانند آئی عشق	دیوار صبر خانہ طاق گرائی عشق
زندہ ہی نام و امق و فرما آج تک	مرئی بہن کوئی کشتہ تیغ ادا می عشق
زلف سیاہ یار کو دیکھا تک نہ نہیں	بچی پڑی کمانسی الی بلای عشق
گجگول فقر تلج ہی اور نگ بوربا	ہی بادشاہ وقت تمہارا گرا می عشق
کہد و طبیب ہی کہ ہی پیغامہ علاج	ہی مرگ داروی مرض لاو و امی عشق
فیض نظر سی ہوتی بہن درویش بادشا	آیا ہی اپنی دامن حبیبی ہما می عشق
آئی جو بادشاہ نہ تعظیم کو اوٹھے	بہن ہما ہی بوری پی بہیمہ گرا می عشق
اکسیر کی طلب نہیں مجھ خاکسار کو	کر خاک پاسی عشق مجھی ابجد می عشق
جلد بدن ہی جامہ گلہ و زداں سے	آئی ہی نہیک میری بدن برقبائی عشق
سینہ میں دل کسی کا تر جانی تھل گیا	کسی بہا کو نفس اژدہای عشق
پروانہ دار آتی بہن خاطر میں دسو	یار رب چراغ عقل بجادی ہوا می عشق

مین ہون اگر جدا ہی بیکار ہوا سیر	
گو یاد دل و جگر میں مری دست چا می عشق	

منت کی اور گل میں زینت بیکار	اک ایک کر کے نوی بہن ہون تو ہزار
------------------------------	----------------------------------

عاشق سی ہین محال کی طالب یہ سرود
 رستی بین گر پڑا ہی جو فعل سمندیار
 دیوانہ ہون تو اس بت شیرین ادا کا
 ہی ناگوار بعد قنا مجھ کو سہ کشی
 حداد اندون مراد ورون بہ ہی ہون
 ایذای طوق آئندہ نسکی دم نکل گیا
 دولت کی حرص فی جہی دیوانہ کر دیا
 جاتا نہیں ہی بیچ سقد رکا قید میں
 مشتاق دید انگبین بین مانند ماہ نو
 قسمت کا پیچ جوش جنو کین نجابی کا
 جب قید میں بڑ ہی کا مجھی اشتیاق قل
 لی میری رنگ زرد کا سونا تو خوب ہے

قمریسی کنتی ہون کہ گلی سی اتار طوق
 میری گلی کا ہو می پرورد کار طوق
 مانند نیشکر بین گلی بین ہزار طوق
 لازم ہی بہر گردن شمع مزار طوق
 زنجیرین آئندہ سات بنا پانچ چار طوق
 پہانسی مری گلی کو ہوا خاوار طوق
 چاندی کی بیزبان ہون مری زرد کا طوق
 مدت ہوئی کہ میری گلیہ کا ہی ہا طوق
 کیا خوشنما ہی تیری گریبان کا یا طوق
 پہر فی لگی کا شعلہ جوالہ دار طوق
 پیدا کری گا خنجر قاتل کی دہا طوق
 ادس طفل کی لیے جو بنائی سنا طوق

زبور می عروس سخن کا ہی ای اسیر

زنجیر پاؤں سی نگلی سی او تار طوق

جھکتی ہین کب کسی سی جو ہین سرور عشق
 کدو کہ چشم کم سی ندیکہ بین جہی حسین
 بحر جہان میں عجبہ سی محبت کا تہا قیام
 او تری کہی نظر سی کہی او سکی نہ ٹہری
 روشن او سی سی محفل آفاق ہی تھا

حاجت رکوع کی نہیں رکتی نماز عشق
 جو کار سار حسن ہی وہ کار سار عشق
 مین ہو گیا تباہ توڑ دیا جہاڑ عشق
 ہم آزا چکی ہین نشیت و فوار عشق
 رکتا ہی شل شمع جو سوز و گداز عشق

قبضی بین او سکی صورت شانہ ہی لخت
نصف ہی تہ تو زلف کی ڈرسی بھی لگا
اور تہ او تہ کی میشتی بہن جو ہمہ صطرا
کچی جو آہ سینہ ہی دل کو نکال دوں
ہی ان ترانی واری سی عیان بہرہ صاف
سجدہ کرین تو تنک دریا پر کرین
منظور یہ نہیں کہ جلیں پردہ ہی گوش
جولان کی وقت عرصہ کو نہیں تنگ ہی
ہی کب ہی صید ہو نیکو طیار مرغ دل

الہ روی و رازی دست دریا ر عشق
دی با تہر سی نہ سلسلہ امتیاز عشق
بس ہی سی قیام و نہ ہوا غبار عشق
کار نہ ان زبان کو گویا راوی عشق
ہوتا ہی نا تر صحن بقدر سنیا ر عشق
ہی فرض عاشقوں کا ادای نہا ر عشق
لاؤن زبان پر کیا سخن جانگداز عشق
دوڑا ہی راہوار کسان یکہ تا ر عشق
چنگل تو اپنا تیز کری شاہبار عشق

جلتی لگی قلم صفت شمع اسی اسیر

لکھون اگرین قصہ سوزد گدا ر عشق

ادبیات کاف تازی

مزارت وہ ترہا وصل یا رلی نزدیک
جگہ ہی و شہیونکی قصر یار کی نزدیک
رہی جنون میں ہی احسان خیر ہی فقر
ابھی ہی اننی محبت کہ راہ چلتی ہیں وہ
سواد شہر خموشا کو دیکھ عبرت سی
نہو چہ ہوش و خرد کا خیال لہجہ جال
جنون کی جوش میں قصہ دین تو بے یون
گمراہی تہا میں کہ غرق ہی تو نہا میں

جنون پہا بون آنی بہار کا تر و یک
پڑا ہی پاکی سید شکر عمار کی نزدیک
گیانہ میں شہر سپاہ دار کی نزدیک
شہر نہر کی ہماری مزار کی نزدیک
لحمہ فقیر کی ہی شہر یار کی نزدیک
لنا یہ تہا شہر تہا کی نزدیک
لکھویش کہ دن آنی بہار کی نزدیک
یہ دو زن ایک تہا پروردگار کی نزدیک

بلا کی قیس کو دکلا دی دورسی جلو
 رہی میرہ آہ کی شعلی بلند مرگ کی بعد
 ہمیشہ رہتی ہی جن مونسو نکو قید نماز
 وہی ہی زشت جو ہی زشت ازیر و جنتی بہا
 چمن میں ایک ہی بلبل کا باغبان قاتل
 چمن میں جا کی روشش پر کبھی گلوشی
 کسی کو بچ ہونا لوشی اپنی کیا حاصل
 میرہ حال زار ہی اب تو کہ رو کی اوشتا ہی

میرہ کیا ہی لیکھی محل سوار کی نزدیک
 کہ اسکی نہ فرشتہ ہزار کی نزدیکی
 وہ پانچ وقت میں پرو ونگار ہزار کی
 وہی ہی نوشی ہی خوب یاری کی نزدیک
 مرا سخن سے مسلم ہزار کی نزدیک
 جنو نہیں روی کبھی آبشار کی نزدیک
 گرچی نہ کئی ہماری مزار کی نزدیک
 جو بیشتا ہی تری پھر ار کی نزدیک

الہی ائی تو آئی نجف میں مرگ اسیر
 لحد نبی تو علی کی مزار کی نزدیک

دل سرد ہوا اب وہ کمان دلو لگے
 دو لون فی بھی ایک تاثیر دکھائی
 بھنس کی بھنس نہیں در پی ایذا
 ت رہی گہر میں مری شام سی جا
 آتی ہی نوشی دل کی طرف صورت رہا
 آب آب ہو خلیت سی ابی ابر ہار کی
 نگلی ہن صدف سی جو گہر ہر تاشا
 کسرات نہ میں فرقت محبوب میں با
 کسان ہی مرادیدہ تر مصری دامن

تھا سہلہ شوق تلک ہلکے
 ای دل گلہ آہ کروں یا گلہ اشک
 نوڑی نہ کبھی خار مرزہ آبلہ اشک
 ٹوٹا نہ شب پر کبھی سلسلہ اشک
 درتا ہوں ظلمت بجای کین قافلہ اشک
 دیکھی جو مری بارش میں بیفا صلہ اشک
 دریا میں ہی شاید خبر داخدا اشک
 اک دن نہ قضا مجھ سی ہونا قافلہ اشک
 اب بوسعت تاثیر نہیں قافلہ اشک

دل کیا سبب گریه سی اب ہو گا خبر دار
 پیری مین گیا و لو کہ عشق جوانی
 فرقت ہی جو اوس سی تو یہی کام ہرن دن
 اوس کا گھر گوشش نبی ہی پیدا را ده
 بہنچا دی مرا خط مری محبوب کو قصہ
 سلک در زندان مجھی نہیں نہیں کی دکان

علی آج تلک تو نہوا مر حلہ اشک
 ہی حوصلہ آہ نہاب حوصلہ اشک
 یا شغلہ آہ ہی یا شغلہ اشک
 اللہ بلند اس سی کرسی حوصلہ اشک
 الغام مین دو کجا مین تجھی مرسلہ اشک
 منظور اگر ہو تمہین دینا صولہ اشک

ہی ابر کی طاقت کہ اسیر او سکونمانی
 جاری ہو کر ہی مفتی دل مسئلہ اشک

رسائی فہم کی کیا ہوگی او سکی استغاثی
 کلی کیا کیا کرین گی بہ نصیران گلستان
 و کیا یا جب سی منہ پیری فی سہی خبر آ
 خوشا وہ پاؤں ہو جب کا گدازہ او سکی کو
 وطن چوڑی تو انسان متزلزل مقصود تھی
 وہ طائر ہون پناہی شقت زرق و نمایان
 اجل جلدی نہ کر تو جان لینے کو جو آسے
 نہیں شہر زمانہ ایک دن آخر تو بدلی گا
 را وہ جہرہ کیسوی سبب محفوظ ہو سو منے
 بنون کی دھڑن ملوق مسلما سبب تھوڑا بہن
 کوئی نکل جس کا پہنچي نکل قدیمان کو

یہ تیر کج کی صورت سے نہ پہنچی کاشانی
 قفس لیگئی قسمت جو ہماویشانی
 زمانہ خوب تھا کچھ نہ جوانی کی زمانہ
 خوشا وہ سپرینج جای جو او سکی استغاثی
 جدا ہو کر کاشی نیر جاتا ہی نشانی تک
 پہنچا یاد ام مین جب لیگئی تقدیر دانی
 توقف چاہی اوس قاتل عالم کی آفتی
 جو حسرت ہی تو یہی ہرین من ہم اوس مانی
 نہ آیا سانپ کی دھشت سی کوئی اس اتی
 گر قناری ہماری ہی تو فصل گل کی آفتی تک
 نہایت پرہیزگار جب نہ پہنچا او سکی شانی

اولٹ دیکھی وہ پردہ آپ ہی انہی عمار کی کا
 موٹی جیسے تو قسمت فی سراپا پہنچو نہی
 طمع دیکھ کہ اہل حرص مٹی آپ لیتی ہیں
 بڑا رتبہ ہی انسان کا نہشت خال کچی ہو
 قفس سی پاؤں پاؤں ہم گستاخ کیجئے پچھن

درا آئی تو دو میری لہی کی شام سیا فی تک
 لہی پر پانی سی چادر گل ہی سر ہانی تک
 رہائی ہی نہیں منظور قارون کی خزانہ تک
 یہی ہی دخل ہی جسکو خدا کی کارخانہ تک
 الہی پر کل آئیں تعجبین شیا فی تک

اسیر آگے نہ تھا کوئی نہ حیدر سا کوئی ہو گا
 شروع عہد آدم سی پیمبر کی زمانی تک

روایت کا فت فارسی

چمک گیا ہی یہ غازی سی روی یار کا رنگ
 ذرا نہیں ہی کسی گلبدن میں بوسی وفا
 کیا یہ کون کہ سارا چمن صومالان
 قاتل کس مٹی آلودہ لبکا ہوں یا رب
 نہو جان کی سفید و سیاہ سی غافل
 وہ گل عذار جو گلزار میں نہیں آیا
 نہ شروع نہ رباعی مری کرنیکی پسند
 چمک گئی ہیں یہ سرخ سی پان کی دہشت
 ہمیں بھی عید میں ای زگر زہو شادی
 مگر وہ مہروش آیا ہی فاتحہ کی لیے
 ادھر ہی عالم پیری اودھر ہی عہد شباب

کہ جسکی سامنی کٹ کٹ کیا بہار کا رنگ
 بادل گیا ہے عجیب باغ رودگار کا رنگ
 ہر ایک پھول فی پید کیا ہزار کا رنگ
 کہ سو سنی ہی موی پر مری غبار کا رنگ
 کہی سیاہ کہی ہی سفید یار کا رنگ
 جہاں ہی دیکھ نہ کس میں انتظار کا رنگ
 کہی نہ دو کا جی گلہان نہ چار کا رنگ
 کہ موتیوں میں ہی باقوت ابدار کا رنگ
 ہمارے خوشی پر اہن اوس نکار کا رنگ
 چمک گیا ہے مری گہند مزار کا رنگ
 میان خزان کی ہی ندی وہاں بہار کا رنگ

اگر ہی بدخوف کا زمانے کو
قبلا کر کی جو پستانکوں او سکی روتا ہوں
کساؤں پیلہ پر دلغ کے سرا جو میں

لو سے سرخ جو ہی آنسو دلی تار کا رنگ
ہر ایک اشک میں ہی داڑا انا کا رنگ
نجل ہیہ ہو کہ اور ہی رومی لالہ زار کا رنگ

اسپر ایک ہی اب بات بن نہیں آتی
بگڑ گیا ہے نہایت مرے دیار کا رنگ

رولیت لام

تم بات کرو اوس سی جو ہویات کی قابل
اللہ کی قدرت ہی کسان غیر کسان ہم
کد و مری تربت میں نکیرین نہ آئیں
کیا ذکر رخ یار کروں تیرہ دلوں سی
زیبا ہی مرا خانہ نول ہو جو گھر او سکا
شرم آتی ہی ہر خدیکہ ہی نقد خروں کا
ناموش رہی ہم جو گئی دیرو چر میں
نیرت سی ہی سب ہم مرقع تری آگے
تو جھکی قابل ہی نہ را شک نہیں آئیں
نہ ہو گئی تیغ تری حید کی دن ہی
آتا ہی کلیبا نہیں غم کو جو کسلاؤں
تیر چو کیسی ہوئی نافت زمین میں
ہاں نہیں جویات کی میں ہم غم میں آؤں

ہم بات کی قابل نہ ملاقات کی قابل
چڑھتی ہیں وہ منہ پر چوہنتی بات کی قابل
ہو تا نہیں دیو انہ ملاقات کی قابل
دن کی مہہ کمانی ہی نہیں بات کی قابل
یہ کہیہ سی اوس قبلہ حاجات کی قابل
یہ نہ ز نہیں پیر خرابات کی قابل
دو لون نظر آسی نہ مناجات کی قابل
کس کا ہی نہیں حرف و حکایات کی قابل
لیکن ہی کسان حمد تری ذات کی قابل
شاید مجھی بھی نہ ملاقات کی قابل
نقد پر نے رکنا نہ دیار است کی قابل
شاید یہ نہیں تھی نہ خرابات کی قابل
خاموش ہو چکی ہیں جو میں بات کی قابل

کرتی بہن جو وہ فخر و ابرویہ بجا ہی خنچی کو ہی بجا بہن یا سے دعویٰ	حقا کہ یہہ مطلع ہی سہا بات کی قابل چوٹا سا دہن کب ہی ٹیڑی بات کی قابل
--	--

ہم محفل جانان میں اسیر آپ ہی چپ بہن باتیں وہ بنائیں کہ ٹھون بات کے قابل	
--	--

پہیر لینا ہے کب گوارا دل دل سے اک دل کواہ ہوتی ہے نیم شب کوئی آس پاس نہ تھا جان تک آپ سی عزیر نہیں کیسا صبر کی ادسی کو لے ہو چکا تھا چہ ذقن میں غریق کچھ تر و نہین دیا ہے اوسے جاتے ہیں او سکے ساتھی بیوی قد ہو میری جانفشانی کی اب کی بچ جائے گی تو عہد یہ آہ سے پہونکے می کا ہفت فلک	دیکھتی تھے فقط تمہارا دل جو تمہارا ہے وہ ہمارا دل کچھ نہ سبب کسی پکارا دل آزمائے ہو کیا ہمارا دل مثل سیاب جسنی مارا دل پا گیا زلف کا سہارا دل دیکھ کر ہنسنے استھارا دل یہ جگر ہے یہ ہے ہمارا دل یارب آ می کہیں تمہارا دل پہر کسی کو ندین دوبارا دل لائے گا ایک دن حرا را دل
--	---

کچھ کرو اوس سے عرض حال اکبر سہکو کرتا ہے یہ اشارہ دل	
---	--

گلشن کو پہلچا ہے عین آرزوی دل اس میں ہی مرغ قبلہ کا ہی خاصہ	شاید کہ آی اب اسی غنچہ میں بوئی ہر وقت سوئی کعبہ ابرو میں ہوئی
--	---

الامون کو مجھ سے رہتی ہی رہے گنگا سی دل
 پورہ ہی نہ پہنچاں کی ہوئی آرزوی دل
 جی تیغ ہی ازل ہی بریدہ گویا دل
 ریزہ ہے ترسی گمان کا آ۔۔۔ نہ ہوئی دل
 قلمی سے جو آئینہ پر رد ہر جسے دل
 دل میں ہماری وصل ہوئی آرزوی دل
 حق پوچھی رہاں بیان ہی۔۔۔ نہ ہوئی دل
 کافی ہیں اپنی ساتیر چشم و سیوہی دل
 بہانسی بنا رہی ہیں وہ پہ گھوٹی دل
 لیتی ہو مجھ سے دل تو کہ آرزوی دل
 کیونکر دینی کہ تھی پکار سی ہی غمی دل
 پنہون وہاں نکلتے کروں بہتجوزی دل
 اسی آسب اشب شرم وراشہ شہی دل

اوسکو بلا کہ کو چہ جانا نہیں آپ چل
 آدھی نکل کی میان سی وہ تیغ رہ گئی
 ماہی کی طرح الفت ابروی یار بہن
 کچھ تو اسید لذت زخم خدنگ ہے
 جیسے صفا ہی اس میں گمان او میں وہ
 رکھی جو اسے تیغ گلوے رقیب پر
 وغیرہ کا تو کو چہ الفت میں ذکر کیا
 و رکا کیا ہی طرف ہی عشق کی۔۔۔ لیے
 گیسو کو اپنی شافی ہی دینی نہیں آہن دل
 آئینہ کی طرح تو وہ پیش نظر رہے
 ترچی نگاہ اسکو گوارا نہیں ذرا
 شکل گذر ہی کو چہ گیسوی یار میں
 ہو داغ مصیبت کی سیاہی ذرا تو وہ

بیکارتار اشک سی فرمیں اسے اسیر
 ہو سو جگہ سی چاک کروں کیا رفوے دل

اسود سی لفت کہ ہی ابرو بلال خال
 کیا جانتا تھا بال کی کیسی کا کمال خال
 چہرہ کمال سرخ سیہ ہی کمال خال
 انگاری کی طرح نہو غصہ سی لال خال

تنبہ میں ایسی ہتی ہرن شاعر کو خال خال
 الفت میں او کی کشت کی ہر تال تال ہر کمال
 لالی کی حسن یار سی تشبیہ ہے بجا
 بوسہ کا ہوا راہ تو ایسی ہر کمال

<p>اشکبیر غزال نافه شک غزال خال ناری بهی آسمان پنهکی تو خال خال کولی لگای بگایجی وقت سوال خال هزی و کی حق بین دانه زرق حلال خال ایسا کنه گارگری بلبل خال خال دینا بهی ساری خلق کو دلغ مال خال رکی نه خوف صدمه عین الکمال خال</p>	<p>شاخ غزال ابروی خمد اریا به شمع و چراغ کاشب فرقه بین فکریا کیون نامتنا بین بو سکه رخ جانتا اگر بهو کی بین نان نعمت دنیا کی جو لک افقه تو اب کا خط اعمال میں نمو مین کیا که آسمان کا بهی ل غ دایع می آنگه بدن کا تل بهت بی عاشق سینه</p>
--	---

سنتے ہیں ردیفوں کی زبان سی ہم ای اسیر
بیشک یہی تم کیون میں عدیم المثال خال

ردیف نیم

<p>بیگانه شہر موغین آشتائے خم دڑھی نکل نجائی کمین از دہانی خم عید عید رہو جو سنون ماجرای خم دولون کمین کی دست نہو ہو کبابی خم گنبد نہو بعد پہ ہماری سوای خم ہما و آسمان رہی ساقی بقای خم جسکو پسند مثل غلاطون ہی جایی خم ساقی تھی کیا زمین ارم سی بنای خم اب چاہی تو پ برمنی کہہ کر او لڑائی</p>	<p>ساقی . ہی کام نہیں ہی سوای خم فرقت میں کیا قیام کرین زیر پای خم سچ ہی کہ ذکر عیث ہی ہوتا ہی نصہ فعیث یہ تیغ سوچ سیک ہی تہی سہ سافیا وہ سست ہیں کہ اپنی وصیت ہی بعد جب تک ہی آفتاب چلی ساقیا شراب یہ خانہ جہانین ہی حکمت اوسی بر ختم یکتی ہی باؤن دختہ ز حور ہو گئی بہشتی بین ہی غریب سقا غرقولی لینا</p>
--	---

آئی اگر وہ ساقی یوسف لقا نظر
و اعطاشات دہری زو شراب
بی یار میکدی بین بلا کا ہی سہنا
دیتی بین تیری مست کو لیا جام پیو
سیخانہ مجکو محفل رو دو سرود ہی

پہر کیوں کنوین فراق میں مجکو جبکای جسم
پہٹ کر گری سپہر اگر توٹ جامی جسم
کہولی ہوئی ہی سنے کو ہر اک اژدہای جسم
ٹوٹی کا کیا خانہ جبتک چڑہای جسم
ہی جلتہ نگ جام پکما و ج بجای جسم

میخانی میں جو آئی وہ گل بیرہن اسیر

جای میں پیر خوشی سی نہ پہو لاسمای جسم

یاری کام ہی کیا خوشی بدیاری کام
مارۃ الایہین غرقہ سی و کسا کرا پرو
اور طرہ جو بین پراونکی کترای صبا
ہاتھ پیو دن کو لگاؤ میں کی نہ گل توڑ
کوہ کن کوہ تو میں کاٹ رہا ہوں شہجہ
دین و دنیا ہی فراموش سی الفت میں
ہمکو انداز خرام آپکا ہی ل سی پسند
زندگی بہری فقط سو سن و کافر میں تیر
ہم تو اوس آنکھ کو دیتی نہیں تکلیف نگاہ
آنکھ اسید واسطی ہی کان اسید واسطی میں
خانقاہ اہل عبادت کو مہارک ساقی
ہمشنائی سی میان حسن پرستی ہی کام

گل کی مشتاق ہیں کبھی نہیں ہم خار سی کام
دو رسی تمنی لیا تیر کا تلوار سی کام
ہم تو مقراض کا خود لیتی ہیں منتقاری کام
باغبان ہمکو ہی نظارہ گلزار سی کام
بہاری مہاری ہوئی ہیں عشق کی کاسی کام
بچ دہاری میں پن اس پانہ اوس پاری کام
کبک کی خیال نہ طاؤس کی رفتار سی کام
مرگ کی بعد نہ کچھ یاد نہ اختیار سی کام
سخت بیرحم ہیں جو لیتی ہیں بیازی کام
تیری دیداری مطلب ہی گفتار سی کام
ہم میں مینوش ہمیں خانہ خار سی کام
خوبصورت ہو نہیں کافر و دیندار سی کام

ہم میں غفلت میں معشوق بھی غفلت ہی پسند فصل گل میں بھی جو آزاد نہیں کرتا	مثل بلبل نہیں کچھ شاید زردار بھی کچھ تو صیاد کو ہی مرغ کرتا ہی
--	---

غیر سی ہکو سروکار نہ مطلب ہے اسیر
ایک رکتی میں فقط حیدر کرار سی کام

ہوئی رو رو کے لاغر سقد رہم پس دیوار جانان سایہ آسا ذرا چل اسی نسیم آہ تہم کر وہاں بھی دل بھائی چرخ ظالم کف رنگین ذرا سینہ پہ رکھو لسان شمع ہیں اک شب کی جھان	نظر آئے نہیں مثل نظر ہم پڑی ریتے میں غش دو دو پہر مزاج زلف جانان ہونہ برہم جو پھر میں چہین مثل شہ لگاؤ زخم دل پر لال مرہم کہاں اس بزم میں وقت سحر
---	--

زمانے کی خبر سے ہکو کیا کام
اسیر اپنی نہیں رکتے خبر ہم

روایت نون

زنگار گون میں تیغ ہون گرد ملال میں نالان دل بشر ہو نہ کیون شکستال میں ہوں سست یا وحشیم بت بی شال میں غسل و کفن یہی ہی کہ مردہ ہی بعد مر وقت میں شوق وصل تو صلیح و فوج اس سیکری میں عیش ہی وقت نہ ہم	ہو ہر چہی ہیں پردہ غبر حال میں چلا رہی ہیں سو کہہ کی تہی نہال میں پتیا ہوں بادہ ساغر چشم غزال میں گرد ملال میں عرق انفعال میں راحت خزاں میں ہی نہ ہکو صال میں آئی کہی ہنسی تو ہجو ملال میں
--	---

شکرند اگر قص میں ہو کمال ہے
 پیش نظر وہ پہول سا چہرہ ہی چار فصل
 بے رنج ہیں جو صحبت اہل صفائیں میں
 آخر حکیم طور پر بخش کمال کی گر پڑی
 کیسوی قتل کرتی ہیں مثل صفت غرہ
 ساقی مرصیام ہی اب میکشی کہان
 مٹی ہوا ہمیشہ شک تری زلف کی خضبو
 آفت میں وہ لون پہنسی گئی کیسا چو
 جو تاج خون میں تیرے میں میری بدن پان
 پتھر ہی تیری ماہ طالب میں ادب بھگیا
 ہو کر امیر شوق فقیری وہی رہا
 بنی فاضل کلکتی زبان نہرات مہر و ماہ
 زانی نہیں کلفت سی کہی چو دہوین کا چا
 شکر خدا کہ جامہ دیا ہی ناپسند
 دریا ہی دوست ماہی دریا میں عشق مان

داخل ہیں ہم بھی حلقہ اہل کمال میں
 داخل نہ ان نہیں مری بارغ خیال میں
 پڑتی ہیں گرہ کہی چینی کی بال میں
 نظارہ جمال غضب ہی جمال میں
 رشک کی ساترہ مار میں اس ہو چال میں
 رکھ دی آٹھائی جام کو طاق ہال میں
 ناکہ اوڑ رہی ہی کو چٹنا غزال میں
 زندان میں نامہ بر ہی کیو تر ہی جال میں
 پتی ہی استقد زمین ہوتی محال میں
 پانچ کیوہ چرخ رکاب ہلال میں
 بن جا بجا گلیم کی پیوند شال میں
 دن کو نہ سات کو ہی توقف وصال میں
 داغ طلال شدہ ہی کسب کمال میں
 اب تاک تو ہم پھنسی نہیں غنیو کی جال میں
 فرقت میں مرگن نیست ہی اکلی وصال میں

مجہ ناتوان کا عقدہ خاطر گلی کا کیا
 کہانی نہیں اسیر گرہ پڑکی بال میں

آئینہ غرق ہی مرق الغلال میں
 بلا کو حرص حادہ پیشانی ہی جال میں

کھنکھاتی ہے ہر جہی گرد طلال میں
 دل پائی بند زلف خوا شوق طالع میں

امید عیش کیون نه بهو ملال مین
 اسی بهت تری وصال ہی دہنا امید ہو
 مضمون کہ سر طرح دہن یا کا بے پیچ
 قبول ہو ملال ہم آوجیت ہی کیا غرض
 دل خون کسی کی مردک چشم نی کیا
 حاصل ہو غیر دست تہی سائلان کا کیا
 رد کی نہ ضرب تیغ اجل کو کسی طرح
 نا اہل کو ہی اہل سمجھتی ہیں بے تمیز
 کہ انا ہی بخیہ رنگ یا استخوان غیر
 مہ وادتا کیا اوس ہی تری چشم چکا
 چہرہ کمان مین ترکہ کمان دہان مین
 زلفون پر انگبین طرکی ہوا ی پرچہ
 بچھی پڑا ہی اس دل جشی کی عشق
 دیکھی گاہ پدی نہ اس جسم نا کو
 پیاسی بین پیری خون کی اتلی تل جہا
 ملاوس و کبک لگا کر دکان مین خرام نا
 اہل جہان یہ دفع ہی زنبور کا غسل
 ستون کو شکر جا ہی ساقی کا ہر طرح

سو موجو انقلاب کون اک ایک سال مین
 شبہ ہو جسکو مرحمت ذوالجلال مین
 اتنی نہیں یہ بات ہماری خیال مین
 ہم تو اذان مہی دین تو زبان بلال مین
 جو ہی لہو کی ناؤ مشک غزال مین
 خالی ہر ایک حرت ہی لفظ سوال مین
 روغن جو پیہ شیر ہو گیندیکہ بال مین
 تصور شیر شیر ہی چشم غزال مین
 جہوان کو کیا تمیز حرام و حلال مین
 خشکی ہی ہفت درجو کباب غزال مین
 دیکھا ہی ہمیں بدکا جلوہ ہلال مین
 موتی پروولی ہن تری بال بال مین
 شیر گرسنہ جیسی ہو فکر غزال مین
 نرکا پڑی کار شک ہی عین الکمال مین
 بالی کی چمکیان تری گیسو کی جال مین
 بازی ہی انکی مات تری ایک چال مین
 کیون کر نہ ہامہ ڈالینی مودی کی ٹال مین
 چینی مین دمی شراب کہ جام سفال مین

دل کیون نہ آئی طفل حنتی پرایا کیم

	داؤد ہی وہ لکھن میں یوسف جمال میں	
<p>مرا بخت جوان ہی اور میں ہوں زمین ہی آسمان ہی اور میں ہوں خزان میں باغبان ہی اور میں ہوں ہجوم دشمنان ہی اور میں ہوں یہ مشت استخوان ہی اور میں ہوں بس اب ہو کامران ہی اور میں ہوں بلند اک آسمان ہی اور میں ہوں تماشاے جنان ہی اور میں ہوں وہ سنگ آستان ہی اور میں ہوں بلائی ناگمان ہی اور میں ہوں فقط وہ جان جان ہی اور میں ہوں شراب افخوان ہی اور میں ہوں بہار ہجران ہی اور میں ہوں</p>	<p>ہر پریشان ہی اور میں ہوں سہمے تاسیہ اپنی دل میں مغرور مجھے دیکھا درگاشن کیا بند حوادث نفس آمارہ شیطا طین سگ، دسکا دیکھ کر کہتا ہی مج کو نہ میونس ہی نہ تنہائی میں ہدم زمین کوئی جانان کہہ رہی ہے جگہ اوس جو رکی محفل میں پاس نہ کعبہ سی نہ تنہائی میں مطلب نہیں بچنی کی عشق زلف میں جان یقین ہی اب برای مطلب دل کمان چہری کی زردی مثل زاہد سخن یہ زندہ ہی محشر تلک نام</p>	<p>ہر پریشان ہی اور میں ہوں سہمے تاسیہ اپنی دل میں مغرور مجھے دیکھا درگاشن کیا بند حوادث نفس آمارہ شیطا طین سگ، دسکا دیکھ کر کہتا ہی مج کو نہ میونس ہی نہ تنہائی میں ہدم زمین کوئی جانان کہہ رہی ہے جگہ اوس جو رکی محفل میں پاس نہ کعبہ سی نہ تنہائی میں مطلب نہیں بچنی کی عشق زلف میں جان یقین ہی اب برای مطلب دل کمان چہری کی زردی مثل زاہد سخن یہ زندہ ہی محشر تلک نام</p>
	<p>اسیر از بدبخت محشر کسان کا خدا ہی مہربان ہی اور میں ہوں</p>	
<p>جس طرح دست شکستہ مودبال گون ہی یہی شجہ قاتل سی سوال گون سر سی دم بہر نہیں رہنی کمال گون</p>	<p>ناتوانی سی ہی یوں دوش پر حال گون کر سب باز کین جلد مجھی کاٹ کی سر تیزی تیغ اجل ہی جو یہی وقت میں</p>	<p>ناتوانی سی ہی یوں دوش پر حال گون کر سب باز کین جلد مجھی کاٹ کی سر تیزی تیغ اجل ہی جو یہی وقت میں</p>

خلعت فخر علی ساری شهید و نمین مجھے
 کر کے خنجر قاتل سی تجاوز سہ مو
 ہی مری بزم تصویر میں ضیا طور کی طرح
 دیکھتا ہوں بویاض سحر و نقطۂ نجم
 یہ لطافت یہ صباحت یہ صفا اوس میں کیا
 چشم ساتی کا تصور ہی مجھی جام شراب
 کل تلک راست جو قد تھا الف فامت
 سب یہ کہتی ہیں کہ نکلا ہی عجب عید کا چاند
 تیغ قاتل فی شہادت کا دیا ہی خلعت
 پیچ کہا کہا کی بی خلقہ زنجیر کی شکل
 اسی پری شاخ یہ ترشی ہوئی بلور کی

ہو ترسی تیغ کار و مال جو شال گردن
 سر کا مقدور نہ اٹانہ جمال گردن
 شعلہ شمع تجلی ہی خیال گردن
 یاد آجاتا ہی اوس ماہ کا خال گردن
 ہی غلط گردن مینا سی مثال گردن
 کم نہیں شیشہ صہبا سی خیال گردن
 سزگون آج ہی وہ صورت دال گردن
 جب سی وہ طوق طلائی ہی ہلال گردن
 دامن زخم گلو ہی مجھی مثال گردن
 طوق کی بوجہ سی پہنچا ہی یہ حال گردن
 گردن حور سی کیا دون میں مثال گردن

ہی سراپا کو مری عشق سراپا سی اسیر
 ہاتھ تہا نہیں مشتاق وصال گردن

روئین گی زردار بندہ گردن خاک
 موت آئی تو ہم ابن شدہ لو لاکر مین
 با چشم ستین ہین اس طرح ملکون پر
 رشک فی پیری چہری دل پر مری او ہمنوا
 طبع سی مضمون کہی پیدائش و نگلی فی تلاش
 منز لون اونی ہوئی دوری تو ہو کہ نہیں

دقین کرتی ہین زمرہ دی صورت خاک
 خاک طہای الہی کر بلا کی خاک مین
 خوشہ انگور جیسی خار بست تاک مین
 جب بندہ دیکھا کسی خیمہ کو خراک مین
 کیا ہین طرف گلی گوشہ خجاک مین
 وہ ہی اسکتی ہین جاسکتی ہین ہم ہی خاک مین

صاف وہ رخسار ہو پر بجای چسپرتی کہ
 آہو چاہی تو کر جلدی درمیان نہ بند
 کیا موافق اوس پری پیکر کا ہوس ہی
 تیری و انتون کی چمک فی بسکہ روشن گردیا
 دولت دنیا سی ہیں محروم ارباب ہنر
 فتنی برپا ہوتی ہیں کیسی سر رہ ہر قدم
 غیر فی شانہ کیا اوس لاف میں سمجھتے ہیں
 ہجر کی شب بیکہ کرسوی فلک و تار پتون
 رنج راحت ہی فقط رنگ شہافت کی سبب
 زرق کی تنگی نہ کیونکر ہو پی اہل زمین
 ذرہ ذرہ کیون نہ و کمالاتی جیکے رشک
 پستی طالع ہی مرتی پر نصیب اہل کفر
 میری رو نیسی نہو کیونکر جہان کو خوش غرق
 ہی کرد اپانی بہت گرداب بحر عشق کا

خاصہ ہی موج دریا کا نگاہ پاک میں
 محاسب آیا ہی ساقی دخت رز کی ناک میں
 نہ کشی ہی آگ میں افتادگی ہی خاک میں
 کم نہ دین بیشی شعاع مہر سی مسواک میں
 سیم و زردیکانہ ہمینی کینہ و لاک میں
 عطر فتنہ مل کی نکلی ہیں جو وہ پوشاک میں
 سانچے سسکن ہی یہی شانہ صحنہ کتن
 ہیں نکال نشان ستاری دیدہ نمناک میں
 خندہ زن ہون مثل کل پیرا ہیں چاک میں
 ایک خوشہ ہی فقط نہ خرمن افلاک میں
 مل گئی ہیں کیسی کیسی مہر طلعت نکات میں
 مردہ کس ہندو کا لپٹا اطللس افلاک میں
 لوح کا طوفان بہرا ہی دیدہ نمناک میں
 دست و پا ماری یہاں طاقت ہی اکسیر میں

لغزش پاسی صراطِ شہر پر کیا کام اسیر

ہاتھ اپنا ہو گا دست صاحب لولاک میں

ہم ہی ایسوں ہی ملاقات نہیں کرتی
 کون دن ہی کہ وہاں رات نہیں کرتی
 بات اتنی ہی کہ وہ بات نہیں کرتی

خوش ہیں ہسی جو وہ بات نہیں کرتی
 بیشک آئندہ بہرہ درجائے ان اسنا
 لگ گئی چپ سی جو محکوسیت اسکا

کیا بیان ہو تری کوچی کی فقیر و نکاشکوه
ہم وہ ہیں جی ہین جو رہیں ہمیں کو تری کوچی
رہنی والی تری کوچی کی دھرتی ہین باغ
میکشی کا اونہیں کچھ لطف نہیں ایسا
کام رہتا ہی نہیں بادہ پرستی سی مدام
شور و زبان نکیرین دور سی و یکین جوجھی
نیت صاف سی ہیں معتقد اونکی ہم نید
مستطری رہی ہیں ہم شام سی تا وقت سحر
بندہ عشق ہیں پر فرق ہی اتنا کہ تمہیں
باغ جنت ہیں وہ ضلوانسی ہی کہیں نہ آ
ابو برسوان سی وہ اگلا سا نہیں بڑا نہیں

بادشاہی ملاقات نہیں کرتی ہیں
خجرائی پیر خرابا ت نہیں کرتے ہیں
جا کی کعبہ میں مناجات نہیں کرتی ہیں
جو بسیرا غمین ہر سات نہیں کرتی ہیں
زہد ضائع کبھی اوقات نہیں کرتی ہیں
پاس اتنا ہی یہ یذات نہیں کرتی ہیں
مبھی کوئی کرامات نہیں کرتے ہیں
وہ قدم رنج کبھی رات نہیں کرتے ہیں
سجدہ اسی قبلہ حاجات نہیں کرتی ہیں
پہان گئی وہ مدارات نہیں کرتی ہیں
عید کی دن ہی ملاقات نہیں کرتی ہیں

کس قدر تازہ مضامین ہماری ہیں اسیر
راست کہتی ہیں مسابا ت نہیں کرتی ہیں

نجا و نوحوت حاتم ہیں وہ مقیم ہو نہیں
دکھائی مجھی دیدار ہو چکا انکار
شفائیں جو مقد رہیں ہی دو ابیسو
ہشت تر کہ آدم ہے سوچ تو زاید
لی ازل سی مجھی آبروی یکتا ہے
مری صد کی ہیں مشتاق گوشاں اہل

کہ اتری در دولت کا یا کریم ہو نہیں
جو آب برق تجلی ہیں تو کلیم ہو نہیں
قضا کو روک لی تو قابل حکیم ہو نہیں
مجھی ہی اس میں جگہ سی ترا سہم ہو نہیں
نہ آسمان ہیں صدف گو ہر قیم ہو نہیں
وہی اہل دل و مالہ مقیم ہو نہیں

<p>بڑی ہی ہوتی تلوں ہی دامن بہت شگفتہ ہیں مری باعث سی غنچہ خاطر کشادہ دل ہی ادل ہی مرزا نہیں خدا کا خوف کرای چرخ دی نہ محکومت مکان ہی پست تو ہو وقت رفعت بہت کبھی سفید کبھی تیرد ہے مرا چہرہ وہ اعتقاد کہ ہوں لائق ہزار شہت</p>	<p>مزاج طفل نہیں رای مستقیم ہونہیں ریاض صحبت احباب میں نسیم ہونہیں تمام فیض ہوں اندیشہ کریم ہونہیں دل مریض ہونہیں خاطر تقیم ہونہیں سیح خرچ بہ ہوں طور پر کلیم ہونہیں نگاہ اہل طبع میں طلاؤ سیم ہونہیں وہ فعل بد کہ سزا و اوصد حجیم ہونہیں</p>
---	---

اسیر بس یہی اشعار چند گانی ہیں
کہوں نہ طول غزل شاعر قدیم ہونہیں

<p>دل عشاق ہیں کیا شاد و پسنکر لطف دین پنہا جا کر دل اپنا حلقہ کیسوی دہن لوہر گر نچوٹی گاشہیدان محبت کا می الفت کی قابل طرف ہی ساقی مری لگا جواب نامہ اعمال لکھ رکھا ہی ہنہی ہی کہیں کیا خاک میں گر کر جو کچھ لذت اٹھائی ہی مکان جب لامکان اوسکا ہنچوٹ پچائی ہی سوی مینجہ شاید محتسب سی بیکشو آیا اگر یوہن کری گاشوخ چشمی سادہ رو کو چلا ہی کوٹہ قاتل کو خوش خوش لیکلی خط میر</p>	<p>کیا ہی قیدیوں فی رنجگار زنجیر کی گیرن گر آیا سی جو قسمت فی تو ہکو غار از دین پنہا رکھا ہی تیری تیغ فی رنجیر جوین سماقی ہیں نہ بیدہ خم ہیں نہ شیشی میں ستار فرشتوں فی جو کاندہ ہی سی کر نیکی نہیں نہو گا چین ایسا طفل کو آغوش مادرین کہان سی آئی ایسی عرش پروازی کتور کہ کف لایا خم می خون او ترا چشم ساغر چنا جائی گا اک دن آئینہ سد سکندر خدا جائی کہ کیا لکھا ہی قاصد کی مقدر</p>
---	--

تلاش رزق میں انسان کیوں گر گشتہ بگشتہ
جو بہن اہل صفا کیا کام ہی او نکو تلوئی
مگر وہ میکش خونخوار آیا جانب گلشن
نکر ترک وطن ہرگز جو اپنی زندگی چاہے
شب و صلت وہ کرتی ہیں محبت ہی عداوت
ہماری کشتی می بھی کہانسی کس جگہ پہنچے

عنایت رزق کرتا ہی خدا کبھی کو بہترین
کبھی او تھتی نہ یکمین ہمیں موجیں آب کو بہین
بہر اسی باغبان فی خون بلبل گلکی ساغر
نہیں بکتی ہیں روتی ہیں شرر جب تک کہ پھریں
نہیں ہی خطا پشت لب ملا ہی زہر شکر سیر
کہ ڈوبی ظلم عصیان میں کھلی جاکے کو پھریں

اسیر اندھی ہر دم دعا اپنی یہ بہت ہی
کہ دم گلکی آلی الفت ال یمیر میں

یہ ایک کب ملی عشرت جو لکھی ہو تقدیر
ایسرونی کو پہولین نہ کنو اب و شجہ میں
گرایا جاہ میں اخوان فی لیکن یہ سمجھی تے
ہزاروں داغ لاکھوں آبی میں او دل میں
جو بد ہیں او نکو کس بجے گا اثر نیکو کی صحبت
ولا کبر از فرقت میں مسرور وصل ہی ہو گا
پہنچ جانی گا او کرم از تک مکتوب شوق اپنا
ہلاکت میں جو پڑ جائی یعنی جان آفت کو
و سر گشتہ ہوں میری کہ چرخ شام اگر آئی
ولا وہ مرد میدان قیاست ہی تر نالہ
بعینہ ہی وہی لکھی پڑ ہو نہاں حال جاہل کا

کہ خم سی شیشہ میں شیشہ سی می آتی ہی ہر
گزر جائی گی محتاجوں کی ہی اک ایک چادر
کہ ملک مصر کی شاہی ہی یوسف کی مقدر
تما شاہی لگی ہیں پہول ہی پہل ہی صبر
موافق ہی منافق ہی تھی اصحاب یہ ہیں
زمانہ منقلب ہے کچھ کا کہ ہو تا ہی دم نہیں
نہیں آتا تو کیا سر خاک پڑ ہی کہو تر میں
مقرریش و بز کی موت ہی قصاب کی گھر
رہی تا صبح مثل شعلہ حوالہ حکم میں
گرایا آسمان کی تو ب کو جو ایک شوگر میں
کہ جیسی سادہ رہ جاتی ہی کوئی مرد و چین

کسی گل کی تصویر نے رو لایا اسقد چکاو
فراق یار میں کچھ لطف بیتواری نہیں فی
فقط ہی زندگی تاک انتیا عشرت عشرت
تیری گیسو گامین دیوانہ نازک طبعیت
پہری گرد آتش رنساہ محبوب سی کر
لکھا ہی سہی تباہی کا جو احوال ناخوش

رک ابرہاری بن گیا ہر تار بستریں
بجای بادہ بہر دی زہر ساقی میری ساغر
نہیں کچھ فرق زیر خاک رویش تو نگرین
عوضِ نجیر کی کر قید مجھکو موجِ عبثین
نہ پروانیکو تاب ایسی جان اتنی سمیزین
ہو اسی طائر سیما گ عالم کبوتر میں

اسیر اندیشہ تربت نہ ہو خوف محشر ہی
ہو اسی خاتمہ بالخیر اپنا عشق حیدر میں

آتی گلشن میں جو تم آو رہو اُسین ہوتین
سیکشن کی جو نہ مقبول محالین ہوتین
روزِ محشر تو کنا ہوں کا نہ کشکار ہوتا
اکی دنیا میں فرشتی بھی گنہگار ہوتے
سب شب بھر میں خاموشی ہوئی شعل
پوچھی صاحبِ سلام بھی ہندو کی طرح
بالغبان تو فی دم ہمدی رو کا مجھی کیون
پہن جو آیا میدہ مری ساتھ عدم سی اُسین
ملک الموت ہی ایسا تھا طبعیو در نہ
ایہ مرگان کو جو میں رخصت بارش دیتا
کیا آرون فوج حوادث فی بھی گسر لیا

پتی تپی میں جلاجل کی صبا اُسین ہوتین
کالی کالی نہ گلستان میں گستاخین ہوتین
یہ میں ای کاش جو ہوتی تہن ہزار اُسین ہوتین
ہم تو انسان تھی نکیون ہمسی خطائین ہوتین
بولتی مرغ اذانوں کی صد اُسین ہوتین
یا ر تری سی تون میں جو ادا اُسین ہوتین
نہندی نہندی تری گلشن میں ہوا اُسین ہوتین
میں نہوتا تو جہان میں نہ بلا اُسین ہوتین
تم سی فرقت کی مریضو کی دوا اُسین ہوتین
پانی پانی ایسی ساونگی گستاخین ہوتین
ٹالٹا او کو جو دو چار بلا اُسین ہوتین

لاکھ میں دو جوا و نہیں یا دو خاں ہون	بیز بہتی مری مرقد پہ مجا و رہن کر لطف کرتا جو وہ عیسیٰ تو نہ مرنے کوئے نہم و کماے تہ اگر چہرہ گلگون اپنا تند رستی مری شو ار مٹی بی شربت مرگ بار کی تیغ کی محراب میں کرتا جو سجد صید گہ سی جو میں غیر و نکو نکرتا ہر
--------------------------------------	--

گر درہ کاش و کما فی اثر سر اسیر
بنہ خولون کی بیابان میں صدائیں ہون

تیری درویش سخت شاہ نہ لین ہو دو را مہ نوا ایک راہ نہ لین باغبان ایک برک کاہ نہ لین تیری رنجی کہیں پناہ نہ لین رستے والے عام کی راہ نہ لین دون کی آفتاب و ماہ نہ لین کیون یہ شرمی ہیں گھر کی راہ نہ لین و م تہ خنجر نگاہ نہ لین خواہ اسی مول لین وہ خواہ لین اپنے ذمی یہ ہم گناہ نہ لین نام مسک و م بگاہ نہ لین	کاسہ فخر لین کلاہ نہ لین کب ہو ہمسی کسی کی دل شکنی گہر باہون تو ہم چمن سی ترے سایہ تیغ کے سوا قاتل ہاتھ رکھ کر گھر پہ یون نہ جلو تیرے گالوشی او نکو کیا نسبت بولے دربان سی ویکہ کہ وہ ہمیں مرہی جائیں دکماے آنکھ جو یار جنس دل سنجے کو نکلے ہیں محنت ہے کہ لڑتا ہے سب پیر ہو کر فلک کی کیا پروا
--	---

چشم تو دو بین وہ ناخدا ہو کر
نرمن ماہ ہمو دی جو فلک
ملک ل سے یہ حکم ہے اوس کا

خبر کستے تباہ نہ لیں
وہ غنی ہیں کہ برک کاہ نہ لیں
کہ خراج اور بادشاہ نہ لیں

قلزم حشق ہے عمیق اسیر
آشناؤں سے کدو تہاہ نہ لیں

پر تو فلک جو چہرہ ساقی ہوا بے مین
رضی کسی ہیں اوسکی مرثیہ نقابین
ای اہل حشر مرزدہ کہ تگموی نجات
زادہ طعن کر جو کون ہیں شناسی
رہتی ہیں شوق کعبہ ابرو میں جان لبیب
مقصود کل کا ایک ہی جو ہوا ہوا چکور
رو پوش ہم سے دولت دنیا ہی اسلئے
جل کر ہوا ہون آتش می میں ہیں نا
ساقی نہ سیر ہون ن میں جو دریائی می ہون
غفلت مری سنای کی محکو پیام بار
ای کلک لکھ مقابل ہر بیت ایک بیت
نالان ہوا تھا میں لب وریا جو ایک دن
ہی کون لا جواب دہانی میں جز خدا
دل اپنا تاب جلوہ جانان نہ لاسکا

عید غدیر خم ہو مکان حباب میں
جالی کٹی ہی با ورق آفتاب میں
دن ہو گیا تمام چاری حساب میں
بنت العجب ذکر ہی ام الکتاب میں
قصہ ثواب کر کی پڑی کس عذاب میں
جو نور ماہ میں ہی وہی آفتاب میں
رہجائی روئی زشت کا پردہ نقاب میں
نہلاؤ میری مردی کو اشک کتاب میں
خم کس شمار میں ہی سب کو حساب میں
نازل ہمیر وں پہ ہوئی وحی خواب میں
تعمیر ہو مکان مکان کی جواب میں
انکشت موج رہتی ہی گوش حباب میں
تیرا دہن ہی تیری کمر کی جواب میں
پانی یہ نخل موم ہوا آفتاب میں

لب پر علی کا نام دم نذر ہو اسیر
اپنی ہی دعا ہی خدا کے جناب میں

شامل ہی گردِ کلفتِ دل کسکی تاب میں
پر تو فگن ہی ابروی ساقی شراب میں
چیتا ہون می ہزار میں ہوتا نہیں ہوکن
جتنا کلامی یا رخسہم بھر کہا نے
میں تمک گیا زبان نکیر بن رک راہی
میں ہون جو شہر علم تو یہ باب علم ہے
فقرت یہ چل سی ہی کہ باند ہی نہ اونسی تیغ
بی یار تھا جو بیم زگی کا مزا پس نہ
نازک و لون کو قید تعلق سے کام کیا
بیار زلف و رخ ہون یہی ہی میری عا
غفلت تجی دکھائی گئی دنیا کی حشر میں
ایمان مرا ہی روی مخطط جیب کا
اس بحر بی ثبات میں غفلت ہی زبکی
دل کو مری نہ کھنچی چاہ دقن سی دود

ہی رنگ شل شیشہ ساعتہ جناب میں
دو ماہ نوکا جلوہ ہی اک آفتاب میں
ہو جرعه نوش حبیبی کوئی ششہ خواب میں
دعوت کا ہی طعام نہیں یہ حساب میں
رو و بدل ہو سے یہ سوال جواب میں
ہی مصطفیٰ کا قول یہ حیدر کی باب میں
دیکھی ہم جو عاشق و معشوق ڈوب میں
ڈالانک کباب کی بدلی شراب میں
پانی گل سوار نہ کیا رکاسب میں
گس گس کی مارِ حرہ پلاؤ گلاب میں
دولت کی کو بات لگی حبیبی خواب میں
ہون امت پیب صاحب کتب میں
کھلتی ہی آنکھ کچھ نہیں رہتا جناب میں
ماہی کی زندگی ہی وہ جتکے آب میں

مصحف کا دیکھنا ہی عبادت ہی اسی اسیر
ناظر ہیں رو سے یار کی داخل ثواب میں

نامہ لکھا ہی وصف رخ بجناب میں
قاصد روانہ ہو شرف آفتاب میں

دیکھی جو اوسکی قامت تل جو کو خواب میں
یون چشم تر ہے یاد رخ سحباب میں
مسکن مراد ہے جہان خراب میں
ساقی کا عکس خط نہیں جام شراب میں
تیکے سے ہو علیحدہ مجھ ناکہ کش کی قبر
توسن پہ ہے سوار جو وہ آفتاب حسن
دولت میں چاہی کہ رہی فقر کا خیال
آفت میں کون کون نہیں میری قید
کم ہی کشوں کا مرتبہ جھٹید سی نہیں
بیمار اوسکی نرس میگوں کا یہ بھی ہے
دھو جو بال ساحل دریا پہ آکے تم
سایہ گلن نہیں تو نہوسا بمان ابر
ہر ایک زخم تن سی جواتی ہی بوی گل
اوس طفل کی ہی شکل عجب شکل پذیر
غفلت مرنی کمانی گی جھکو جہان کی سیر
پہ پختار باہون خط عبت اوس تک کو لکھا

مگر بجای سرو و دوب مری جوی آب میں
رکھتی ہیں جیسی طوفان گلاب انار میں
آب گھر صدق میں ہوا ہوناب میں
خط شعاع ہی قدح آفتاب میں
مردی غریب مفت پڑیں کیون غارت میں
گر دون نہیں سمانا ہی چشم رکاب میں
پیری کو یاد کیجی عہد شباب میں
بٹری بلا میں طوق پڑا ہی غدا میں
ساری جہان کی سیر ہی جام شراب میں
ہو جو کچھ ورم نہیں چشم حباب میں
لہرائیں موجیں سانپ کی مانند آب میں
ہاتھ اپنا سا بٹان ہی ہمیں آفتاب میں
شاید کہ تیغ یار بھی تہ گلاب میں
پڑتا ہی عکس آئینہ آسکتاب میں
کھلتا ہے دور دور کا احوال خواب میں
بہ جا ہے کاٹ کر سرفا صدف خواب میں

نہ کش میں پختہ مغذ کی جو ہر کمان اسیر

موتی صدف کی طرح نہ کی جباب میں

وہ دست ہیں گہنی خشت کو ہم نہ کام کریں
ملی جو دولت جھٹید صرف جام کریں

خدا کرے کہ تین دیدار کو وہ عام کرین
 ضرور کیا ہو کہ وہ تیغ بنے نیام کرین
 زمین میں آپ ہی گر جائے کام مردہ
 جنوں کا بھی یہ تھا خاکہ مثل شبنم گل
 یہ آسمان کی ہی خواہش کہ صوت پرگار
 کسی کی بات وہ سیب ذوق کب آتا ہی
 اثر دکھانی لگے اتبونا لہاے فراق
 وہ ناتوان ہیں اوٹھائی جو ہکو نرم سی یا
 لگائیں تیغ کہ چوٹیں عذاب سی پہل
 ہر ایک دل غ بدن پر ہی شبہ دینار
 مین لکھ رہا ہوں خط شوق کتنی مین چند
 مری لحد مین نکیر بن بنگلے تصویر
 مریض اس رخ و گیسو کی لٹ گئی ایسی
 ابھی تو خاک کا تختہ ہو صفحہ تصویر
 کبھی وہ خط بھی جو محبو لکھیں تو بی ہزار
 بڑا کہیں نہ او سے جو بڑا کہے ہکو

کہ جا کی طور پہ موسے کو ہم سلام کرین
 اوٹھائیں چہری سی پردہ تو قتل عام کرین
 کرین عزیز تو شکر تکت برای نام کرین
 جو ہنسکی صبح کرین ہم تو رو کی شام کرین
 جہان سے کوچ کرین ہم ہیں مقام کرین
 وہ بختہ کار نہیں جو خیال خام کرین
 یقین ہی وصل کا اوٹھا وہ پیام کرین
 تو گہری در تک آتی ہی آتی شام کرین
 وہ کام آئیں جو اس وقت میرے کام کرین
 فقیر کیوں نہ مرے گرد ازو حام کرین
 یقین ہی یہ کہ یہ محشر تلک تمام کرین
 زبان بند ہی حیرت سے کیا کلام کرین
 کسی طرح نہ کٹی شب جو دن تمام کرین
 لگا سکے پاؤں مین مہندھی وہ خرام کرین
 ہوا العزیز نہ تحریر و السلام کرین
 بری کرین اوسے تب قصد انتقام کرین

تمام سال تو دشوار ترک می ہی اسیر

ہر ایک ماہ کو کیونکر یہ صیام کرین

رہا باقی نہ مرنی پر تفاوت دست دشمن مین

مقام صلح کل پایا پیکر ہنر مدفن مین

صحبت شاکرتی ہن جیتک جان ہی تن میں
 اثر دیکھو مری دیوانگی کا سگرشن میں
 اثر ہوتا اگر اسی باغبان بلبل کی شیون میں
 بجز سختی نہیں مری ابھی تجو میں ای قاتل
 توی الفت سی ہیں اس سیکہ کی جتنی ہیں سنا
 سحر کاشم فنی صفت نہیں ملتی جو سوزش
 اگر تلی ہی ہی دولت تو کام آتی نہیں اپنے
 نہیں کیہ خوف انکو تیزی شمشیر دو کتبت
 کیا غل کر کی ایسا بلبلون نی او سکودیا
 کیا دیر نغان میں ایک بت کا انتظار ایسا
 مری لک کو مری کی مضحل کیا پستی طلع
 نہیں خمی ف وزنگ کچھ اہل شجاعت
 نہ پہچانا بھی دشمن نی بالوں کی سفیدی
 کہی بانہی کہی صیادنی بلبل کی پر نوچ
 بقائی روح تک جگڑی ہیں قمری و او
 جنت کمری اسی تیری سی لودہ ہو ٹھونکی
 ہوئی ہیں اہل دنیا پر پرتک نہیں نام
 بناتامی مکان منعم عبت برسوں کی رہنی کو
 عاسے بلغم با عور ہی اللہ نی سن لی

کوئی مدفون نہیں ہوتا کسی سادہ دفن میں
 کہ ابر کو ہمارا یا ہے پتھر بہر کی دہن میں
 لگاتی مثل اگلہ آگ گل کلچیں کی دہن میں
 فرشتوں نی مگر گوند ہی تھی آہن میں
 نہ کیا ایک دن ست سبوشیشہ کی گودن میں
 گمہ شامل ہی پروا چربی شمع روشن میں
 گمہ ہوتی ہیں مثل اشک غائب کہ کی دہن میں
 نقوشن ریاسی تن فقیر وکی ہیں خوشن میں
 کہ جانی گل بہری گلچین کاٹی اینی دہن میں
 کہ دونوں تلیان پتھر اگن چشم بہن میں
 نکل آئیگا رستم گر کی آخر چادہ زن میں
 کہ مثل تیغ اینی چہرہ سن ہیں یہ خوشن میں
 خبا رکاروان خاک جھونکی چشم بہن میں
 خداوندانہ آجانی کوئی قابوی دشمن میں
 نہیں لٹتی جو ستر ہی ہوں دی ایک دفن میں
 جو ہوتی تاب گویائی زبان گل سوسن میں
 او تکرار ابھی پشت میں خم تھا جو گون میں
 قیام روح تو پہلی سبھل خانہ تن میں
 رہی گشتہ موسیٰ ساما صحرای امین میں

حسینو کلو اسیر ایسی ہی الفت اپنی دیو
 مری جنین کہ لب خاک چشم تری ہین
 عجیب موی مژدہ ترک فتنہ گری ہین
 جو مری ہین علی کی وہ کس بشر کی ہین
 امید زست ہی ہی خوف مرگ ہی شب بھر
 خمیدہ پشت ہی موہین سفیدست اعضا
 ہین نزع کی ہچکلی لگی ہی ہوش ہین کم
 شب فراق میں دیکھی جوانی موی سفید
 بجای دیکھ کی اون ابرو و نکو آبی پیار
 تری دہان و کمر دیکھ لین تو جانیں ہم
 اوٹھیں گی غیر سی کیا تیری تیغ ناز کی وا
 خبر ہے تجکو مر فیضیوں کی امی سیخ ضر
 کد کی خاک نے پایا ہی رتبہ اسیر
 بہار باغ مبارک ہو نو نھالون کو
 گد اہون پر مرا امان ہو شوق سی اغیسم
 حرم ہی کو چہ جانان یہ حج کو جاتا ہے
 چمن ہن ہوم ہی میری نفس میں ہنسی کی
 عبث وجود عدم کی نہیں ہی آمد و رفت
 اثر کیا نہ پس مرگ تیرہ بختی کا

حایل کی طرح پہنی ہوئی پرتی ہوئی گون
 وہ بادشاہ حقیقت میں بحر و بر کی ہین
 قضا کی تیر ہین نشتر رگ جگر کی ہین
 وہ خانہ زرا کہ مالک خدا کی گھر کی ہین
 ٹمک ہی ہین ادھر کی نہ ہم ادھر کی ہین
 قضا کی دیر ہی سالان سب سفر کی ہین
 وہ پوچھتے ہین ارادی کہو کہ ہر کی ہین
 ہوئی امید کہ آثار کچھ سحر کی ہین
 یہ نیچے کسی محبوب کے کمر کی ہین
 بڑی گھٹن جنین تیزی نظر کی ہین
 یہ جو صلے تو ہماری دل و جگر کی ہین
 غریب شام کی مھمان ہین سحر کی ہین
 قتیل کس لفظہ کیمیا اثر کی ہین
 درخت خشک ہین شتاق ہم تبر کی ہین
 قبول تجکو جو کمرے مری جگر کی ہین
 بڑے ثواب مقدر میں نامہ بر کا ہین
 کچھ ایسی اوڑنی ہے گویا کہ پر خبر کی ہین
 تری تلاش میں ہر دہر دہر کی ہین
 چراغ قبر پہ ہی روغن سپر کی ہین

جی کا مجھ کو بے طین کو بھی حاصل ہی
مہد اشناس جسی مرغیب کہتے ہیں
ہمارے تازہ مضامین کو دیکھ باغ بجا
اے دو ٹکوتوں کا قصہ رنگا رنگ
جو بد ہیں اؤ کو عداوت ہی حق شناسوں

قر کی طرح سے دو مری اک گہری ہیں
مری حساب وہ مضمون تری مری ہیں
گلون کی انہیں بھی شومری شری ہیں
ستون جسمین زمرودی در گھر کی ہیں
عدو علی گھا ہی پہل تلخ حسن شری ہیں

چپی گا ہمی کہاں کوئی معنی باریک
اسیر دکنی والی ہم اوس مری ہیں

شاہی کروں قبول میں ایسا کہ انہیں
جز ضعف اور توشہ راہ فنا نہیں
اہروی یار سے طلب بوسہ ہی ہٹ
چاہوں ابھی تو سادہ صدائی کل چلون
کشور سپاہ طبل علم چتر تاج تخت
بیگانہ اشناسی میں ہوں ہی محال عقل
افنا دگی اب آئی ہی ایسی مزاج میں
ہوں ہر دم جو گری تن سی غرق عرفی
بی عقل ہیں فرار جو کرتی ہیں رو جنگ
پستی ہیں چو مالی کیوں صفت و نایابی
دو شرم کیا ہی جس سے دل نہ غم میں شک
کشتی چار دیواری کے ساتھ علم نمان کی شرم

بہتر مری گلیم سے بال ہما نہیں
تہ کردہ نان کمر میں ہی پشت دو نہیں
اس کعبہ میں قبول کسی کی غامین
زنجیر با مری مجھے زنجیر پانہیں
دل پادشاہ چاہیے موجود کیا نہیں
بیگانہ کون سہے جو مر آشنا نہیں
جز خاک تن میں آتش اب ہو نہیں
ہیں دین پیر اب مری نقش پانہیں
مرتا نہیں و جنگ میں جسکی قضا نہیں
چکر ہمارے پاؤں کا کچھ سیا نہیں
ماتم میں جو قبائے قباہت نہیں
اللہ یا خدا ہے اگر ناخدا نہیں

مشتاق ہوں تو چاہہاں زخمدان یار کا ٹہری میان شہر وہ دیوانہ کس طرح کثرت ہی بقیہ وکیل حوادث کی ہنر وقف ہی سحر چشمہ ننگو سی گوشن دل	مین مثل خضر تشنہ آب بقا نہیں جب کو پسند صحبت مردم گیا نہیں مورائین کس طرح مری خرمین چاہ نہیں ظاہر ہے یہ کہ کوئی سخن بی صدا نہیں
--	--

غافل ہوں رہروان عدم کیون ای اسیر
عسروان کی تیز روی میں صدا نہیں

عاجز ہیں سب غور کیا بجا نہیں عمر روان روان ہے کوئی جاتا نہیں یا و غریب کا کوئی اوسکے سوا نہیں صوفی سی کمد و فہم سی تو آشنا نہیں ای شیخ جاکے جانب کعبہ کرون میں کیا دار عمل سی دار جزا کا ثبوت ہی مخلوق سب یہ اوسکی ہیں الا ہو خواہ لا منکر رجوع رکھتے ہیں جو سوی غیر جبر یہ سے کہو کہ ہی ظلم اور عدل وزی ہیں کس شمار میں رشید کی حضو سمجھی جو او سمین مجہد میں ہی بی موسیٰ سنین کلام شجر کو ذرا غور سجدہ خدا کو کچھی کیا خلاق کی حضو	آفاق میں خدا کا کوئی دوسرا نہیں یہ طرفہ کاروان ہی کہ حسین در نہیں وہ آشنا ہی جب کا کوئی آشنا نہیں جاسے میں ہر بشر کی ہو ایسا خدا نہیں کیا تباہ میں جلوہ نور خدا نہیں ظاہر یہ ہی کہ شرط کوئی بے جزا نہیں اس مست و نیت میں کوئی اوسکی سوا نہیں کیا اونکو یاد جمیلہ قالو بے نہیں تیرا خدا ہے جو وہ ہمارا خدا نہیں اوسکے سوا ہمیں طلب ماسوا نہیں وربا سے موج موج سے دریا خدا نہیں طوطی ہی پشت آئینہ اصلی صدا نہیں مقبول وہ نماز ہے حسین بیا نہیں
--	--

نہا ہر مین فرق ہی صفت نگہ بوی گل
دولت وہی ہی جسکو کہ کنتی ہیں کج حشر

ہی اہل ایک کوئی کسی سی جد انہین
دل ہی غنی تو حاجت سیم و طمانین

شدت ہو در دل کی تو گہرا نہ ای اسیر
مرتا ہی کب مرض سی وہ جسکی قضا نہین

وصف آئینہ رخ کیجے حیرانی مین
یا ترہ خشک تہی باب ہی موہرہ شک
تیری نقشہ کا ہون شق یہ ہی مجہ زار فصد
نخت دل خون جگر تک نہین باقی اضعف
صفت اوس آئینہ رخ کی جو لکھنی بیٹی
نہ سمجھ کفر کو ایمان سی جدا ای و اعظ
کر مشقت جو ہو بوی گل جنت کی طلب
کبھی درکار خون مین نہوا اور لباس
شکل اچھی جو تری بانک پنی کی کیچے
صورت شانہ تو سل ہو کسی گیسو سے
کر دیا فقرہ دہر نے یارون سے جدا
سر ہکا کر کبھی دہوتی مین جو دیا مین ہا
استخوان کہانی سک یار کی ساتھ لکی جا
کسد و پیون سی کہ دل پیر دین دیوانوں کے
خود نہائی کا جو ہو بزم شاد تہن دنیا

باند ہی زلفت کی مضمون پریشانی مین
یا تو خاک اوڑتی تہی یا اک لگی باقی مین
چپ رہون جاکی کہین مہ قلم مانی مین
کیا کروں عورت غم بی سرو سامانی مین
کچھ کا کچھ کلمہ گنی ہم عالم حیرانی مین
دیکھ زار تو تبیح سلیمانی مین
تازگی روح کی شکل ہی تن آسانی مین
عمر کی ہمنی بسر جاہیہ عریانی مین
نوک باقی نہ ہی گی قلم مانی مین
ہم سیدہ نخت مین اس سلسلہ جینانی مین
رہط باقی سب فقط زانو و پیشانی مین
سانپ لہراتی مین موجوں کی جگہ پانی مین
ہی مناسب کہ طفیلی ہی ہو مہمانی مین
مالشی ہو نہ کہین جا کے یہ دیوانی مین
دیکھ متہ آئینہ وہین قسربانی مین

تیغ بی مثل تری ابروی پر خم کی ہی بار
شکر خرق فلک کسلی ہو تا ہی حکیم

اصفہانی مین یہ خم ہی نہ خراسانی مین
اہر سن دخل ندی قدرت یزدانی مین

شعر تھوری مین غزل مین تو ناسبتہ اسیر
مرتبہ حسن کا گستا ہے فخر ادانی مین

رہا ہی یاد ابرو مین محبی شغل فغان برسوں
سبب یہ تھا کہ وقت مین جیا مین نا توان برسوں
وہ بلبل ہوں رہا دشمن ہمارا باغبان برسوں
مرز عشق جوانی کا کوئی جا تا ہی پیری مین
صبا وقت مین ہم ہی تہی تہی بوٹی بوٹی سی
یقین صبا کو مشکل سی آیا میری اہفت کا
خوشی خوب ہی اپنی وگرنہ ایک نالی مین
یہ کعبہ کا نہ ہسی دیر کا ہی حال پوشیدہ
قوی سی جلد اہل ضعف شجاعتی ہوں کہ فتن
نہیں کہہ امر اسان عشق او سکی زلف چچان کا
جو خط نکلا تمہاری آتشیں رخ پر تو زریا ہی
لبان آسیا دل کی وہی باقی رہی نالی
کہی وہ فاختہ کہ بھی نہ آئی لوح تربت پر
نہو گا دوسرا ہمسایہ ستارہ سی خدنگ فلک
ملاطم خبر ہی ایسا اگر دریا ہی شکست

وہ مومن چون دی ہی مینی کعبہ مین اف ان برسوں
بہت مہوڈا نہ پایا موت فی یہ نشان برسوں
جلائی آگ راتو کو قریب اشیان برسوں
جو زخم اچا ہی ہو تا ہی تو رہا نشان برسوں
ہمارا ہی رہا ہی اس چمن مین شیان برسوں
کھلا رکھا نفس کا درہرائی استخوان برسوں
رہن گی برہم و درہم زمین آسان برسوں
ہیان ہمینی مہینون عمر کا ہی ہی وہاں برسوں
کہ گل جا تا ہی تن رہتی مین باقی استخوان برسوں
ہوا جھکویہ سودا کوخی پھینک پیران برسوں
کری پیدا سمندر آگ روشن جہان برسوں
دبا ی گو کہ دانستون کی تہی ہنہ بان برسوں
جو ہم آغوش تھی مانند خط توان برسوں
کئی مین ہمینی سجدی زیر بحر لب کان برسوں
ستیا ہی مین رہی گاہ جہاز آسمان برسوں

دفعہ ضعف یہ ہی ناتوانی اسکو کہتی ہیں
 رہی جاری ہمیشہ شک بنی تاثیر آنکھوں
 ہماری شہتیا قتل کی طول ایسی کہانی ہی
 نہ آگاہانہ آیا اپنی تربت پر سنگ جانان
 عجب کیا ہی جو انکو رتبہ حمشید حاصل ہی
 قدم تھک جائیں گی جہدم تلاش تیغ قاتل

کیا جب یاد اوسنی ہلو آئین چکیا کی سون
 نہ پہنچا منزل مقصود تک یہ کاروان برسوں
 نوشمہ بیان کہی اگر یہ داستان برسوں
 آمانت کی طرح رکھی زمین فی استخوان برسوں
 قدح نوشون فی کی ہی خدمت پیغمبران برسوں
 یقین ہی سہرہ گیا صوت سنگستان برسوں

اسیر اندیشہ اعداسی ہیں عزت نشین ہم ہی
 میان غار ابر اسیر تہی جیسے نہان برسوں

تبع توی ہوئی نکلی جو وہ بازاروں میں
 ایک عیسیٰ ہی ہیں اوس چشم کی سیاروں
 وہوم محشر میں تھی جب تری آفرزش کی
 کچھ تو انصاف پرانی ہی طبیعت اونکی
 کبھی شرکان کی گہی ابرون کی یاد ہی
 اعتماد اپنی غاصر پہ ہو کیونکر ہمکو
 کو کدر ہیں گرد و دہ جام طعیر ح
 گشت کرتی ہو جو کشت میں ہوتا ہی شیک
 تیرسی توڑ سوار کہتی ہی مظلوم کی آہ
 جتنی قاتل تھی مری بعد ہوئی سب بیکار
 انی ندون میں اوٹو رخ سپین ہی نقاب

ہم ہی ہیں جنس شہادت کی خریداروں
 ایک یوسف ہی ہیں لفونگی قماروں میں
 بیگنہ مل گئی چپ چپ کی گنگاروں میں
 کہ در انداز چنی جاتی ہیں دیواروں میں
 نکلے تیرون سے تو ہم گہی تلواریں
 ایک کا ایک مخالف ہو جب ان چاروں میں
 لطف اوتہا ہی جو ہم مٹتی ہیں یاروں میں
 روز چل جاتی ہی بندوق زسیاروں میں
 رخنہ کرتی ہی یہ فولاد کی دیواروں میں
 توڑ تیرون میں نہ اب بارہ بھی ارون میں
 کچھ نصبت ہی جو تقسیم کرد قماروں میں

کیا چپا تا ہی مری خون کو امی تیر گلن
 غم نہیں بند جو دربان نے دربار کیا
 خوگر غم کو زانی میں خوشی ہی کیا کام
 مانہ آیا ہمیں فردوس نہ دوزخ چشم
 لڑکھاتی ہیں قدم کیوں ہ وہ دین میں او
 کسکی اکھیں نہیں دیدارتبان کی نظر
 نہیں برسا جو یہ ابر مرہ ترا سال
 تیری وحشی گئی ہستی ہی عدم کو عریان
 فکر دنیا غم دین پاس اجاسر دوست
 غسل دریا میں ہی ہی ابرو چنانک خیال

ہی مری خون سی سہرچی ترسی خار و تین
 جہان کنی کے لیے روزی تین دیواروں میں
 عید کی دن ہی محرم ہی گرفتاروں میں
 بیگناہوں میں نہری نہ گنگاروں میں
 زار خشک تو ساقی نہیں میخاروں میں
 سیکڑوں تانظر اور لہجی ہیں ناروں میں
 جنس کا قحط ہی ہتر تال ہی زاروں میں
 دہچیان ہو کی بارخت بدن خاروں میں
 اتنی کاموں پہ ہی ٹٹم نہری ہیں سیکڑوں میں
 گمیر لیں آگی نہ موجیں مجھی تلواروں میں

روح فریاد سے شاید ہو ملاقات اسیر
 روز اتنے لیے ہر تاہوں میں کساؤں میں

کیا کروں اشک اگر صاحب تاثیر نہیں
 نہ پڑ ہی یار تو اسکی کوئی تدبیر نہیں
 بہا گئی ہیں تیری پلانی سی جھل میں غرا
 قبضہ حیرانی میں ہوساری جہان کیونکر
 کمرائی نظر اسکی تو کسی دل پہ نقوش
 اسی جنوں ہمو دختوں کی ہی قسمت نکل
 ستم چرخ کی شاکھی ہیں عبث مردم ہر

طفل سے ہو جو خطا لائق تغیر نہیں
 ورنہ مکتوب ہمارا خط وقت دیر نہیں
 ہمہ شیر کا ہے نالہ زنجیر نہیں
 بڑھ کی وہ مانہ سی قاتل تر شمع شیر نہیں
 شکل زائدہ کہی قابل تصویر نہیں
 بید مجنون ہے گر باؤں میں زنجیر نہیں
 حکم سلطان ہو تو جلا دکی تقصیر نہیں

<p>خود گلستانِ جنانین گذر سپر نہیں سدرہ جوش جنون میں بھی زنجیر نہیں دور کی جنگ میں بیکار یہ شمشیر نہیں گہری بازار جو دروازے میں زنجیر نہیں چلی اوٹھی یہ زمین آپ کی جاگیر نہیں میں اگر خاک ہوں کچھ آپ ہی اکیر نہیں تیری سی شکل نہیں تیری سی تصویر نہیں شیخ بیخانہ ہی یہ کعبہ کی تعمیر نہیں تیغ ہی کند ہی جلا کی قصہ نہیں</p>	<p>وعدہ خلد مردن سی شب گزرا ہی آبِ غریب اس کا اندھ نکل جاؤں گا اکبرؑ کے زبان میرزاوسی دی گی جوا اچا ہی گوشہ نشینی میں تیری اف کی یاد جگو پشیا جو میں دس پہ تو دیوان فی کہا اکبرؑ بن اہل ہی یہ کبر بہ نخواست کیسی بارہ منے سینوں کا مرقع دکھیا اڈن لہا سپر خان سی پیمانہ دخل جو دہن شکوہ نہ کہول اسی رگ گردن دم جو</p>
---	---

کور باطن کو مری شعر کی کیا قدر اسیر

چشمِ خفاش میں خورشید کی تنویر نہیں

<p>توڑ میں تیر کہ یہ کاٹ میں شمشیر نہیں گوشہ امن بجز خانہ زنجیر نہیں کون سی گورہ ہے جو رکش پر تیر نہیں یہ وہی خواب کہ جکی کوئی تصویر نہیں شمع مہتاب کو کچھ حاجت گلگیر نہیں دہن تنگ میں گنجائش فقر نہیں سانپ لپٹا ہی مری پاؤں میں زنجیر نہیں</p>	<p>نالہ دل میں مری کو نہ تائیر نہیں آفت دہر سے خالی کوئی تعمیر نہیں راست قدم ہوی چین زمین میں لاکھو مرگ کی بعد خیالات جہان ہی کیا کام اہل رفعت مدد غیر سی رہتی ہیں بزرگ کیا گلہ ہی مری بات جو وہ غنچہ ہون جان بری لفت کیسوی سید میں ہی محال</p>
---	---

<p>ہوں وہ طائر کہ ملی بی پروا بی میں ہی پر خراب غفلت سی ذرا کہول مسافر اکھین خار نہ مار چپاتی ہو عبت عاشق سے متنی کیا: دل میں مہ چار دم کو نسبت اتواوس قید میں لایا ہی مقتدر کہ یہاں ماتہ اٹھاتی ہیں دعا کو مگر اتنا ہے یقین اہل جہت کو ہی کیا عشق مجازی ہی عرص</p>	<p>کس جگہ جسم میں پتھار اور ان قبر نہیں شب کٹی صبح ہوئی کو چہ اتین غیر نہن کاغذ زریہ نہیں نسف اسیر نہیں ایسی اسیر نہیں یہ زلف نہ کہ نہیں آب شمشیر نہیں دانہ نجیب نہیں قابل محو ہمارا خط قدیر نہیں گل کی مشتاق کوئی لب لب تصور نہیں</p>
---	--

سیر میخانگی کی زیادہ کو لازم ہے اسیر
 خلد میں ایسی کو بچہ قصر کی تعمیر نہیں

<p>لب پہ جز تذکرہ زلف گرہ گیر نہیں کیا وہ سینہ ہی جو سینہ ہون تیر نہیں نامہ: حال جو دیکھا ہے زبانی کہنا اہی برہمن جو سنیں بت ابی دل بانی ہو ہوں وہ مقتول کہ قاتل سچی الفت بھگو رستی سار تو اضح کی ہی انسان میں نہ ہی تیزی جو زبان کی ہی تو بند بکلی سلام دل نہ تیا تو بلاؤں میں نہ پنتا ایسا دیکھ تو بزم حسینان کو مصور چلکد الفت قید نہ کھلے نہیں دیتی باہر</p>	<p>پہنچ کچھ حسین ہو یاد وہ قترہ نہیں کیا وہ گردن ہے جو گردن تہ شمشیر نہیں خون روتا ہی قلم حاجت تحریر نہیں بانگ ناقوس مرانا لشکر گیر نہیں آب خنجر سے لہو کب شکر و شمشیر نہیں ہی کھان حسانہ میں سیکار اگر تیر نہیں قطع الفت کی لپی حاجت شمشیر نہیں میری تصویر ہی کچھ آب کی تصویر نہیں کون سی شکل ہے جو قابل تصویر نہیں تیری وہ پواسنہ کو کچھ حاجت تصویر نہیں</p>
---	---

نوح ہو جان گنگا گنگینج ملا ای قابل کون نیامین ہن ل حسین نہیں تیری جگہ دوڑ کر خود مری خوش میں آتی ہیں حسین گالیان لکھ کی نڈکلا زبان کو کہو لو باغبان ہن ہسیہ بخت گگلشن میں مگر	لکھہ از تو ہی پاس خوش نہیں تجکو رہنی کی لیے حاجت تعمیر نہیں کون کہتا ہے مری آہ میں تیر نہیں کام تعمیر کیا ہے حاجت تحریر نہیں شام سو من کی سوا صبح طاشیر نہیں
---	--

شوق رہبر ہی تو چل جلد زیارت کو اسیر
ہندسی دور بہت رخسہ شبیر نہیں

مردہ نہ یوں دبا کوئی دشمن نہیں ہن میں مذہب ہی شش عاشق رومی حسین ہن میں فرقت میں ایک ہی مری ہستی دیتی یارب یہ کی سجدہ دیکھا ہی اشتیاق جز عجز گہر جمین ذرا ہی نہیں رہا سین سی سینہ لب سی ہوتی تھی لب جلا گہر سی نکل کی کیا مجھی پرنیکی ہو امید دیکھو نگاہ کم سے نہ مجھ خاکسار کو غصہ میں جی اوسکی مرہ مجھی پوچی کیا پنہی دست شوق ہی تہ پاؤں تک قابل نہیں جمیم کی ہی فعل زشت سی اعلیٰ کیا ہی مجھ کو نہ اذنی نصیب نے	تیرا ہی ایک بارہ تن ای زمین ہوں میں کس فی زمین ہیں بہت کہ یہ میں نہیں ہن میں ثابت یہ خود مجھی ہی گویا ہنیاں ان میں مانند آفتاب سرایا جیہتی ان میں آگی تو آسمان تہا پارک میں ان میں قدرت خدا کی ہی کہیں تم کہیں ان میں اسرار گرفتہ ہوں جس اوس میں ان میں وہ خاک ہوں سرمہ عین البقیع میں ان میں جو ہر شناس خنجر چین چین میں ان میں دہن ترا ہوں میں تری آستین میں ان میں سُندہ ہی مرا کہ طالب خلد بریں ان میں بالای آسمان ہوں زیندگی میں ان میں
---	---

ہی تنگی جہان سی کسی انجنگ لطف
ہوتا ہوں بدگمان تو یہ کہتا ہی نامہ بر
اسباب خانہ ہی تو خمر و ساغر و سبو
طاہرین ہوں تقیم تو باطن میں ہوں دانا
لیلیٰ کی ساتھ ہوں میں جنون کی تذکری
بزرگ کوئی زانی میں اس سی نہیں فقی

اتنی جگہ نہیں ہی کہ خلوت نشین میں
خط دو کہ میری کیف دہشتہ زبانی میں
وہ گھر شرانجانہ ہی حسین کین ہوں بزمین
ریا ہی یہ زمانہ تو کشتی نشین ہوں بین
اللہ ری اتحاد جہان نمودار ہوں میں
تقدیر میری تہ ہی میری کین ہوں میں

بسل کی ہچکیان میں کہ میری سوال آسیہ
مجرور خنجر لب نام جو ہوں میں

فکر تو حریف بہین میں شرارہ نہیں
صورت سبزہ بچھانہ میں اس عین ہم
قطع اسید عطا ہی ری مذہب میں گناہ
صائم الدہر جو میں از کو ہی کیا فکر معاش
کب توجہ نہیں آؤں برو پر خم کی طرف
خاک ہوتا ہے رہ عشق میں اکسیر قبا
تنگ آیا ہوں میں افلاس میں جانوں
منزل ہری ہر دم میں یہ آمادہ کو چ
خون پیادہ سی صبر کیا کچہ نہ کھا
کذب دعویٰ یہ نہیں حال نہ نوی دلیل
ہر شب بچہ کو کرتا ہوں میں مری سحر

روز مضمون نمی غیب سی کرتی ہیں
سب میں ہتی ہیں گریست جدار ہتی ہیں
باتہ شل ہو کی ہی مصرف عاتق ہیں
سالہا سال یہ صبر ان خدار ہتی ہیں
رو بقیدہ سفت قبلہ نار ہتی ہیں
جو گزرتی ہیں یہاں کچہ دوبار ہتی ہیں
استخوان تن میں نہیں گرد ہمار ہتی ہیں
سکان اپنی طرف باگ درارتی ہیں
خوش ہیں ہجی اب بھی ہضم ہتی ہیں
جستی ناقص ہیں وہ انگشت نہایتی ہیں
روز ہنگامی قیامت کی پیادہ ہتی ہیں

بیت ہزار ہا تو ہوں ہستی اللہ تو خوش
 ای اصل کریم اوں پر جو تخت ہن نور
 نوش محل پر امیر و نگہ مبارک رہی خواہ
 صحبت اہل فنا انکو خوش آتی ہی گر
 آمد بار کی مشتاق نہیں کونسی راہ
 چشم نہ کس ہی نہیں طالب وید تری
 پوچھتی کیا ہو تیا آئینہ رخساروں کا
 میری مالی ہن ستون خیر ہی اتنی وزن
 چشم انصاف کشادہ ہی بہاری آج
 تعزیرہ خاصہ ہی کتنی ہن جسی کوچہ عشق

تکدہ ترک کیا کعبی مین جارہتی ہن
 لی خبر اوں کی جو صینی ہی خفا رہتی ہن
 غار زاروں مین ترسے آبلہ پارہتی ہن
 گھر جو تیکے مین بنا کر فقرا رہتی ہن
 منتظر دیدہ منتظر شمس کھن پارہتی ہن
 کان پہو لون کی بھی شتاق صدر رہتی ہن
 دل عاشق مین یہ ارباب صفا رہتی ہن
 ہفت افلاک زمین پر اوں رہتی ہن
 گوش دل منتظر دخل بجا رہتی ہن
 جو بیان آتی ہن صرف بکار رہتی ہن

واہ کیا صاف طبیعت ہن قدح نوش آسیر
 ہم انہیں لوگوں کی خاک کھن پارہتی ہن

پنس گئے خط و قن کی چاہ مین
 کیا کریم ہے ایک ہن اچھی برے
 وہ سبھا ہو جو کی تمنے نظر
 بوری سے ماتہ ہراونچا ہی تخت
 ہون وہ منصف توڑ ڈالوں اپنی پلو
 حاجتواوس سر و قد کی یاد ہے
 ساتھ ہن عاشق ہزاروں تنگ سر

غولے کھائی آب زیر گاہ مین
 آپ کی سرکار عالیجاہ مین
 جان ڈالی مرغ بسم اللہ مین
 فرق کتنا ہی گداوشاہ مین
 ہو اگر با سال کا نثار لہ مین
 رکن اعظم حج بیت اللہ مین
 آتے ہن کسکے علم و گاہ مین

بند کر لے آنکھ چل سوی عدم
عشق لایا آنسوؤں کو سوئے چشم
کعبے چلتا ہوں پر اتنا تو بتا
اہل حق ہی ہیں یہاں ہست و بلند
ای فلک دے قبر تو ہمو و وسیع
اب تو ہی رو پوش وہ خورشید رو
دل جلانے کیوں نہ وہ چادرتن
طوف عسریانی میں پلایا ہی لباس
منہ چڑھی گا کیا رقیب حیلہ جو

ہے کہیں تخیلہ اونچا راہ میں
کاٹ کر دریا گریا چاہ میں
میکدہ کوئی ہے زاہد راہ میں
چرخ پر عیسے ہیں یوسف چاہ میں
عمر گزری خانہ کوتاہ میں
دیکھئے آئی نظر کس ماہ میں
معدن گوگرد ہے اس چاہ میں
تن چپا رہتا ہے گرد راہ میں
شیر کی جرات ہی کب و باہ میں

مہربان وہ بہت ہوا ہمیر اسیر
شکر ہے اللہ کے درگاہ میں

لگی نہ ہاتھ جو اسکی کمر تو عیب نہیں
مقام فکر ہی نیز نگینی ریاض جہان
وہ بہت ہی صاف کہ ہسی خفا خدا جا
جبری کو جامہ سیر اگر نہیں تو نہ ہو
ہماری دل کو مصائب کی تاب ہو کیونکر
دکار باہی مجھی دل وہ باغ گیر لگی
ہی ایک شکل بد و نیک و ست دشمن
تہا اسینہ ہی یا تختہ بہشت برین

ہماری قبضہ قدرت میں ست غیب نہیں
وہ کون غنچہ گل ہی جو سبز عجب نہیں
بجز خدا کوئی و نامی حال غیب نہیں
برہنگی پی شمشیر کوئی عیب نہیں
جناب شیش نہیں حضرت شعیب نہیں
ہمان بہار شباب و خزان شبیب نہیں
وہ اینہ ہی یہ دل جہین نیک ریب نہیں
در بہشت برین ہی یہ چاک حبیب نہیں

سنین وہ جسکو یقین صدای غیب نہیں کہ بتیں نہیں وہن نہیں چہ بیت نہیں پہی لباس پہ خندان ہیں گل تو عیب نہیں ہنر ہائیں کوئی آنا نہیں تو عیب نہیں	وہ زیادہ سن گزرتی ہی آج گرم سخن یاد رہے ہنوں فی لباس کی لٹی وہ زیادہ سن گزرتی ہی اس چین میں ہی ہنر ہائیں کوئی آنا نہیں تو عیب نہیں
---	---

اسیرِ رفعت معنی اگر نہیں تو نہ ہو
رویتِ سست نہیں قافیوں میں عیب نہیں

شکایتیں نہ کہی اوس سی و میان میں کہ رک کی دل سی کئی جایت مارا نہ تہمین جو ہجر میں آئیں تو تو ان میں کہ کوہِ قاف سی پر یار کسان آئیں خدا سے اذن لیا ابیر تہما آئیں کہ ہر سیاہ کہ بے سرخ آنا بیرون آئیں کہ ہلکوں کی طرحت اٹلو بچکیاں آئیں چمن کار و زبد تہا ہی بانجہاں آئیں جہاں گیا میں نئی آفتیں وہاں آئیں بلا میں طوق پڑا شک بیڑیاں آئیں عجب ہاں عیب صدائیں سمیٹاں آئیں نظر سی تری با آبی چھلیے لڑکے آئیں کہ دست و پا آئیں تو نہیں لڑکے آئیں	زنا میں لاکہ شب ہجر میں پران میں کہ ہر سیاہ کہ بے سرخ آنا بیرون آئیں تہمین جو ہجر میں آئیں تو تو ان میں کہ کوہِ قاف سی پر یار کسان آئیں خدا سے اذن لیا ابیر تہما آئیں کہ ہر سیاہ کہ بے سرخ آنا بیرون آئیں کہ ہلکوں کی طرحت اٹلو بچکیاں آئیں چمن کار و زبد تہا ہی بانجہاں آئیں جہاں گیا میں نئی آفتیں وہاں آئیں بلا میں طوق پڑا شک بیڑیاں آئیں عجب ہاں عیب صدائیں سمیٹاں آئیں نظر سی تری با آبی چھلیے لڑکے آئیں کہ دست و پا آئیں تو نہیں لڑکے آئیں
---	---

اسیر آج ہے پر عیش باغ کا سیلا
چلو چلو کہ حسینوں کی ڈولیاں آئیں

اے شاعر سوزوں اور سلی صفت سوزوں
پہنا ہی لے مرا جا کر یہ کی لاف شکون میں
پہا ہوں با حشر میں سون کو ڈھانڈھنا
سواد فہم کا پردہ پڑا ہی چشم حاسد پر
ترخی لے رخ گل رنگ سی تشبیہ دی تھے
زبان پر گانہ تیرا بہن خیم زربینا ہمسک
ہو ثابت جنوں میں ہی بشر پر ہی فقط ایدا
کیا دھڑلے شش میں چو او سکی قد و نوک
کہا دوانی اپنی طرف کی اسی فی کشو ورت
چلی کہ تیرے چین کی ہو تو رنگ اور جاو
سگ جانان کیو نکروں کسی ہو کو بیت ہم
بہ انکسین تیرا ہی ہر لب نہیں ہر نام کو آ
مکان بادہی جتنی ہوئی ہوگی مکان آخر
جنین اہل میں سب بات کو انجم سمجھتے ہیں
خاک لڑائی کی سپو اسی کیا حاصل
مقام عافیت پانا جو ہم میں بیٹہ رہتی ہے
درازی اپنی کھلائی یہ کسی نہ دشت

بلندی شاعر و مگو ہو اگر در کھڑے رہتے
جنوں کی جوش فی رنجیر ڈالی پائے نہ تین
رہا ہوں اشتیاق صحت و ہمارے تین میں
کر لگا منو سگانی کیا مری چو کی مضمون میں
زیادہ کس طرح نشہ نہر لالی کی افیون میں
عبث کرتی ہیں اپنی گنج داخل گنج قانون
نذکیہ ایک دن رنجیر پائی یہ مجنون میں
ہو قومی کو سکنا سر کی مصراع سوزوں میں
پیو پر بہر کی ہی سپانہ خورشید گردن میں
نزاکت سی نزاکت ہی گلی گلی سوزوں میں
تفاوت ہی اگا وز میں شیر گردن میں
نیا دیکھو تاشا اور رہی خاک جیون میں
نہ کوئی طاق کسری میں ایلان یون میں
یہ رخی میری تیرا ہی ہیں سب گدوں میں
ڈوبی او نگلیو کو اپنی قاتل مری خرق میں
یہ تیری فیض سی تھی فقط عقل مظلوم میں
کہ جاؤں تھی اوں چاک میں ابان میں

اسیر امید عشرت آسمان سی سخت بیجای
فقط یاز کوه دهر و کاه کمان جام وارزون مین

کونی بیخانه ایسای کمان رخ گردون مین
خوار لو دهر کونکر نه کنش ربع سکون مین
همانچن فی کیا رنگ متقل مین دکمایا
غناست کونی کرینای می هکوبی ای ساسته
ترتی تحکوم هر دم می ه هر روز ایک صورت پر
بجائی دل فی فی لیکن پنچا او کی گشتوب
کیا گردون میری اختر طالع کو پست ایسا
کلام الله شاد ہی کہ قدر نظم بالا ہی
کسی دل مین اثر پیدا کری تم ہم گداجان
زمین شت دریا ہی یہ مجھ جشی کی رونی
نہین بی لخت دل آنکو جی آنسو گلی مین
مصوروس کمر کا بسکہ وقت فکر باند ہا
چڑھین ای چرخ قبر کو کین پریشویرین
روانی دیکھ تو خون سرفرا د کی شیرین
گداسلطان نہون نیامین کیو لکر او کی سایہ
عجب کیا چلی گرجی ای من منتقل آتش
ہنسی کیا کیا سمجھ لو سکو کش زعفران لیل

برای دوستی تمہاری چشم میگون مین
شراب عشق ایسی قتی نہیں مینا کی گرون مین
کہ عالم شاخ مرجا کی ہی او کی تیغ چرون مین
ختم و پیامہ مین قابو جی شید فدا طون مین
مقابل مہر کیا ہو تجھ جی حسن و افزون مین
یہ افعی ہاتہ آتا کچھ اثر ہو تا جوا فو دین
ہوا اک اور در ہم جا کی داخل گنج قانون
تردو کیا ہی بسم الله کی مضرع بنور مین
تکلف کیا عمل بائی چو سلطان مع مین
کہ جادوی جہریا بنکی حل کلی ہیں توان
کسی مایوت ہشی مل ہیں سنگ رسکون مین
زیادہ بال سنی ریکیان ہیں سیر جی مین
نسایت بت مجنون ہی نفل سید مجنون مین
یہ سحرستا ویرہ گری کمان خسرو کی گلگون مین
ہمارہ تہا ہی تیری سیہ نخت ہمایون مین
جلن ہی بڑھ کی نگار سی مہر قطر خون مین
ہمارا رنگ ہو صرف اگر تصویر مجنون مین

نہ کیوں کر شاد ہو با رنگی مضمون ہی دل میرا	سایہ گامراہ مضمون چشم در مضمون مین
کیا تیری قدموزدگی کی اوسکوناموزون	زکالین ہنری شاخیں وگی مصرع نمون مین

سرمو لکھ سکے کوئی اسپر اسکو پہ کیا ممکن	
سیہ تختی کی نختی ہونچ صفت لٹ شگبون مین	

امید وصل ہے دل ہجر میں ہلاک نہیں بشر نہیں جی اندیش ہلاک نہیں وہ کونست ہی کلفت جی ہلاک نہیں کمال آج حسینو کی سرخ سرخ ہیں تا خیال جیل حسینون سی اورست تہی یقین نہیں ہی تری زہد کا ہمیں زاہد بری گناہ سی کیونکر رہیں یہ دولت مند جو تپ ہی آئی عیادت کی ہی امید سی نگاہ بہر کی اوسی کوئی آنکھ کیا دیکھے فدا ہیں اوس پر سب بل میں اہل فلک علی کا نام ہی سلمان جفت جو ورنہ بان ہیں ایک دیدہ اور مین طفل خرد بزرگ عجب نہیں ہی گنہگار آدمی ہیں اگر صفائی ساعد سیمین کو کیا کوئی دیکھے فلک ہی ہیں ستاروں کی سیکڑوں انگور	ہست قریب ہی عیسیٰ اجل ہی پاک نہیں وہ کون خاک ہی جبکا مال خاک نہیں سوا ہی درد خیم آسمان مین خاک نہیں مری لہو کا تو مہندی مین اشتراک نہیں خرید جنس کا سودا گرہ میں خاک نہیں قسم تو کہا کہ تجھی دخت زر کی تاک نہیں شراب خانہ مین دامن کسی کا پاک نہیں ہماری اونکی وہ اگلا ساب تپاک نہیں کہ آفتاب ہی وہ روی تابناک نہیں کہ ہر کو غفلتہ رو خفا فداک نہیں وہان شیر مین ہٹی ہشت ہلاک نہیں گرد اوشاہ مین کچھ فرق یر خاک نہیں یہاں تو اکی خوشی خطاسی پاک نہیں کہ ستین مین تری پیر مین کی چاک نہیں سیچھر کیا ہے اگر دار بست تاک نہیں
---	--

جدا جوسی ہوں کا شوق ایسی فنا ہو جا میں
پہا را ہا ہی فلک کیا سمجھ کی سر میرا
وہی نہ سامنی فرعون کی کہی موسے
نہ روز کیا ست بھانہ سوار ہوا و

بجو رکاوہ دوامر میں انفلکاک نہیں
ہنور نہیں ہی بکولہ شمع چاک نہیں
خدا ہی پاک ہی بلکوسی ہی پاک نہیں
اکہلی ہی راہ کسی وقت بند واک نہیں

پی عاری شاہ جنون بنی ہی سڑک

عبث اسیر گریبان میں انہی چاک نہیں

کام ہر سکا یہ ارباب نظر کرتی ہیں
کولی وقت میں اک شام سحر کرتی ہیں
اشک موتوف کوئی دیدہ تر کرتی ہیں
یاد ابرو میں دان اشک اگر کرتی ہیں
پہ درختا سی نہیں کام کہ ہیں چختہ
منزل ہر نہیں ہر سفر و جای قیام
چشم عبرت ہو تو مروی نہیں کم و غطی
کچہ نہ کماتی پیش پتی ہیں تمہاری عاشق
ہی بیان جای غذا خال رخ یار کی
دیکھنا غیر کا کیا کہ جسم اونکی در
بلکہ اتخای محبت ہی ہیں نظر
نور وحدت ہی میں جستی آنکھیں روشن
ی بجا ہر ہنر و سخت اگر تنکو کہیں

دیکھ لیتی ہیں جو آہن توڑ کرتی ہیں
زنگی عین تلامطم میں بسر کرتی ہیں
گنگی تاری شب وقت میں سحر کرتی ہیں
دامن تیخ کو لہر نیز گھسہ کرتی ہیں
ایک کملی میں ہم اوقات بسر کرتی ہیں
تم چلو یا نچلو ہم توسفہ کرتی ہیں
مرگ اک دن ہی یہ زند و کو خبر کرتی ہیں
بجر میں کام و رشتہ کو کاش کرتی ہیں
ایک دانی پہ ہم اوقات بسر کرتی ہیں
چھکے قطارہ خورشید و قمر کرتی ہیں
اپنی دل سی ہی نہان داغ جگر کرتی ہیں
تو ہی آتا ہی نظر حکو نظر کرتی ہیں
بت جو خاموش ہیں اندک کا ذکر کرتی ہیں

<p>یہ تری کا تو وہ نہشکی کا سفر کرتی ہیں یہ وہ بلی ہیں کہ پھر میں اتر کر تکی ہیں اونسی پوچھو کہ کسی ل میں کھر کر تکی ہیں میری احوال کی روز و سکون خبر کرتی ہیں پہ گئی آنکھ ادا کرب وہ نظر کرتی ہیں جو پڑی میں ہی فراغت سی بسر کرتی ہیں</p>	<p>راہ و دوتون میں زبا و ہون یا تر بہت ہیں دل تہا رانہ پیچھی تو عجب کما ہی نہ جا صرف ز کرتی ہیں تعمیہ عمارتیں بچ لوگ کم یہ کاندہو کی فرشتی نہیں ہر کار و ن استخوان پکی جو ستر ہون ہون کیا پر دا کام کیا تنگی عالم سی فقیر وں کو تری</p>
---	--

پچ و تاب دل غنائت تاشا ہی اسیر
یہ کبوتر وہ نہیں ہیں جو کھر کرتے ہیں

گویا کہ پہنچی چوٹے ہیں
توبہ کی انصیب ہوٹتی ہیں
قرطاس پہ حرف ہوٹتی ہیں
رہزن بھی ثواب لوٹتی ہیں
کانٹوں کی پیسولے ہوٹتی ہیں
میخانوں کی قفل ٹوٹتی ہیں
نوار سے شرہ کی چوٹتی ہیں
مزدور ہیں کوٹتی ہیں
جگہ ایسی ہزاروں ٹوٹتی ہیں
جی شیر دلوں کے ہوٹتی ہیں
کیون آہیں سے دوٹتی ہیں

اعضای بدن یہ ٹوٹتی ہیں
می کچھتی ہی خوشے ٹوٹتی ہیں
لکھتا ہوں جو خط میں چال گریہ
ہوتی ہیں سبک جوین گرانبار
ہوتی ہیں جو میری پاؤں رنج
رند و کو ہی شغل دزدی سے
ہی حوض یہ چشم دل خندان
مردوں کی لحد پہ چل کی معرور
تا چند یہ صحبت تن و جان
وہ وادی عشق ہے کہ جبین
حداد پنہا کے محب کو زنجیر

دنیا میں لڑائی کے ہم گہرائیاں	عقبی کا ثواب لوٹتی ہیں
ہم دام اجل میں ہوتے ہیں قید	احباب اسیر چھوٹی ہیں
<p>کچھ جدا نور علی و احمد مرسل نہیں دیکھو ای دل مطلع کو نہیں ہی کیا دوست شعر پر کرا شک افشان کس لیے ہیں دل ہجر سانی میں بھی کیوں مگر نہ خوف ہلا ہم درخ حال کی نقطوں کا ہی لکھا ہوں میں یہ سہما روشنی میں شب نکلا جویر پستی طالع پہ میری رورہا ہی اس قدر کاٹ ڈالوں سرکہ مطلق زوال درود ہجر کی شب میری کنوٹی افسوس میں رونا تیری تیغ امتحان کی کوئی کتا سکتا ہی نہیں ہی چم عشق اس کو بھی عاشق کی صحبت اگر نہ دشت غربت میں ہی ابل ہو گا خیال واع دل موجود ہی نان سفر و ساریا بادوشن میں کیوں مجھے موت میں طلب</p>	<p>ایک کو دو طرح سمجھوں کہ میں اجل نہیں مصرع ثانی سی ربط مصرع اول نہیں سیرا دیوان ہی ابو مخنف کا قتل نہیں اژدہا کہ سار سے آسایہ بادل نہیں صورت فیضی مری تفسیر کچھ مہمل نہیں غول شعلی چراغ غول ہی شعل نہیں بحر تقویم منجم نہر ہی جہد دل نہیں درد سر کیو اسطے درد سر صندل نہیں شک پانی سی بہری ہی تکیہ محمل نہیں مرد اس میدان کا جب جوہر اول نہیں سہماں دوس کی گہر میں کہی دل نہیں ساتہ میری آدمی کا کس جگہ خجل نہیں پاؤں میں چھالا ہی پائیگی اگر چال نہیں گہر میں قاضی کی نوعی کی ایک ہی نہیں</p>
نابت التمت علیکم نعمتی سی ای اسیر	خیزے کے کوئی وزیر دھند مرسل نہیں

کوئی صاحب سم ہی سپریت عقدہ حل نہیں
کب تہا کہ بخت ای لحاکم واعدل نہیں
غیر کا احسان ہستی ہن کوئی اہل صفا
نالی تراہون نہیں ہی نام کو آنکھوں میں غم
انقلاب دہر ظاہر ہی عیان تغیر حال
چہرہ روشن چپاتی ہو عیش و ہن سی تم
گہر پر آکر ستانی ہن مجھے کیوں شننا
شرم آتی ہی میں کا نہ ہوں پہ جانا ہوں
کیوں کپڑی پہاڑ گر رہی ہوں صحرا کی طرح
آگیا ہے پردہ ابر تنک میں آفتاب
ہوں ہیکش خم چڑیا تو تنہو تنکین دل
قوت معنی عیان سیری قلندرانی ہی رو
گل گئی بازار میں بلبل گئی سو فیض
کسی خوشبو آگئی حسنی معطر کر دیا
سہل سمجھی ہو ہماری دل جلانی کو
لائی ہی شست ہمیں کس ادنی تارک میں

جبر کائناتی ہو خدا کی ذات وہ اول نہیں
آخر آخر نہیں یا اول اول نہیں
دل وہ امنیہ ہی جسکو رہا جسد نہیں
ہی عجب بجلی چمکتی ہے گر با دل نہیں
آج جو ہی کل نہا جواج ہی کل نہیں
شمع ہی نوس میں پر آنکھ سی اوہل نہیں
ہباک جاؤ لگا میں حشی دو کچھ جنگل نہیں
کون ہی تابوت کی ہر راہ جو پیدل نہیں
دست و پامیری ہی اچھی شخت شل نہیں
رقص میں خسارہ محبوب پر اچل نہیں
باعث سیری بہان می ایک دو تو بل نہیں
شیر سی خالی کہی یہ کلاک کا جنگل نہیں
قصہ صیاد و گل چین آج تک فیض نہیں
عطر دان صحن چین میں کونسی نہیں
آہ سوزان ہی یہ دودا آتش منتقل نہیں
منزلوں جہا کہ دست نخل میں شعل نہیں

چاہتی ہن جو مژہ دنیا میں نادان ہن اسیر

نخل خنفل ہی شیرین آہن کوئی پل نہیں

ایسی عظم میں کہ ادنی ہن آتی ہن

اکوئی پیغام یہ پہچانی کہ ہر آتی ہن

آدمی بیٹھے ہیں روز کہ ہم آتی ہیں
 آج کسکے سر باز قہر آتی ہیں
 تپ تو آتی ہی مگر غسل ہی کم آتی ہیں
 خوب قاتل تری تلواری کہ دم آتی ہیں
 آج درگاہ میں کسکی عیلم آتی ہیں
 کبھی شکل میں ہی آری یہ صنم آتی ہیں
 آج بالین پہ عیادت کو ہم آتی ہیں
 برہ کی گلزار سی وس ہیں قہر آتی ہیں
 کیلینے کو وہ مری سایہ صنم آتی ہیں
 کتنی چھٹے تجھی ای ابر کرم آتی ہیں
 پھر کی کب راہی افسیم عدم آتی ہیں
 اک ذرا اور توقف ابھی ہم آتی ہیں
 تیر کی زد پہ غنڈہ الاں ہم آتی ہیں
 کھدو وضوان سی کہ سم سوار ہم آتی ہیں

کبھی آتی نہیں کتنی اونٹیں دم آتی ہیں
 سر و نہ کا سہ یوسف نظر آتا ہی نہیں
 غلامہ کچھ تری بیمار کو تحفیف ہوئی
 وہ قاتل میں ہی غصہ نو دہر رو
 سر اکی عاشق شیداہن ہزار و نجاہ
 بت پستون سی کو پوچ رہی ہو
 دیکھنی زبست ہی پامر کہ جلا دو سج
 تم جو آتی ہو تو سب نخل تی استقبال
 شیخ کعبہ ہی کہ ہر سجدہ شکرانہ کروں
 کشت سپی نہ مری جو دم کی آریا سوبا
 کوی قاتل سی ہو کیا رحبت ماصد کی آ
 تیغ کیچو تم اگر اہل عدم دین صیدا
 وہ کھان دار کری صید تو کیا جرم نہ پ
 آب کوثر سی بہری جام کری زینت قصر

خاک پیدا ایش مضمون ہو بربانی میں آئے
 کہ تر نخل کہن سال میں کم آتی ہیں

باغ جنت کی موہی سایہ انگور میں
 پہول بجاتی ہیں انگاری سی نور میں
 شیش کی مانند ہی جبل اوٹھی ماسور میں

وخت زمین ہی ہی جو کچھ جی بی حور میں
 ہی بھارتازہ داغون سنی ل محور میں
 کیا حور ات جی سی تنہا ہی جراح و کبہ

کس شہ خوبی فی دلی ہی عمار کی بنا
افسکو کیا بڑھ کی کرتا ایک ذرہ خاک کا
جو سنی نغمہ اوسی ہو جای ای مطرب جنوں
کیا دل پر سوز میں آئی خیال وی یا
زنگ مندی گج تری گوری ہتیلی میں ہی پون
اوس رخ روشن کی مضمون طرح روشن
موزیون کو پستی قسمت ہی ولت میں نصیب
واہ کیا اللہ فی پھل تیری زخمی کو دیا
روسیا ہی کب تلک یارب مجھی کر چوید
ہی خسروغ حسن ایسا نور ہو یا چاندنی
تہی جو قسمت میں گرفتاری وہی باقی ہی
میری زخموں کو جو ای جراح ایذا ہی کمال

شادیانی بچ رہی ہیں خانہ مزدور میں
بولتا تھا حکم تیرا پس کہ منصور میں
تار ہوں میرے گریبان کی اگر طنبور میں
کو دپڑتا ہے کوئی جلتی ہوئی تنور میں
بادہ گلزنگ جیسی ساغ بلور میں
نور کا ہر ایک فقرہ ہی دعائی نور میں
سیکروں میں چاہ صحن خانہ زینور میں
ذائقہ انگور کا ہے زخم کی انگور میں
صبح کی اسید رکھتا ہوں شب بچور میں
جب نکلتی ہیں ہلبا ہی سایہ نور میں
مرگئی پر دل پہنارنجیر زلف حور میں
نمشک کا تھا سبیل شاید مریم کا نور میں

اشکوہ افلاس سے اندیشہ کیا مجھ کو اسیر

ہوں میں ظلِ راہیت شاہ ابوالمنصور میں

واغ دل کیسا خیال گرس محمود میں
تل نہیں ہیں جا بجا او کی رخ پر نور میں
دل ہوا مجروح یاد نرگس محمود میں
جانب جنت چلی ہی روح کس میکش کی آج
آج کل ہی کچھ نہیں میں طالب دیدار میں

آفتاب آئی نہا یا سایہ انگور میں
غسل کو او تیری ہیں زنگی چشمک نور میں
پنبہ مینا کی تہی چاہئے ناسور میں
دست علکان میں ہی شیشہ جام دھور میں
اسیہ تما دل مرا خاوت سرائی طور میں

ذری نشان کی ہیں یوں لف سیاہ یارین
تم اگر دعویٰ انا الحق کا کرو حق ہی وہی
زاوہ موزی سی موزی کو نہیں کچھ فائدہ
بام پر چڑھ کر کہا یا کسی جلوہ حسن کا
دستان یوسف کی سنتا ہی کتابی خوش
تیری گرمی سی امی اعط کلچا پاک گیا
گرم بازار حد کس جازا نے میں نہیں
حب قدر اندھیر ہو عالم خجش میں بہشت
طور کو سچی ہیں بازی گلہ ی طفلان شوخ
ہونگی اہم بیجاں کوئی دست پنی کھفن
نقد جان کی ہی خدا مالک امانت دارین
ہو کی غافل گر پڑی سی بوس تو نی طرح
چاندنی میں صفت وہی یار کتا ہوں رقم

جس طرح جاگو چکتی ہیں شب و سوچ میں
جوٹ کتا ہوں اٹھوں ہب منصور میں
جلتی ہی کب شمع مومی خانہ زینور میں
لوٹتی پرتی ہی بجلی جلوہ گاہ طور میں
جی نہیں لگتا مرا اس قصہ مشہور میں
ذکر دوزخ کیوں کیا فردوس کے مذکور میں
آگ کی ہستی پہ روٹی جل گئی تنور میں
کیسی چور و بکی بن گئی ہی شب و سوچ میں
جھوٹی ہیں ڈال کر جولا نال طور میں
جار ہیگی روح اپنی مثل بوکا فور میں
جیسی سلطان کا خزانہ قبضہ گنجور میں
می بہی تھی جامی و غن کیا چرخ طور میں
باندھتا ہوں لف کی مضمرن شب و سوچ میں

آبلی ٹوٹیں گی دل کی او سکی شقیقت سی اسیر
زہر حبکو اہل بدعت نے دیا انگور میں

کون سنتا ہی عبث کسلی فی فساد کریں
اسی اجل صبر کرای تیغ لگی پر زک جا
ظاہر رنگ خواہوں چمن ہستی میں
ابتدا تب عجب ان ہر قدر کی ہیں انخ

او سکو بچکی بھی نہ آئی جسی ہم یاد کریں
کوئی دم اور ہی نظارہ جلا د کریں
لال ہو جائیں مجھی صید و صیاد کریں
سودھار ہو تو یہ صحتی ہیں یاد کریں

رکھ زمین پر قدم آہستہ ذرا ای منور
 ہم تو تنگ آگے سوی ملک عدم جاتی ہیں
 بات ہی اہل وطن نے نہ سفر میں پوچھی
 کہو عشاق سی ہی وصل حسینوں کا حال
 جتنی احباب ہماری تھی وہ دنیا سی گئی
 نیل دو ٹکری ہو بنجائی گلستان آتش
 آ رہی ہیں جو بہت نید کی جو نکی شرب وصل
 خضر آئیں تو بھی راہ بتانے کی لئے
 کر چکیں ہیں تری دیوانی مہ نہ اندازیں صفا
 باغبانوں کو ہی کچھ رحم ہی لازم ہیں گ
 ملک کا ڈکا گوارا نہیں لینا ہمکو
 ہوں وہ طاثر نہیں گلشن میں ٹکانا میر
 وصل میں خوب غموشی نہیں م رکنا تھی
 چاہی کسپین جو شرین کی مصو تصور
 قصد گلشن میں مہر کنتی ہیں تری عاشق قد

مورچی دب کی ملیمان سی نہ فریاد کریں
 آپ اب اور کسی پرستم ایجاد کریں
 کسکو یاروں میں فراموش کسی یاد کریں
 ربط ممکن نہیں انسان سی پرزاد کریں
 ماتم قیس کین یا غم فرما د کریں
 کوئی مشکل نہ ہے آپ جو ادا د کریں
 سالہا سال کی محنت نہ مہر برباد کریں
 ملے کچھ کوچی وہ جگاؤں کہ بہت یاد کریں
 چل کی صحرا میں نیا شہر اک آباد کریں
 دفن قمری کو تہ سایہ شمشاد کریں
 کیا خدا سی طلب گلشن شداد کریں
 عین احسان ہی مجھی صید جو صفا د کریں
 کچھ ہماری نہ سنیں آپ ہی ارشاد کریں
 صرف تصور میں خون سرفرا د کریں
 خواب آرام تہ سایہ شمشاد کریں

نظری کرتی دن کیا شعر مہ خوش چشم اسیر
 چشم بیتا ہو تو آنکھوں سی ابھی صا د کریں

خواب ہی میں نظر آجای وہ رخسار کین
 یا خدا طالع خوابیدہ ہوں بیدار کین
 بار کی سائتہ بن آہستہ چلا اس در سے
 گردہ اٹھ کی منو بیج میں دیوار کین

کس طرح تنک کی نہ علم تہیہ بین مسجین
کو چہ یار میں حشاق کٹری رہتی ہیں
عاشق چاہ و ذوق وہ تو میرہ وابستہ لطف
یاد ابرو میں ہی کچھ اور ہی عالم دل کا
اوج حاصل ہو جو مفلس کو کڑی کٹ می
کشتی غمو کو آنا ملے اگر جلد آئی
حشر کی روز سحر سی یہ رہیگا محی خوف
کو چہ یار میں مجھ سی یہ ادب کا ہی کلام
نقد جان دیکھی ہیں موجود خریداری کو
سیر دنیا کی ہی منظور تو ہشیا رایدل
یزم جانان میں کسی نہ نہ کی نہی زبان
طالب فاتحہ خوانی ہی نہیں ہم پیش
حرص کتنی ہی کہ ہر نا ہی زمانہ میں ضرور
ہیں وہ عاشق ہیں کر لیتی ہیں معشوق

دھونڈ مارا نہ ملا خانہ خمار کہیں
دو کھین تین کھین پانچ کھین چار کھین
دل می محبوب کھین جان گرفتار کھین
سخت مضطر ہی مگر چل گئی تلووار کھین
پاؤں میں جھپتی ہیں خار سردیوار کھین
عرق شرم میں ڈوبیں نہ کنگار کھین
بہان نہی آج ہی نہ وقت کی شب تار کھین
دیکھ پامال ننوسا یہ دیوار کھین
کوئی یوسف نہیں بکتا سر باز کھین
جال ہی جال ہی ہونا نہ گرفتار کھین
دو جو باتیں کسی بدگو کی سنیں چار کھین
خوف ہی یار کی ساتھ آئیں نہ اغیار کھین
ضعف کتا ہی کہ جاننا نہ خیر دار کھین
لائق کار جو ہیں رہتی ہیں بیکار کھین

گرم بزم شعرا ہو چکی چل جلد اسیر

ایسی علبدی میں کمی جاتی ہیں اشعار کھین

ہی وصل گل و بابل ناشاد چمن میں
دیوانہ کوی کیون نہ مجی سہر گلستان
معشوق سی برتر ہی کہیں رہیہ عاشق

درندہ گل چمن ہی نہ صیاد چمن میں
ہر گل نظر آتا ہی پری زاد چمن میں
فخری کی جگہ ہی سر شمشاد چمن میں

نہرین کہیں لبریز کر اے گریہ بلبیل
صیاد کی آتی ہی گرمی شاخ سی بلبیل
گلگشت کا کیا لطف تری ہجر میں اے گل
دل سی مری تعلیم لیا کرتی ہیں غنچے
انڈے بلبیل کو اسیری سے بچایا
کیا سرد و صنوبر ہوں قدیا رسی ہسر
گل توڑ کی کیوں توڑ رہا ہی دل بلبیل
شاخوں سی جدا گل نہیں ہوتی ہیں ہوا
کچھ نہ لے بلبیل میں قیامت کی ہی گرمی
ستون سی کہی مہ نہ کہا پیک صیانی
بی فکر بھی شاعر سی نکلتی ہیں کہیں
کمد و کہہ بری ایسی دم سرد نہ قمری

مختی گل و سوسن کی ہیں برباد چمن میں
کیا جانی پڑی کیسی یہ افتاد چمن میں
نرگس ہی محبی دیدہ حبلاد چمن میں
کرتی ہیں گلستان کا سبق یاد چمن میں
دیوانہ ہوا آتی ہی صیاد چمن میں
اصل اسکی نہ کچھ اسکی ہی بنیاد چمن میں
گلچین نہ کر ایسا ستم ایجا چمن میں
اوڑتی ہوئی ہرتی ہیں پر نرا چمن میں
تپ چڑھتی ہی آتا ہی جو صیاد چمن میں
آؤ تمہیں ساتی نی کیا یاد چمن میں
موزون ہی ہر اک مصرعہ شمشاد چمن میں
سردی سی اگر جامی نہ شمشاد چمن میں

لازم ہے اسیر اب کسی زندان میں بھی چلی
خرم نہ ہوئی خاطر ناشاد چمن میں

تاب سخن حضورت بیدہاں نہیں
کچھ اہتمامی شفقت پیرمناں نہیں
راحت نصیب اہل جہان ہوگان نہیں
ہر دم ضرور کیا ہی چڑھاتا و تارنا
ہر رخہ ہجر میں ہی نو جمال دوست

اوسکا وہن نہیں تو ہماری زبان نہیں
تعریف کیا کریں کہ ہماری زبان نہیں
اوسکی طلب ہی ہر میں جسکا نشان نہیں
سو چوتھیں کہ میں نو بشرمون کان نہیں
یوسف نہ نہیں میں ہو کوئی ایسا گنوان نہیں

چپ ہو شب وصال ہو تو ن خدا سی
 کی ہی خدا نے بار کی خلقت بزرگ گل
 اقرار وصل اگر نہیں انکار سے سہی
 سن لیتی ہیں "نکدہ بانگ شکست ل
 جاتیک کہ ہم جہان مین ہیں قائم ہی جہان
 حاجت روا کو کرتا ہی لاغر یہ آسمان
 دل آب ہو گا اسکو تماشا سنا سنئے
 دل ہی مرا کہ اس مین ہی پوشیدہ عشق
 اشد کی ہی دین جی کہتے ہیں عروج
 ہم مست ہی چپا نہیں کتنی ہیں اپنی
 کیوں کر کمون کہ زخمی تیغ نگاہ ہوں

جلار ہا ہی کیوں ابھی وقت اذان نہیں
 یہ نرم ہی بدن کہ کمین استخوان نہیں
 کچھ تو کموزبان مبارک سی ہاں نہیں
 ایسا زمین سی فاصلہ آسمان نہیں
 جب ہم نہیں جہان مین گویا جہان نہیں
 کچھ دست پشت خار مین جز استخوان نہیں
 زخمی بدن مرا چمن ارغوان نہیں
 اک بال آئینہ مین ہی وہ بھی نہاں نہیں
 حاصل پر ملک ہوں تو دور آسمان نہیں
 جیسی شراب شیشی کی اندر نہاں نہیں
 دل مین ہزار زخم ہیں تن پر نشان نہیں

بازار شاعری مین یہ حبش سخن اسیر

ارزان بہت ہی دل پر کسی کی گران نہیں

ہستی تو ہی مگر کہیں میرا نشان نہیں
 درکارِ حشتم کی سوانہ زبان نہیں
 تنوین کا ہی نون ہمارا دہان نہیں
 ستونکو کیا ہی جام جہان مین کی پہچان
 دیکھتے تری دہان و گھر شرم نور سے
 چہرے پر روشنی حاسی محجب ہی غلامیہ

بی جسم روح ہوں مجھ قید مکان نہیں
 کچھ پر سیف و ش کی اونچی دکان نہیں
 پیدا ہی گفتگو سی بظاہر نشان نہیں
 کیا ساغر شراب مین سیر جہان نہیں
 اسکا پنا نہیں ہی تو اسکا نشان نہیں
 ظاہر ہی بہت کہ آتش گل بدن پر نشان نہیں

پروا ہی کسکو ہو جو رخ یار پر نقاب
 انظار سب پر عیسیٰ وادریں کا جی حال
 محبوب ہوں جو مجھ سے ہوا فاشی راز عشق
 کیا آسمان او کی برابر کری کا ظلم
 دل کو چہ ذقن میں ہی کب چھوٹی کی چاہ
 ہی انتخاب مصرعہ گیسو ترا مگر
 لیکر وہ مراد دل صد چاک کیا کری
 گویا ہی صبح جن میں تمہارا وہاں تنگ
 پابند کب مکان کی ہوتی ہیں صاف دل
 ماہ صیام ہی مجھے ہر ماہ ہجر میں
 محفل کو ادنیٰ آئے کے مرقع بنا دیا
 جاری ہی سو دل کا وہی فیض بعد مرگ
 دیرو حرم پہ کچھ نہیں ہو قوف و غلطو

خورشید چار پردہ نہیں ہی پر بخان نہیں
 ہمت بشر کو ترط ہی دور آسمان نہیں
 یہ ضعف ہی کہ طاقت ضبط فغان نہیں
 سب جانتے ہیں میر میں زور جوان نہیں
 یوسف کنوین میں منتظر کاروان نہیں
 معنی وہ بیچ کی ہیں کہ حکا بیان نہیں
 رونی قمر کو شوق نقاب کتان نہیں
 غنچ کی منہ میں غیر خموشی زبان نہیں
 مرغ نگہ کا دیدہ کو را شیان نہیں
 جز فاقہ میر سے گزرتی کوئی مہمان نہیں
 تصور کی طرح کسی قال لب میں جان نہیں
 کس کی لب پہ شمع مر استخوان نہیں
 دل صاف ہو تو یار کا جلوہ کسان نہیں

احباب کی نظر میں سبک ہوں تو ہوں اسیر

کرتا ہوں شکر دل پر کسی کی گران نہیں

یہاں ہوں عشق کے سفر میں

لذت ہے جو اپنے شعر تہ میں

اک دم سے ہوا آئی باندہ آئی

مستعد میں گئے وہ ہال کو لے

تو مٹ مراد و مٹے کمر میں

ہوتا ہے مزہ یہ کہ کسے شرم میں

حق یہ ہے کہ کچھ ٹھہری بشر میں

انہی ہر گاہ خدا کے گھر میں

دیوانہ سے اوسکے قد کا شاید
دانہ تن کی چمک نے مجھ کو مارا
احسان کسی کا لون نہ سر پر
سوزش سے یہی تو شمع آسا
کیونکر ہو یقین حشر و اعظ
اور جاؤں مع قفس سوئی باغ
خاتم میں جڑی وہ مہروش کیا
یار کوئی حور قبر میں بھیج
ہز سبب ذقن کہے وہ نایاب
لالی میں وہ سے نہ ماہ میں سے

بین طوق گلو سے نیشکر میں
کیا تیغ کی آب تنی گس میں
نہروں نہ میں سایہ شجر میں
ہے عمر تمام رات بہر میں
سے صدق بھی کذب بھی خبر میں
طاقت یہ کہاں سے بال و پر میں
وہاں سے تلکین قمر میں
لگتا نہیں جی اکیلے گہر میں
ہوتا نہیں تخم کس ثمر میں
جو داغ کہے مرے جگر میں

افسانہ عشق کو ندے طول

ہوتا ہے اسیر دروسر میں

فکر انجام جہان گذران رکھتے ہیں
ہجر میں صل کا اتنا نشان کتنی ہیں
گوہ غم اور ضعیفوں سی جہان میں اٹھوا
ساتھ خست کی ہیں نافرہم ہی یہ صاحب
ہو کہ کیوں کہو ہیں نہ دیدار کہا کرتے ہیں
جلوہ دوست مناسب بل صد جا کہیں
دی دوا کی لئی خاک قدم ای شیکست

نام رکھتی ہیں ہم او کو جو نشان رکھتی ہیں
تنگ نشان تنگ مکان رکھتے ہیں
اسی فلک ہم تو ابھی تاب تو ان رکھتی ہیں
گنج کوہ عیب نہیں جس کو نہ ان رکھتی ہیں
پاس ایروسی ہلال رمضان رکھتی ہیں
قابل پوشش متا بکتان رکھتی ہیں
پہلو زکس کی چہن میں یہ فان رکھتی ہیں

دُر گئی ہیں مری نالوں سے موزن کیا
ہوئی محتاج وہ دو ہاتھ زمین کی دھڑک
بوسہ اس چشم کالی کوئی پیکہ سا ہی جگر
دہکتی ہیں مرا احوال نکرتی ہیں ہر بات
دختر زکو جو ہو لٹون بھی لگاتی نہیں
وصف کس نہ سی کرین اس شہ ابر کا
وصف زیبا ہی نرمی چاہ دقن کا ہلکا
رہ گیا اپنا تن زار جوانی نہ رہے
ہیں اگر الفت ظاہر کی طلب گار محب
کتنا پوشیدہ جلاتی ہی نہ پوچھتا ہیں
دشت وحشت میں کسی چشم کا اسیان نہ
کاٹ کٹاتی ہیں جو مودی کہتی ہی ہیں
وصل میں ہجر کا کٹکا تھیں ہوتا موقوف

انگلیاں کانوں میں ہنگام افان کتنی ہیں
سیکڑوں ملک میں غصہ جو مکان کتنی ہیں
موتی مڑکان خاشاک سنان رکتی ہیں
آنکھ نہ کس کی تو غنچ کا وہاں کتنی ہیں
رند پاس ادب پیر مغان کہتے ہیں
لب شمشیر نہ خنجر کی زبان رکتی ہیں
صاف دہوئی ہوئی کوثر سنی بان کتنی ہیں
باغ سی طم بہ پر گاہ نشان رکتی ہیں
ہم ہی اک بار فرشتہ کی کان رکتی ہیں
نہ شراری نہ حرارت نہ دہوان کتنی ہیں
سجدی کرتا ہوں ہر پاؤں جہان کتنی ہیں
ہو کی انسان یہ افعی کی زبان کتنی ہیں
حب بہا رانی ہی ہم خوف خزان کتنی ہیں

عجب میں عجب بھتی ہیں ہنر کو بھی اسیر
آگ کا نام یہ نہا قسم دہوان کتنی ہیں

کوئی مزہ وہ زیر فلک چاہتا نہیں دل ہو کسی کا صاف فلک چاہتا نہیں ایسی ہی حام اتھو زانی میں طرز نعل دیتا وہ بوسہ لب شیریں مجھ ضرور	زخمون کی واسطے جو تک چاہتا نہیں بہر شکل آنیہ کے چمک چاہتا نہیں ذروں کی آفتاب چمک چاہتا نہیں لیکن قصب کو رنگ چاہتا نہیں
--	---

نقاش رسے کو مرا سادہ مزاج سے
 نادان پین کر رہی ہیں تقاضا جو مال کا
 آج بھیا ت خضہ کی مانند کیوں پیوں
 تاکوئی یا رنہ نہ پہنچ جائے یا خدا
 کیا تل قریب مطلع ایرومی یار ہو
 ساقی وہ بادہ کش ہوں کہ عالی مراد
 کیا کام امتحان سی ہی کامل عیار کو
 تنہا یہ دل گیا صفت مرکان کی سنانے
 کیونکر مین عشق مین نکرون ضبط لہو
 آنکسین کماؤ بوسہ خرماسی لب بندو

تصویر مین ہی نوک پلک چاہتا نہیں
 اہل زمین کا کچھ یہہ فلک چاہتا نہیں
 مین طول عمر حشر تلک چاہتا نہیں
 قاصد کی سی تلاش ملک چاہتا نہیں
 مضمون تازہ نقطہ شک چاہتا نہیں
 مینا کی مٹی شراب فلک چاہتا نہیں
 رزے سخن مگر یہہ محاک چاہتا نہیں
 جو ہی جری کسی سی لگ چاہتا نہیں
 ویرانی سماؤ سماں چاہتا نہیں
 پیکر شراب کو مین گرک چاہتا نہیں

احسان مرد کا ہی گوارا اسیر کو
 جرم رضی کسی سی لگ چاہتا نہیں

چند روزہ ہی فقط روح تن بات نہیں
 مجسادیوانہ کمان ہی چہن اسکا نہیں
 ہجو ہو غیر کی کیونکر نہ مری دیوانہ نہیں
 کہو بالین پر دم نزع تر و تین احیا
 اسی فلک یوسف یعقوب لہجہ کو ملی
 کی کمی عالم و حشر مین نہ طاقت فی کما
 پر وہ اولو کہ صفت ملی ہو پریم و ہم

قید بوسف مخصن ہنی کا بست نہ زبان
 تخت پر یون کی او ترقی پیرم نہ زبان
 علی اللہ پر جو خدا العن گری قران مین
 شاقی ہوتا ہی مسافر کو سفر باران مین
 ہو م ہو مصر مین کرام پڑی کھانا
 ہاتھ چوٹا ہو گر بیان سی پندار و زبان
 تیغ کی طرح نکل آؤ کھنچ پیران مین

کیا وہم گر یہ بندہ ہیں ہمسی مضامین باند
غیر ممکن ہی کہ اک روز نہ پیدا ہو فساد
سج ہی کو فی شخص ہوتا ہی مصیبت میں
ہی یہ منظور نظر راہ جنوں کا اخلا
نرہی نار و جنان میں مری مریسی نقیض
گرمی داغ مٹی بعد فنا تو یار ب
شتر حمل جو پڑ ہیں وہ تو ہون معنی پیدا
کستی ہیں چہرہ محبوب پہ خط نکلا سے
ہشتم ترنی تری جہری کا تصور کر کے
قتل ہو خلق جو پیرا ہن قاتل او تری
باند ہی ہیں ابروی جانان کی جو ہر
ہو محشوق میں کیونکر نہ ہو جس عاشق
پیری موت کو بھی وہ عنیب کی موت سج
نظر آتی نہیں یہ وہ یاد ہمارا کہ

ہاڑاؤ تی نہیں و ہشت و شب بیان میں
چار اضداد کا مجمع ہی نن انسان میں
نہید کیا سوت ہی آئی نہ شب بھرا حق میں
ہیر بیان غل نہیں کرتی ہیں مٹی نہ نہیں
ہاتھ مالک کا دیا بنیو گفت رنہ نہیں
و ہو بکلتی ہی سافر کو بہت بد نہیں
منجھ لپ سی پڑی جان تن بھان میں
نامہ لکین کی اب او سکو تو خط برجا میں
بر دہی ہیں گل خوشبدمری اما نہیں
تیغ عربان کی ہیں جو ہر بدن عریان میں
خانہ کعبہ ہی ہر بیت مری دیوان میں
تن ہی مٹی جو منور روح نن انسان میں
صنعت سی میں نہ سہا یا نظر همان میں
کتنی بار یک مضامین ہیں مری دیوان میں

جسم جیس کو مری یکہ کی اشکون ہن اسیر
لوگ کرتی ہیں سافر کا گان باران میں

خط منو دار ہوا وصل کی نائین انگین
کبھی شادی کی نہ شادی منوار بنگار
فانش پردہ تری ہاتھ مٹی ہونیمہ کا
ہتکا اندیشہ تہا منہ پڑی باتیں ہیں
مردی کل مری گہری نہ براتیں ہیں
جنت گہر شہر کی کیا شاگ قاتل ہیں

خرقت کیسوی شیرنگس میں کیا جی اولجھا
کیا تکلف جی جو مکتب میں وہ لکھی مٹی
ان سینوں فی بہت جمع جو کی دولت سن
دل پر داغ فی دکلا ویی ایام بہار
رکھ کنی اور دن پہ برا محکو کما کرتی ہو

کالی کالی جو نظر بھر کی راتیں آئین
کلاک سوئی تو چاندی کی دوایتیں آئین
خوین فردوس سی لینی کو زکاتیں آئین
اکلین رو فی لکین برسات کی تاریں آئین
کالیان دہنی کی اچی تہنیں گماتیں آئین

گردش بخت موافق ہوئی شکر اسیر
ہجر کی رو زکشی وصل کی راتیں آئین

ہمپا کی دلین اوس پر وہ نشین کی تیر
وہ میکشی ہیں لکلا دخت زکوہی سزاو
فلکات فی کتب مثل شمع کی فلت میں گرمی
خیزنی تیری خیزنی نہ تیری تیری ہو چھا
میں نہا و زندون پر جواب او لکلی اضماعی
میں سر پہی جتلا کا خانہ ہی مخفی ہی
ملا ہی تیر بند مغرب تیری دست خدائی کا
زینچائی جہان تیر استم مشہور عالم ہے
ہو اصل سلا او لکلی دوان ملک کا کہن
کوئی چلی بہ اتمہ آئی کستی میں گھوٹ
کفن دین خطر اگر مل دو گی تم ہی لینی کا
کر مکن کن کیا پاسوں اور تیر جہان

یہ وہ غنچ ہی سر بستہ نہ ہوئی جسکی بو برون
سیونی اتمہ باند ہی جب ہمارے ہو برون
عرق جگر مری پھر سی پکی آبرو برسوں
صفتوں دلی مرا تیرا پار ہا در و گلو برسوں
رہی ہیں پامی بند بیعت مست سو برسوں
دما فی میں میں رہی کو آیا موت تو برسوں
کیا ہی دل کو جہا اس فکر میں رہی ہو برسوں
رہا زندان میں یوسف ساقی خود برون
ری یا ہم دیان دانو نہیں اسکی گفتگو برسوں
لاکر شہست مٹی ہم کتا را تجو برسوں
جہا خاکسہ ہی ہی آئی گی ہو مٹی ہو برسوں
کھنک کر گئی مٹی میں ہو فی آندو برسوں

<p>نیم سیم نازین کین ادا جانی وضو برسون زها بی حلقه زنجیر باطوق گلو برسون که اکی سبیس مین سلطان پیرین کج که برسون لحد مین جلد گل جانا بی تن بهتی پین برسون کیا بی گوشه غزلت مین بهتی ذاکر برسون یه ده بهنگام بی حسی عاکر تا تها تو برسون گر نیان بهار کرحامن کیا بهتی فخر برسون گیتی کعبه سمجده که بهتی سجده بیچاره برسون مریخی عشاق کو شل موس حسبت جو برسون</p>	<p>ربا باقی عبادت مین علاقه خاکساری کا او نهایی کب قدم سی سر مراد زنی قیامت ریاست چاهتا بی تو شقت بی گوارا کر قوی سی بر کو آتی بی آفت نا توانون پر مثال سی کسی ساعت نه او سکا نقش کتانی نه کبر از بیع مین ایدل علی آتی پین بالین بی دشت بهی دشت مین بهکلیک کتانی برها بی قدر بیجانی کی ساقی جوش مشتی مین تری خاک قدم کی کب او نهی کسیر قدرتی</p>
--	--

<p>اسیر اوس کالب جانفش مان تها بهی کیا کرنا بهی دلمو مری تها بهی مرگ آرزو برسون</p>	<p></p>
--	---------

<p>تتری کمر سی سوار از اروا توان بون مین خدا کری که تری تیغ کانون چون رنگ یه کسکی نقش قدم سی تها بی تلان شوق تمام شهر مین بار بی تیر خنجر حسن اگر چه جسم کیا قیده قیده قاتل شسته خدا حق در دهر می تها بهی بهی میا نه تاب جنبش صفت سی نه طاعت آه کعبه بی نرم جهان مین مرا کوئی برسان</p>	<p>خط جی نام کو هستی مری کمان چون مین خدا کری که تری تیر کافشان بون مین زمین پکار بهی بی که آسمان بون مین شیشه شل تها کمان کمان بون مین بهتو دطره شیشه بهتو امتحان بون مین که ایک شست پرو شست استخوان بون مین قفس مین بهتو کی گرفتار آشیان بون مین لیل صواری تها خوانده میمان بون مین</p>
--	--

کرون نگاه تو چه تو سه ضربه میرا
 اوسى پواب سی نفرت مجبی سوال کیا
 بخانا مجی صیادنگ دام و قفس
 هزار زاغ مری گردین هزار بهاسا
 عدوی خلق خداهی جو کاٹا ہی مجی
 غضب ہی مل کی تکبیری چاہتا ہی پڑ
 پنو چه سیری تباہی کہ اس گلستان چین
 قفس ہین ہی نہ ٹکانہ مرانہ گلشن چین
 بقا تجی کو ہی اسی مالک ہین و زمان
 زمین فشارندی صبح جون گاداخل غلبد
 یہہ زردبو کی رخ اوسکا مرض میں کٹا
 جو شک بجات میں اپنی کرون تو کاوڑو
 علی وسیلہ محبت بی شفیق اسم

کہ زال بیوہ دنیا ہی تو جوان ہون میں
 وہ بیدہن ہی خوشی سی سیربان ہون میں
 کہ فخر مزہ سنجان بوستان ہون میں
 عزیز خلق ہون گوشت استخوان ہون میں
 کہ مثل خبر سر راہ بوستان ہون میں
 کہ مثل طاعت ابلیس را لگان ہون میں
 بزرنگ طائر گم کردہ آشیان ہون میں
 وبال خاطر صیاد و باغبان ہون میں
 نہ جاودان ہی زمانہ نہ جاودان ہون میں
 بس ایک ات شری گم میں بہما ہون میں
 بہا جس پہ نقد ہی وہ خوان ہون میں
 اگر چه تیغ مصاصی سی خستہ جان ہون میں
 خدا کا قول سی بندون پہ مہربان ہون میں

مال عشق سی آگاہ دل میرای اسیر

مری کسی پہ جو کوئی تو نہ خوان ہون

کہی یہہ مرگ سی یہہ میز وہ سقیم نہیں
 لہو کی غفلت سی کہہ دشت خیم نہیں
 ہزار شک کہ ای کی تکبسی جو شے
 کہنا کہ ہون بر اول غلبد و زانی

بتی مرض کو کہ حاجت سکیم نہیں
 کہہ ذوق الفقار علی ہی دل و دہم نہیں
 بہا ہی عہد میں باقی کوئی کریم نہیں
 خدا ہی سہت کہی نہ سند افتخار نہیں

و با دیا بھی کوہ سیاہ کی سینیچے
قبول فیض کی خاطر ہی شرط استعداد
اوٹھای رنج تو بڑھ جائی آبروی بشر
ہزار رنگ جہان خراب کی بد لین
ہمارے آہ سی افسردہ ہی دل عالم
ذلیل مجھ کو سچو تمہارا عاشق ہوں
جہان ہی بزم حسینوں کی ہی گزیرا
گاہ کرتی ہیں حسرت سی کیلی مقلس
کبھی نہ نقل میں خصلت ہوا اصل کی پیدا
بود دوست ہو گا تنہا ہی کا عیب ست چھوٹا
کرے نہ حور جہان ہسی غمزدہ بیجا
پسند طبع نہیں ہی کسی کو وضع خللا
انہیں کی دست و قلم میں ہی صحت معلوم
کرین نہ اسکی تنہا و دشالہ پوش امیر

اسیر اپنے گناہوں سی تا امید نہ نو

بدت ہی آگئی تھی خشکی سی چشم ترین
ہی چشم زار اپنا یوں اشک چشم ترین
کیا کسی کستہ رہی تھی میں سلب طاعت
شہویری بلا سبت ہی کم حوصلہ کی خوش بین

شب فراق سی کوئی بلا عظیم نہیں
کوئی سہیل سی خوشبو بجز ادیم نہیں
عزیز خالق کسان گو ہر بیتیم نہیں
خلل پذیر مری رای مستقیم نہیں
شگفتہ جس سی ہوں غنچی یہ وہ نہیں
جو برق طور نہیں تم تو میں کا بیم نہیں
وہ کون باغ ہی جس میں کہ میں نسیم نہیں
فلک پر شمش قمر کچھ ملاوسیم نہیں
کہ رنگ ہی گل تصویر میں شمیم نہیں
کہ ناگوار خدا لگنت کا بیم نہیں
ابھی تو جاتی ہیں ہم دور کچھ مجھ نہیں
کبھی خدا کا نہیں دوست جو کریم نہیں
وہ کون شاعر کامل ہی جو حکیم نہیں
سو اگدا کی کوئی لائق کلبہ نہیں

امید وار جہان قابل حمیم نہیں

باقی نہیں رہی ہی اب آہ ہی جاہلین
آجائی کوئی تنہا جیسی کسی بہنوین
رہ رہ گیا ہی اگر نہ عکس آئینہ کی گزین
کہہ ہی شیر شہزادہ کج شک کی طہین

نادان کو ہوسبار کھنیا ی دون کی دوتا
 لین ہاتھ میں چھکا کیا جیت کر شکستہ
 اچھی طرح وہ چہرہ رویا میں ہی ٹپکا
 نکلی ہیں گو کہ گہری یارونکی گہری میں
 اندر سے نزاکت پڑ جائیں بل نہ رن
 اندر سے ناتوانی محروم ہو گیا تن
 خط کا خواب پایا پر زنی وہ آواز کا
 کب فرق ساگون میں کرتی ہیں اہل
 برہم ہی طبع جانتاں کیونکر ہوا پید
 پوشیدہ نقص باطن ہٹا نہیں کسی کا
 محنت کشوں پہ تا ہو رحمت خدا کی نما
 پیدا کسی طرف تو ریت میں روشنی ہو
 دیکھی تھی آوس مٹھ کی تیش کسی جوتے
 تن پر مری نمایاں جلی میں ہو گئے ملک
 ہمارے دل ہی سیکیا ہی آوس کی پیچھا
 رشتہ لب کا بوسہ رکھتا ہی جو جوتہ
 جاگن بھی میری دل سے اندیشہ نامی نیا
 روح روان عدم کو بھی روانی ہے
 پیر کا ہے ہی جو کر کے کرتے ہیں

دندان سگ کا موتی زیبا بھی گشت خوین
 کیا آڑہم لگائیں ٹوٹی ہوئی شجرین
 بجلی جھپک جھپک کر رہ گئی نظر میں
 سارا وطن ہماری ہمراہ ہے سفر میں
 ہوموچ ہوئی گل کا ٹپکا اگر کمر میں
 کچھ ہوں تو میں سماؤں احباب کی نظر میں
 دیکھوں کہ کیا لکھا ہی نقد پر نامہ میرا
 ذریعہ ہیں سب برابر خوشبید کی نظر میں
 مشکل سی ہو گا روزن گرجی ہوئی گہرین
 آگ لگی اگر ہوتا ہے کاسیل زوین
 قصر نماز جائز ہے اس لیے سفر میں
 کچھ سوچتا نہیں ہی یارب اندھیری میں
 اب تک کشتہ ہی ہی دہ پائس ہی
 ہوتی تھیں تین اشیائی کسی شجر میں
 دیکھی ہے کچھ ہی اعلیٰ ہوئے چراغ میں
 جہاد اٹھ گیا ہمنی تو گل مشگر میں
 اچھا نہیں ہون کا قبضہ خدا کی گہرین
 راہ دراز ملی کی قاصدتی وہ ہرین
 یہ ہیں ہر وہ دلوں کو تان دلوں میں

ہے ثمرہ مصیبت خاصان حق کا حصہ
نالہ سنی کسی کا کب ہے دماغ اوسکو
بے اذن کیون تم آئی مرقہ پرانی خوشنویس
رحمت سی کتب ہی خالانیا کی کوئی لکھ
اوس آنکھ کی جو پتلی دیکھنی نگہ فی را
و قہ شہاب کو ہی بس زندگی میں اتنا

کہتا ہے ہر پارہ کیسی امان شجر میں
بانگ شکست دل ہی ہوتا ہی رو میں
اتاہی بی اجازت کوئی کسی کی گھر میں
تلخی می رہی کہی شیرینی شکر میں
کیا جانتی تھی نہان ہے تیغ اس شیر
لی جیسی کوئی رہرود دم ٹھیک درپہن

آغاز اسر جو ہے انجام وہ علی کا
مولد خدا کی گھر میں مشہد خدا کی گھر میں

عاقل ہے تو اس بند کو حکمت سی ہوا
ہر چار عرصہ میں نئی چار عناصر
ایتک تو نہیں روح کی معلوم حقیقت
ہی موئی مرثہ تیر تو شمشیر ہی ابرو
ہی عالم کثرت میں ہی وحدت کی کاش
آرائش دنیا ہی بزرگوں کا تصرف
کس کس کو کیا قتل نہ جلاہ فلک فی
ایسی نہ صفائی نہ کسی میں بہر لطف
اسد کا ہے ہاتھ محمد کا ہے بازو
وہ صاحب عزت ہی ملا دی جی عزت
چروم ہی اوس پر کی طرف ہلکے پیر

ہی مال فدا جان پر عزت پر خدا جان
دل آگ ہی چشم آب ہی تن خاک ہوا
تحقیق تو یہ ہے کہ اسی حکم خدا جان
کبھی تری تصور پر مصور کی ہی کیا جان
عاقل ہی تو موبو جو نگہ نہ دریا سی خدا جان
شاہوں کی توجہ کو فقیر و نکی دعا جان
پہولے جو شفق شرعی خون شہد جان
معلوم تغین ہکو ترا جسم ہی با جان
اسد و محمد سی نہ حیدر کو خدا جان
تعلیم کرے خلق تو امید خدا جان
خدا سحر اسکو تو اوس قیلہ خدا جان

فرهاد جو ملتا تو اسیراوس ہی نہ کہتا
شیرن سی ہی تیری کیشن رہی سو اہبان

رومانی وخت ز رہی کچ زبرسات مین
خود بنایا علی مسافر خود وہ کرتی ہن گان
اسقدر مردیکو کیون روتی ہن مردکی نہ
چارون آرزو ہی ساقی تو ہوا ہی شہم
لکھنوسی جاکی ملکنت کیا آنکھون فی حق
ساقیا دیوار پھانڈ نیکی یہ بہرخت نہ
آبرو پڑتی ہی تو انسان پر پڑتی مین چ
دیکھتا ہون فرقت ساقی مین خبر برقی
دی فقیری فی محبی سیل حوادث سی بجا
رہنی ویتی ہی کوئی گھر مین ہوانی سبزہ
وقت گریہ سرودھا آئین کیون کر محظوظ
پرورش کرول کی ثابت رہی روزگار
اشک افشانی مین کیا سہی گی دیوار پڑ
فرقت محبوب فی ہکو رو لایا استقدر

ہن برساتا ہی مری ساقی کی گھر برسات مین
میری گھر آیا کسی کا نامہ بربرسات مین
شاق ہوتا ہی مسافر کو سفر برسات مین
آہنہ آہنہ آنسو روا آنھون بہر برسات مین
آگئی ہی تار بجلی پر خبر برسات مین
تا کہ کہا ہی ترا سسٹون فی گھر برسات مین
کیا نصیب دیکھی مین دریا کی بہنو برسات مین
اکھن بہر آتی ہن جلتا ہی جگر برسات مین
تیغ باران کی ہوئی کلی سپر برسات مین
جانب صحرا نکل جاتا ہون ہر برسات مین
باغبان اکثر لگاتی ہن شجر برسات مین
فی محنت ہو کر پڑتا ہی گھر برسات مین
ہو گئی دیوار سی خالی گھر برسات مین
جنگلی انسان سی ہم آبرو برسات مین

اسقدر ز روتا ہون زدا نین کہ رہتا ہی اسیر
خانہ زنجیر کو گرنی کا دور برسات مین

ہی چرائی اوس سی کہانہ ہی چنایا
ای خاکست شاید ہی روزون کا حدینا

سادگی ہی گوش جانان کا قریبا اندون
عید انھی ہی نہ ہجر یار میں عید صیام
بعد مدت وصل کی دن ہکوا فی بین
ہی سببت اسی شک گلشن دو گہ کو آہی
رند مقلس ہون تر پنا ہون بہت سبکی لئی
دور ہی برسات قاصد کیون سفر کرتا
فصل گل آتی ہی ساتی باغ مینی نہ بنا
رند یاد سانی کو تر مین چہ ہین شراب
کون ہی کہنی سی جو چاک کریاں کو سی
درد ہی نام اوس پری کا اسم عظم کھڑ
اکیسی کیسی رند بکت فصل بہار انہیں ہین
خست اہل جہانسی ہی یہ دولت متقل
خط سبز یار فی ایسا کیا مرینکو عام
کد گئی ساری مکان کیا لکھنو بیا دے
عام ہی ظلم فلک مہ مار فی کی جانین

موتیوں کو آئی کا دانٹوں پسینا اندون
ہر مینا ہی محرم کا مینا اندون
کیا جسد اہو لب سی لب مینی سی سینا
بی مین آجائی تو چلیے شاہ مینا اندون
یا آلی کوئی مل جاے دقینا اندون
سے نہ ساون کا نہ بہادون کا مینا
جام ہی ہر ایک گل ہر سرو مینا اندون
کشتی می سفرت کا ہی سفینا اندون
چاہی ہی ای و شیو ہونٹوں کا سینا اندون
ہی سن میرا سیلمان کا نگینا اندون
خاک فی او گلا ہی قارون کا دقینا اندون
خود زمین مین گر گیا ہی ہر خرنیا اندون
ہو گیا ہی خضر کو دشوار جینا اندون
سو جتا ہی دل کو مکہ یا مینا اندون
رات دن اپنا وظیفہ ہی رضینا اندون

جوش ہی بہادوس نیم خوبی کی الفت کا اسیر
مثیل ماہی ہی بہان د اخون مین سینا اندون

جہانیت بعد مرگ اتنی تو میرا دگر مینی
کیا نہ صفت جنون فی خشک تر بخیر کی صورت
کسی کو ذبح کرتی مین تو ہکوا یا دگر مینی
جو مل جاتا ہی سر سب عضو تن فریا دگر مینی

اگر اسے تپ دہم ہو گئی، اسے ای قضا
اور اسی باغبان مجھ کو گلشن پر دہن
خزان بارغ جوانی کی جو ہیرہیں لاتی
سے موقع تو ہم اداس کی کمر کا پریشاں
بلند اللہ فی بہت ہی بال بلند بن
عیان ہن جا بجایہ ن تل خطا رخاں
مالک کی نزع میں صورت نظر آئی تو سچ
مری اشکون فی کمویا نور آخر میری کون
مقام سایہ و نقش قدم ہمیں کی چوچے
زمانی میں نصین کی طائر خوشنواں
لب با مہم اپنی لب بایں اپنی آنکھیں
کوئی ملتا ہی وہ شیرازہ افکار اتر آئی
آئی کیون نہیں کرتی ہی دیو از قشع
ربا اسی باغبان اس لطف کیا گلشن کا

ابھی بسمل تماشائی رخ جلاو کرتے ہیں
بہا ناتی ہیں جو مجھ کے رشتے کی سیاہ کرتی ہیں
بھار فندہ ایام طفلی یاد کرتے ہیں
نظارہ غیب کا مجھ کو بے درزا کرتی ہیں
یہ بندہ مول لیکر سر دسی آزاد کرتی ہیں
پریشان چلیسی دانی ام میں صبا کرتی ہیں
طالع آدمی آیا وہ بھوکا کرتی ہیں
جولہ کی ناخلف ہوتی ہیں گہر بیا کرتی ہیں
فن افتادگی تعالیم ہم استنا کرتی ہیں
چھری دیتی ہیں مجھ کو کیا غصہ کرتی ہیں
کبھی آستو بیا تی میں نہ ہم فریا کرتی ہیں
عبث یہ درد سر ہم صورت فرما کرتی ہیں
کہ تالی ہم خلاف مرضی صبا کرتی ہیں
پہری ہی چشم نہ گس کر کشی شمشاد کرتی ہیں

فقیروں کو نہ چشم کم سی یکمین صاحب لست

اسیر الفقر فخری مصطفیٰ ارشاد کرتی ہیں

وہ کشتہ ہون مری شمن ہی مجھ کو یاد کرتی ہیں
ستم ایجاد کیجیے فی ستم ایجاد کرتی ہیں
یجزہ لست نہیں کچھ خاک اظہار محبت ہیں

زیارت روز میری قبر کی جلاو کرتی ہیں
نوبہ امتحان پہلے ہیں کو یاد کرتی ہیں
بہا تی ہیں جو آنسو آبرو بر باد کرتی ہیں

مظالم جو ہماری تھی ہوتی سب غیر کی دوسے
ہوئی ہے یہ سبھ سبھ کر فاختہ شمشاد پر عاشق
خداوند ارستے آیا و جلسہ دوستدار و
حرم میں آئی برت سی گر وہ چال تھی اپنی
بہ کشت کو و کان اشک کی ہی صورت آدم
قدم چلنے کی قابل ہیں نہ پرا وڑ نیکی لایین
کروں باد نہ کیونکر قاصد محبوب کا کنا
حسینوں کی ستم سی چرخ غلام نکستہ برگزین
جلاد دنیا قفس کا بات کیا ہی ہم اسیر و نکو
کرمی باتو نسے او سنی مززع دل کو بون ضائع
یہ کون آیا ہی اسی ساتی کہ شیشی نرم و شکنجہ
جو کوئی پوچھتا ہی نام پھر اتو تھاجا ہی
سبکدو حی میں یہ لگو لگو جانے نھرستا
وہ نالان ہوں جو میری طرح دونالی کہی تہا

خدا کا شکر زیر خنجر جلا و کرتے ہیں
کہ گیسو میں کہی وہ شانہ شمشاد کرتی ہیں
کہی ہنس بول کر ہم دو گیسو شمشاد کرتی ہیں
کہ اب تک ساکنان دیر بیکو یاد کرتی ہیں
جہان جاتی ہیں ہم بستی نئی آباد کرتی ہیں
ستم کرتی ہیں نہر جو نبی آزاد کرتی ہیں
خدا کا حکم ہی جو کچھ سول ارشاد کرتی ہیں
جگر مریخ کا بھی خون بہہ جلا و کرتی ہیں
نہیں کرتی جو نامالی خاطر ضعیف و کرتی ہیں
پرستی ہیں جو تپہ کشت ہر برباد کرتی ہیں
عوض قلعہ کی تگرا بار بار کیا و کرتی ہیں
وہ کہتی ہیں کہ ٹرو سوچتی ہیں یاد کرتی ہیں
ہو انکریم اپنی خاک خود برباد کرتی ہیں
بتوں ہی برہمن ناقوس کی فریاد کرتی ہیں

اسیر احوال یاد آتا ہی جب شاہ خراسان کا
میری آنکھوں کو آئندہ جلا و بغداد کرتے ہیں

بہا ہی آنکھوں سی گرم آئندہ خورشید کی طرح ڈیل رہی ہیں

اگلی سی آگ آگ اپنی دل میں بدن سی شعلی نکل رہی ہیں

کلا رہا پانچویں پتی نہیں پیا ایک بوہند اسیر

چڑھی سی موجوں کی ہسی تپوری حباب انگلیں بدل رہی ہیں	
ریاضِ عالم میں جلوہ گر ہے عجیب نیرنگ بے ثباتی	
ہوا سے ہلتی نہیں ہیں تہی درخت ہاتھوں کو مل رہی ہیں	
کبھی تو تم بھی نکل کے کمر سے تلاطم بھرا شک یکسو	
کہ جایا پڑے ہیں ناندین ہوا سی سیدھی اوچھل رہی ہیں	
کبھی نہ ہٹاؤں گے جوشِ حست میں شب کو رستہ تھماؤں گی	
تمام صحرائیں روشنی ہے چراغِ غولونکی جل رہی ہیں	
جنارہ میرا گلی میں ادسے جو پہنچے ٹہرا کی اتنا کستا	
اوبھائی والے ہنوی ہیں ماندی سو تک کا نہا بدل رہی ہیں	
گلی حسینوں کی کر بلا ہی کہ خال و ابرو سی عاشقوں پر	
ستم کی گولی برس رہی ہی خدنگ آفت کی چل رہی ہیں	
کسب کی فقط اگر کہیں ہیں ہماری دیوانہ کیا عجیب	
طیور معنی ہیں ہے جو الفت بہم یہ دانہ بدل رہی ہیں	
یقین ہی ہلکا جل کا لکھن غرض ہی نعلِ مکان ہی ہیں	
کڑی ہے منزل جو ہلکو چلنی مکانات سی کچھ دو چل رہی ہیں	
خیال چاہہ توفیق میں پوچھو نہ ہم سی احوال پوشِ قوت	
کنوین میں دواہنی و بدھ شرکہ دونوں یکساں ہیں	
محیط سے مردانِ آبی سفر کرینگے مگر عدم کا	
حباب ہوئی نہیں میں بہا یہ اوگنی خیمہ کل رہی ہیں	

یون ہے داد اپنے قلم کی شکاف میں
پہر تا ہے گرد ایر و سے جانان کی دل میں
چاہوں تو زون چاہوں درون غم میں
موجیں جدا ہیں جہ سے پر میں شریک بحر
پیتا ہوں مدنون سے میں امن میں شریک
واقف وہی ہے آپ کی طرز خرام سے
ہی میری قاصد ہی سے کبوتر کوید گرز
قاصد بناؤں تجھ کوین او کا نیا پتا
میرا مزاج اور ہے ادس کا مزاج اور
میرا انتظار خط لکھ گیا ہی مجھی ضعیف
قاتل کی تیغ کو میری قتل کا ہی شوق

نافہ ہو جسے شکا آہو کی ناف میں
کعبہ کی گرد کعبہ ہے گویا طواغیت میں
دریا علی حکم موسیٰ دریا شکاف میں
ہے عین اتفاق یہاں اختلاف میں
اب تک مگر تیر مہنین درو و صاف میں
دیکھا ہی جی جی تھیکا چلنا مصاف میں
جا کر چپا ہے مثل پر ہی گوہ قاف میں
خط پڑتی ہیں وہ روشنی بروی صاف میں
صورت موافقت کی کہاں اختلاف میں
چاہوں تو چھپے ہوں میں قلم کی تھکان میں
بجلی کی طرح لوٹ رہی ہی غلاف میں

کا فرا و نمایں سر تو تعجب نہیں اسیر
ہی دو الفقار ہید رصفہ رخلاف میں

سو مٹا آتی ہی وہ بوئی انسی بارہ نہیں
زاہدان شکستہ شعلہ دارہ خوارہ نہیں
خوابد کس دہم سی اس سال آتی ہی بہار
جس میں بادشہ بادان ہوکت ہی گد
اہل محفل رہ رہی ہیں سسکی چو ادس کا
کیا باد ہی تیری جاہد برو کی ہی ناخون

کچھ کسی کو کام فردون سے فرار نہیں
ان چادون کی کسی گنتی ہوا و نہیں
جو نہو ست اندون وہ ہو شیارہ نہیں
نام کو سانی کدورت باہ و نہوا و نہیں
سیری اشکو کا تو کوئی تازنا و نہیں
مہرہ ہیں سب ایک مصرع سسکا نہیں

مرکتے نجی اہل میں کو گنگ کرتا ہی فلک
 نون کہا سکتا ہی تیغ ابرو پر چشم کا رحم
 چل دلا سو سے عدم اپنی نگاہی لطف کیا
 ہے جو بہ سون کا وظیفہ اب ملی سرکار
 دیتے ہیں اندا جو اہل ظلم کیا پردا مجھے
 فائدہ دیتا ہے کیا پیرا ہن خاکستری
 کیا عجب مجھ کو جو اس پھر کمالی زمین
 عشق میں اوس سرور کی جیسا امر اجلتا ہی
 اشاک نو میں کو سری شرکان پیکر کی نگاہ
 قطری شبنم کی نھیں پہلو نہیں آنسو ہیں سر
 باد شاہی کا جو دعوی ہے تو کر پیدائیز
 گر گئی ہر موی تن میں الفتن شرکان اثر

جستہ ہی میں تارین مڑی مزار و نہیں
 مرد میدان کوئی لاکھ نہیں ہزار و نہیں
 کوئی غمخوار و نہیں کوئی دوستہ اور نہیں
 دوزخی تباہ ہم امیدوار و نہیں نہیں
 گل کو ہنسی کی سوا کچھ کام خار و نہیں نہیں
 فاختہ امی سرور تیرے خاکسار و نہیں نہیں
 بہت بہت نہ زور ہی میں شمسوار و نہیں نہیں
 آگ اب ایسی باغبان تیری چار و نہیں نہیں
 گل کوئی ایسا تیری پہلو کوئی بار و نہیں نہیں
 ہن مری لخت جگر دانی امار و نہیں نہیں
 تاج کی رکنی سی ہر ہما حیدار و نہیں نہیں
 کون رگ ہی اپنی جو تیغ کوئی بار و نہیں نہیں

اوس ذوق کو سیب سی دیتا ہی جو نسبت اسیر

خام ہی ادسکی طبیعت پختہ کار و نہیں نہیں

بابل مگر اس طرح فغان گل کی ہوس میں
 طفل میں وہ ہی چال کہ دل کی ہیں مین
 گلزار کسی کتنی ہیں گل نام ہے کس کا
 آفاق ہیں سب کو ہنسی سفید طبیعت
 پتی ہو ہی پرتے ہیں جو زنجیر طلانی

صیاد نہ چین دی سچے دیوار قفس میں
 ڈھاؤگی قیامت کوئی دو چار برس میں
 صیاد ہمارے تو کھلی آنکھ قفس میں
 شاید ہو جا ہی کوئی ابنوہ مکس میں
 سو نہ اسے انہیں دولت دنیا کی ہوس میں

ایسی سرخ گرفتار پرو بال نہ پہیلا
ادنی کہ نہ حاصل ہو کہی رتبہ اعلیٰ
کر یا دور ہی محبوب اگر ہو کشش دل
دشوار ہے کچھ دلکی صفائی نہیں آسان
دولت ہی جہان خا رخاشاوسکی ہی سہرا
خاطر شکنی دوست کشتی شعبدہ باز می
تا چنہ بیدہ ای دور فلک سہر کی راتین
کس روز کیا تمنی مراد دل بدفت تیر
خوش ایسی بین پامال سر می لاش کو کر کی
چالاک ہی کیا سبکدولت دل او سنی چرا
ہو جا ہی کسی نے نہ تجھے روز قیامت
چاہی جو بقا لطف سی بہت ہے خموشی

مقراض کا عالم ہے ہر اک چاک نقش
نقش پر طاموس کمان بال مکس بین
طے منزل معراج ہوئی چند نقش بین
چینی کا خیر اوٹتا ہے چالیس برتن
اک سیخ ہی لوہی کی بی سونکی کاٹین
عالم سی حیدر اشہر محبت کی ہمیں سہن
اک روز تو ہو وصل بھی سن سپین
بنے پر کی اور اتنی ہو عبث بیٹھ کی دین
بند ہوا تے ہن وہ نعل طلا پای زمین
آیا نہ ترا و زو حنا دست عس من
دورخ ہی گیا ہاتھ سی جنت کی ہون
ہے طول حیات فقر احبس نقشین

لغت ہی اسیر اس پر جو طی قاتل شیر
کیا او بکون حق سنان ابن انس بین

جادو راہ بقا خیر از فنا ملتا نہیں
حبس پر ہستی ہے دولت کا تبا نہیں
تجسس شرط بیان ملنی کو کیا ملتا نہیں
چشم فی کی در لون گردش نو پایا اکمل
مسلخ قصاب ہی با جلوہ گاہ ناز و

ہی خود ہی چمک کی انسان میں ملتا نہیں
سہر پر اگر تبا ہے پرطل سما ملتا نہیں
پرکین تبا بین صداق آشتا ملتا نہیں
رزق انسان کو مقدر ہی سوا ملتا نہیں
فریح ہونے ہیں ہزار ملن جو ہن ملتا نہیں

دل دیا تو دی الہی الفت حسن ملیح
 دے جو محتاجو نکو دنیا ہو کہ فرصت بھی
 المدد موقع مدد کا ہی یہی مدد ہی باد مراد
 ڈھونڈتے پھرتی ہیں ہم صحرا میں شگل باز
 ہو گیا کیا حائنی لیجا کے خط لہجہ تباہ
 گر ہے خود منزل مقصود کی ہی رہنما
 آدمی کیوں طالب احت ہی دو پرچ
 گلشن ہستی میں یہ آب مروت کا ہی فحط
 شکل آہمہ پوچھو میرے حیرت کا سبب
 دشمن نہان سی انسان کیوں دبو کی مٹی
 حق اگر پوچھو تو یہ بھی نسخہ اکسیر ہے
 بہ نرا جون کو صفای ہو کسی کی کیا پسند
 رو کی مانگ اسد سی چاہی جو وسعت نئی
 منزل تاریک دنیا میں توقف کیوں نہو
 اسی برہمن بت ترے سنگ اسلام
 شاعران حال کیا مضمون نو پائے ہیں
 جلوسے اکھاڑے ہیں کہا پول اس چہین
 پیری نے آ کی ڈالانقصان دشمن میں
 اہل وطن کو سپنے اوڑھ کر خبر ہمارے

اس کبا سب بی ٹاکسین کھم مزا ملتا نہیں
 ڈھونڈتا ہی خاک میں فارون کھو ملتا نہیں
 ڈھونڈتی ہی اپنی کشتی ناند ملتا نہیں
 منزلوں یا مان رخنہ کا پتا ملتا نہیں
 صورت غنقا کہہ ترکا پتا ملتا نہیں
 خضر لمبا قی میں جسکے استا ملتا نہیں
 چین دانی کو بزرگ سیال ملتا نہیں
 نخل کو پانی کی نشوونما ملتا نہیں
 خلق صورت میں ہی سفی آشنا ملتا نہیں
 چاہ اگر خس پوش ہوا دس کا پتا ملتا نہیں
 جہانتی میں خاک سب مضمون نیا ملتا نہیں
 ہو مہن جب تلخ پانی کا مزا ملتا نہیں
 شیر وایہ طفل کو ہی بی بکا ملتا نہیں
 اس اندھیری میں عدم کار استا ملتا نہیں
 انسی جو ملتا ہی بہرا و سکھو خدا ملتا نہیں
 ڈھونڈتی ہیں یہ تخلص ہی نیا ملتا نہیں
 ہن لاکھ لاکھ پوسٹ اک ایک پہچین نہیں
 بیجا ہی مانت ماحق باند ہی گئی رسین
 قاصد رہا سفر بن نامہ گیا وطن میں

خالق کو بھی خوش آئی اپنی عدو کی لذت
 بہر تکبیر و منکر ہے احتیاج خلعت
 ظاہر ہے ہجر کی شب یوں ککاشانِ فلک
 رکتی مین سوز دل ہم پردی مین وہ گد
 باریکی جہان سے کیا کیا خلش اوٹا
 اسی رابطہ چاند ضرور تھے ہمیں ہنسایا
 دیوانہ ہو اگر دل چاہے برا کسی کا
 کنکلی ہنگو ہنگو کر سلجھائی نہ کیسو
 ہے عشقِ نازک دل میں دیوانہ کو تو
 ایذا وہ کیا اوٹا ہی ہو نہ ابجائی
 نازک ہیں وہ نہ کیونکر آئی اوجھڑیں
 کشتوں نے تیری فاتل مرکز حیات پائے
 ابرو کا ماتمی ہیں خنجر گزار لو پا
 ہے بوستان دنیا بی شہر جاسی ماتم

صدق کار زنی لکھا تقدیر برہمن مین
 تا نبوت کا و دشا لہ رکھد و مری کفین
 ہو جیسے مار مردہ طاؤس کی دہن مین
 جلتی ہے اپنے گزری شعل کی سپرین
 اوتنی بہن دل مین پہا نسین جتنی ہیں تو
 اندوہ مین بلا مین تشویش مین محن مین
 بوئی زبان جو کاتھی چالی پڑن مین
 پانی سے اور محکم ہو گی گرہ رسن مین
 اک پائون ہی ختن اک پائون ہی پائون
 محوِ ناز و نہ فی سی بہن نہ تم گل چن مین
 شمعوں کی روشنی سی گرمی ہی نہیں مین
 مروے خن مین زندی بہن پھر مین
 مڑکان سے تملکہ ہی مردان صدف شکن مین
 آیا ہی طفل غنچہ لبٹا ہوا کفن مین

چمکی اسیر ہر دم غربت مین آرہی ہے

یارون فی یاد شاہد ہو گیا وطن مین

وی گا جواب بلبل کیا کوئی اس چمن
 حریان تری رہن کی کیا قید پر مین
 ہر صفو کہ رہا ہی او س سادہ رو کی نہیں

پہو لی ہوئی زبان ہے ہر غنچہ کی دھن مین
 دیون خن شمرے شمس کی قمر مین
 قلمی کلمے ہائی آئینہ اکس مین

ہے خال زبرابر و رخسار زیر گیسو
و حدت میں باہم ہوں کثرت میں بی ہون
خورشید بھی پہلے نکلی گا اپنا مردہ
قاتل سی زیر خنجر آنکھیں لڑیں برابر
جوش صفائی دل سی کیا اہل جہل
جو بات اپنی منہ سی نکلی وہ نمک نکلی
بیگار بتکدی میں آنسو نہیں میں سیر
کیا پوچھتی ہو مجھ سے دل کامری ٹھکانا
گرد نظر سی میری شک ہی یہ اونکی دل میں
جھک کر بلوک نکلا خط ہی تمہاری رخیر
فرقت میں جیش کیسا بوتل میں می ہی سا
غارت گردن کا جلوہ دیکھا تو نقد لگو
صحبت سی شیخ کی ہیں تہر ملک گریزان

عقرب میں وہ فخر ہے سوچ ہی یکس میں
خلوت میں انجمن ہی خلوت ہی انجمن میں
شام شب جدائی ہوگی سحر کفن میں
مرتی ہوئی نہ آیا فرق اپنی بانہن میں
بے کار آئینہ ہے اندھون کے انجمن میں
جب تک نے بان یارب گویا رہی ہن میں
موتی پر دہا ہوں دمار برہن میں
ہو گا چہ ذقن میں یا زلفت پر شکن میں
آئینہ دیکھتے ہیں زہرہ کے انجمن میں
موقع ناز کا ہی مہر اگیا کس میں
جس طرح خون سودا دیوانی کی نہیں
کبر کی ہنسی پہکا او سکی چہ دق نہیں
کعبہ سی آہی ہیں بت دیر بہن میں

راحت سی تہی عدم میں ہستی میں رنج اوٹھائی
آئی اسیر ناحق خلوت سے انجمن میں

تم رنگ ہو سخن میں تم بول ہو چین میں
اوسے ہوئی جدائی نقد میری یرائی
رواق جو تہی کلونکی سب ہو گئی وہ مٹی
یا ہم یہ تذکرہ ہی جلاو چرخ کیا ہے

تم روح ہو بدن میں تم شمع انجمن میں
بیموت موت آئی فرقت ہی روح میں
اونکی نظر جو بدلی خاک اوڑگی چین میں
لونا برس رہا ہی بانگوئی انجمن میں

<p> صبر یاری مایه‌ی شکنجیدن تنها خوش هوا بین گم کردی آب آینه و نمین آب آینه بای امید بسته آفت بین جان خسته بنا چه هی غایان انجام اهل امکان مر جلیل هون بین الاذلیل هون بین کیا جرخ کی جفا هی اس درجه دل سپا شعر اگلی حبیب بهای لفظ او غین کجبه بجا تم سیر کو جو آتی اک طرفه گل کمالاتی زنده سخی هی هر دم آتی جو موت کیا غم هر عضو جسم جانان هی مثل چشم قنات تاب سخن کمان هی اوسکو چو چکان به اخفای خون مین هی کی قاتل فی طوفان </p>	<p> مروه تناجی او شمای جان اگنی بد بین دور شراب آیارند و چلو چین مین دل کشتی شکسته دریای موخران مین گریان هی شمع سوزان شاد کی انجمن مین تیغ اصیل هون بین لیکن هون سن مین انگشت آسیا هی افسوس سی دهن مین پوند نولگی سپر اهن کهن مین پچولی نه بچر ساتی گل اپنی سیر مین هی ذکر خیر حاتم استبک هر انجمن مین کز تاهی کارمگان هر ایک موبدن مین گویای زبانی جنتیک که هی دهن مین تلوار دبو کی پوچی مقتول کی کفن مین </p>
--	---

خاموش اسیر هر دم رهتا هون مثل خام

هون نامدار عالم پر مصر هی دهن مین

<p> چو زو دین اسی ثبات نهین قابل رد و تباری بات نهین دل خور و اگر مسلمان هو سیکزدن پیاسی هونی هن سیر دل لپا جان می گمرا می عشقی </p>	<p> کجه بڑی ایسی کائنات نهین رات کودن کهو تورات نهین کعبت اند سو منات نهین تیغ قاتل یم فداست نهین تجھ سی استبک مجھی غلات نهین </p>
--	--

<p>پاس میری فلم دوات نہیں عشق بازی کسی کی ذوات نہیں خاکساروں پر التفات نہیں وہجی زہر اگر نباتات نہیں چپ رہو غین سید کوئی بات نہیں فرض کس مال میں زکات نہیں کہ بجز آہ اور بات نہیں صفت انسان کی عین ذات نہیں یاد میں میں تون کی بات نہیں</p>	<p>نامہ بر کیا جواب خط لکھوں قیس و منہ ہا و نل برابر میں آسمان پر دماغ یار کا ہی کچھ تو لمبا سی بوسہ یاد شنام ہم سخن یار ہو رقیبو نے شعر کھ کہہ کی کیون نہ بائیں ہم دل پہ صدمہ ہی کیا خدا جانے ہر صفت عین ذات خالق ہی وہم انکی نفسیں خداوند</p>
---	---

اپنی ایام زندگے تین اسیر
روز عید و شب برات نہیں

<p>دخل انسان کا سچ ہی کہ تقدیر میں روز و شب پر دانہ مری گہر میں چپ رہی کچھ پر سرخاب کہ توڑ میں میری تقدیر کا پانی تری خنجر میں سافر جم میں ہی کیا جو مری سافر میں سیہانوں کی کھی آئینہ کی گھر میں چین وہ طفل کو ہی دامن در میں دخل معنی کسی مصراع صنوبر میں</p>	<p>کیا کرو نہیں جو گذر خانہ دلبر میں دولت وصل خنجر جب تقدیر میں اور کی پہنچی گاہن یا تلک خط میرا لاکھ پیاسی ہوئی سیر تیرے ہون انفا میں میں ہی مستی میں تماشاں جہان کرتا ہوں دل جو نہوصاف تو چھوٹی جو عید میں مر کی پایا ہی جو آغوش لحد میں آرام پیش سر و قد محبوب میں سب سمیٹے</p>
---	--

منتخب میری طبیعت سی هوای کاشمیری
نیکی مانند این بزم خلق بی ناله کشتی
یاده کش کیفیت می عشق سی کیا دقتی
دور ای کوچ جانان مرا خط کیا پونجی
آسیا چرخ برین چاک میو لاگرد آب
هون ده لاغر جو ملاقات کومیری آیا
مل گئی خاک مین کنتی تھی ملک پر جو دماغ
اسقدر پیرتی مین کیون خواہش دقتی جلیغ
کوچہ زلف مین رہتا ہی خوش حال مرا
مجھ سی پوچھی کوئی فاقہ کا فرادینا
چشم عشرت ہی جسی چرخ سی دہ نادان

زشت فرزند کوئی دیدہ ماورین
خبر صد اروح بیماری تن لاغر مین
ہید می ہوش ربا شیشہ و ساغر مین
تاب قاصد مین مین جان کبوتر مین
کون ای عشق تری ہاتھ سی چکر مین
بی تکلف وہ یہ سبھا کہ کوئی گھر مین
وہ ہوس دل مین دودہ ہوا مین
نہ ملی گانہ ملی کا جو مقدر مین
پیشہ سرت مین مین سچ مقدر مین
نعمت فقر ہی یہ سبخت تو نہ مین
دیکھ لومی کسی اولی ہوئی ساغر مین

ابر رحمت ہی مراد اس تر مجھ کو
خوف کچھ گرمی خورشید کا محشر مین

سلامت تاک جسکی فیض سی منور چینی
نہو چہ ای یا کچھ احوال ہم اندوہنا کو کا
جو یقین کیا کرامت بر مین سبھا خدا جانے
ہمیشہ جگر کا سامان ہمار گھر مین رہتا
رنگ کیون حدادت چھ سی کرنی مین
کیا بگل کو خالی کو بیانی حب وہ شکار ای

یہ وہ دایہ جی جی کا شیر لاکھون طعل مین
خدا کا شکر کہ مین وا اتیک توحیتی مین
نہ چلتی مین نہ پرتی مین نہ کھاتی مین
مراق یار مین ہر روز ہم ممر کی جیتی مین
کہ سینہ چاک ہوتا ہی گریبان وہ جویتی مین
نہ آہو مین نہ نیلی مین نہ پار مین نہ چلتی مین

<p>بہت بکلی ہوئی ہیں مئی نور آباد بھی بڑی جوئی میں آستینوں میں گریاؤں میں مئی میں ہماری دوست آہو میں ہماری چوٹی میں زیر کا بلکہ ایک سینہ اس شہر کی سستی میں پیاہی آہو ان خضر کی مانند جیتی ہیں وہی ہماری ہیں بڑی کو ہم اون کو ہستی میں</p>	<p>خود روک کر اتنا ہی نہیں اچھا ہی رہنے ہو اہی قطع ان ترکوں پر جامہ جانہ سی کا مقام اپنا ہی بگل صحبت اپنا ہی نفرت ہی اچھا تھی لاغر کو نہیں کہتی ہیں بت میں سجھ مڑو نہ ہرگز تیغ قابل کی شہید روکو بچائی ہی جو خضر کو کہنے عشق کی چوڑی</p>
<p>ترتیب میں سسکتی ہیں مری میں جیتی ہیں سہارا ہی کی طرح ملی ہم بادہ خوار زمین نہ بل مجبوسا لاکھوں میں نہ گل تجسنا نہ تونہ ٹپکتی پھرتی ہی سر میں شیریں مجسنا کہ بس ہو گا یہی احوال مردوں کا مرنے میں ہو کی پیدا چمک سورج کی نالوں کی شرارتوں میں لکھی جاتی ہی میری تیری لفظ شہار میں اگر شرکت ہو میری چشم تو کی آتشا میں کیا روشن چراغان میں نہ رہی رہ گزار میں ادھر ہی کوئی ساغر میں ہیں اہلکار میں چمن میں دیکھ لی جا لگا لگا خدا میں خدا میں نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا میں کہ کس ایک ہی ہے ہمارا چہ چار میں</p>	<p>اسیر آفت میں اللہ ہی فراق یار فی ہمو خزان نہی جب تک شہر زنی پر ہیز گار میں مرا چہ چاہی شہر زمین تری شہرت و یار میں قضائی کوہ کن کو کس طرف یار چہ پار کو شب فرقت کی انداز کچھ ثابت ہو جا کو شب فرقت یہ ہو کا میری دل کو آتش غم نہیں یہ داستان کم لیلی و مجنون کی قصہ سے یقین ہے جامی گل خاک چمن خار میں جوش کو گھر میں نکلے تو ہو سوروشی میں ہوئی مغل کی محفل سیراتی نہیں میں فلک کی لاکھ انداز میں صبر گریبان میں پری سو کو جمع میں کو لگا لگا میں رہائی منتخب کیا تماری جا میں</p>

ہوا تھا حال سیکیش صحت زہاد میں حبس
وہ دیوانہ ہوں رکنا ہوں تم حب میں بائیں
نہیں گناہ زہد انخانہ عالم میں میں مجنون

وہی عالم ہوا آیا جو زہاد باد خوار و کین
تو جادوی دہی کی طرح چپ ہتی ہن رومین
مری دیوانگی کد کد کری ہن ہوشیار و نمین

اسیر اتنا ہماری واسطے کیا مرتبہ کم ہے
گنی جاتے ہن ہم شیر خدا کی دوستدار و نمین

پندرخت نوجا سی باہر تھی جو یار و نمین
نہیں لٹا کوئی دو پھول ہی اب اونکی تربت پر
سحاب کیسی کیا اونکی قبروں پر برستا
خوشی سی عجب گردون بد لا رنگ گویائی
لحد پر اونکی کوئی فاتحہ پرہنے نہیں آتا
زمین کچھ اونکی شکل سچائی نہیں جاتی
ہو امین اور تی سپہرین نہیں کے خاک کی درے
کسین میں عضو تن اونکی کسین تار کفن اونکی
نظر آتی ہن جسد کم کاسہ سر یاس کہتی ہی
عجب ہوش میں کیفیت ہی مرگ جوانی
ہوئی آئندہ عارض انہوں کی رنگ المودہ
جو دیکھو پانچ حس کو ایک نہیں نہیں پاتی
کد سی خار و جھڑی خرباہی شمع دگل لا کر
ہوا کی دوشش بر محلہ بھو خاک پرستی

کفن پہنچی ہوئی سکو میں کیا غافل مزار نمین
بزک بوتھی جو نازک بدن اونکی ہار و نمین
خرا مان صورت طاؤس تھی جو سبہ زار و نمین
زبانیں لال ہن اونکی جو بلبل تھی ہزار و نمین
لکھی جاتی ہن جنگی نام نامی اشتہار و نمین
شبیدیں جنگی کچھ کچھ نہتی ہن دیار و نمین
جو کینا مکہ صورت تھی لاکو نمین ہزار و نمین
جو کیا تھی ہزار و نمین جو کشتن تاجدار و نمین
خدا جانی فقیر نمین یہ تھی یا شہر یار و نمین
زبان زد صورت مجید تھی جو باد خوار و نمین
سکھہ کو بھی جو گنتی تھی اسید دار و نمین
عناہ کا یہ عالم ہی شہی ہی چوٹ چار و نمین
نہ یار و نمین نہ ایسا ہی کوئی خدا مکنہ دار و نمین
نفس پاکتہ شہر گرین ہن رکھدار و نمین

اسمیر تاجر تو اک دن گوشہ غزلت میں جانباہی
خوشا وہ لوگ جو چپ چپ کے خود بیٹی ہن شاہین

گل داغ سے کم گلابی نہیں
حسرابی ہمارے خرابی نہیں
پڑھوں مرثیہ کیا جو ابی نہیں
فلک پر کوئی برج آبی نہیں
شرابی نہیں میں کبابی نہیں
مری ذارے آفتابی نہیں
منا سب بہت بیجا بی نہیں
کوئی صورت باریابی نہیں

چمن میں وہ ہند شرابی نہیں
جو دیران گھر ہے تو آبا و گور
کہوں خاک سوز جگر دل کہاں
کئی میری نالوں فی چشمی یہ خشک
لمو بادہ لخت جگر ہین کباب
لکھوں خط کیل و صفت خساریا
زمانہ ہے غش ہونہ پڑو لونا
عدو میرے دربان دریا بند

پڑھوں کے آگے غزل اب اسمیر
کہ اب شاعر ناریا سنے نہیں

وزہ و مہر میں میدان رہا کرتی ہیں
بارسان ماہ پہ قربان رہا کرتی ہیں
منجھی خلق کے دربان رہا کرتی ہیں
ہجر میں مگر کی سماں رہا کرتی ہیں
ہم گنا ہوئے پشیمان رہا کرتی ہیں
ورق گل جو پریشان رہا کرتی ہیں
اب بھی ہاتھ نہیں گریبان رہا کرتی ہیں

روبر و اونکی یہ سماں رہا کرتی ہیں
تیری ہی گرد ہم ایجان رہا کرتی ہیں
ذکر توبہ کا بھی کرنی نہیں جیتی توبہ
گو رطیب رکھن قطع جنازہ موجود
مغفرت کی نظر اتنی ہی پس اتنی صورت
سہ تم حال پریشانی طبل شاید
قبر میں ہے جی حشر تری دنیا تو کی

شمت گریہ کیا کرتی ہن مجھ پر یہ رقیب خطا سی نفرت سے بجا یار کی حسرتوں کو وخل پاتی نہیں چیکر دلِ بی پروا میں جسب نظر پہن سہ ماہہ حشمت کے قریب قاصد سی سی کوئی ہوتی ہن بکھو تر فارغ گالیوں کی ہے سماعت ہین آنکھوں سے بل بیخ حشمت میں کرنگی وہی طائر پرواز ہی بجا اہل جنوں اہل غضب کو کھنا	سیکڑوں جھوٹکی طوفان رہا کرتی ہن دور ہندو سے سلمان رہا کرتی ہن حسرت ویاس کو ارمان رہا کرتی ہن خار پہ لونکی نغمہ بان رہا کرتے ہن اتر و شدین سہگروان رہا کرتے ہن تیری ہونٹوں کی طرف کان رہا کرتی ہن تیری تیرون پہ جو تر بان رہا کرتی ہن سایہ جن میں یہ انسان رہا کرتی ہن
---	--

جھوسا عالم میں کمان شاعری نوش اسیر
گری می مری دیوان رہا کرتے ہن

حیرت سی خیال بستی پیڑ میں آنکھیں رورو کی مشادوں کا مرقع کو میں سے نوز نگہ چشم زلیخا ہوئی یوسف ہو جاے گناہت گنہ طالب دیدار نظارہ ابرو سے پیرا منہ چار پروہ تو ادشایا وہ مگر مٹی بنی خوش ہوتا ہی عبت یار کی شمرگان کی مقابل کپکپا سے گذر قید میں جو بہر تاشا ای جان جہان اب ہی ستر گزر کر	بیکار ہن یون جیسے کہ تصویر میں آنکھیں مانی نہ بنانا مری تصویر میں آنکھیں لکھی تھیں نہ یعقوب کی تقدیر میں آنکھیں جب حشر کی دن آئیں گی تصویر میں آنکھیں جو کبر طر ح گوشتیں شمشیر میں آنکھیں کانو نشے زبردست ہن تقدیر میں آنکھیں آہو کی نکل آئیں گی اک تیر میں آنکھیں سب حلقہ زنجیر میں زنجیر میں آنکھیں باقی ہن تن عاشق و لگے ہیں آنکھیں
---	--

دیزات ہین دیدار کی تدبیر میں آنکھیں روتی ہین غم زلف گرہ گیر میں آنکھیں تصویر بنائیں تری تصویر میں آنکھیں کیا تیر میں اوس شوخی تصویر میں آنکھیں بڑھ کر میں کہیں نہ ہر سے تا میں آنکھیں	دیکھوں انہیں کب طالع موسیٰ ہو جس سر زنجیر ہو کیونکہ مرا سلسلہ اشک کیا کام مصور نے کیا چشم حدود دور کرتا ہے ہر اک موسیٰ شمرہ کام زبان کا بیجان وہ ہو جسکی طرف چشم سی دیکھا
---	---

دل کیون نہ زیارت سوا سیر اسنا ہو روشن
اندھوں کو ملین روضہ شبیر میں آنکھیں

عوض قطر و نکی اونی شیشہ و ساغر بربڑ کہیں گوہر بستہ ہین کہیں تہر بستہ ہین بہلا دیکھیں یہ لکی ابر کی کیونکر بستہ ہین گر جتنی ہین زیادہ جو وہی کثیر بستہ ہین تو بدلی چھیلو نکی ابر سی ارد بستہ ہین کبھی تیغین بستہ ہین کبھی ساغر بستہ ہین کہ اسی رات دن ران سیم و زبر بستہ ہین برہی بٹی ہین شیشی و کچی کس بستہ ہین ٹپکتی ہین یہ سکو شب کو یا آخر بستہ ہین نہیں پانی کی قطری ابر سی گوہر بستہ ہین نہر اردن قطرہ باران کی بدلی سر بستہ ہین	جو لکی ابر کی ساتھی ہماری گہر بستہ ہین کسی پر رحم ہے اوس کا کسی پر قہر سی اوس کا مری پلک میں جو دیکھ میں کما اوس کی طلعت کرین اطہار جو حسان کا اونی خاک احسان ہو ای گیسوی جانان جو چلتی ہو سمندر پر عجب عجیب بنگو لکی زبانی رات دن جس میں جنہیں کہتی ہین مہر و مہر نہ فیض میں اونی غضب ان سیدہ صافو کا نہیں لکھتے سخی و کتا ہی سماں کیا آسمان ہم بادہ خوار و نگو نہا کرب پنجڑا اونی بالو نگو بہ بھما میں وہ اہر تیغ قاتل ہے کہ جس سے خاک مقل ہے
---	---

اسیر ایسہ عالم پر فضیلت ہن انمہ کے

کہ قبروں پر بھی باران نوز کی اکثر زینت ہیں

دم جنگ آج اولٹ دیتی ہیں پیکر ملکین
ایسی گشتہ بین کیوں مثل مقدر ملکین
ملنگی بندہ گئی خسارہ قاتل کی طرف
ضبط اسرار حجت ہی یہ منظور فطرت
پہ سپاہی یہ ویرازی کہی دیکھی نہ سنی
اٹکا مارا نہیں ممکن ہے کہ پانی مانگی
یا خدا نگر گس بیمار کو ہو جلد شفا
دو بقی وقت تو تنکون کا سمارا ہو جا
سیدہ مہر قتل کو چہرہ بایں ہیں تو وہ تلوارین
صفحہ آئینہ آجائے اگر پیش نظر
بعد مردن نہ ہی مجھ کو کفن کی حاجت
زیب اللہ فی بخشی ہی مناسب ہو سکے
ہر گزری ہستی ہیں ہارین لبو کی آنے
اوتنی ہی غیثت غم مری ولین ہی چین
کیا تفتی ہے تری حسن کو اللہ اللہ
لاکھ خونریز پرین گردنی ولین جگہ
نام کو خون ہماری تن لاغر میں نہیں

کھل رہے ہیں یہ دیا لاکھ چہرے ہیں
دل میں آئین مری آنکھوں میں گہر ملکین
وادری شوق چپکے ہیں تہ خنجر ملکین
خشک ہو خون جو ہوں آنسو و فسی ملکین
مہر نصرت میں ہیں آپ کی باہر ملکین
آنکھ بوندی کی کشاری ہی تو خنجر ملکین
ہی کرتی ہیں دعا ہاتھ اوٹھا کر ملکین
دیکھ لوں نہ خمیں یا خالق اکبر ملکین
ابو دین نہیں کم ہاں برابر ملکین
ابھی یہ تو سی بنا دین او مسطر ملکین
منہ چہا نیگو جو دین شک کی جا ملکین
آنکھ کے واسطی ہی شبہ ہیں پور ملکین
ہیں گرین حلق بریدہ کی مقدر ملکین
جتنی آنکھوں میں ہیں یا خالق اکبر ملکین
قدسی چرخ سوار لٹ پڑہ کر ملکین
کیسی کشمکش جو پڑیں آنکھ کے اندر ملکین
نوک کی لمبی ہیں کیا صورت نشتر ملکین

خواب میں ہاتھ لگی دولت بیدار نہیں

کہ ہوتین شاہ گیسوی چمبر بلکین

جوشہ عشق کا دفتر تمام لکھتے ہیں
وہ روح اسے بڑا ہموارے ہونکہ
شعید عشق مجھی جانتے ہیں کا شبہ
ہمارا نام فقط خط میں ہوں جاتے ہیں
خلاف مجھ سے یہاں تک ہر کج تر اعمال
ہوئے بادہ کشی ہی یہ خوشنویسی میں
وہ اب جام ہی خامہ ہے گردن مینا
بتوں کی وصف لکھیں کیا حجاب کی ہی جگہ
کبھی مجھ سے وہ لکھوئے ہیں کوئی احوال
یہ عشق سبز خط میں ملا شرف ہمو
چسپین گی وادہ ششری کسطح عصیان
یہ تیز دست ہیں ہم وصف خلی لکھنی ہیں

وہ لوگ ہمو مدارا الہام لکھتے ہیں
فقیہ غیبت ہوسن حرام لکھتے ہیں
یہی سبب جو سرخی ہی نام لکھتی ہیں
وہ کسی کو کسی کو سلام لکھتے ہیں
کوئی گناہ کری میرے نام لکھتے ہیں
کہ روز خط کی عوض خط جام لکھتے ہیں
شای گرس میگون مدام لکھتے ہیں
ہم اس قلم سے خدا کا کلام لکھتے ہیں
ہم اوسین اپنے ہی قصہ تمام لکھتے ہیں
سلام خضر علیہ السلام لکھتے ہیں
فرشی پیر عمل صبح و شام لکھتے ہیں
کہ ایک دم میں حدیقہ تمام لکھتے ہیں

جو صرف دام بانی میں کرتے ہیں حیا
اسیر نام مرے دام دام لکھتے ہیں

مفت اعصاب میں سباعی ہیں
جتنی پرچھے ہیں اطلاعی ہیں
سوی خط یا خط شعاعی ہیں
تیرے باتیں سب انعامی ہیں

چارہ عمری رباعی ہیں
حال عاشق نہیں انہیں پڑھیں
روی روشن تر آہا نور شید
نامہ بر کچہ نہیں کہا اوسنے

وصل ممکن نہیں ہے بی قسمت | سارے بیکار یہ ساعی ہیں

خوف روزِ حساب کیسا ہے اسیر
کہ ایشہ ہمارے ساعی ہیں

ہو پ کی گرمی نہیں زہنا قیصر باغ میں
کس سیحانی بیک کی گفتا قیصر باغ میں
کیا ریاں ہیں گشتِ حبیب جنتی ہیں چین
و یکہ لین جو رہیں اگر ہو کو دل خالی کریں
ایک یوسف تھا وہاں ہیں سیکڑوں سہو بیان
قاف کی پہلو سے ٹہر کر بیتاب رہی
ہیں شکر لب مہربان چادرِ مخدوم سیل
شوق سیرا کیا ہے دروازہ زینت ہاں جو بند
ذکر کیا ہی اوج وستی کا نہ کہیں میں تمام
موسم گل میں بہار تازہ آتی ہی نظر
لوگ جو باہر ہیں او کو کوئی شاخص
سہو خواہیدہ چونک شہنای اکبر خواہے
سہری سی مقصود انکو دکا ہو حاصل اسیر

چتریاں ہیں سایہ اشجار قیصر باغ میں
ساری تصویریں جو ہیں جاند ا قیصر باغ میں
کوثر و نسیم ہیں انہا قیصر باغ میں
کیا بڑی پہلوئی ہیں جنت قیصر باغ میں
سہری ہی ٹہر کی ہی باز ا قیصر باغ میں
محبیبان پری خواہ قیصر باغ میں
بہت رہا ہے شہرست دیدار قیصر باغ میں
آنے عنوان پہانہ کر دیو ا قیصر باغ میں
سطح دریا کے طرح ہوا قیصر باغ میں
جمع ہیں محبوب گلِ خواہ قیصر باغ میں
بسک آئینہ سم ہر دیو ا قیصر باغ میں
بخت نرگس کی عشق میں قیصر باغ میں
بخت خضہ ہو گئے بیدار قیصر باغ میں

ردیف واو

اس قدر یاروں نے چھاپیری حال مار کو
واجب التحمیر تو کچھ تر جاتی ادب
مرگ سے بدتر عیادت ہو گئی بیکار کو
بچھ جائے تو او ٹھانا چاہی دیوار کو

ہوں ہلا گروین عشاق کیسو کو تسلا
جو متی جلتی ہیں کیوں سستی میں نچھرت فوٹ
لائی ہی کو چسپے اوس گل کی صبا خاشقا
حادثوں میں جتنی ہیں مغلو غلبہ بشیر
ہوں وہ مجنون میرے حیا لوگو نہیں کہنے قبول
حفظ تھوڑا ہی بچاتا ہی بلا ہی سخت سے
تا اسی پردہ میں وہ نظر بپسہ ہو مہر ان
ہی اذیت بھی زیادہ عمر ہی جتنی دراز
دی خموشی بھی اونہیں جتنے دیا جنکو کمال
خندہ دندان ناہر بات میں اجہا نہیں
ہیں جو جاہل اونکو بنیانی کلا دعویٰ عیث
شاید نکلیں اوہرا اختیار بھی ہمراہ یار

رات جگمگ کی پہی قاتل جگانوار کو
کہدو شیار فوسے چوڑی میں مسکے رفتا کو
باغبان صحت مبارک نگرس ہمار کو
لوٹ لیتی ہیں وہا میں عورتیں بانار کو
خاصہ اسہ سے بہاری جانکو ستار کو
ہی سپہ باران میں چہتی گلی دیوار کو
جای مرغ نامہ برہیچو نہیں موسیقار کو
کیا پریشانی درازی سے ہی زلف پار کو
کب گویائی زبان تیج جو ہر دار کو
ارہ کرد نیگی سیدہ دندان تری تلوار کو
چشم روزن سی نظر آتا ہے کیا دیوار کو
پاس میرے قبر میں رکھ دو سپہ تلوار کو

عیش سے تو ام ہی غم ہی خرم سی طاہر اسیر
چہرہ خندان سے لازم دیدہ خونبار کو

خوف کیسو چھوٹی کوئی روی یار کو
نخندہ نادان ہیں جو ہمسایہ کسی کہتی ہیں امید
تھا قوی تن اس پر اوس سفاک نی پہنی زرہ
ہیں یہاں ہنوں کر بھی ہو پانی نگر و سرفراز
ظلم میں ہی ظالم خونریز ہیں باری غالب

اڑو ہا گیسے ہوئی بیٹھا ہی اس گلزار کو
ترندیکھا آب پیکانے لب سونوار کو
پایداری اور چلتی سے ہوئی دیوار کو
ہار کی بدلی لپٹے ہیں گلی میں مار کو
ہاؤن چلتے وقت دست خمیر ہی تلوار کو

آنج که ما و مجی پا و از قن کل دور
 تعلق ج هر و تو به هر دم چلی گی تیغ یار
 دل نوی شکا هی و ده کیو نکر و او دشتی
 ماتم خون من بر خیم بید مجنون کی می بست
 مثل یاران لیا سی می به دعا پیشه زمین
 جل را هی دیکه کرایسا می سینی کا دا
 تیر و دل چون کپون روشن دل زمین کپون
 یاد او سن خسار کی می ل مرض من چا
 تیر و ده جانی هر من محفل من جانی سن

تشنه تیر کی کا و ده تشنه و یار کو
 عرق عالم بو تو کیا غم ای و دیا یار کو
 سبیل کی هر و انبیین کپه ای می یار کو
 کو به کن کا دا رخ شب یار لاله کیمار کو
 ای سیجا تپ پنجره ی گی تری یار کو
 و هوند تا پیر تا هی سورج سایه و یار کو
 شمع گردیتی سی روشن هر مکان تار کو
 باعث صحت هی قرآن کی هوا یار کو
 مرقی بین و و چار آجاتا هی شمش و چار کو

من و ده دل بایا خوش شمر کو مینی ار سیس
 گنبد مد قبی من سیجا گنبد دستیار کو

باغبان و پهل من در کار بزم یا کو
 آنکه کی پتلی نه دی تیزی نگاه یار کو
 گل کردن خون کف با سی می بین هر چار کو
 کیا پندای دل پیر پیغ ذلت یار کو
 اک نظر و کلامی اپنی جلوه و خسار کو
 روز یا مون اپنی چیری کا و کما کندن سا
 ای دل تنگ او سکی ابر و کا تصور و چو
 آ کی پیری تی کیا با و بار عنصر کو خرا

لیچا و در لاشفتا بین نر کس یار کو
 بهر شهر و کرفسان سی هو گئی تلوار کو
 بلبلین جنگل بین آسکین جو و کر گلزار کو
 فی الحقیقت شمنی طاووس سی یار کو
 دیر سی آنگبین نرستی من تری یار کو
 تار و نی کا پادای آستودنکی تار کو
 کیمتی است تو شکنجه من حبش تلوار کو
 جس طرح برباد کرتی سی نزاران گلزار کو

<p>توڑ ہی سنگ ترازو سے سر ہانڈ کو کیا جو اہر مہر ہے درکار تجہ بیمار کو ورنہ کب سجد میں ملتی ہی جگہ منجوار کو سر در گردی گامیدہ باران گرمی بازار کو بارہ کر دیتی ہی خوریزہ جہان تلوار کو تیغ کا پانی دیا کیا تو فی اس کلہر کو دور سی بندوق کو نزدیک سی تلوار کو ہین قدم چلتی کی خاطر آنکھ ہی بیدار کو دولون ہاتھ لشی سنبھالا چاہتی تیار کو پاؤں پر رکھ دی کمر سی کھول کر تلوار کو</p>	<p>بارہا ہنگو یہ آیا جو شہشت میں خیال گوہر دندان و لعل لب کا بوسہ چاہی دل پہا را ہی کہ ہی اسمین خیال چشم صحبت احباب میں کیا دیدہ تر کا ہی کلم عاشقون کی جان لی گا و سیمہ ابروی یار باغبان فرقت میں جبکہ گل نظر آتی ہین جم دولون ہین مشتاق میری قتل کی کلہر چلی اوس کو چہ میں اوس خانانہ سیکشون میں آگئی ہو حضرت قاضی تم سامنی اوس تک کی آئی اگر جلا چرخ</p>
---	--

دشمنوں کا ہی اگر بلوہ نہ کہہ اسی اسیر
 آئین گی مولا صد اسی حیدر کزار کو

<p>حسن بی پردہ ہی پر تاب تماشاکس کو پر جو تو وائنین کرتا تو ہی پردا کس کو گردش چرخ کمری گی نہ وبال کس کو کون سنتا ہی پکارون شب بیدار کس کو اپنی جو بن کا و کھاؤ گی تماشاکس کو کون آفت میں ہنسنے جاکی ہی سودا کس کو جز کلیم اور سٹے گا یہ جیصنا کس کو</p>	<p>نظر آتا ہے ترا چہرہ زیبا کس کو سیر گلشن کی ہی صیبا و تمنا کس کو ساری عالم سی مرا گوشہ غزلت ہی چلا خواب آرام میں ہمہای ہین کو چہ نین قتل کرتی ہو شب آفاق کو اتنا تو کھو کو چہ زلف میں زنجیر ہی ہی طوق ہی ہے جب جلا میں جلا میں کج وہ میرا ہی جگر</p>
--	--

کجا زبان تک لب محبوب پر آئین لیکن
 زیست ہی مرگ محبت میں بھی لگ ہیست
 کہ کن معشوقہ ہر جا کے دنیا پر مرے
 واہ اسی چہچہ نیرید اوج پہ محروم بن
 لذت فاقہ سی آگاہ دین جو لوگ خاص
 خلق امڈتے دنیا میں نہیں کی رست
 شوق بے ی گل مقصود اظہر لایست
 و دش زائد کہ جو تم بوسہ لب شہدین کا
 یار کی لعل لب و گوہر وندا نین کی بحث
 شب کو آئی کو کسا او سنی تو کیا اسکی خوشی
 ہون تو بیمار محبت مگر اتنا نہیں ہوش
 میں جو کتا ہون کرویدہ دل سرور زندہ
 جبر سے آوارہ وحشت کی نہیں تھی گشتا
 بیس سب ہو گئی قمارت میں فقیر و غنی

منجہ اتنا ہی بخانا کہ کہا کیا کس کو
ملک الموت کمون کس کو سچا کس کو
سارے عالم کی رقابت ہی گوارا کس کو
کون حق و ہر تادی شوکت نسیا کس کو
بنیخیر ملتے ہے یہ نعمتِ غلط کس کو
ڈھونڈتے پرتے ہیں یہ مردم دنیا کس کو
ورنہ متی گلشن اسکان کی تناسل کس کو
منہ نہ موڑے گا کوڑے ہر بے جاوا کس کو
کس کو سچا کمون ان دونوں میں چوتا کس کو
اپنے جینی کا ہے تا شام بہو سا کس کو
درو کیا میز ہے کتنی ہیں ۔ ابا کر کس کو
ہسکی کتنے ہیں کہ سمجھے ہو مسیحا کس کو
فرہوند ہتا پرتا ہی جنگل میں گیلا کس کو
دیکھیں او س روز ملے دولت عقب کس کو

فکر امروزین مصر و فتنین سب اہل جہان

ای اسیرانہیں ہے اندیشہ فردا کو

کیا کہ ان چلائی ہی حسب چوڑے ہی نیکو
نویسنے دم جس دیکھا ہی کسی نخب کو
سان پر چڑھتی نہیں دیکھا اگلی شمشیر

کیون شاق اوس لعل جوان کا بزمِ نہر پر
نہیں ہے مستے جانی میں سری نگر کو
پروردگار کیا ہوا وہ مین میں جو سزا فی نہیں

ظلم کی قوت بنا دینی ہی انسان کو شہریر
موقلم موسے میان بار سے پہلی بنا
خط نہ لکھا یا رستہ نہ نامہ بر سے لکھ دیا
جتنے اہل ظلم ہیں سب ایک ہیں خرد و زور
بدلے قاصد کے وہاں کوئی مصدق نہیں
ہوں وہ کشتہ میری دشمن میں سی تم
وصل سے نفرت ہے ایسی نیکی اور جاکلی
ہوں وہ طاقتور ہے جو محکوم زخم کمانی کا
خط شوق اوس کو دک نقاش کو مینی لکھا
مانی و ہذا دبا ہمہ شک سی لڑنی لگی
تیرہ بختی میں صفائی قلب ہے کہ نکو زبان
کچھ نہ پایا ہمنے اوسکی رلف پہچانی خنوں

بھلا پہچان نے کیا خون ریز طلم تیر کو
ای مصور کسچ تپ مجزار کی تصدیق کو
ہی جواب اتنا کہ وہ پڑھ لیں خطا تقدیر کو
لو رہا توہ آیا ہے نیز سے کی برا تیر کو
اس لیے تاکیں لائی یار کے نقد و پیر کو
کیا پریشانی ہے زلف جو شیریں تو
کیسی وصلی پر جو مانی یار کے تصویر کو
پر دینی ہیں اپنی اوس ٹلوک فارہ پہچان کو
جاہنی قاصد بناؤن طاقتور لہر کو
کسکے شمشیر جب کینا تری رتہ پیر کو
ابر نگاہ ہی نہان خورشید کی بونہر کو
کہہ کر ملایا جوش محبت میں بہت چیر کو

شک آیا ہوں یہ صد ہونے اگر با اسیر
لو رہا تبھر سے بین لوح خط تقدیر کو

دیکھی تیری سے جو ابرو سی بت بلی پیر کو
پیر خبر میری کرے کون اوس بت بلی پیر
ذبح کرنی کون آتا ہے پیر مجھ خنچہ کو
تیرے ابرو کی ہیں خنچہ وری کیا بکلا
ماشوق مرگان ہوں محکوم غیر کی خاطر کی

بہی و ن دار القضا میں ماندہ کرشمہ کو
جب نہ حکم صد اور وازی کی زنجیر کو
پہلے پہچان ہے خبر کر کے خاطر تیر کو
موندہ لگاتے ہیں ہمارے زخم کس شمشیر کو
خانہ دل میں جو آئیے نکالوں تیر کو

سب کمر ہی ہدیہ میں ہے تو مصور کیا کر
 شمع کا سر کاٹنے سے بزم میں کیا فائدہ
 تشنہ تر کرنا ہے ہلکو شربت دیدار بار
 وصل کی شب کان میں پہنچی جو آواز
 قید خانی سی رہا ہوتا جوں پر اتنا ہی غم
 قتل کر کے جھوکو یوں ہوتی ہو رسوا ای جان
 خواہش و لذت نہیں رکھتے ہیں تری خاکسار
 کیوں اٹھا دھرم عاسی بی توقع ہو کی تہ
 پاسے غلط فی مری او سلو ہی جس کو بیا
 اسکو چہرے پر صفائی سی ٹھہر سکتی نہیں
 صاف وہ پہچان رہا گی گا جو نکلی کی صدا
 دلا کو ہرے رشتی ہی اوس ہوسی مگر کاٹکی تھکا

ذلتیں کنہی اکر کیچے تری تصویر کو
 روسبا ہی کی سوا حاصل ہی کیا لکیر کو
 جس طرح زخمی پیتے آب دم شمشیر کو
 سمجھے ہم قاتل موزن کو چیری تکیر کو
 اور قیدی آکی پنہاں گی مری زنجیر کو
 خون بہی کپڑی بدلی دہوئی شمشیر کو
 سیم و نہر کی کیا ہی حاجت صاحب کسیر کو
 ہے وہ قاور کیا بدل سکتا نظیں نقدیر کو
 مار مردہ کی طرح جنبش نہیں زنجیر کو
 کنج سکتا ہی مصور کرب تری تصویر کو
 جا کے اوس در پہ بالا یا چاہے زنجیر کو
 دھونڈتا پھر ٹاسے چھوٹا تاندیر کو

کنج غزلت میں جو تنہا ہی سے کبر ایا اسیر

ہم تین مینے بنایا مودم تفلویر کو

ملجا سے نرادر نہ پھر آزار کسی کو
 جلا دی ہی ہے ملک الموت یہی ہے
 پیدا و نہاں اوسکے دہن کا ہے سما
 نسبت تن لاغر کو نہ اسنے کرے
 احباب کفن رخسے لحد میں نذا وٹھائیں

اند کرے تم ہی کر دیا ر کسی کو
 چھوڑے گی نہ زندہ تری تلوار کسی کو
 آسان کسکو ہے یہ دشوار کسی کو
 کرنا نظیں اتنا کو سے طبکار کسی کو
 مٹھو خاک کہاؤ نہیں گنہ گار کسی کو

در پردہ پتا حضرت و اخلاص نے بتایا
کیا بوسہ ابرو کی مجھے اوس ہی پہنچا
گہ میں وہ مجھی لگیئی دربان سے بہ گھر
جو خانہ الفت میں تھا مر کے وہ نکلا
نادان ہے جو پہلون کا لگہ کرتی ہی پھل
معلوم ہوا اٹکو کہ یہ آب بقا ہے
مرنے میں تری ریت پہ ہندوستان
کب خواب میں وہ سیمت آتا ہی کسی کے
دُر کر وہ کہی باتہ جو انگیا کو لگاؤن

معلوم نہ تھا خانہ خمار کسی کو
خلعت میں جو دیتا نہ تلواری کسی کو
پہنچے تھرا اسکے نہ خیر دار کسی کو
بہتر نصیب ہوتا ہے سزاوار کسی کو
کب دہیا نہیں لاتے بن بہندہ کسی کو
دلت ہے نصیب شربت دیدار کسی کو
شیخ کسی کو ہے یہ زنا ر کسی کو
کب ملتی ہی سہ دولت بیدار کسی کو
رسوا نکر وہاں کے دیوار کسی کو

کس شوق سے دیتا میں اسپر اسکو دل اپنا
پاتا جو زمانے میں وفا دار کسی کو

ہم مرے کھے خسروہ رخ پار ہے تو ہو
کچر کی ہے گہرین بند دریا ہے تو ہو
جہنم کے بولی وہ جو سنا میرا حال ار
زور جو نہیں بام فلک پہاں دنی ہیں ہم
شید اسے رنکی حق میں سہ ہو کاں کا
برلی میں بیشتر نظر آتا ہے اقباب
آکھیں سفید اپنے ہوئیں شوق میں
میکو نہ کیسی مرے مضمون کو دیکھئے

لیلہ نہیں خرابی گلزار ہے تو ہو
کو تہہ لاسے بیچ میں دیوار ہے تو ہو
مرتا ہے تو مرے کوئی پچا ہے تو ہو
اونچی مکان پار کے دیوار ہی تو ہو
داخل کرہ جنان میں کنگار ہے تو ہو
ریہ نقاب یار کار خسار ہے تو ہو
اب آئے مصاحب سرکار ہے تو ہو
دست کرا میں گو ہر شہوار ہے تو ہو

<p>کیا کام کوئی تشنہ ٹویدار ہے تو ہو خیر کمرین دوشش پہ تلوار ہی تو ہو گوار کا پھول آپ کو در کا ہے تو ہو اونکی مٹی کا رنگ ہو اندار ہے تو ہو کعبہ سی و درخانہ خمار ہے تو ہو خفاش کو چومہ سے انکا ہے تو ہو کوچے میں اوسکے مجمع اغیار ہے تو ہو</p>	<p>پوشیدہ کر کے چاہ زرخندان وہ کھینچت نہ کہ بہت ہیں کیا وہ کھینچی کسی قتل لاؤن کمان ہی داغ جگر قابل پسند طلعت پسندی بہین بخت سیاہ کی مشتاق حاجیو نشہ زیادہ ہیں باوہش کھٹے سے کوئی نفرت ناہی سی قار ہے گھر میں نو دخل غیر خدین ہے مری سوا</p>
--	--

<p>ہم تو قسم خدا کی نہ سجدہ کریں گہی کعبہ اسیر سنگ دربار ہے تو ہو</p>	<p>مر کے کافی ہے یہ میرا دل روشن مجھ کو آج منظور ہے وصف رخ روشن مجھ کو اشبان کیا تر ہے حسرت گلشن مجھ کو کوے جانان میں پہنچ کر اہل آی صبر دل میں آتے ہیں جلون ویر و حرم میں کچھ تلوار کمر سے کہ نہ کچھ اسے قاتل ہوں وہ کشتہ تن ہے برسی بیانی ہی ہوا شب ذقت میں جلاتا ہے چراغ اسید رات دن ہوتی ہیں پیر پیر کی نقد حق زخمی ہو ماسے جگر دیکھو کہ گھر کا شب</p>
---	--

<p>کب ہے درکار چراغ سرور فن مجھ کو دیکھنا شاہد مضمون کا ہی جو بن مجھ کو دست صیاو ہے اب شاخ انصہر مجھ کو کیلہ زین ہاجرہ لگے ہی تیغ دفن مجھ کو برہمن شیخ کے شیخ برہمن مجھ کو ماروا لے گا ترے حسن کا جو بن مجھ کو کاش پامال کرے یار کا تو سن مجھ کو چاہتے ہیں یار کے تصور پر کار و عن مجھ کو ماہ و خورشید کا سب حال ہی روشن مجھ کو چہرے بندوق کی ہیں ذرہ ریزن مجھ کو</p>	<p>مر کے کافی ہے یہ میرا دل روشن مجھ کو آج منظور ہے وصف رخ روشن مجھ کو اشبان کیا تر ہے حسرت گلشن مجھ کو کوے جانان میں پہنچ کر اہل آی صبر دل میں آتے ہیں جلون ویر و حرم میں کچھ تلوار کمر سے کہ نہ کچھ اسے قاتل ہوں وہ کشتہ تن ہے برسی بیانی ہی ہوا شب ذقت میں جلاتا ہے چراغ اسید رات دن ہوتی ہیں پیر پیر کی نقد حق زخمی ہو ماسے جگر دیکھو کہ گھر کا شب</p>
---	--

دوسرے کوئی اب مرا ہوتا ہے کلا
 ہے کران زاد سفر موبہ نہیں اور سکتا
 ہوں جو تا فہم میں فکر معیشت میں نہ
 دشت و کلا مجھے اسی حسرت مریان بہ
 شان گل سی کہی لکھا دے نفس الصیا
 تنگ کرتا ہے شب بھر بہت خانہ تنگ
 نفس پاکو رہنا دشت میں مجھ لاغر کو
 مذاہن خوب امیرون کو کری کون سلام
 آپ مریان ہوں نے غیر ہی پر قاب کیا
 دین تنگ میں اوس شوخ فی جلی
 پستی کی لئے اللہ نے پیدا کئے ہاتھ
 بعد مردن بھی ہے نہ گھر فلک و لشکری

رفع کرتے ہے تزلج سرو گردن مجھ کو
 کاش ملجائے کوئی ماہ میں رہن بجو
 روز دیتا ہے خدائے رزق حسین مجھ کو
 غایت شتاق میں کیا چاہیے دامن مجھ کو
 رہے حسرت نظارہ گلشن مجھ کو
 اکسین کلا قے میں دیوار کی روز مجھ کو
 آئندہ بڑھ کے میا گندہ دھن مجھ کو
 کسی سرکش ہی جبر کاے نہیں گردن مجھ کو
 مری اللہ نے دی بہت موزن مجھ کو
 حنیچہ گل نظر آیا گل سوسن مجھ کو
 ملوک کے واسطے ہاتھ آئی ہے گردن مجھ کو
 سنگ مرقد ہے مرا سنگ فلاخن مجھ کو

شوخی ابلق ایلم ہی سہے جو اسیر
 گوراک، روز بکائے گا بہر تو سن مجھ کو

جیسا یہ ناتواں ہو کوئی ناتواں نہ ہو
 مجھ سا یہی کوئی ماتعلیٰ ناتواں نہ ہو
 جلیاے دل مگر غم الفت عیان نہ ہو
 بیاد عشق مجھ سا کہی ناتواں نہ ہو
 طاقت ستم اٹھائے نیکے باقی نہیں رہی

جسم نجف یار کا موئے میان نہ ہو
 دانا آب ہو نہ آئینہ آسائے وار نہ ہو
 یار بکسی اس آگ ہی پیدا دیوان نہ ہو
 آسے عرق ہزار بدن پردہ ان نہ ہو
 چلے اب اترن میں یہ جہان آسمان نہ ہو

بولے تہ مرغ نہ پ نہ چوسے اذان نہو
 لیکن یہ شرط ہے کہ وہ ان آسمان نہو
 ہاتھ اے یا تہائی کمان ہو کمان نہو
 کیا قہیں کے بن آئے اگر ساربان نہو
 شبہ ہے ابتک کہ یہی آشیان نہو
 چلا رہا ہے دل کوئے برگ خزان نہو
 دشمن اگر بلا میں پیسے شادمان نہو
 ایسا جو وہ نہو لقب جان جان نہو
 موجد او سکی گہر میں اگر آج نمان نہو
 ماتہ تیر حلقہ بگوشش کمان نہو
 ایسا کوئی مقام نہیں تو جہان نہو
 محنت خدا کرے کہ تری را بگان نہو
 قدر بہار کیا ہے جو فصل خزان نہو
 مٹی کوئی لحد میں مرا استخوان نہو

اس لیے کہ یہ رحمت الہیہ ہے اور ہر چیز کے لیے
 ہر چیز میں ہم میں خاک ہیں اگر نیکو اسے ہیں
 کیا ان کو او سکی کوئے گلبہ میں ہونہی
 لیکن یہ ناقہ بخود میں لایا تو ہے مگر
 نہ تہ ہونہی کہ بند قہر میں ہونہی مگر
 ظہران سے تہ باوجود مشاکی ہر کڑی
 نہ ہونہی نہ ہونا ہو اسہ ہونہی مگر
 آتی ہے جان آمد جا مارے جان میں
 آئینہ کے طرف نہ کرین نہ کہی حریص
 تہ راست باز ہے تجھ کیا کچھ و نہی کام
 کتا پرانہ کچھ سمجھ کے میں دیر و حرم کو
 خط لکھا تو مینے یہ قاصد کو دی دعا
 رہتے ہیں غم سے باغ جہانیں نشاد کا
 کرد و مسکان کوچہ محبوب کو خبر

ہم ڈھونڈ لیں گے اور کوئی ہوش امی اسیر
 پر و انہیں ۵۰ ماہ اگر صربان نہو

کبوتر باز کوئی جیسے پھر کاٹی کبوتر کو
 بہ جہانی خاک آخر جسم آیا ہم چہر کو
 کہ بی سکنی نہیں ہین لاکھ میکش ایک ساغر کو

دلچسپ ہیں عشق و کنا ہے ہماری جان مشط کو
 اور ڈھونڈ لیں گے اور کو دیکھا پاروئی دلبر کو
 خدا جانے کہ کتنی ہی پیری ہی چشم ساقین

خام اپنا پریشان ہو گا آواز خدا دل سے
 تری دیوانوں فی میر جوٹ بین لذت اپنی
 نیم سی کو نت الثری کو ہی کبھی دیکھتے
 نہایت گرمی خورشید محشر سی بہن منظر ہم
 یہاں تکے حم ہی دل میں اگر ہو دسترس ہوا
 وہ آوارہ ہو پو تی بہن مری حامی اپنی
 نگر کچھ خوف قاتل تیرا دامن کوئی پکڑی گا
 ہوا ثابت ہمیں ہی یہ کسی درویش کا حصہ
 کہو دربان سی اوس تک نامہ بر کو میری پناہ
 وہاں زخم تن جو خود بخود داؤد ترک نہ تی
 بڑنگے ننگ گل کرتی نہیں می ایک فطر ہی
 لکنا نامہ اوس منجوار کو میں نہ بھیجتا
 تعجب کچھ نہیں محسن کشی سی اہل عالم کے

اٹھائیں بھی مجاور قبر سی پہو لوئی چادر کو
 کہ ہوش آئی اگر پوچھیں یہ بند و سب کے پتہ کو
 فلک پر ڈھونڈتا ہی کھیا مری طالع کی خیر کو
 خبر اسکی نہیں شاید قسم موصوف کو شر کو
 اوتاروں گردن شمشیر سی منجھو جوہر کو
 مراکتو بے کتا ہی بتا ہی بہن کو تر کو
 قیامت میں پڑی گی اپنی اپنی اہل محشر کو
 ملی ہفت آسمان کب بادشاہ ہفت کشت کو
 فلک پر لگیں جبریل ساتھ اپنی بہتر کو
 بجایا شاید آئے عفران میں توفی خیر کو
 فلک فی کو کہ توڑا سو جگہ سی ہری ساغر کو
 گزرتک سمجھی گا ظالم بہن کما می لگا کبوتر کو
 کالی گھر سے آئیہ اگر عکس سکندر کو

اسیر ایسی لکھون نغریف اوسکی ہفت اعضا کی
 کہ آب شرم سے دہوئی نظامی ہفت پیکر کو

رو لایا ذبح کی دم خون کیا کیا اوسکی خیر کو
 کیا خون ریزو سمی نے سوا ابرو ہی لبر کو
 وہ قاتل لاش کو تشہیر کرنا مل گئی سخت
 اسی صورت جو ہسای ہمارا دل جلا نہیں

رگین گردن کی نشتر بگٹیں لکامی جوہر کو
 عجب کی ہی جگہ یہ مورچہ ہی بان خیر کو
 کہ پہا ناد کشتو نہیں ہماری جسم فی سر کو
 کسی ہو یا نہیں ہم جا رہن گی پونک کر کر کو

<p>خدا نے ورنہ دو مکرری کیا ہی ایک نہر کو لکھا یا قص تیری آنکھ کی اگر دشمنے ساغر کو جو رشنہ بیگرہ ہو روک کب سکتا ہی نہر کو بزرگ حس بہا سکتا نہ بن سید باب نہر کو بنایا ہے شکاری تمہی مرغ دست پرور کو جو موج آتی ہی ل میں جیل جاتی ہی نہر کو سیا ہی شب کی چپکاتی ہی روی باہر کو برہنہ نہر جو ریان و لون اوتار اوتی نہر کو محبت کس قدر فرزند سی ہوتی ہی مادر کو نکل جاتی ہی جھلی تیری بالی کی سمندر کو</p>	<p>جو اسی کعبہ و تھانہ میں ساری بظاہر ہے نہ کیونکہ دیکھ کر ہون مست شادی اہل نظر ہے نہر جاتی ہے قفل و بندسی کعبہ دولت دنیا حوادث میں کہ ٹی ہوتی ہیں مضطر صاحبین ہزاروں طاقتور رنگ خن اول پھین لیتا ہے ہماری آگے فرقت میں ہی ضبط گردیدگی شکل نہ بن نقصان اگر اسکی رخ روشن پر خط نکلا نہایت مر کی پتیا باہو ٹی تھکیت جانا لگو و باقی ہی جو خاک گور مرد یکتو عجب کیا دل سوزان کی میری کیا حقیقت اسی ہم</p>
---	---

اسیر اہل تمہیل کو کمان حبیت خاطر
 پریشان حال یا تا ہوں ہمیشہ کیا کر کو

<p>ہجر میں شام غم ٹھی ہی ستانی ہکو کیون کیا داخل فردوس خدا نے ہکو کہو اسی کعبہ نشین کہ ہی کیا اس میں صلاح و اسی قسمت کہ ظالم فی اولت دی کشتی رگ گردن میں دکھ بیدین ہی سکنا و سکا اسی خط خط ہی نہ میر موسیٰ کمر سناخی و خطہ روز قیامت نہر</p>	<p>مدد اسی مرگ کہ گہرا ہی بلانی ہکو مفت حورو کی پڑھی ناز اٹھانے ہکو برہنہ دیر سے آیا ہے بلا نے ہکو جب لگا دور سے ساحل نظر آتی ہکو دھوکے نوینی کو بتائے ہیں کافی ہکو فارغ البال کیا سبھی خدا نے ہکو کر دیا مست یہ قفل کی صدائی ہکو</p>
--	---

ملک الموت کو دیکھا تو یہ سمجھ کر مہم نہ رہا
 ہم میں اور غیر میں ہی کچھ تو تفاوت لازم
 زنانہ فزندی خواہش نہ تواس نہ رہا
 ہو گئی افضل جوان تھی جو جوان پیر ہو
 شہرہ ریگانہ ہے تبدیل شبابست کی سبب
 جی ڈبو تا خنیں کس روز خیال خط سبز
 شعلہ شمع کے مانند ہوئی جان ہوا
 مثل دیوار ترے کوچی میں ہم بیٹھ گئے
 ذات پاک آپ کی مصدر تھی شفق بہر
 کیون نہ مرغوب طبیعت ہو ہر اک لیلیاں
 طوق و زنجیر کی طاقت ہی کہ اب دل سکین
 جانتا ہے طلبہ بے وقوف سودا یہ فلک
 ہمیں وہ حال سنا یا کہ وہ کچھ کہہ سکے

آہنی باری پہا ہے بلا نے ہم کو
 باہنی اور کو جگہ دو تو سر ہانے ہم کو
 سب بلاؤں سے بچا یا ہے خدائی ہم کو
 کیا بدلتی نظر آتی ہیں زمانے ہم کو
 جان قالب میں نہیں کہ یا کوئی جانی ہم کو
 روز آتے ہیں کہ نوین خمر جگانی ہم کو
 کیا مٹا یا ترے دامن کی ہوا نے ہم کو
 کہہ دے مزد و روئے اکہین وہ آٹھانی ہم کو
 جاتا ہو جو تمہیں خوب وہ جانے ہم کو
 خاک مجنون سی بنایا سی خدا نے ہم کو
 فصل گل آبی ہی زندا نی چہرانی ہم کو
 کہی دیتا ہے تو زنجیر کی داغ نے ہم کو
 قصہ گو آئے جو افسانہ سنائی ہم کو

آئی زندا نے عبت وادی دشت بن اسیر
 کیا پریشان کیا تند ہوا نے سہم کو

وہی اللہ کو جانے جو پہنچانی مجھ کو
 عطا کی روح نازہ آپ نے روح مجھ کو
 اگر درکار ہو دربار جہاں دے سکے مند کو
 کرے ناز نہ آئی تاب جب چوبند کو

بجز وہ میر نہ پہنچا رہو مثل کوئی حد کو
 لب جان بخش سی جب گفتگو کی صورت ملی
 شہد اقلیم غم و نذر کو لامی شعلہ اپنے
 جو انسان ہیں اور خنیں کیا او کی فریاد کو

خسین ہی ابروی پر خم کی نیچی آنکھ کی پتلا
 بنائی آسمان اللہ فی حضرت کی خاطر سی
 کہتے درسی سی کلمہ ہی مہر و روشن سانس کی جگہ
 کیا جسدن شب معراج قصد عالم بالا
 چمن زار جنان میں واسطے حضرت کی خدمت
 عجب فیاض جس سی فیض عالم گہنچتا ہے
 نہ تو تاحشر کی دن سپاس غالب و نکی اہل
 زرد ہوتی جو کرنا تو یہ حضرت کی زبانی نک
 کیا تقسم جسدن حسن اپنی خاص بندہ کو
 محب حد شریعت آپ فی ہستی میں کبھی ہے
 ہمیشہ محفل آفاق میں ہی روشنی جس کی
 خیر احباب کو او نکلے نہ دنیا میں نہ عقین
 سپری مہر مولا کیا کری گا خود نخل موگا
 شریعت کا جو مکتب ہی وہاں میں طفل کی

کیا ہے نصب کعبہ میں خدائی سنگ سوز کو
 نہ کر تعلق انکو طلق اگر کر تانہ احمد کو
 ملا ہے نوز ایسا وزہا ہی خاک مرقد کو
 ہوئی کیا شاد اہل عرش شکر آدم کو
 کیا آراستہ ہر قصر باقوت و زبرجد کو
 زمین کو آسمان کو انس و جن کو دام کو دو
 عطا کی ہر کو شرف تعالیٰ فی محسد کو
 مگر کب قصد استغفار تھا ابلیس مرتد کو
 صباحت حق فی یوسف کو ملاحی جگر کو
 یحییٰ ذرہ ہی رتبہ حسن فی دو القرنین کی کو
 کیا سبطین نے روشن یہ نام جدا جدا
 کسی عالم میں ہوں آخر پہنچ جاتی ہیں
 بدلا کبھی تو ہندوئی فلک تیج مہند کو
 کہ مفتاح زبان سی کہوتی ہیں قفل اچھو

اسیر احباب مولا کو مبارک خندہ شادی
 جو کینہ دل میں رکھتے ہوں وہ روئین طالع کو

جو چلی بہرہ راہ ادس کا دل میں گہر نہ کر
 سنگ آہن جب بلین پیدا شہر کیو نہ کر
 دزدی دزدی پر عنایت کی نظر کیو نہ کر

خوش طریق راست باندی سی شہر کیو نہ کر
 بس جگہ و سخت دل باہم ہوں شہر کیو نہ کر
 نگو خالق فی کیا باہر جان میں آتار

سخت ہی راہ عدم انسان کو بی مثال
 ہو گئی ویدار روئی یار سی قطع امید
 او شہ گئی محفل نشین غالی ہوئی محفل نام
 آئینہ آفاق مین ہوتی مین خاکستری صاف
 زیب گوشت یار فی مجلو کیا پابند عشق
 کثرت اندوہ و غم مین سچ ہی گنجائی ہی
 مر گیا مین قد کسی شہرین ادا کا دیکھ کر
 سچ تو ہے نفرت کی قابل ہوں بیلیل
 جلوہ جانان گریبان چاک کرتا ہی مین
 مین ہی صدمی توجی ایسا یقین ہی ہو جائی
 سکہ میری شعراہل بزم روتی مین بجا
 شمع رو آتی مین چسپکو فاختی کی داسطے

مرد ہے تو شہ کو تکلیف سفر کیونکر نہو
 خواب مرگ آنکھوں کو منظر نظر کیونکر نہو
 دل فسرہ صورت شمع سحر کیونکر نہو
 صیقل و سناخ کو مری گرد نظر کیونکر نہو
 رشتہ گردن مین مری مثل گہ کیونکر نہو
 وچ ہو جس مین وہ رشتہ مختصر کیونکر نہو
 خاک زربت کشت زار نشکر کیونکر نہو
 آفتاب آسمان کا رخ ادھر کیونکر نہو
 جب عیان خورشید ہو پیدا سحر کیونکر نہو
 غرق کاشت کیونکر نہو خطرون مین خطر کیونکر نہو
 نالہ درد انگیز ہی اس مین اثر کیونکر نہو
 میری تربت پر چراغان رات بھر کیونکر نہو

مرد فاختہ ہم مین مثل مردم چشم ہی اسیر
 مثل شرکان بوری بیرون دکیونکر نہو

دیکھو مری طرف کوئی صحت کی راہ ہو
 بی چشم تر نہ قطع محبت کی راہ ہو
 تم دو رہی مہی میری جنازی کو دیکھ لو
 جاناہوں سوئی کعبہ مین ہر سہ کی میری
 ہوتا ہی ناقصون کا عیان استخوانیں

خاک شفا مریض کو گرد نکا چھو
 ہی موت راہ رو کی جو بی آب چاہو
 جہاں لوت شامبانی کی برق نگاہ ہو
 اس واسطے کہ شمع و برہ مین راہ ہو
 آتش مین سیم قلاب جو کہ مین سیاہ ہو

کشتی شراب کی نہ آلی تباہ ہو
 ای بخت سبز جلد کھین چنسر راہ ہو
 خورشید تیری سامنی آئی تو ماہ ہو
 ممکن نہیں ملت کھین گرد راہ ہو
 لازم ہے واہ واہ کے جا آہ ہو
 اوٹہ کر غبار راہ سے ایرسیا ہو
 مرقد پہ بھی نہ سایہ مردم گیا ہو
 محبوب خور ہو تو روم خواہ ہو
 پیدا دوبارہ چاہ میں گرنیک چاہ ہو
 نقش ستم غزال اگر سجدہ گاہ ہو
 کانون میں بنیہ بھی کف مارسیا ہو

بیڑا ہی میکشون کا اسی سی جہان میں پار
 بوسہ کہیں تو اوس لب تو خیر کا ملے
 کمانا ہی بہر حسین رخ روشن ہی ملے
 چہڑ کاو کرتی جاتی ہیں چانی قدم قدم
 پڑتا ہوں نہیں یہ شعور کہ کتا ہوں دروہل
 رہو وہ ہوں چوپاس میں منہ کی طلب کرون
 وحشت کا یہ اثر ہی کہ خواہش ہی کج
 صورت سی ہی غرض ہیں سیرت کا نام کیا
 یوسف کو بھی جو آئی وہ چاہ دقن نظر
 وحشی تمہاری چشم سیہ کے پڑ ہیں ناز
 افسانہ اوسکی چشم سیہ کا سنن جو ہم

خواہش یہ مجھ سے میری پائی کی ہی اسپر
 ہو پاؤں میں نہ کفش نہ سر پہ کلاہ ہو

جمیعت حواس الہی سپاہ ہو
 تکیہ جہان بناؤں وہاں شاہ راہ ہو
 ترک تعلقات کری بادشاہ ہو
 لیجائی خط مرا تو کیو تر تباہ ہو
 سر پہ ہمارے آبلہ پا کلاہ ہو
 لوخان میں جی طرح کو می کشتی تباہ ہو

دنیا کی فکر جائی تو دل بادشاہ ہو
 دولت مری قدم سی لگی ہی وہ ہون
 شغل تعلقات سی انسان فقیر ہے
 پہنچے خبر نہ اہل وطن کو کسی طرح
 سر کو تباہ کے صنف بدن چاہتا ہی بہ
 فرقت میں پوش غم سی ہی بون اپنی حال

<p>خشکی کی راہ بھی مجھے دریا کے راہ ہو بڑھ جاے نور کعبہ جو پوشش سیاہ ہو سمجھے وہ قدر تیغ کے حبس کو نگاہ ہو وضع بشر وہ چاہے عیساکا بناہ ہو درویش کی قدم پر سر بادشاہ ہو آندھی بیان جو سرخ بھی آئی سیاہ ہو بدتر کین گناہ سے عذر گناہ ہو گردون پہ نیم طالع دشمن سیاہ ہو دونوں بیان ہیں اکب گداہو کہ شاہ ہو</p>	<p>گریبان وہ ہوں چلون تو چلون پیر تاہوا باطن کو کیا خرابی نظر کرے خراب کیا جانے کوئی صاحب جو ہر کامرتبہ اخراطسی نہ کام نہ تفریط سے غرض ایسا ہی اسی سپر کہی انقلاب کر ظلمت سیاہ خانہ کی فرقتیں کیا کہوں مرضی ہی آپکی نکرین آپ اگر قبول اتنا بلند ہو کے تو کام آئی دودل ہمکو تو بزم پیر سخاں کی پسند ہے</p>
---	---

ایمان ادسی کا ترغ من قائم رہے اسیر

حبس کی زبان پر اشہدان لا آ لہ ہو

<p>دیو آتی ہے نظر شکل نہالی مجھکو نظر آتا ہے فلک سا غر خالی مجھکو لب سو فارہ ہے ادون ہونٹوں کی لالی مجھکو نظر آتی ہے تری تیغ ہلالی مجھکو کر دیا صفت نے نقویر نہالی مجھکو جتنی شاعر ہیں وہ کہتی ہیں ہلالی مجھکو جو میلنا ہی وہ اسال ہے خالی مجھکو باغبان غنہ عدسے پہو لوئی ڈالی مجھکو</p>	<p>شعلہ ہے سحر کی شب ہر گل قالی مجھکو جوش مستی میں ملے بہت عالی مجھکو تیر پتا ملے جو تہی ہیں وہ گالی مجھکو عید قربان کی خوشی کیون نہو میری دلکو فرقت یار میں بیہوش پڑا رہتا ہوں اس قدر ابرو کے خمدار کی باز ہی نصو میری پہلو میں جو وہ غیرت مناسبتیں فرقت یار میں پڑواغ ہی خود دل میر</p>
---	--

<p>کینچدی یار کی تصویر خیالی مجھ کو ہاتھ آنے جو تری کان کی بانی مجھ کو میری اللہ نے دی ہمت عالی مجھ کو مردانہ فہم کی تعریف ہی گالی مجھ کو دام صیاد ہوئی بے پرو بانی مجھ کو سیر کرتی ہے کوئی می کی پیالی مجھ کو کہ بچانی نہیں اک ہاتھ سے تالی مجھ کو جال آتی ہی نظر روضے کی جالی مجھ کو ہو گیا نام ترا اسم جلالی مجھ کو شکل گوری نظر ماتی ہی نہ کالی مجھ کو</p>	<p>تو ہی گرجہ میں ای گلک تصویر احسان تا توان میں بنائوں اوسی طوق گردن آسمان زیر قدم آئی تو سمجھوں میں زمین ناشناسای سخن کو ہی سخن کی کیا قدر اوڑسکا ہو کی رہا بھی نگلستان کھیت خیم چڑباؤں جو میں باقی مری نیت نہ ہی دوستی کیا بت بیہر و محبت سی کر دن مرگ کی بعد نہیں رنج اسیری ہی بجا ای پرچی سختی ہی او سکومین ہوا دیوانہ باجر جان میں ہی دن رات کی مانند سیا</p>
--	---

غرق ہوں حیدر صفدر کی محبت میں اسیر

لوگ کیونکر نہ کہیں شیعہ غالی مجھ کو

<p>کہو خاں مخیلان کہ چوڑیں میری دھن تاشاگر گریبان چاک کی گھامی سوسن کو نہ لایا تاب سنکر شوزنا قوس بہمن کو اوٹھایا سر جو تونی تو جگر رکھ دنگا گردن کو کفایت کرتی ہیں گاندگی سختی سبھی فتن کو اور تپہ تری ہین بنی بال پیگنیو نیت سوسن کو مسلمان زادہ سمجھاتا میں اس طفل بہمن کو</p>	<p>بہاؤنی ہی کیوں چلی میں چھر اگلشن کو مستی سنوں پہ ملکر کسی دن سیر گلشن کو سوئی کعبہ بھی لڑک دماغی دیر لائی مرطوب عشق سی ہی قول زور ناتوانی کا مولوں اور ہو کر عشق خطر روی جانان کرستہ کی جا دو یا خدا ان شہسواروں میں نہ لیتا بورہ خال دھن لیکن ہوا دھوکا</p>
---	---

<p>دباقتا ہے کیسا سرواہن گرم آہن کو خیال سنورش پروانہ کب ہی شمع روشن کو نشان طوق ہی طوق گران ہی سیری گردن کو بناتی ہین جدا سو اسطی فن سی مدفن کو چمکائی سامنی سانگری شیشہ کیون گردن کو مگر خیر اح لایا ہے تری مژگان کی سوزن کو میسر گمرین نظارہ ہو تیرا چشم کوزن کو</p>	<p>جو آنش مزاج کیلی کرتی ہین پروک سے خبر اوس شمع رو کو کیا ہارئی لکی جلتی نمی رہائی پر مجھے رکھا مقید نا توانی نے لڑائی ہو مقرر ایک گہرین جن جو دوسرا تواضع مایہ دارو کو سیہ ستون ہی لازم مزا ملدای زخم کو بہت ٹانگوئی کمائی ہی رہین یاد اسی نحر و جو کو چمن ساکن ہوں</p>
---	---

اسیر آتشوبانی ہین جو بہم شرم عصیان
صاحب شہری ہمئی کیا ہی پاک دامن کو

<p>چلی تھی کیلی ٹھکر کی صاحب میری فن کو نہیں درکار کچھ پہولون کی چادر میری فن کو جو ختم شمشیر میں پایا کیا ختم ہمئی گردن کو کہ جلتا ہی فقیلہ حقد پر پتیا ہی روغن کو بڑیا دیتی ہی شبنم باغ میں پہولون کی جون کو کہ چوٹی ہی طلا پارس بنادیتا ہی ہین کو یگر سرکشگی حاصل ہی کیا سنگ فلاخن کو ہوا گل کر نہیں سکتی چراغ زیر دامن کو کہان ہی تاب گوہائی زبان برگ سوسن کو بناؤن طوق گردن میں جواؤن لعل آؤن کو</p>	<p>نہ چتا و چہ جواب گردنی او ہکر جو دامن کو ہجوم بلبلان ہو گا سنی لگا کون شیون کو جھکی جواپسی انسا کو چکا اوس لازم حرصیو کو سوا سنی زغم نعمت سے کیا حاصل حیاسی ان حسینو کو عرق آئی تو بہتری جو بیٹی صحت کامل میں بخروہی پہلے پشیمان ہونگی جو قصد شکست غیر کرتی ہین بلاسی امن اگر چاہی کوئی پیدا حمایت کر کری گی وصف کیا تیری سی آلودہ ہنؤن کو کیا اوس شہر و جس کا قسمت فی دیوڑ</p>
---	--

مگر قرار ازل اسید رکبین کیا ربانی کی

بہلا کیا طوق سی قمری نکالی اپنی گردن کو

اسیر اپنی لحد کو چاہیے آہن ربا تیر
کہ کہنچی فعل آہن روک رکھی او کی توسن کو

قفس آباد کو بلبل لگا دی آگ گلش کو
عداوت بعد مرئی نہیں تھی ہی دشمن کو
بٹا گرو بنی ہی غیر کی قبل و سکی کو چمین
جہان کی سرد مہری سہی ہی ہکھو چائی گلا
سمجھ کر کی کہ بی سمجھے الہی فاتحہ خوانی
سرباز تارنکو کیا کوئی فت نہ اوٹھانا ہے
نظر آیا یہیں ابر تنک میں ماہ کا جلوہ
گرائی ہیں جوانا فو کو باہم سخت نصیحت
ضعیفوں کو ہی لازم آپ جائیں پاس معصوم
گر ان را و سفر ہی کاروان سے اوٹھ نہیں سکتا
رگ گردن ہی گھر کسا خبر ہی تجھ کو قاتل
جو چشم قہر او سکی ہو بہار ان میں خزان آئی
یہاں ہی دی مجھی تکلیف اگر رہی والوں نے
عجب بخیر و زلیخا تھی خوراد و بانہ پن و کیو
نہ کی رہا باقی یار نے کوئی نظارہ کی
چمن لین پوٹھی جاتی ہیں کلیان عند لیبوں کی

جلایا باغبان فی کا گٹر شاخ نشین کو
بجھا جاتی ہیں کیوں جنوں کی ہو کٹھن فرخ کو
فرشتی کیا بدل دیتی نہیں دوونکی فرخ کو
بنایا جتہ درویش حسنی مھر روشن کو
نہیں وہ جانتی یا جانتی ہیں ہیر شی فرخ کو
اولٹ کر بیٹھتی ہیں آپ کیوں کی جلین کو
جو وقت قصراوس مسرور کمانہ پہنچ
گڑائیں ہم نہ بہراخذ آتش ننگ آہن کو
بلاتا ہی کہیں دعوت میں ہتھاق زخیر کو
جیاتی بوجہ دی جلدای جزاں از بہرین کو
بشر ہی کوں خیر کا ستا ہی سکی گردن کو
بجھائی آب شہم آتش گھما ہی گلشن کو
غلط نکلا میں گنج غایت سمجھتا مدفن کو
کہ بہار اپنی کپڑوں کی عوض سفکی دس کو
چنی کھر کی کیا در بند چوپا و سنی روزن کو
مگر کلیوں کی حاجت ہی کسی گل دی مہر کو

عذرو کی سکرشی ہو قوف ہو جانی ہی حسان
یہ وہی بلوچہ بہاری جو ہکا دیتا ہی گردن کو

اسیر اولسا زمانہ ہی بڑی نافہم بین مردم
کہ خوش ہوتی ہیں سکرشل نی یہ میری شیون کو

وہ دل ہی مردہ محبت کا جسمین داغ نہو
خوشے ہو لا کہہ دل مردہ باغ باغ نہو
کمال دل کی جدائی سی بل رہا ہی جگر
سنون نصیحت ناصح تو جاکی مین لیکن
مراد ہن مرا چلو ہے ساقیا کافی
کمال مردم معیلم سی ہی خوش ابلیس
سنا کی ماہ کو کتا ہی وہ سپہر جال
وہ بادہ کش ہون کہ تسکین دل نہو باقی
بلا مین ہنس کی رہائی محال ہی میری
نظارہ کمر یار کی ہے فکر عبث
دوا کی قدر ہی عالم مین دکی عبث
شریک صحبت ظالم کو خوف ظلم نہیں
نہیں ہی کیا تجھی معلوم قصہ شداد
لحد تو داغ جگر سے تمام روشن ہے
ہی جہان مین دریای ہی اگر ساقی
علی کی ذات ہی نیامین خضر منزل

مکان گور سی بدتر اگر چہ داغ نہو
نسیم صبح سی تازہ گل چہ داغ نہو
کسی غنیر کا یار کس کو داغ نہو
یہ خوف ہے کہ پریشان مراد داغ نہو
شراب چاہیے شیشہ نہو ایاغ نہو
بن آئے دزد کی گھر مین اگر چہ داغ نہو
پسند ہی وہ نگینہ کہ جسمین داغ نہو
شراب شیشی مین جیدک کئی ایاغ نہو
پڑ ہون جو علم فضیلت کبھی مراد داغ نہو
وہ کیا لے کہین جس چہر کا سر داغ نہو
کری نہ خواہش مرا ہم کوئی جو داغ نہو
شکار تیر کسی دن کمالی ز داغ نہو
بنا کے باغ زمانی مین باغ باغ نہو
نہیں ہی غم جو مری گور پر چ داغ نہو
جواب دار لبالب مرا ایاغ نہو
کہ شب کو راہ مسوچی اگر چہ داغ نہو

جهان مین کوئی نہیں قدروان غم مجسا

پسند مجکو وہ مرکب نہیں جوداغ نہو

وہ دل ہی کیا کہ جو ہو داغ عشق سی خالی

اسیرخانہ دشمن ہی پیچس داغ نہو

جو غم نہ آو تو جینی سے یاس ہو کہ نہو
بغیر کہ یہ دل بے حواس ہو کہ نہو
نہو گی ہو کہ بھی قاتل تو زخم کھائیں گے ہم
سوا دگر کا مردہ سے پوچھی احوال
کر نیکی رو دعا سے کہی نہ ترک دعا
تجھی ہی ہر کس و ناکس سی دست شتر
نہ لین گی نام ہی پیرخان کا بی تعظیم
ستاری مہر سی جب کشش یار کی چکین
بہت غضب کی حدیں بہت ہی زخم
جو ساتھ ہی جاتی کے یار ہو ہمہ جا
جو قدروان شرافت نہیں تو کیا پروا
گئی وہ شیب مین عہد شباب کی رونق
دیا جواب طیبیوں فی کرے چکے تدبیر
چلی تو ہین سو سی دربار یار پر ویدہین
ستار یابی سفاہت می ہلو پیر فلک

تھیں کہو کہ مراد دل او داس ہو کہ نہو
ہوا ہو بند جهان احتباس ہو کہ نہو
پسین گی آب و م تیغ پیاس ہو کہ نہو
اندھیری گہرین بشر کو ہر اس ہو کہ نہو
کر نیکی عرض قبول اتھاس ہو کہ نہو
جهان مین دیدہ مردم شناس ہو کہ نہو
ہین تو پاس ہی زلہ کو پاس ہو کہ نہو
نجوم کو ہو س اقتباس ہو کہ نہو
کبھی اسید کہی ہو کو یاس ہو کہ نہو
تباہ فہم پریشان قیاس ہو کہ نہو
کہ تیغ تیغ ہے جو ہر شناس ہو کہ نہو
سحر کو نرم شینہ او داس ہو کہ نہو
تری مرض کو جینے سی یاس ہو کہ نہو
کہ دخل دی کی وہاں سوچاس ہو کہ نہو
بہت ضعیف ہی سلب حواس ہو کہ نہو

لحد مین ساتھ ہمازی ہین شتر کا اعمال

<p>اسیر اور کوئی آس پاس ہو کہ نہو</p>	<p>نہو لی زخمہ کما نکجا جواد مٹا مٹا مزہ دل کو</p>
<p>ہجوم حشر میں ہم ڈھونڈیں گی اپنی فانگو خدایا کو عنایت خیر کی توفیق قاتل کو گراوی وجد میں آکر کہیں ناقہ نہ محمل کو لپٹا اودھکے موجوں فی سبکساران ساحل کو تنگی ایسی کہ بستر سرگرمی طمی کر کی منزل کو سحر موتی ہوئی تھیدا لگی محفل کی محفل کو غلط ہی یہ کہ مارا چاندنی فی تبری محفل کو سروی مول لی دی آپ سہمی اپنی قاتل کو سخن کو تا ہوں میں یا بچکیاں آتی ہیں سبل کو بجا دیتی ہیں وقت صبح بھی شمع محفل کو سخی دیتی ہیں جب اللہ دوتا ہی سائل کو بہت بچتا رہا ہوں چوڑ کر طوق و سلاسل کو گراتا ہی نظری یون کوئی تہ مقابل کو یہ بہا کہ کب ملک گہری رہی گاماہ کامل کو وہاں زخم دیتی ہیں حاجینی کی قاتل کو جہنم میں گوش گل سنتی نہیں شور غداں کو</p>	<p>کری آزاد قید ہستی فانی سی بسمل کو نہ کروں نعرہ مستانہ ہر دم دیکھ ہی مخنون مری کشتی جو ڈوبی غم نہیں غم ہی تو اتنا ہی حقیقت مرگ کی دو چہر تو تربت میں ضعیف بچہ بہن تھی ہماری مرگنی سب پیر ہو ہو کر قصور چاند سی خسار کا کس تیغ سی کم ہی اسی کشتی ہیں دل شوق شہادت ہو تو انا ہو کسی کا دل الہی جوش غمی یوں نہ پر خون ہو زبان چپ ہو گئی ہی اپنی شرم ضعف سپر کسی پر چو کوئی احسان رکھی سخت دوان رہا فی بخت فی دی قید خانسی محبی لیکن مہ نو کو اشارہ ہی نہیں کرتی ہوا ہر دست خط و خسار جانان کی کہیں اصلاح ہو یا رب تہ خنجر یہ باغی ہنسی لذت قتل ہو نہیں کرین عشاق نالی لاکہ مستور قون کو پڑ کیا</p>

<p>اسیر راوی سخن سی کلام قید کو نسبت جہاں غم میں بجاتی ہیں حق و باطل کو</p>	
--	--

اگر ہو تاب گویا کی دہان زخمِ بسمل کو
 ہوی شادی بہہ کما کر خرم دامنِ بسمل کو
 حسنینِ بہری دن بہر بیانِ مثنویِ جانِ مثنوی
 کما غیر ذکوہ و سنی میں سمجھ کر دلیں اوٹہ آیا
 قصور گیسوی شگون کا آیا شکر کرنا ہوں
 خبر ہی اپنی مرغِ روحی صیاد کچھ تن میں
 جوانِ مثنوی میں بوڑھو نسج پہلی کیا تعجب ہے
 ہماری حسنِ مثنوی کو اگر الفاظ میں سمجھے
 جو دلِ محبوب ہو کس طرح عاشق کو قرار دے
 ہمارا حتیٰ ہی جوش لالہ گلِ باغِ عینِ الیا
 جدا عوامِ مثنوی ہی بیدِ مجنون سی کہی سایہ
 صداقتِ چرخ کو ہی عالمِ افلاس میں مجھے
 ہونین تبدیلِ شکلین ایسی مودت کی کہ چشمِ مژ
 عقیدہ دو ملک و زمین میں اس میں سیکھوں

دعا می طول عمر خضر دی شمشیرِ قاتل کو
 کیا رومالِ قسمت میں عطا شمشیرِ قاتل کو
 کئی کیونکہ بہہ قدر ہو ڈاؤں ہی ہم کہاں لے
 شل بیج ہی کہ ہی کافی، اشارہ مروتِ قاتل کو
 سہ پوشاک سنی دربارِ میری کعبہ دل کو
 نفس میں کیوں ہمارا کہا ہی مثنویِ قاتل کو
 تو انا تو ان ہی جلد ملی کوفتی میں منزل کو
 یقین ہی قاتل کی ہر نہ لیلی کو نہ محل کو
 مثنوی سی کہیں تسکینِ مثنوی ہوتی ہی بسمل کو
 جگہ ملی مثنوی ہی آشا نوئی عنادل کو
 او، ای کوئی کیونکہ پائی مجنوس سلاسل کو
 خفا ہوتا ہی مسک میکہ کہ جسطح سائل کو
 مثنوی قاتل فی سچا پائے مثنوی اپنی قاتل کو
 تری چاہ وقت ہی کیا ہی نسبت چاہ بابل کو

اسرارِ بی فصاحت دی مہرِ اللہ فی محکو
 کہ کچھ نسبتِ مثنوی باقی رہی سبحانِ رائل کو

اسے ہیں پایا تو ہی دسکی سخن کی آرزو
 عالمِ میری میں ہی ہو کہ سخن کی آرزو
 دیر سی ہی کہتے تھک سخن کی آرزو

پیشتر سرسوں تھی اثباتِ مہن کی آرزو
 نوجوانوں کو مبارک میری کی آرزو
 ایسا لالہ ہی زخمِ دہان ہو دماغ

محنت عاشق تلاش بارین بیکار ہے
تیری جوشی کو بیابان مرگ قسمت فی کیا
کہ کی آرایش نہائی زال دنیا سامنے
بالہی محنت احباب ہودل کو نصیب
دل مرا ہر بندہ : نیا تو راضی ہو فلک
عمر کا پیمانہ ہی لبریز اسی ساتی مگر
اہل دنیا کی ہی نادانی جہنم کا طلب
اسی فلک لذات کر رہہ بوجہ کینہ کاوٹے
چاہتا ہوں مرگ تریبت پتہ نہی کا جوم
اسی صبا میرہ نوجوان مصری کدی پیام
ہی وطن میں جسقدر محلو غری کی تلاش
ہو رہی مدتوں سی ان لکیر وں پر فقیر
یوتری تعریف کا شتاف ہی میرا قلم
ذکر سی تیری برائی اپنی کا نوٹکی مراد

کو تلک کا نامہ نکلی کوہ کن کی آرزو
رہ گئی گز بہر زمین دو گز کفن کی آرزو
کب جوان مرد و نکو ہی اس پیرزن کی آرزو
ہی بہت اس آیتہ کو انجمن کی آرزو
شیخ بہت بوجی تو نکلی برہمن کی آرزو
اس تلک ہی دل عین او سنا شگن کی آرزو
کیسی زندان میں تماشا می چین کی آرزو
نا توان دل راوش پر لاکہ من کی آرزو
عین خلوت میں ہی محکوا انجمن کی آرزو
پیر کنگان کو ہی بوٹی پیرہن کی آرزو
اہل غربت کو نہیں اتنی وطن کی آرزو
ہاتھ دکلاؤ تو نکلی پیرہن کی آرزو
ہو زبان گنگ کو جیسی سخن کی آرزو
نام لب پر آگیا نکلی دہن کی آرزو

میری مضمون فی پنہا یاز پور ز نیت اسیر

اب ہوی پوری عروسان سخن کی آرزو

بلکہ کوٹھی سی ہی دیکھو تو سنہیل کر دیکھو
اپنی بیمار کا احوال تو چل کر دیکھو
اسی تپنگ نہ کہیں خاک ہو جل کر دیکھو

لاش عاشق نہ سر راہ نکلی کر دیکھو
اسی منہ پر نہیں دعویٰ ہی مسیحائی کا
بیشمارا نہ سر شمع گری پڑتی ہو کیوں

<p> ہوسوا پہنچہ مرجان سی جو سرخی مطلوب خوش رہو گی جو کردگی کسی ناشاد کو شاد شوخ چشم آئینہ ہر چند بہت ہی لیکن وہوم در پر ہی کہ آہی کوئی دیوانہ نکہ گرم نہیں جانب مہتاب ضرور غش نہ آہی کہیں اسی حضرت موسیٰ تمکو دیو کرتی ہو عبث قتل میں جانبار کو حسن کی تیغ اگر آپ کو چپکانی ہی خوبصورت ہو بہت نم نہ کنوں کو جانکو گہرین بیٹی ہوی کیا کوئی ہو سب کا لطف کس قدر کشتی ہیں سر کشتی اولشتی ہیں صفین </p>	<p> منہدی لا تہو نہیں مری خونگی مل کر دیکھو خیر خواہوں کی ہی کہنی پہ عمل کر دیکھو پانی پانی ہو جو آنکھوں کو بدل کر دیکھو اک ذرا تم ہی تو پر ویسی شکل کر دیکھو شیخ کی طرح نہ بہ جاسی گہل کر دیکھو جلوہ اوس برقی شجلی کا سنبھل کر دیکھو آپ چل جاسی نہ تلوار او گل کر دیکھو غازہ رخسارہ شفاف پہ مل کر دیکھو آہی پارہ نہ لب جاہ اہل کر دیکھو سیر سبزی کی وزا باغین چل کر دیکھو تیغ آسا سر میدان کبھی چل کر دیکھو </p>
---	---

شاعری سہل نہیں بات ہی مشکل کی اسیر
نہ یقین آہی تو موزون میں غزل کر دیکھو

<p> جام می کا مژہ بیان کیا ہو کر سکی کیا وہ تیری زلف کا صفت سبز و زگون کی عشق میں چوست نامہ بر غیر کو بنا باہی قدرباتی نہیں رفاقت کی کیسی یاد کہے بسم اللہ </p>	<p> ساقی تو ہو اور دنیا ہو جسکو ایک سر زار سودا ہو نیک نوشون میں کیون نہ ظرا ہو کوئی مضمون نہ تازہ پیدا ہو کیا سمجھ کر کوئی کسی کا ہو اد سکے دلین خواہش یا ہو </p>
--	---

<p>سور جو لوک خوشی کیا جانین آئی ہو کیوں مری عیادت کو ایتوا دس شوخ حشیم قاتل پر تم تتر جاو جس جگہ سدرہ شمع کی طرح ہی یہ خواہش دل دل سی یارب بجای الفت زلف وغد غہ روز حشر کا لبت تک مثل شبنم تبسم کل پر تیری آنکھوں کی رو بہ و بادام میری تربت بنی بن چکی سہرا حال دل قابل تماشا ہی</p>	<p>دل نہو غمگین تو درو پیدا ہو نہ نہ تھکو نصیب اعدا ہو آنکھ ڈالی ہی دیکھنی کیا ہو بہر لگ جامی بند رستا ہو صرف گریہ بدن سراپا ہو جب تلک سر ہی پہ سودا ہو یا خدا جلد ہو جو ہونا ہو خوب رومی جو آنکھ مینا ہو آنکھیں پہوٹیں جو مہنی دیکھا ہو راہ پر آد ایتو گرا ہو تم جو دیکھو نیا تماشا ہو</p>
--	---

<p>اوسکی پوشاک میکہ لین جو اسیر جامہ رمیون کا فاشش پردا ہو</p>	
---	--

<p>کیا آراستہ لیلیٰ فی اپنی زلف شگون کو قد موزون کہوں کیا سر کی مہر موزون کو نہو چو ہم سی کچھ وسعت ہمار کی کشوری ز شاعر نہیں ملک سخن کا میں چون جاگم ہی رہوں محفوظ لیل شہری محلوں کی وحشت کشش کے ہمہ رخانی اور نائی وہ کوئی سے</p>	<p>کہو وحشت سی رنج و غم جلد سی اور مجنون کو تباہا بانه معنی کا کیا جب غور مضموں کو چارم حصہ سمجھو اسکی آگی رنج مسکو کو مناسب عووض مضموں کی باز مہوں و مضموں کو لگانی جانی ہیں کب طفل تیر پیدا مجنو کو پری کی طرح شیشی میں تیرا دمہ گردو کو</p>
---	---

جواہر اسین قلمی ہستی ہن ہر دم مضامین کے
 کبھی اسفل سی ہو سکتی نہیں تقلیدِ علی کی
 خدائی دی ہی محتاجی میں محبو بہتِ عالی
 تلاطمِ غم کا ہی دل میں نکلتی تک نہیں آنسو
 بہلا کیا محاسب کا رعب چھائی بادِ خوار دین
 جوشِ کعبہ ماہ تابان ہی تو دنکو مہرِ رخشاں
 قدحِ نوشونیں کیا پیرِ معان فی آبرور کی
 زہی محبو برابر عاشق و معشوق کی خاطر
 لبِ بیگون کی ہمہ خال کی بوسی بھی لٹاں
 میری منو تو لطف کیا غزلت نشینی کا
 کعبہ ہو رہتی ہن چپ کثرتِ جمالِ علی لم
 مری روئی فروں نشہ حسن او کو ہوتا
 کہاں دشتِ وحشت کمانِ وحشت و شروت
 نہیں ہی بی سبب ہر گز سیاہ اسکی چوڑکت
 پسند آئی کسی کو ہوا اگر مضمون کوئی تازہ

تراز و جوہری کی جان میری طبعِ موزون کو
 بگولا لاکہ چکرای نہ پہنچے دور گرد و زکو
 لٹا دون ایک ہی من میں جو پاؤں گنجِ قارون
 کیا ہی بندِ ضبطِ عشق فی کوزِ مین جو نکو
 نہ جامِ مہر کو چھوڑا نہ اس منبای گرو نکو
 ترقی کس قدر ہی اوسکی حسن روز افزون کو
 لبالب غم دیا محبو غم خالی فلاطون کو
 سگ لیلی سی کم سمجھا نہ میں آہوئی جھونکو
 ملا کر بادِ گلرنگ میں پتیا ہوں فزون کو
 ملا کیا خاک غم میں بٹیر رہی سی فلاطون کو
 چپا لیتا ہے جیسی ابریرہ گمر کی گردون کو
 می لگلوں کا سا غز جانتی میں چشمِ پر خون کو
 بجا ہی ورد کو کو قمری طاقِ فریدون کو
 ہوا ثابت تمہاری خال کا سودا ہی آفون کو
 نہیں نہ نشہ زد مضامین میری مضمون کو

علی مرتضیٰ کو ہی محوسی وہی نسبت
 جو نسبت تھی جنابِ موسیٰ عمران سی یارون کو

نہ شور و لسی شک سی ماہِ لقاجانی دو
 روک رکھا ہی مجھی کس لمی درو آکر
 نہ آجانی شب وصل تو آجانی دو
 آئی دو گھر میں تم اپنی سجے یا جان دو

گد می رنگ کا بوسہ جلیا ہونہ خفا
دل ہی بک رنگ دوتی کا ہی عبت اکیان
میرا تا بوت جو دیکھا تو میرہ بولادہ مسج
تنگ یا ہون میں ہی کعبہ نشینوں میں
دولت لست کا طالب نہیں میں نشہ ہن
غافل و کچھ تو ڈرو آب سی آتش نہ بنو
گو گنہ گار ہوں پردہ کی پیو رتبہ میرا
خجشش نہان نقد و دجوان ہی کیا مال
غیر خارج جو نہوں نام نہ کون اپنا
ماہ نو ابرہ ہی پر خم کی چڑ با منہ تو چڑ با
داغ دل روز سہ اپنا کمری گاروشن
قابل انجمن عیش نہیں ہوں میں اگر

آدمی ہم ہیں ہوس ہی ہسی خطا جانی دو
حشیم احوال میرہ نہیں ایک کو کیا جانی دو
کون رو کی اسی جاتی ہی بلا جانی دو
جانب میری بھی بہر خد ا جانے دو
خاک میں آپ سما ہی تو سما جانی دو
خاک ہو جاؤ گی اک روز ہو ا جانی دو
روز محشر بھی نزدیک خدا جانی دو
کوش فیاض میں سائل کی صدا جانی دو
محفل یار تلک بجکو ذرا جانے دو
نکرو اب اسی انگشت نما جانے دو
مہر اگر انکھہ چراتا ہی چڑا جانے دو
قطعہ نذر تو خلوت میں سما جانی دو

ارنی کنتی ہو کیون طور پہ ہر وقت اسپر

اک ذرا حضرت موسیٰ کو تو آ جانی دو

پہنچوں اوس در پہ میرہ مید ہو کیونکر مجکو
طرف خانہ عیسیٰ جو چلا بہر علاج
دہو کی دیتی بھی کیا آئی ہی ز الہان
مر گیا کیا کہ میں غربت سی و لشکو پہنچا
بانٹ کھاتا ہوں میں آدمی نگار ہونے

راہ چلتا ہوں اگر آتی ہیں چکر مجکو
لیکھا کو چہ قاتل میں مقدر مجکو
تیرا چہرہ ہی رخ خاک سی بدتر مجکو
لوگ پہنچا کی چلی آئی مری گھر مجکو
ایک روٹی ہی جو آتی ہی میرے مجکو

<p>شب گذر جاتی ہی گنتی ہوئی اتنے تک یا کوئی گنج ملی یا کوئی کشفہ جسکو یا ذخیرہ کی لگا جاتی ہی خنجر مخار حسرت دید لی پہ قہ ہی کہہ گئے شکل اعمی ہیں شب روز برابر محبو کہ تہانا تو سلیمان کی برابر محبو ختم فلاطون کا نہ حبشہ پر کا سنا محبو باغبان سایہ شمشاد ہی اڑا بیچو دی مہم مسک تو کسی قبر کی چاند محبو چین دم بہر نہیں بی شیشہ و ساغر محبو بیقراری نی کیا جامی سی باہر محبو</p>	<p>یا جس شام کو جاتی ہی اون دانتوں کی طلب کم مین کروں کیا کہ بڑا تو ہی کریم زخمی ہوتا ہوں تصور مین تری ابرو کی شوق نظارہ فی ہمینہ بنایا ہی مجھے پہچ سمجھا ہوں جہان کو نظر آتا نہیں کچھ ای پری بزم میں آتا ہوں تری پر ہی شہر ط واہ اسی ساقی دوران بہ مری حقیقین کی فرقت یارسی قد مین تماشا کیا کیا سمجھ کر مین کروں چرخ سی ملبوس طلب محبسا یکش کوئی مینا نہ عالم مین کمان سامنی آئی وہ پوشاک بدل کر جسدن</p>
---	---

اہل دنیا سی قواضع نہ مناسب ہی آدہ
خاک سی نی کیا خاک برابر محبو

<p>نام کو ہاتھ لگا صورت گل ریز محبو چاہتا ہی کہیں موم نہ ہوا و ز محبو قطرہ آب ہوں سمجھی ہیں مہم گو محبو تختہ گور ہوا سد سکندر محبو جیلنا ہی ابی ہنگامہ محشر محبو صدق سیم ملا ہی قلم زر محبو</p>	<p>خار گزری جو کہیں لوگ تو انگر محبو ڈر گیا ہی مہر دل افسانہ یوسف سنکر گر در ہتی نہیں بیوجہ حریص دولت نہی دہشت با جوج بلامرک کی جہ استہر شور مگر سفر پریشان واعظ یا آج ہی جو گنتی مین چرخ و سفید</p>
---	--

الفت موعی کمرین یہ ہوا زار کجوف
دیو آتی ہی نظر اہل جہان کی صورت
خط میں ہین پیچ کی مضمون بناؤں چا
صورت شیشہ نازک مری پہلو میں ہی ل
سر کو ٹکراؤں گا ایسا کہ کردن کار وزن
کثرت ضعف فی یہ حلقہ کیا پیری مین
ریج مین اور بھی مین مست فی عیش ہوا
جہا گیا و دول ایسا کہ زمانہ ہی سیاہ
نور موسیٰ فی سطور جو دیکھا تا تل
وہن شیر سی کم روزن دیوار ہنین
مشکر الد کہ جب کے نہ امیر و نسی ملک

بچلا ملک عدم کو تن لاعترج کو
لیچل اسی جوش جنون شہر کی باہر محکو
باتہ آسی جو گرہ باز کبوتر محکو
کس طرح ہو سخی سخت نہ پتھر محکو
روک سکنا ہی کوئی گنبد بی در محکو
ایک ہین امیرہ آسا قدم و سر محکو
گردش بخت ہوئی گردش ساغر محکو
دن کو آتی ہین نظر چرخ پراختر محکو
نظر آتا ہی وہ جلوہ تر خنجر محکو
پہاڑی کتا تا ہی شب بچہ مرا گر محکو
کرد یاد بکی زرد داغ تو انگر محکو

مہمتن داغ ہوں وس خال کی لفت مین آسیر
کرد یاد آنتہ اسپند فی مجمر محکو

حسن معنی سی ہی اپنی شعر تر کی آبرو
چشم گریان سی مری نفرت نگرای سرود
آہنہ کو اوسنی توڑا چشم عاشق جانگر
دل مین و سکی تیر کو دی میری سینی گلی
آکی مینانہ مین زاہد فی کیا می سی صنو
موسیٰ مژگان یہ کسی رشک سیسا کا منو

ہی صدف کی آبرو جیسی گمر کی آبرو
باغ مین چشمی کی باعث ہی شجر کی آبرو
اب خدا کی باتہ ہی اہل نظر کی آبرو
میزبان فی مہمان کی کس قدر کی آبرو
خاک مین کیسی طامی عمر مہر کی آبرو
ہا پتہ کی کچھ امی رگ جان بھڑک کی آبرو

<p>دلتن دیشام کو وقت سحر کی آبرو اور سی کچھ اور ہوشمن قمر کی آبرو ہی درشتو منی کہیں بڑہ کراشیر کی آبرو کوئی ہیں اہل ہنر اہل ہنر کی آبرو تیغ فی کیسی گرافی اس سپر کی آبرو ہی اوہر کی جتنی دلت ہی اوہر کی آبرو اہل زر جوہن کرین وہ اہل زر کی آبرو گوہر دندان فی کہوئی ہر گھر کی آبرو</p>	<p>کتنا دنیا میں تلون ہی کہ اسنی خلق کو بچا مذسو۔ ج میری چوٹ کی اگر اگر نہیں سرخس پر وہ ہی تو اسنے لامکان تک ہر کو کہن آج ہی کاسیری سینہ رشتی کا مزا ماہ کو دو وکڑی انگشت پیر فی کیا ہیں جلیل القدر عقی سین جو دنیا میں لیل ہم ہرین مفلس مفلسوں کی ہی تہین معلوم تھو لعل کو ہرنگ و سکی لعل لب فی کر دیا</p>
--	---

تاج ہر کی طرح کجشا کو اسیر
کیا بڑہائی او سنی میری نامہ بر کی آبرو

<p>ملبوس خاص شاہ فی نجشا فقیر کو حاجت کمان کی منوئی او سکی تیر کو چینی لگا کیا قبائی نقوش حصیر کو جتنا کہ پادشاہ سی ڈر ہی وزیر کو لاؤن جنان سی کاٹ کی مین جوی شیر کو کوڑی کٹار کی نہیں ملتی فقیر کو غائب ہی سانپ پیٹ رہی ہیں لکیر کو مڑگان سکھائی ٹوک کی پیکان تیر کو طاقت نہیں ہی اتنی کہ پھیر وں منہر کو</p>	<p>خاق فی بی نیاز کیا مجھ حقیر کو پیکان کو ویکہ کر سپہ مری دلتی کی کشش رہزن ہی آسمان تو نہیں مجھ گدگد کو ڈرتا اگر خدا سی تو ہوتا اسی ملک ہی بیبیون تو کیا جوہ شیراز کی بیجا ہی اہل ظلم سی امید فیض کے جو لوگ ہیں قصور گیسو مین سینہ زن ابروہ ہی کہ تیغ کو تیزی کا دی سہی میں ناتوان میں خاک کر دوش و علم کو</p>
--	---

<p>ساقی سی منی می کا اگر خم طلب کیا حق بین ملی ہی چشم مجبی گوش حق نشو کتنا نکل کی شک سی ہی بی بقا شر پیدا کر سی حسین و حسن سی وہ دوستی تحریر و صف قدسی قیامت بیا ہوئی اوس بت کا وصل ہکا و عجب کیا چو بھو بیب کھد و نہ اتنی جامی سی باہر ہون یاد شاہ</p>	<p>بہنکر کما امی نہیں عید غدیر کو سنتا ہوں دیکھتا ہوں سمیع و بصیر کو مہلت جہان میں خاک ملی گی شریر کو چاہی جو جو شنین صغیر و کبیر کو سجھامین نفع تصور قسّم کی صریر کو قدرت ہی ہر طرح کی خدای قدر کو خلعت کا لطف ہی کفنی میں فقیر کو</p>
---	---

تا چند یا علی یہ رہی ہند میں خراب
رو ضمیر اپنی جلد بلا داسیر کو

<p>میری آگی غم اغیار میں رویا نکرو ہو کی عاشق کہیں پر بیان نہ ڈوٹھا لیجان فائدہ خط بڑبانی سے گل عارضی ہوں ساچرہ دکھا کر تو بنا یا شبنم اونکی زلفوں پہ گری اشک ہمارے کما ایک دل کیا ہی کہ سو جانسی باہر نہیں نہ سنا جامی گا احوال مرا کتا ہوں چشم ساقی کو کہو جام تو لب کو لب جام</p>	<p>عرق سحر م میں تم مجھ کو ڈوبیا نکرو کہول کر نہ شب متاب میں سو یا نکرو ایسی کاشی حق عشاق میں بو یا نکرو پہر محی آپ مہم کتنی میں کہ رو یا نکرو جوٹی موتی مری باغوں میں پرو یا نکرو نغم یقین میری محبت کا کہو یا نکرو دیکھو میری لب خاموش کو گویا نکرو میکشو ہوش کسی بات میں کہو یا نکرو</p>
--	---

ڈر ہی تم کو کہیں اعظ نہ کہی تدا من
وامن شکونسی اسیر اپنا ہنگویا نکرو

کیا رخ طعن خلق سی مجہ فی گناہ کو
 پردہ ہی کیوں دکھائی چشم سیاہ کو
 روندی نہ اوسکی کوچہ زلف سیاہ کو
 قصد سفر کیا ہی تو محب کو سہی ساتھ تو
 بیمار چشم پر جو عنایت کی ہی نظر
 وحشی وہ ہوں کہ دشت سی میں ہو گیا ہوا
 کچھ چاہتی سوال نیکرین کا جواب
 میری سیاہ خالیشی ڈرتی ہیں اس قدر
 محبوب سی ہو سچر تو نور نظر کمان
 آفت ہی روی یار قیامت ہی زلف یار
 جاتی تو ہی جمال رخ یار و مینے
 ہیں ہم فقیر اوسکی در فیض کی نظیر
 حق تو یہی کہ اہل نظر میں مری سوا
 پردہ حسین کمرین ہی تو بی پردگی کشتہ
 بہکای غول بن کی رہ عشق لاکہ عقل
 حاجی نہ کس طرح دل پر داغ سوئی زلف
 خالی ہی سور عشق سی کہ بے نیہ خلک
 سلطان وہ ہی کہ جسکی رعیت سیاہ ہی
 چسپ جاتی ہیں امیر کی عہدیان ہی غمگین

کتنی ہیں پیٹھی پیچی بڑا بادشاہ کو
 سرمہ بنائی مری گرد نگاہ کو
 زنجیر اشک چاہی پائی نگاہ کو
 اوڑنی نین کی اشک مری گرد راہ کو
 ہیچو خبر کے واسطی پیک نگاہ کو
 دیکھا کہی جو سایہ مردم گیاہ کو
 لکھو کفن پہ اشہدان لالہ کو
 خورشید و ماہ کاٹ کی چلتی ہیں راہ کو
 اندھا کیا جدائی یوسف فی چاہ کو
 پہچانتی ہی آنکھ سپید سیاہ کو
 پہنا کہی فقیب منو گانگاہ کو
 حسنی کہ بادشاہ کیا بادشاہ کو
 پہچانتا مہین کوئی اوسکی نگاہ کو
 برفع کتان کا چاہی رخسار راہ کو
 کہتا ہی کب فقیر غلط شاہ راہ کو
 طاووس دست رکھتی ہیں اب سیاہ کو
 دوداغ جانتا ہوں میں خورشید راہ کو
 سلطان مہین جو سمجھی رعایا سیاہ کو
 محبت سپید پردہ ہی روئی سیاہ کو

محشر کی روز داخل خست ہوئی اسیر
پوچھا کسی فی بھی نہ ہمارسی گناہ کو

ستم ابد کا دبت غنیمت دہن ایسا ہو
گہر سی نکلی وہ مہ پرودہ نشین گہر اگر
یار نی تیغ حسینی کا پلا یا پانی
الغت سوی کمر کی ہیچ مجھ پتا کید
ایک دم ایک طرف او سکی شہرتی نہیں آنکھ
ای زبان راز محبت کا چپا ناہی چڑو
برگ گل زرد خجل غنیمت پشیمان کر گس
مں گجی یار کی پوشاک کسی ملتی ہی

دائع ول دی کی مہ کہتا ہی چن ایسا ہو
کوئی ہنگامہ قوامی چرخ کس ایسا ہو
لطف کنتی ہین اسی خلق حسن ایسا ہو
جان رہ جاتی فقط زار بدن ایسا ہو
جو کڑی سہرنی مین چالاک ہر ایسا ہو
کان اپنی نہ سنیں حفظ سخن ایسا ہو
آنکھیں افسی ہوں لب لہسی ہوں دہن ایسا ہو
ابھی مر جائیں سیر جو کفن ایسا ہو

میں غزل خوان ہوں اسیر در خوان لڑوں

سخن ایسا ہو شناسا می سخن ایسا ہو

سر دجبان بنای کی بہت کریم کو
سکھلا دتم جو حسن کی شوخی ستیم کو
رحم آگیا جو شرم گنہ سی کریم کو
دی تو بھی کوئی داغ جگر ہلوئی منم
سیری مین اپنی دانت جو گرتی ہر تو گور
ہبکا یتیم لاکھ غول ہکتا ہوں مین کوئی
عشاق و عاشق تہا پشیم دی یار

حسنت کروی کی کندہ دوزخ لیم کو
ہر ہول چنگیوں مین وڑائی نسیم کو
حسنت مین مہنی جا کی جلا چھیم کو
اندنی و یا بد بھف کلیم کو
ہین ظلم باندہنا رفقاسی قدیم کو
تبلا گئی ہین خضر رہ مستقیم کو
چکی جو بہتی غور غش آ یا کلیم کو

ساقی اگر شراب سی لب تر نہیں کیے
رونیسی میری سر دہوئی جھجکتہ تھی لگ
ہوگی اونہیں پہ روز جزا شدت عذاب
ہوتی ہی چشم تر سی صدف عرق بحر شرم
ممکن نہیں کہ روح روان تن سی کسی
اب ہم ہیں در کبر کرم ہیں شناری
بیمار عشق ہوں کوئی میری دوا نہیں
افسان کو نیک کرتی ہی نیکو کی پیروی
عالم کو تیری فیض فی ایسا کیا غنہ
وہ زار ہوں کہ بارغ ہی زندان ہو جا
رہا پنی و دہن زلف کا خال
برسون وہ جلوہ گاہ ہی اور اپنی چشم تر
سونگلی کا ادسکی پھول کی جو کسطح کوئی
حاجت تری مکان کو سفیدی کی لگو

تیر ہی ملی کمانسی یہ عقل حکیم کو
فرصت ملی عذاب سی اہل حسیم کو
جو خور دجاتی ہیں گناہ عظیم کو
اشک آب آب کرتی ہیں در تنیم کو
مٹی مین کوئی بند کر سی کیا نسیم کو
طی کر چکی دوا تہ اسید و بہیم کو
کب ہی سیم در و سر کہ بلاؤں حکیم کو
خوشبو ہوئی سہیل سی حاصل ادیم کو
وٹھوڑی اب گدا نہیں ملتا کریم کو
سمجھا مین طوق حلقہ موج نسیم کو
کرتا ہوں روز حفظ الف لام سیم کو
جس جا نہیں ہی تاب تماشا کلیم کو
جس بوستان مین دخل نہیں ہی نسیم کو
چونا بناؤں کوٹ کی در تنیم کو

رضوان بلار باہی ابی کیوں مجھی اسیر

آراستہ کرمی تو ریاض نسیم کو

کب نہیں قائل معراج پیہر ابرو
فرق رکشی نہیں کچھ بال برابر
ہیں مہنون سی مہ عید کی ششانی گنگین

رکعتی ہیں معنی توسین کو از برابر
چشم ساغرین مین مصراع مکہ راہرو
دیکھوں کس روز دیکھتا تا ہی مقدر راہرو

سنبھون حُمراب حرم تک تو کرو نہیں یہ دعا
 زلف سنبھل ہی دہن پنجہ ہی آگ میں گس
 آب و کیون نہواں کی نظرِ مومن میں
 صدقہ قاتح خیر سی میں ہوں نہ نصیب
 نظر آتی ہیں مجھی عالم رو با میں ہلال
 کیا کروں وصف کہ ہی انجین جی ایک ایسی
 ہی بجادون انہیں تشبیہ جو بلوارو نشے
 جمع کیو نہ کر نہ ہیں روز زیارت کی لپی
 ہی شب وصل ہی عاشق کی لپی قتل کاؤ
 کون مشتاق ہی جو پیر میں ریا کی نہیں
 فلک حسن کہیں کیوں نہ اوسی اہل نظر
 چاہتی ہیں کہ نہیں ہمسی کمانیں ایسی
 کیوں نہ نظاری کا مشتاق رہی یک جان
 خود جو کج ہیں تو کجی سی ہی محبت انکو
 صاف معلوم یہ ہوتا ہی کہ میں کشتی گم

سپر و کما دی مجھی با خالق اکبر ابرو
 قد صنوبر ہی ترا شاخ صنوبر ابرو
 واقعی کعبہ رخسار کی ہیں در ابرو
 لاؤں قبضہ میں اگر ہوں در خیر ابرو
 مسکے آنکھوں میں بہر کرتی ہیں شب بہر
 لب ہیں سینہ جبین زلف معنبر ابرو
 صاف رکتی ہیں مری قتل کا جو ہر ابرو
 چشم عشاق میں ہیں موعی پیمبر ابرو
 مزہ یار کنار سی ہی تو خجبر ابرو
 موج گرداب ہی دیا ہی یہ چکر ابرو
 بدرسی چہرہ مہ نوسی ہی بہتر ابرو
 دیکھنی آتی ہیں ہر روز کمان گرا ابرو
 کم مہ نوسی نہیں بال برابر ابرو
 کج اداؤں سی بدلتی نہیں تیر ابرو
 قد خمیدہ ہی ملائی ہوئی ہیں سر ابرو

دون مہ نوسی جو تہ قیہ قص ہی قال

حد تقریف سی ہیں آپ کی با ہر ابرو

دیگر

آئی نہ تاب اپنی دل درد مند کو | جلتی ہوئی جواگ پہ دیکھا سہند کو

غش سی کہی افاقہ جو ہو تا ہی تجھ میں
عقدہ دہان یار کا کچھ تو کلاما مگر
امی تبت خدا کی واسطی باتیں کڑی نگر
گردن پہ پہیرتی ہیں جو خنجر وہ کہن ہیں
در یافت علم غیب کرین گی حکیم کیا
گردن کو میری سر کی اوڑا نیکی ہی جو فکر
سمجھوں میں بعد مرگ اوسی کو حصار میں
جنکی رفیع قدر ہی آرام او نہیں کہاں
شب کو ہماری قبر پر روشن اسی طرح
اونا کو ہم نشینی اعلاسی کیا ثمر
اصلاح خط چہرہ کلگون ضرور ہے
سنیہ سی دلکو کینچی لیجاتی ہے وہ ہفت
دعویٰ کوی جو اوس لب شیریں بنی شکر
عمر روان کی جوگی روانی کہی نہ دو
پامال کچھی تن سوزان کو میری جلد
کس منہ سی وصف اوس لب شیریں کج
سری ہماری زینت فزا کہ ہو گئی

تبت آ کی توڑتی ہی مری بند بند کو
دقت ہوئی طبیعت دقت پسند کو
پتھر کی چوٹ ہی سپہ دل درد مند کو
ہم تو کہی چہری سی تراشین نہ بند کو
بام فلک پہ پہیک رہی ہیں کند کو
گولا دیا ہی توپ کا دستار بند کو
مرد کی گردن جو وہ کاوہ سہند کو
گردش سی کب نجات ہی چرخ بلند کو
کیچی چراغیا کہی آ کر سمندر کو
باتا ہوں لپٹت سایہ نخل بلند کو
گلشن سی دور کیجے اس خار بند کو
ایسی کشش کہی نہیں آتی کند کو
لیکو چہری گردن میں جدا بند بند کو
وہ کون ہی جو روک سکی اس سمندر کو
رکعتی بہت نہ فعل در آتش سمندر کو
نسبت نہیں نبات کو شکر کو قند کو
کلگون کیا تو فی تمہاری سمندر کو

لیجا کی سپہ غزل تو سنا تا اوسی مگر
پاؤں کہاں اسیر کہاں حنجر کو

<p> یارب اوس بت سی کمین راه سخن پیدا ہو دیکھو آئینہ جو تم تازہ چمن پیدا ہو اس ہوس میں کہ کوئی شیر شکن پیدا ہو پہوڑ ڈالوں میں چین کو جو شکن پیدا ہو منتظر ہوں کہ کوئی دزد کھن پیدا ہو اک چین درہی بالائی چین پیدا ہو با خدا قبر کنڈی راہ وطن پیدا ہو جس خرمای لب سبب ذقن پیدا ہو خاک چہانی جو مری در عدن پیدا ہو سیم وزمین باہمی بی سکھ چلن پیدا ہو زعفران پہرہ اوگی مشک ختن پیدا ہو مصرعہ سرو میں بی ساختہ بن پیدا ہو دو گہڑی مہ جو چلی درو بدن پیدا ہو روز نگامہ تر چن کن پیدا ہو </p>	<p> ایک مدت سی جو بہان ہی دہن پیدا ہو رخ ہی گل غنچہ دہن سنبھل چان گیسو ہر دہن ہاتھوں پہلی پتھر ہون کاٹ ڈالو عین زبان اف جو دہن سنبھل گور میں ہی تن لاغر کو گران بار کھن اسی جنون دل کی طرح کمر اسمنہ پہ داغ رہنی دالا ہوں عدم کا من عدم کو نہ چون کس طرح اوس شجرہ کو صنوبر کیسے بعد مریکی مہ ہی اوس لب دندان کا اثر ہاتھ دلاؤں میں بجبت تو دولت بہا زعفران زار میں جا کر جو سین زخم مرے دون میں تیری قدموزوں سی خوشبیلیں ہی ہوا تیری جدائی کی ہوا پردا کی ہی تری چال کو منظور مہ ای فتنہ حشر </p>
--	--

حسن کیا ذکر حسین ابن علی میں اسیر

دل ہی ٹوٹی جو مرا صوت حسن پیدا ہو

<p> ہی امتحان می کامرہ می فروش کو چوڑائی خانقاہ میں ہم نقد پوش کو شاہ کرمی ہی کسی باوہ نوش کو </p>	<p> دست تھی سی ظم نہیں مجہ باوہ نوش کو کیا سبکی میں نذر کرین سفروش کو بچا میں جو آئی ہیں شیشی کو بچیاں </p>
--	---

ساتی مری طرف ہی کہی کجری کی مہج
 دل ہی لبان ہا ہی بی آب بی قرار
 خلوت سرا ہی اس دل آوارہ کی لیے
 آوارگان وشت سی کتا ہی گرد باد
 آخر فریب زائد مکار کسل گپ
 ساحل پر سی گرد نہ پروانی اوسکی گرد
 کیا سنج سنج رخ بین حسینی کی مثل گل
 سینہ کلام چہرہ جانان کو دیکھی
 تابوت کو مری لئی پرتی بین کیون غنیمت
 فتنہ کی ہی ہوس نہ تمنا شراب کی
 دیکھیں جو میری سینہ پروا کی بہار

دور کار تازیانہ ہی رہوار ہوش کو
 دیکھا ہی جیسی کو دک باہی فروش کو
 مکتب کی قید کو دک بار پچہ فروش کو
 کیا احتیاج خانہ ہی خانہ بدوش کو
 گندم نمایان نہ پہلین جو فروش کو
 کہی چراغ کشتہ زبان جنوش کو
 فصل بہار کہی جوانی کی جوش کو
 ایسی خوشی نصیب کپ چشم دگوش کو
 پیکیں گڑھی بین گور کی اس روش کو
 ساتی بغیر ہول گئی ناب فروش کو
 پوچھیں نہ لالہ رود سند کھروش کو

مجمع تہا زاد دل کا کہو تر کا ساتھ اسیر
 سبھا میں خرقہ بند ہر ایک خرقہ پوش کو

حور مثل دختر ز رخو بصورت ہو تو ہو
 چومرہ ہی اپنی دیوان میں گلستا بین
 کیا خطا اس میں جو رستی میں کیا او کو سلام
 صبح محشر جہرہ گیا پہلی اگر میرا حساب
 لاشیں کی اوس گل کو اپنی ساتھ کشیں
 مری دولت کی ہنسار کہا ہی تہی مشق

سیکدہ جیسا ہی دلیا باغ حبت ہو تو ہو
 باب پنجم میں کوئی ایسی حکایت ہو تو ہو
 ترک اتنی بات پر صاحب سلامت ہو تو ہو
 شام تک ہی حاکم محشر کو فرصت ہو تو ہو
 کل کو سودا ہو تو ہو بلیل کو جفت ہو تو ہو
 مشکل سال ہی اہل شہر ہی بدلت ہو تو ہو

وعدہ فروادینو نسی کیا کرتے ہو تم
 کب تب فرقت سے تیری مریضوں کو نکالتا
 لطف سی دی دردمی ساتھی تو ہی آئی
 زندگی بہر قید کیسوی رہائی ہی محال
 کیا بنا یا حق فی شجکونہ زکلی موتی کمر
 کو کہن کو یہ زبان تیشہ دیتی تھی جدا
 پاس رسوائی کہاں مینی میں دل بٹیا ہے
 ساری عالم میں نیا یا چین کا مہنی مقام

مقصد اس فروادی قیامت ہو
 مرگ کا ون انکی حق میں یوم راحت ہو
 جاہلی دل صاف ظاہر میں کدورت ہو
 مرگنی پراس سی چٹکاری کی صورت ہو
 معج بوی گل میں تیری سی نزاکت ہو
 عمر بہر خار تراشی کو مشقت ہو تو ہو
 اب تو چلتی ہیں ہم اوس کو چہ میں ہو
 چل کی زیر خاک کہ تیرے میں حق ہو

دو گھڑی تو گھڑی سنی کی کناری چل سپر
 دیکھ کر گور غریبان دل نصرت ہو تو ہو

کیا تری قصری نسبت فلک بی کو
 شب فرقت کا فسانہ ہی بہت نشور انگیز
 دست پر نور میں ہوجاتی ہی افزائش نور
 مرگنی وادی عزت میں ہزاروں پیہر
 ہیں حباب لب جو شرم سیانی پانی
 حال دل چو چتی ہو شہ دیداری کیا
 کس طرح گرگ سمجھ کر نہ ڈری سے دل
 جس میں جو ہر ذاتی اوستی صاحب
 چشم عاشق سی ہی اشک کا پکا کھنک

برج مہتاب نہ پہنچی تری مہتابی کو
 منید اور سی اوسکی سنی جو مری بجزوالی کو
 آفتابی وہ بنا دیتی ہیں مہتابی کو
 رحم آبانہ ذرا گسبہ دو لابی کو
 جیسی دیکھا ہی تری پیر ہیں آبی کو
 دیکھ لو مایہ بی آب کی بٹیا بی کو
 دیکھ مایہ چو تری پاؤں کی گرگالی کو
 سیر نا کوئی سکھانا نہیں مرغابی کو
 ہونے کو گستا کہ کہی تجھ بے کو

قطره آب ہی کافی مری سیرانی کو
اوج خورشید ملی باغین مثنائی کو
دار موجود ہی منصور کی مثنائی کو

نجل اتنا نہ کرای چرخ کہ لاغر نہ ہون
سیر کی دم جو وہ عیسیٰ نگہ مہ کری
بڑہ کی بونی گا جو نیامین و پاجی گلشرا

اس غزل کو عربستان میں چون ابن اہسر
حبست و مالاک جو باون کسی اعرابی کو

پر لگی اور جو گلگی سے سنواری گیسو
شانہ نیچہ مکران سی سنواری گیسو
کنو اچی ہین تمہاری کہ ہماری گیسو
کہ رولاتی ہین ہوان نیکی تمہاری گیسو
کیسی چپکائی ہین افشان کی ستاری گیسو
نہ لی ہاتھ ہین مہندی نہ سنواری گیسو
چہرہ یوسف کتناں سی ہین باری گیسو
کسنی دہوئی تھی سیمہ دریا کی کنارے گیسو
دل فریاد سی شیرین کی اوتاری گیسو
قہر کو نگہ نمون گلگی سی تمہاری گیسو
باندہ لانی ہین ہرن کبک چکاری گیسو
کاش کافی کی لئی ہکو پکاری گیسو
ہریان مہنون سیمہ گرتی ہین اشاری گیسو
تل سیمہ پوش پیشانی ہین تمہاری گیسو

یون تو اوڑ جانی کونا گن نی تمہاری گیسو
پہر گئی جب مری انکو نمین تمہاری گیسو
عکس سی اپنی وہ آئینہ بین کرتی ہین پیر
مجہ پریشان نیچو جو مری فرنگی سبب
شب تاریک ہین جگنو قطر آتی ہین مجہ
سیری مرنی کا او نمین سوگ باجلم تک
حسن گشتی ہین جسی کفر ہی سلام ہی ہے
آج تک ہوتا ہی دریا ہین جو غبر پیدا
بلیتوں پر جو گئی کرنگی و آرایش لعن
زہر دندان کی سبب سانپ پوٹشمن خلق
بڑہ کی جاتی ہین جو صحرائیں تی ہین حال
سانپ کی طرح سیمہ جاندا جو فرقا ہو جا
ای جو پوٹش سی انکی ہی کلنا مشکل
سیر مرنی کا جانتی ہین کسکو تمہار

ہن تمہاری خطِ اعمال ہمارے کیسو	حشر کا ذکر وہ عشاق سے سنکر بولی
گرد آلود نظر آتی ہیں ساری کیسو	سچ کہو غیر کی ماتم میں ڈرائی کیا خاک

یابی خون قیامت نہیں کتابھی اسیر
ہی سندا سلی شفاعت کی تمہاری کیسو

<p>پیر میں یوسف فی سببی جاتی خطِ عقوبت ایک محبو ایک نجات حضرت ابوب کو غیب کا احوال آتا ہی نظر مجذب کو موسم جامی میں لپٹا چاہتی مکتوب کو صبر دم دیکھوں نہ یاربے دئی تا مغرب کو مرگنی یہ بھی بچھوڑا دیا من محبوب کو کیا عداوت اپنی راکب ہی اس کیس کو نامہ برآیا اگر راہ میں مکتوب کو کردیا مروج اس محبوب فی منصب کو چاہتا ہوں دلی میں اندک کی محبوب کو چاہ کا پانی ملی سب دیدہ یعقوب کو احتیاج نامہ برکب ہی مری مکتوب کو کیا خبر میری نہیں ہی دین کی عشوب کو میری آنکھیں جلتی ہیں روی زشت و خوب کو ساوگی ہی اور زور راہ دش محبوب کو</p>	<p>چاہتی طالب سی پردہ کچھ نہ کچھ مطلوب کو روزِ خلقت صبر کی خالق فی دھبی کی دل میں ہی پوچھوں وہاں بار کا اوسے بتا نامہ بردنا چلا ہی کوئی قاتل کی طرف خوب مشو مجھ سے پیری میں جو دنیا پہرے یار کی اوتری ہوئی پوشک کا پایا کفن ابلق ایام دکھلاتا نہیں کسوز میں یہ ہی قسمت کا لکھا پائی نہ کچھ اوس کی خبر غیر کی باعث نکالا اوسنی محفل سے مجھ روزِ محشر کا جو کشکابی تو بس اتنے لی کارخانہ عشق کی ویکو کہ یوسف ہون چا شوق کی مضمون سی ڈرجائی کا طاری شہد لب کا بوسہ لیکر ٹپک گیا جگر میں ای حسینان جہان ہی آئینہ کو کیا تمیز سسل بندش چاہتی مضمون سی کی لی</p>
---	--

دیکھ کر ابرو کو دیکھوں کیوں نہ اوس کا خط سطر
ماہ نو کی بعد مروت و مکتبی ہنر و ب کو

شہی جو مضمون درج اوس نگار طائفی کی اسیر

کاغذ رزنامہ بر سبھا مر سے مکتوب کو

لکھوں جو غم دل میں کاغذ کھجست ہو
بلبل کی طرح دم بہرناو نسبی نہ فرصت ہو
وہست جو ادب نہ جانی ہر دلو کدورت ہو
جو آپ کی مرضی ہی مرضی ہی وہی میری
پردہ انوکھی جلیبی پر جلتا ہی جگر میرا
سیکھوں میں تواضع جب شیشی کی چمکی ہو
کم سن ہی بشیر جتنا او تنہا ہی بری غنہ
مردوں سی ہی لکھوں میں زریزین سو یا
کتنی ہی قیامت میں جو جھٹل جھٹ
وہ زخمی لفت ہوں صحت ہی مجبی رشت
پیری میں مری آگی سر سبکی جکین باریب
مخشر میں جو پوچھیں کی اعمال کون گامین
تحریری و سکی ہی اسی دل تجبی کچھ لکھیں
فاہری حسین ہی وہ لفت ہی حسینوں
دھڑ دھڑ شہر بان کا نامہ کو شرف
گرا بچن بچن ملو ابرو سر تو فاقین

منجھرت ہو خامہ انگشت شہادت ہو
دو دلو کی اگر دل ہو منقار کی صورت ہو
ہر شیشہ می ساقی اک شیشہ ساعت ہو
رہنی ہی مجبی مطلب و زرخ ہو کجنت ہو
خاموش کہیں یہ شمع سر تربت ہو
تقل کی صدا مجکو داغ کی لطیفیت ہو
کو تاہ اگر دن ہو مزدور کو راحت ہو
مجکو ہی خبر کرنا جب صبح قیامت ہو
وہ زرخ کو چلو جنتک آراستہ جنت ہو
لون نام جو مریم کا زخون کو ادیت ہو
میدہ قاصد خنم کشتہ محراب عبادت ہو
دل آج پریشان ہی دور روز کی مہلت ہو
دو دن جو نہ خط لکھی معلوم حقیقت ہو
قاصد ہی وہ پہچون میں جو جو کی صورت ہو
جو مرث لکھی خامہ وہ قابل خلعت ہو
یہ سر پہ شیشہ می گالی ہی عبادت ہو

خالق جو کبریٰ نعم دی بہت عالی ہی	قارون کی جو دولت ہو حاتم کی نئی دولت
اوسیم بدن تجھ سی دل اپنا لگائی وہ	پاری گنجل حبیبوہ جانیکی حسرت ہو

مرضی جو اسیر اوسکی خزانہ کی مہیسی
آنا بارادت ہو جانا باجائزت ہو

بڑھ گئی ہی اور کد جانی سی شان لکھنو اب کہاں وہ لکھنو وہ ساکبان لکھنو شیشہ ہی بی بادہ لگلوں صدقہ کی گہ اب گر باغ ارم کہی اسی تو ہی بجا سنگ پر شیشہ گویا برق جز مہی گری سپت عالی سیکڑوں دلو بوی لکھنو بیسر و پاکہر سی نکلی سیکڑوں جو سیف جمال وہ ہی کدن تھا کہ حلوی کی طرح میٹھا تھا چرخ فی باد ہی پڑن بل زمین کی پوٹیا مردم کو ہی کی آئی سی ہو ہی کیسی خراب خوش معاشونسی ہو ہی مغرور و کد بکاش صاف ظاہر ہی کہ پہنچی عرش پر پہیہ کسطح موج زن دریا ہی ہر گہر چرخ موج انگشت جو سینہ ہی وہ ابکی سال ماہ صوم ہے سب خرابی ہو چکی حبیب خالق فی کیا	لا مکان سی کم ہنیں کوئی مکان لکھنو رگہی باقی زبان پرواستان لکھنو جسم بیجان ہی ہنیں غالب بین جان لکھنو ہو گیا آنکھونسی پیمان بوستان لکھنو رہزن آئی لوٹنی کو کاروان لکھنو ہن تہ و بالا زمین و آسمان لکھنو لٹ گئی ساری متاع کاروان لکھنو ہو گیا اب زہر حلو اسی دکان لکھنو باندھتی ہن جیسی مضمون شاعران لکھنو سب زبانونسی جو بہتر تہی زبان لکھنو یہ پوشتونکی خرابی ہی میان لکھنو ضعف سی لب تک ہنیں آئی قنان لکھنو مردم آبی ہن گویا مردمان لکھنو اوشم گئی روحانی ہی فاقہ پیمان لکھنو منزل کل آئی گئی فصل خزان لکھنو
--	--

پہر سہ روزی جوان مثل زنجار ہو گیا
پہر روزی نرگس ہی گل ہی وہی خوش بہار
دیدہ بدی نہ اب اس شہر کو پہنچی گزند

ہو گیا تہا پہر جو بخت جوان لکھنؤ
پہر ہوا سر سبز و خرم بوستان لکھنؤ
حشر تک باد یارب ہا جان لکھنؤ

منتخب مین منتخب ہی ذات تیری ہی اسیر

لکھنوی جان عالم تو ہی جان لکھنؤ

ناقص ہی دور ابروی جانان مین ماہ نو
گردنیں طوق پہنی مینی گذر گئے
رونی سی میری ابروی جانان نہان
پای جو دسترس تو لگا دی ابھی سپہر
انگھوئی ہو جو سبزہ خط یار کا نہان
کیونکہ نہ چاک چاک جگر ہو کتان کی طرح
ستارہ دم بین شہرہ جو ابروی بار کا
ہوتا ابھی سیاہ پر زرا خلی طرح
جیسے کہ نقش ابروی جانان ہی نشین
رکتی ہیں داغ زانو زخم گلو ہی ہم
بلبل لکھنوی طرح نو ہر شام شامید
ہیں نقش محل سم جو بہی ششوار سز
لو کی ہیں گی اس مہنی مین جبرہ زار نو

ڈالی تو منہ کو اپنی گریبان مین ماہ نو
دیکھا کسی نہ خانہ زندان مین ماہ نو
آیا نظر نہ موسم باران مین ماہ نو
کٹھی کی طرح اوسکی گریبان مین ماہ نو
کس منہ سی دیکھتی رہے شعبان مین ماہ نو
خنجر ہی ہو کر وقت جانان مین ماہ نو
آنا کسی نہ عالم امکان مین ماہ نو
آنا جو ظلمت شب ہجران مین ماہ نو
موسیٰ مژہ ہی دیدہ انسان مین ماہ نو
واسن مین آفتاب گریبان مین ماہ نو
ہی شاخ گل حنیدہ گلستان مین ماہ نو
دکھلا رہیں سیکڑوں سیدان مین ماہ نو
دیکھا ہی پہنچی جا کی گلستان مین ماہ نو

تحریر و تصنیف عارف خان ہی اسیر

روتا ہوا آیا تری کو چہ سے کبوتر	خط لیک گیا کیا کہ اوڑا یا مری دلکو
مات سی جو تھا شوق اسیر اسکو عدم کا	حلاقت جو گھٹی اوڑیا یا مری دل کو
خوب سمجھا ہوں کہ تم جھکوتر سمجھی ہو شاعر و منہ ہی کہ ہوا و من میں تنگ کھنکھ جی میں جو آئی وہ لکھد و مری نامی کا جواب روسیا ہی کی سوا دولت دنیا کیا ہی باو فادون پہ جفا دال ہی نافہمی پر کیون نرخ اسکا تر ہی کعبہ برد کی طرف	کچھ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا سمجھی ہو میں تو سمجھا ہوں تم اس کی کیا سمجھی ہو اس سی کیا کام نہیں سمجھی ہو یا سمجھی ہو منغوزا غری وہ جسکو ہوا سمجھی ہو خاطر خیر دین کہی تو کہدوں کہ بجا سمجھی ہو دل ہمارا ہی جسی قبلہ نہا سمجھی ہو
یو فادون سی بہت ربط نہیں خوب اسیر	دیکھو پکچاؤ گی کشتی ہن برا سمجھے ہو
ردیف نامی ہوز	
کتنی ہی خوشنما تری اسی رشک آنگہ غازی کی رنگ سی جو وہ عارض چمکیا ہر چند اور بھی ہیں زمانی میں مہروش آئینہ کی طرح نہیں ہوتی کبھی جو بند انکار و بد جرم تباہ چل سکی گا کیا ہی لاشیں جو شوق تماشا چشم بار وہ شوگین ہی غنیمت آئی اگر دہ گ	دیکھی نہیں ہرنگی بھی ایسی سیاہ آنکھ ہرگز ملا سکین گی نہ خورشید و ماہ آنکھ پڑتی ہی تجھ پر اسی بہت زرین کلا آنکھ حیران ہوئیں کہ دیکھتی ہی کسکی آنکھ کیا روز باز پرس ہوگی گواہ آنکھ بہرتی ہی دوڑتی ہوئی شلنگ آنکھ اوشی نہ شرم سی سوی مردم گیا آنکھ

دزدی کی جرم میں ہنوں خود درویش
 یہ بات تو ہی آپکی انصاف سی لعل
 جاجا کی دیکھتا ہوں تبونکو تو کیا ہوا
 الفت کی دماغی دل عشاق کیا کہیں
 تلامذہ میں بہترین رند و باطنین باہر
 الفت کسی جہان میں اولاد سی نہیں
 صدی فراق یا رہیں ہیں عضو عضو سپہ
 رونی یون ٹرپنی میں گدزی تمام رات
 کیا دیکھتا نہیں ہی زمانہ کا انقلاب

درویش سی چاقی بین کیا پاشاہ آنکھ
 مجرم ہوں ہم قصور کرمی لگنا آنکھ
 ہی طالب نظارہ صنع الد آنکھ
 کاجل کی کوٹھری ہی تنہا سی آنکھ
 دل تگدی کی سمت سوخی خانہ آنکھ
 رکستی ہی طفل شک کو پیش نگاہ آنکھ
 دل ہی حزاب کان پریشان شاہ آنکھ
 دل ہی گواہ آنکھ کا دل کی گواہ آنکھ
 پہیری ہوئی گدسی ہی کیا پادشاہ آنکھ

ہیمان نظری ہی جو وہ چاہ وقت اسیر

ہر دم پیر رہتی ہی مانند چاہ آنکھ

ہجر میں خوف اجل ہی غم جانگاہ کی سائہ
 ہی دہی حسن حبیب حسن زل کہتی ہیں
 کدو دربان سی کوی در پہ جگہ تھوڑی سی
 کل جباری پہ ہی رونیکو وہی آئین گے
 گہرین وہ محکوباتی ہیں تو اتنا کدو
 امی شہ حسن تری تیغ ادا کا ہون شہید
 یوسف مصرنی کہا یا نہ زلینی کا فریب
 خضر رہی تو کیا خوف ہی گہری کا
 بی مشقت کوئی کرتی ہیں ہزار ملک

دل نکل جابی الی نہ کہیں آہ کی ساتھ
 وہی عاشق ہی حبیب عشق ہی سد کی ساتھ
 گہری ہکو جو نکالو ہی تو اک آہ کی ساتھ
 آج فرسند براتی ہیں جو فوشاہ کی ساتھ
 علم آہ ہی بندہ ورگاہ کی ساتھ
 لاشہ اوٹھی گامراکس چشم نکال کی ساتھ
 نفس تارہ کرمی کیا دل آگاہ کی ساتھ
 ہم تو نہیں ہر مغان سلمہ اللہ کی ساتھ
 داغ و تپ ہیں ہزاروں زرخواہ کی ساتھ

<p>کچھ توہی ہی تری شکل سی صورت اوٹک باعث رنج ہی تعظیم امیسہ مسک ہم جو چہرہ ہی بین نگاہوں پہ عدد کی جو غول و گونگا ہی بھیجی تری دیوانیک کب گئی اور کب آئی شبِ صلت یارب قید زندان میں زلیخا کی کیلیوسف کو چاہ سی دنو نکلتا ہی رسن کی بہراہ</p>	<p>افس ہو جہ جگہ و نکو نہیں ماہ کی ساتھ خلق کس کام کا ہی بہت کوتاہ کی ساتھ ارکبو کہتی ہیں انصاریں اللہ کی ساتھ فوج جہ طرح کہ ہوتی کبھی شاہ کی ساتھ چرخ پر مہر نمودار ہوا ماہ کی ساتھ اسقدر خوب تھا جوش غضب کا کی ساتھ منہ سی باہر کھل آئی نہ جگہ راہ کی ساتھ</p>
--	--

مکرکاری اپنا نہیں نانا اسیر
 شہ چاہ نہیں کرتی کبھی رو باہ کی ساتھ

<p>محفل میں دیکھ لی جو وہ جاننا نہ آئینہ رکنا اگر وہ دیدہ بنیامری طرح شکل اپنی دیکھتا ہی جی چاہا ہی جب منہ دیکھتی ہیں آئینہ تیغ یا رمین جو ہر کی سلسلہ میں مہی پابندی پری دیکھی وہی جمال میں جانا ہوں بہیم جس چیر کا ہو مجھ سی اشارہ پہچان ہم اپنی گھر میں جا کبھی دیتی نہ شمع کو ایسی نہ آئے دس میں نہ اس شکل کو دیکھتی جمال یار تو غالب ہر چہ چون</p>	<p>بنجائی عکس حسی پہچانہ آئینہ پہچانتا یگانہ و بیگانہ آئینہ ساتھی کبھی شہاب کا پیمانہ آئینہ رکھتی ہیں سرفروش جداگانہ آئینہ شاید کہ تیری رخسار ہی دیوانہ آئینہ کیون دیکھتا ہی مجھ کو عینانہ آئینہ زیور لباس سرمہ مہی شانہ آئینہ ہوتا جو حال سنور شہ پروانہ آئینہ ادس چہری کو کبھی کوئی دیوانہ آئینہ کیسا نہ کہ ترک کمری خانہ آئینہ</p>
--	--

شکل اپنی دیکھتا ہوں چوں رو طفت اس میں
جوش صفائی مرا کاشانہ آئینہ

پایا کلیم فی بد جہنا جلا کے ہاتھ
کیجی نماز عشق نئی طرسی ادا
خاصہ کا کام ہی نہ کہو ترکا کام ہی
اک قطرہ می جو پی تو بہائی ہزار اشک
دیکھیں ہو کس طرح ترسی وحشی کی قفس
قاتل فی قتل گاہ میں تری غلام کی
مانند موج مٹ گئی ہم بحر عشق میں
دامان وصل ہاتھ ہوا آتی تو کیا بچ
سختی اوٹھائی عشق کیا اس صنم کی
منا ہی دیر میں کہتے فوسا تبک
بالی میں ہاتھ نظر آ گیا مجھے
پیشی جو پاؤں کچھ قناعت میں کاٹ کر
مکھن میں کہ پاؤں سی کاٹا ہی کیسے
اس واسطے کہ یا کھلا چراگی دے
کیسی سمٹ گئی ہو لجا لو کی طرح تم
اہل جہان کی وضع فی میرہ دل ہٹا دیا
نہال جہان کی مکر کو ہم جانتی ہیں خوب

کچھ سہی چاہی ہی عنایت خدا کی ہاتھ
تکبیر کہی دو دہا ہٹو ہاتھ سے ہاتھ
اوس گل کو نامہ پہنچی پیک صبا کی ہاتھ
آئینہ آبرو ہی ہماری خدا کی ہاتھ
میرہ رعب ہی کہ کانپ ہی ہر قضا کی ہاتھ
چوڑی غضب کی وار لگائی ہلا کی ہاتھ
پہنچ کسی طرح جو کناری لگا کی ہاتھ
اسی تبت پڑی پڑی ہیں ہمار خدا کی ہاتھ
پتھار ہی ہیں سنگ کی نیچے دبا کی ہاتھ
جسد فنی ہر ہنگام آتی دیکھا کی ہاتھ
انگڑائی بی حوشہ میں سنی دھما کی ہاتھ
کیون رو برو کریم پہلین گدا کی ہاتھ
وحشت میں اپنی ہاتھ ہیں مہر مکیا کی ہاتھ
ہم باز ہستی ہیں سیاستی دزد خانگی ہاتھ
پتھار ہی ہم بدن کو تمہاری لگا کی ہاتھ
ساری جہان سی جیہ رہی ہم اٹھا کی ہاتھ
لکھی ہی اپنی مرگ اسے عیسوا کی ہاتھ

باز وہیں مصطفیٰ کی توحیدِ خدا کی بات تہ	کیا دو طرف سی ہاتھ لگی واہ و دُشرف
محشر میں دستگیر ہو اسیری اسیر	آنکھوں سے ہم لگاتی ہیں جس مقتدا کی بات تہ
<p>مقبرہ پہنی نسا یا گہ بنا نیکی جگہ آخر اک دن خاک ہی ساری بنائیں جگہ دل لگایا چاہی ولی لگانی کی جگہ تیغِ قاتل کو نہیں ہی منہ دکھائی جگہ بعد مدت ہاتھ آئی ہی ٹھکانی جگہ ڈھونڈتی پرتی ہی بیلِ آشیانی جگہ گوری کد وہیہ ہی بلبلیں بجائی جگہ ابرِ رحمت گور پر ہی شایانی جگہ دوڑ کر جاتا ہی دل پہلِ ناشانی جگہ درو دل اپنا سنا تا کچھ فسانیکی جگہ بحرِ مومن قطری قطری دانی کی جگہ دہر دہر کش نہیں ہی سر و ٹھکانیکی جگہ تیوری اوس لگی چڑھائی گل چڑھائی جگہ پنجہ مڑگان مرا یا رب ہوشانی کی جگہ بی تکلف ہی یہ میری زہر کھانیکی جگہ</p>	<p>بہشت اور عالم میں ٹھکانا جگہ کیا سمجھ کر آسمان پر سرکشوں کی ہن ماغ کھینچے الفت کسی قاتل کسی خونریز ہی فحلِ ہتھیلی سی میری کہ روئ پر س کچھ غزلت سی نہ کلین گی کبی اپنی قدم فصل گل آئی چین میں جوش گل ہی ہند تمام امروہ عذاب آیا وہ عیسیٰ جی اوٹھا تہا تو مجرم میں مگر اندری اوسکا کرم جب کمان کھینچتی ہی اوسکی ہی پیشوئی ختم بزمِ جانان میں پہنچتا میں جو بیک وقتہ گر ہو کی پیاسوں کی خبر لی تاملی روزِ جزا گور کن فی سبب اس درجہ بنائی مقنن گور قبر پر میری کبی آیا تو آیا خشناک جب بناتی ہیں دگیسو آنکھ کرتی ہی دعا غیر کو دوسرہ دیا ہی تہنی خط سبز کا</p>
شعر میں باندھا ہے نصف گیسو چھان اسیر	

اثر دبا و قن این بین بین چنانکی گاہ

تا صحرای جگر نصیحت اس قدر کیا فائدہ
مردم بی فیض کا ہونا نہونا ایک سہ
ای زلفیا اور سودا ہی یہاں مد نظر
لاکھ سان موقوف ہی اس پر بارش
جو کہا ہو اوستی خط پڑہ کر وہ کھدی و صفا
اہل ہستی پر عدم کا حال کہلنا ہی محال
متبذل مضمون کو لائین بیت میں ہم کیلے

جانتی ہو عشق میں کیا ہی ضرر کیا فائدہ
خلق کو دنیا ہی نخل بی ثمر کیا فائدہ
مولیٰ سکتی ہیں یوسف کو مگر کیا فائدہ
خواہش مرہم تی داغ جگر کیا فائدہ
جو ٹی باتوں سی سنجہ انی مہ کیا فائدہ
کچی کیونکہ مضمون کر کیا فائدہ
ایسی ہر جاتی کو دکھلا دین گھر کیا فائدہ

شکل آئینہ ہی شمت میں بند پوشی اسیر

چاندی سونی کا علی ہجو جو گھر کیا فائدہ

میری تانوشی ہی سقف فلک پیریاہ
خط تری رچہ ہی یون ی بت بی پیریاہ
وجہ کیا تھو جو گرفت ہی سیکھنوشی
ایک شمع نہ رقم وصف ہوا دس گسیو کا
عشق خال رخ جانان فی دکھایا بہ اثر
رنگ دلنای زبانی کا عجب کیا ہی اگر
گرد کلفت سی ہی اب صاحب گھر حال
الفت زلف ہو جی باعث تاریکی دل
ہی مری آئینہ بامین چک مثل چراغ

حبیب ہو جابی و ہون میں کوی تمیریاہ
حبیب ہو سرخ ورق پر شب تصور پیریاہ
خط سہ خال سیر زلف گرہ گیر سیاہ
جزوئی اگر ہون دم تحریر سیاہ
ہو گیا مثل زجل آخر تقدیر سیاہ
رزاغ کی سرخ کچی لال کی تصور پیریاہ
جسطح رنگ ہو جاتی ہی شمشیر سیاہ
ہو دہون جس میں نہ کیونکہ ہو وہ تمیریاہ
اب رہی گانہ کبھی خانہ زنجیر سیاہ

رو سپیدی کی نر کہہ ساغومی سی امید
مہ آئی مری گھر میں تو تو انجاسے
سرخ تاب و س کہ رنگین سی ستیاب ہوا
سلب طاقت جو ہو ہی ظلمت عصیان ہو
کسی صورت نہ نشان مرض عشق مٹی
ہی جو دیوانہ تری شوق میں ہی تر لگن
بگینہ شمع کا محفل میں جو سر کاٹا ہے
خون کس صاحب سودا کا کیا ای قاتل
دو دو دل فی یہ کیا سقفت مکان کو تار یک

رنگ رخ کفر ہی خورشید کی تنویر سیاہ
کس قدر رنجبر میں ہی کو کب تقدیر سیاہ
ہو گیا سرخ جو تھا قبضہ شمشیر سیاہ
کبھی دیکھی نہیں موسیٰ بدن پر سیاہ
رزد ہو سرخ کچی یا مری تصویر سیاہ
جوش سودا ہی ہی خون تن خچیر سیاہ
ہی گنہ گار کی صورت رخ گلگیر سیاہ
تیری ابرو کی طرح ہی تری شمشیر سیاہ
مثل اثر در نظر آیا محبت شمشیر سیاہ

آب حیوان میں مری معنی یہ فوراً سپر
کم نہیں پر وہ ظلمات سی تحریر سیاہ

رخ روشن کا ہی پر تو قمر آئینہ
نگہ گرم جو دکلائی دم زیب و ترک
دیکھ کر حسن کو اپنی ہوتی مغرور حسین
اوڑکی آتی جو کرین آپ دم زیب طلب
کینچن ہی وہ شہر حسن اگر تیغ نگاہ
سراو شہائی گا وہ کیا تیری نظری لڑکر
ابھی کم عمر میں واقف نہیں ریش سی
دل میں لقمہ دیکھ لیا ہمیں جکایا جبر

عکس دس زلف کا شام سحر آئینہ
پانی پانی ہونہ کیونکر جگر آئینہ
کاش محفل میں نہوتا گزر آئینہ
تکلیں طوطی کی طرح بال و پر آئینہ
ڈال دیا ہی سکندر سپر آئینہ
تختہ ہو جائی گی ای بت کمر آئینہ
فکر شانہ ہی نہ او بیکو خبر آئینہ
ای سکندر ہی کسی در و سر آئینہ

دیوان فراموشی کو محبت کے آنکھ سے

ممکن نہیں کہ وہ کرے پیار کی نگاہ

ہی قابل شفاعت احمد وہی اسیر

جس کی طرف ہے حیدر کرار کی نگاہ

لطف عینی ہو تو پہ کیسا نشانِ آبلہ
اس طرح میرا تن لاغر ہے زیر آسمان
مرگئی پر آبلہ پانی کا باقی ہے نشان
دشتِ غربت میں عدد کرتی بہنِ محبتِ دوستی
حشر میں لاؤں گا کسکو اپنی وحشت پہ گواہ
خارِ صحرائی زبانِ خشک کھلاتی بہنِ کیا
عینِ ماتم جانتا ہوں عشرتِ دنیا کو میں
گردشیں کرتا ہی لاکھوں چرخ لیکن بچوں
جس بیابان میں قدم رکھتا ہوں بختا ہی باغ
ہی جنوں میرا وہ عالی ظرف جس کی نصیب سے
تیرہ بختی سی مرغی سر نہ بی ہی خالِ شوت
داد کیا صحرا یا ہی تو فی ای وحشتِ مجھی
دشتِ گردی میں شبنمِ بیجنوں کی تپان

آبِ سوزنِ سیل ہے بہرِ مکانِ آبلہ
جس طرح ہو خا کوئے درمیانِ آبلہ
ہے ہمارا گنبدِ مدفن لبسانِ آبلہ
خارجا بقی بہنِ دندانِ وہاں آبلہ
پاؤں میں بجای کوئی توشانِ آبلہ
فی سبیلِ امتد ہی آبِ روانِ آبلہ
جسمِ فرہ پر نہو کیونکر گسانِ آبلہ
پیر ہوتا ہے نہیں بختِ جوانِ آبلہ
گل کھلا دیتی ہے چشمِ خونِ فشانِ آبلہ
نہ فلک سی بڑہ گیا ہر آسمانِ آبلہ
چپ زبانِ خار ہے ساکت وہاں آبلہ
ہی ہر اک اس سر زید کی خار جانِ آبلہ
چاہیے مرغِ جنوں کو آشیانِ آبلہ

ہو جنوں کمتر تو کیسی دشتِ گردی ای اسیر

ہے خزانِ گلزارِ وحشت کی خستہ ان آبلہ

روایت یاسی تھانی

بہ جلوہ ہلو ہوا اُسے جلوہ جانانہ ہے
دیکھی جسکو یہاں دین سے بیگانہ ہے
درواخی کا تو مثل عکس کیا لجاے گا
سیہ بڑی روح و قوت ابل سینی میں قید
بادہ عیش چنانکو اسمیں کیونکر ہو قرار
میں پلاتا ہوں میں آگاہ لیتے میں بند
جو مکان ہے گہ روندی کی طرح مٹجی گا
حسن کے طالب نہیں رکھتے تمیز کفر و دین
ہر طرف سی سوی کعبہ ہی رخ قبلہ نما
جس سر کا وہ بیان آیا دل کا مالک ہو گیا
نیری ہر شہزاد کا نظارہ کرتا ہی ست
پنس گئی ہی تو جو آفتاب گہا تا ہی کیوں
دی خدا دولت تو پستانل ہونسان کسلے
ہی جو بنیں ہی ضعیف و کمزور ہی عورت پسند

باغیں طبل دل اپنا ہر دم میں پروانہ ہی
چشم حق میں خواب گوش حق شنوا و فادہ ہی
آبر و سیان شکل آئینہ متاع خانہ ہے
شمع اوڑنی پرتی ہے فانوس میں پروانہ ہی
دل مگر سینے میں اک ٹوٹا ہوا پیمانہ ہے
موج بوے بادہ زنجیر دریا خانہ ہے
سنمو شوق عمارت بازی طفلانہ ہے
ایک پروانے کو شمع کعبہ و تہ خانہ ہے
آشنای حق ہمیشہ خلق سے بیگانہ ہے
فرکلف میمان اس گریچ صلیح خانہ ہے
ہر گل قالین شراب سرخ کا پیمانہ ہے
غریبی کرتی ہے سید دنیا ناز معشوقانہ ہے
بی صد ہے وہ لبالب ہے سی چوپیمانہ ہے
مورچوں کا زرق ہی زنجیر کا جودانہ ہے

ترک دنیا ہی جسی کہتی ہیں آزادی اسیر

جو گرفتار علانی ہے بیان دیوانہ ہی

جیسے دل کو عشق خط عارض جانانہ ہے
قاف ہی ناقاب تیری حسن کج انسا نہ ہے
سرو قاف شمع حاضر لہ ہی دسکی حسین

بخت سبزا ہی چین میں سبزہ بیگانہ ہے
جو پری کا نام لی آگے تو بے دیوانہ ہے
دل ہمارا فاختہ ہو کلب سے پروانہ ہے

مفلسو کو دیدہ کم سے نہ دیکھو منعو
 ہم ہم یہ وہ مجتوں نہیں جو کسکو صحبت کا اثر
 مرگنی پر قدر عاشق ہوتی ہی معشوق کو
 میں وہ دیوانہ ہوں مطالب سے جسے طلب نہیں
 غیر کی محتاج اپنے کشت استغنا نہیں
 عشق سے خالی زانی میں ہم پر بھی نہیں
 شمسو انہی چلا کرتا ہی انکھیلی کی چال
 پر تو خوارہ روشن نے یہ ہم چکا دیا
 شمع جاق پرواز کی اتنا ہی ای ناکہ فلک
 فخرزدی کو سمجھتے ہیں یہ دزدان سخن
 آفتاب آئی اگر آسین تو بجائے زحل
 عکس دہان تھارے وقت لگشت چین
 کون ہو سکتا ہے نائید زلیخا مشہی

گنج سی خالی سمجھو اسکو جو پروانہ ہے
 نہ غزال اپنی بیابان کا سگ دیوانہ ہے
 سرچشم شمع میں خاک تر پروانہ ہے
 ورنہ اپنی کام میں ہشیار ہو دیوانہ ہے
 تازہ اپنی آب سی مثل گہر پروانہ ہے
 موسیٰ عمران چرخ طور کا پروانہ ہے
 ابلق آیام میں ہی ناز معشوقانہ ہے
 ہی شب گیسو منور چپخانہ شانہ ہے
 صرف تیری نیر میں شاد پر پروانہ ہے
 معنی بیگانہ انکو معنی بیگانہ ہے
 کس قدر ناریک فرقت میں مرا کاشانہ
 گل صدق ہی قطرہ شبنم دریکانہ ہے
 نیست یوسف تھاری حسن کا بیجانہ ہے

کانتی تلون میں چہ تہ میں چہ نہ دواسیر
 بہر زلف جادہ رہ احتیاج شانہ ہے

شوہر شرا یک اکانہ مستانہ ہے
 اور اب آب و ہوائ گلشن سینانہ ہے
 قطع ہو کر گل گلشن صدف آستانہ ہے
 بہر میں خلہ کی جاگہ کا پروانہ ہے

عالم نو میکشان عشق کا سیخانہ ہی
 فصل گل آئی ہے در شیشہ پیمانہ ہے
 ہر شبہ کو چاہئے خوف جنم دہر میں
 رفت نامے میں ملکاتی ہی ہر حال نیک

<p>کون کتابی کہ ہی سیکار یہ سبب کا داغ گفتگوئے اہل رحمت کو دہجی سمجھ کون سامانِ شست و شست بیکانگ کا نہیں کٹ کی گردن ہی گرا ہی باقی نائل پر جو سر ہم صغیر و سیکرشن کی مبارک تہذیب کینچنے بدبیا ہی کس شمع تجلی کی شبیہ لحنت دل با قوت خشان شک آبدار تجربہ کچھ قد فیضی داغ دل روشن نہیں ہی خدا چان سیاہی دم اولجتا ہی کمال بادشاہوں کو کیا ہے عشق نے تیری گدا کون ہے مجسما تنی قسمت کہ ماندِ حباب کینچر تلوار قاتل مجکو دہم کا تا ہے کیا</p>	<p>دل ہی ماتم خانہ نیمہ قندیل ماتم خانہ ہے قابل تحسین کلام قاسم دیوانہ ہے بنو رحمت مارو رہی مجکو نصرت خانہ ہی غور سی دیکو تو نہ ہی سجدہ شکرانہ ہی خانہ صیاد میں اپنا تو آب روانہ ہی ہر قلم دست مصور میں پر پروانہ ہی دیدہ گریان نہیں کوئی جواہر خانہ ہے منع زریں فلک اس شمع کا پروانہ ہے ہجر کی شب گور سی بدر مر اکاشانہ ہی وہ پری ہے تو سلیمان ہی تراد پروانہ ہی جی کاوریہ ہی روا خالی مرا پیمانہ ہے کہیں سرودین حضور بہت مراد ہے</p>
---	--

سوز و غمت نے جلا یا ہی بہ دل میلا اسپر
برق خانہ سی زیادہ مجکو آتش خانہ ہے

<p>لوہے اونگلی جود بانی کہی خدا کے تلے تیسے دشتی گوہی کیا دشت میں بہرہ کار باعث جلوہ طور شید میں آثار سحر کشتہ اک سوجھل اندام کا قصہ کیا بول گوہری جو نہ گل تکیہ بنا کر سوئی</p>	<p>شاخ مرجان نظر آتی درخشاں تلے چڑ رہا ہو گا کسی نخلی مخیلا کے تلے داغ مینے کا چہرے گا نہ گریباں کے تلے قبر سوسا پشمن شاہ گلستان کی تلے خواب گیا کہی قرآن کوئی تہران کی تلے</p>
--	---

و کیتا بوج پاتا ہوں سی سرگردن
تھیں محلوں کہ ہی فکر و نہیں کہیں تکی آج
نہ ہوں کہ کو اگر سیر کو جاؤں ضعیف
کیا اطاعت ہی جو قاتل کا اشارہ پایا
شورش خلق سی آتا نہیں اب حیثیت
اکیا غیر جو کوئی دم تحریر جواب
پاس پنجو کا کراہی خنجر نہ او پنجو گرا
سنبلیہ میں نظر آتا ہی ہین خنجر زحل
یوں گری تیری تماشہ کی لمبی خلق خلق
پس کی تم ہو گئی دانی جو مری قسمت کی

کون راجہ سی اس گنبد گردانگی تلے
ہاتھ رکھی جو وہ بھی ہین خنجر اس کے تلے
دوب رہوں سیر دیوار گیت تانگی تلے
رکھ دیا مینی کلا خنجر اس کے تلے
سوئی چلکے کسی نخل بیابان کی تلے
رکھ لیا اوسنے مری خطا کو تکرارنگی تلے
خانہ مور ہی ہے قصر سلیمان کے تلے
خال عارض ہے جو ہی لٹ پشیمانگی تلے
جسطرح ہی صفت مرگاہ صفت گانگی تلے
آہنیا چپ ہی زبان دان کے وندانگی تلے

یلاؤں زلف کی ہی بسکہ دم گرہ اسیر
سے اندھیرا سامے دیدہ گریبانگی تانی

کو تارہ پای سہی راہ کشادہ ہے
رکتی ہی پست پست کی اسانگویری
تکلیں گی اشک دیدہ گریانے عمر ہر
اعمال رشت اشک سے بچو گئے
جاتا ہے کون کہیں سے ہمیشہ ہین
جی بہر کی جو غلو ابی ہر شغل میکشی
کتناسی چھو کل کر سیر آفتاب

برفتشیل پامرا گرتار جادہ ہے
سایہ پیادوی کامرین نرل پیادہ ہے
ٹوٹے گا کیا کنوین هیچ پانی زیادہ ہے
شکر جہد اگر نامہ اعمال سادہ ہے
ہم مست می سوال ہین راہ پیادہ ہے
کسی کے تو ہم درد محبت کشا کوہ ہے
کشی کے غلو ابی ہر شغل میکشی

<p>جب حکم کا سامنا ہو توین عشرت سے مسیحون منظور ہے جو تیری سواری میں دوڑنا کیونکر ہری گا کو چہ قاتل سی نامہ بر کرتا ہوں قطرہ ہو کی مین دریا کا سامنا کشتہ نہیں ہی کون تری تیغ ناز کا زور جنون میں دشت کو جاتا ہوں بخت شاکل ہوں کس لپی کمی زرق کا مین موی کس عیشی ہو احب کو مرگ بی یار میکہ مجھی مقتل سی کم نہیں سائل کرم کا تجھے نہیں کون ای کریم سامع کو کیوں پسند نہ ہو بے بیان</p>	<p>جس وقت دل بہرائی مجھ پر بادہ ہے جو ہی گل سوارچین مین پیادہ ہے سچ ہی کہ عمر رفتہ کا مشکل اعادہ ہی مقدور کم ہی پر مری ہمت زیادہ ہے گردون شفق سی بسمل و رخون قنادہ ہے کچھ خوف شیر کا نہیں کیا وہ ماوہ ہے خزمین سی دانہ مور کی حق مین زیادہ ہی ثابت ہوا کہ ملک عالم کا یہ جادہ ہی شمشیر فی نیام ہر اک موج بادہ ہی دست گدا و دامن سلطان کشادہ ہے راحت ہی راہرو کو جو رستہ کشادہ ہے</p>
---	--

طاہری حال لاغری تن کا ای اسیر
لبوس تنگ سیری بدن پر لبادہ ہی

<p>اگر تیرے عیشی رسول کریم سے الاش اپنی بن گئی گل باری پس فنا حاجت روای خلق نہیں ہن ضریران چو تون کا خاک خج و الم سی میاں کسا سجھا ہی سیری آہ کو کیا چرخ اکبوں حسن کسی مئی کا اوٹاؤن بعد گدا</p>	<p>جاری ہی راہ و رسم محبت قدیم سے دو رخ فی لی جنان ہی جنان فی جم سے بنی ہے تیغ زری نہ ہندوق سیم سے اس خاک کا خمیر ہی اشک تیم سے دیر ہوا و دہم عصا سے کلم سے پارنہ سے کفن ہی تو دست کریم سے</p>
--	--

یا نجد امین دل کو ہی پروای در دیکھا
 سب لیکھا وہ ساتھ ہی غمخیز نکو دی گیا
 اسی گرنیہ دہو جریہ اعمال نیک و بد
 شکر خدا کہ عجز کی شب ہو گئی سحر
 اسی خاک گور تو ہی نہکانی لگا انہیں
 ساری علاج آکی اجل نی بہلا دی
 دولت سی ہم فقیر کہا تک حذر کرن
 اسی فضل گل بہن حشی نازک مزاج ہم
 ظالم صدف کی طرح ترا سید نہ ہو گا چاک
 کب سے تڑپ ہا ہوں رہا کہ عذاب سے
 افشا کر گی راز دل آخر یہ تیرا
 ہوتی کبھی نہ طالب دیدار طور پر
 محو جال گل ہو نہیں ایسا کہ ہر سحر

بیمار کی رجوع ہی حافق حکیم سے
 ہمت میں ہی لیغ نہ زیادہ کریم سے
 دل تنگ ہی شکنجہ امید و بیم سے
 پانی نجات جہنی بلای عظیم سے
 نافرنگ و باہین عظام زہیم سے
 حکمت وہ کیا ہوتی کوئی پوچھی حکیم سے
 یہ برق لپٹی جانی ہی اپنی گلیم سے
 طوق گلو ہو حلقہ موج نسیم سے
 ہر ناشکما قمر ہے ملل شمیم سے
 قاتل اوشمانہ ہاتھ عذاب الیم سے
 غنچہ چھپا سکے گا نہ خوشبو نسیم سے
 اصرار قوم کا جو نہ تو تا کلیم سے
 جانا ہوں سخن باغ میں کچلے نسیم سے

قرآن میں بھی اسیری حال غم حسین
 مضمون کہتا یہ آیہ فرج عظیم سے

گردن کو خوف کیا جوہ تیغ آبداری
 حبش نہیں ہے ضعت سی بیجاں آرا
 ایسا توستان چو بکاسے سر جو
 محو جال گل ہو نہیں ایسا کہ ہر سحر

جینک نہ آئی موت گر جان حصار ہی
 مردہ ہے جان جسم ہمارا مزاری
 مغبول تم کو نہ کرو غمخیز
 گردن کو خوف کیا جوہ تیغ آبداری

قاضی ابی شریعت تو بہ نادیدی جسم کم
 کچھ تیرہ بخت سی او نہیں فرستے
 زخمی کو دیکھتا ہوں تو پتہ نہیں لیں تم
 دنیا میں ہی ہوا ی حوا و شکر بیدی
 مجھ فاقہ کش کو کیوں نہ وہ ابرو پسند
 لازم نہیں غرور حسینوں کو اس قدر
 دیا کو کچھ نہیں جو روانی میں اختیار
 میوہ فروش کی ہی دکان میگویند نہیں
 سحر و اسنی ساری سببوں کو کر دیا
 بلبل خبر ہی شرط کہ دشمن ہی باغبان
 مجبور ہم میں صبر میں موقوف ہو کیوں خفا
 لیتا ہوں سانس میں تو کلمی میں بخت ول

تو تیرے خیال میں فصل بہار ہے
 تیرے پاس ہی جو سایہ دار ہے
 تیرے کو سولی و ہار ہی تھم کر دیا ہے
 ہر باد ایک روز بہشت شمار ہے
 طالع بہا ہی ماہ عید کا جو روزہ داری
 حسن و روزہ جلوہ برق و شہ اری
 شاید کسی کا گریہ بی اختیار ہے
 جوشیدہ شراب ہی پنجوش اناری
 زیبا ہی آئینہ سی جو ہمو غبار ہے
 گلشن میں بود و باش تری اسکو خوار
 انسان سی مواخذہ تا اختیار ہے
 تار نفس نہیں کوئی پہلو کا ہاڑی

جبر اختیار ہمیں کیا عشق میں اسیر

اسیر ہی وہ ملین خلیل اختیار ہی

ظاہر و زنگی چین روزگار ہے
 پوشیدہ آنسو و نہیں مراجعہ ناری
 آئی نہ آئی ہاتھ کسے اختیار ہے
 شوکر لگا کی چلتے ہیں میری مزار کو
 مکر عدوی دوست نامی حذر ہی شرط

فصل خزان کہی کہی فصل بہار ہے
 گویا یہ رشتہ گھر آیدار ہے
 کتنے ہیں نوکری جسی تازہ شکاوت ہے
 مین خاک ہو گیا او نہیں انک غبار ہے
 ظاہر میں یا غار حقیقت میں مار ہے

بیٹھے ہیں آگے آئینہ خانیہ میں ساوہ
 کسکو گلہ ہی آنکھ میں اگر تھمے پہرے میں
 انسان کو کیسی کیسے خدائی و فیض
 مرد و نکلے طرح کرتی ہیں ہم زندگی بسر
 آہو سے کیا سمجھ کے بہلا دیجی مثال
 دنیا میں گو کہ بارگراں ہیں بہت مگر
 بیتاب ہی جو دیکھ کی وہ روی آتشین
 آسودگی کی ارض و سما میں نہ رکھ امید
 بزم حجاب میں غم سے کیونہی نجات
 لکھنے کا ذکر کیا ہے کہ جنبش ہی ہو محال
 بدلے گا کیا طبیعت انسان کا خاستہ
 جو سے یقین ہے کہ ملیں چشم یاری
 دل کلفت جہاں ہمارا ہی صاف ہے

آہن کا گرد شہر حلب کی حصار ہے
 یہ مقتضای گردش لیل و نہار ہے
 ہر گنج کا طلسم یہ مشت غبار ہے
 تنگی جہان کی ہمو عذاب فشار ہے
 وہ چشم شوق آہوی مروم شکار ہی
 گردن اٹھی نہ جس سے وہ احسان کا ہے
 سیما یا سپند دل بقیار ہے
 نادان تھی یہ دیگ یہ خالی تغار ہی
 سوزان ہے مثل شمع اگر تاجدار ہی
 یارب یہ جسم زار کہ بستر کا تار ہے
 شیریں ہو کبھی وہ ترشحِ حجام ہے
 نور و زاجی سال ہر ن پر سوار ہی
 جاروب آئینہ کی مکان میں غبار ہی

چال اولٹی تری تلوار چلے ماروئے
 ہوں خمیدہ تو خدر شرطی مکاروئے
 دور سے ابرو کو دیکھ کو عاشق کو قتل
 ہر غافل جس حاجت مقرر ارض نہیں
 مگر گزری نہیں زندان سے رہا کفر عالم
 و شست غریب میں لگی پس آنی کسکو

بیگنہ قتل ہوئی چھلے گنگا روئے
 بہاگنا چلے گرتی ہوئی دیوار و نوس
 کام تبرون کا لیا آپ فی تلوار و نوس
 اپنی پر آپ کرتی ہیں یہ منقار و نوس
 طوق و زنجیر ہی میں تنگ گرفتار و نوس
 نہرین بھڑی ہوئی آتی ہیں گلزار و نوس

میں مطب پڑھ کر کیا چپکے وہ پہچان گئے
 وہ پروں کے ہو کہی جھکے میں مٹیا تو کہا
 بیگنہ جا میں کہاں اب کہ تیری حرمت نے
 دھونڈا ہوا ہے سب نین پاتا کوئی
 جاؤ دلسی مری اسی غم وانا وہ والہم
 اب زمانے میں نین حاجتِ خورشید
 کیا گروہی اکسیر لے پہر تے ہیں
 صنعتِ خلق جدا صنعتِ خالق ہی جدا
 دل پہ جب صد سہ ہوا شاہین انگبین
 گور میں ہیں مری اعمال مری ساتھ آہ
 دام گیسو کا اشارہ ہی ہی یارو نے
 گرم ہنگامہ شفاعت کا مجھ میں ہوا
 روش باغ پر اوس گل کی ہی ہی جو
 ہی نئی طرح کا سودا کہ اکیلے گزمین
 کس کا دیوانہ گیسو سوی سحر آیا
 گردِ کلفت سی ہی کیا دل عارف کی صفا
 جگر و دل میں نئے نئے تو کس کام کا جسم
 بسکہ شرکان کی جھٹکا ہی رنگد میں اثر
 کیا کہوں گو کہوں گل جو مرض میں ہی کرم

میں نے بولا کہ الگ بیٹھ سہارو نے
 سیکھ لو بیٹھ کے اوٹنا ہی تو دیوارو نے
 بہر دیا گلشنِ جنت کو گندگارو نے
 منہ چھپے ہوئے یوسف ہے خریدارو نے
 تغریہ خانہ کی رونق ہے عروادارو نے
 روشنی چار طرف ہی تری خسارو نے
 خاک کچھ کچھ جو ہری تری دیوارو نے
 خانہ دل نہ بنے گا کہی سہارو نے
 درو دل چپ نہیں کتا ہے کہی یارو نے
 پاپ چھتے ہیں مصیبت میں کوئی یارو نے
 برہ کے آرمو نہیں میر گرفتارو نے
 کچھ نہ چھپی گا کوئی مجھے گندگارو نے
 کبک طاروس چلے جائیگی گلزارو نے
 پروں ہم باتیں کیا کرتے ہیں دیوارو نے
 اڑو ہی ڈر کی نکلتی جو نہیں غارو نے
 شہر وریا نہا موج کے دیوارو نے
 رونق شہر ہے آراستہ بازارو نے
 جائیدادیں ہم میں چھپی کی طرح غارو نے
 پوچھ جاتی ہیں خبر روز پرستارو نے

راز افقت کا چسپانا جور با مد نظر
جا بضرر بہ سماریح رباعی گو با
کر کی گلا گشت گیا کون گل اپنی گھر کو
شان حق کو نمی مری اور کسی کا پوسر
ہو گیا وصل و حاصل صفت شنبم و گل
رزوی رنگ سی رکتی ہیں طلای چری
کون مہر دی صفر بین کہ یہ کثرت ہی سیر
دل کو نالوں کی دم نزع ہوسناتی ہی
کو معنی سی رہا ہو کی پیو لی بلبل
نہ سہاغت نہ بصارت ہی نہ طاقت نہ زور
جی فنانس فاعش فاعرش فشا
بیزہ جھکوڑ بانی منجھدین بہہ جوان
ایک روز زمین گہر گئی فساد و طیب
کہو یا جوشلم فی مجی نزدیک فنا
جیج فی ایسی طاسی لحد صاحب تاج
ماتمول در منعم کو چھوڑ تیگی حریص
آستان کی فی سب تیگی چین کر بلبل
مخانی سر جسم سی وہ کاٹ چکی
مخانی سر جسم سی وہ کاٹ چکی

اپنی دل کا نہ کہی حال کہا پاروشی
چارون باطل ہوں اگر ایک ہی چارو
سہ شکاری ہی صبا یغ کی دیواروشی
گرم بازار طیبیون کا ہی بیماروشی
خوب خسار ملی بار کی خساروشی
کم منین ہیں تری بیمار ہی زرداروشی
منزلین کم منین کچھ شہر کی بازاروشی
منزل آخر ہوئی فریاد جس باقی ہی
کہ ابھی کشمکش دام و قفس باقی ہی
اس جزابی پہ بھی جینی کی ہوسناتی ہی
ذات باقی ہی قوالہ کی بسناتی ہی
کہ ابھی نیشکر خشک بین سن باقی ہی
نہر سودا ابھی دو چار برس باقی ہی
زندگی شل جباب ایک نفس باقی ہی
اب گنبد ہی نہ گنبد کا کلسن باقی ہی
جیب تلک شہد ہی انبوہ گلشن باقی ہی
خار باقی ہی گلستانین خشن باقی ہی
لاش پہ ایک تگا پوسی فرس باقی ہی
جیب تلک بازار ملاوین کسن باقی ہی

جہل کے کرنی ہیں انجمن زیارت ہی اسیر
رندگی اور خود چار برس باقی ہے

<p>روحی سنا ہی غالب میں قضا ہی آئے طالع بدنی کیا وعدہ برابر کیا دامی تقدیر کہ ہم قیل سی محرم ہی آمد ناقہ لیلی ہی خبر دار ای قیس ساقیا دیر ہی کیا کیوں نہیں چلتا ساغر صحبت یار میں اغیار کا آنا کیا دیکھتی خون ہو کس کس کا خذیر کرے نہیں معلوم کہ کس کام میں نہی اہل قبو حال پوچھو نہ شب جبر کی بیداری کا کشتی تھی اور حسدینو نہی یہ تقلید اوکی ہو سہ مانگا جو خط سنگر ہمیں تو کہا مغربان تازہ ہوا شاو کیا جب نئی ل قل ہوا اللہ لکین پڑھنی ہماری آنتین اب کہاں اپنا ٹھکانا کہ ہوئی دشمن</p>	<p>شمع آئی مری گھر میں ہو ابھی آئے یار آیا مری گھر میں تو قضا ہی آئے عضہ اوس ترک کو آیا تو حیا ہی آئے وہ اور طی گرد وہ آواز رہا ہی آئے جو دم کر اب تو گلستان میں گشا ہی آئے آگیا محبو بہ تینا جو ابھی آئے غارہ طیار رہا پس کی حنا ہی آئے دیر تک ہمیں پکارا نہ صدا ہی آئے صبح تک نیند نہ آنکھوں میں رہا ہی آئے سہری صدقی میں تھیں اتنی ادائی ہی آئے زہر کما با تو سمجھ لو کہ قضا ہی آئے گل سپہ غنچہ جو ہوا بوئی وفا ہی آئے فاقہ جس روز ہوا یا د خدا ہی آئے سہری آفت نہ ملی تھی کہ بلا ہی آئے</p>
--	---

مہر عارض نہ گئی روز سہ دل سی اسیر

دہو پ بھلی رہی ہر جہ گشا ہی آئے

اب جرات یار کا زہر فراق ہے | کچھ خضریٰ حلیتہ اپنا مذاق ہے

جنت ہی وصل یا جہنم فراق سب
وہ مست ہیں کہ مٹی بن جلوسین ہم شہر آ
شاخو نسی جٹر کی باغین ہوتی ہیں گن خشک
جاتا ہی یا ر ختم ہی شب ہوتی ہی سحر
اتنی اتنی خدا سی دعا ہی بہشت کی
کرتی ہو کاٹ تیج کا ملتی ہو حب گلے
ہی شہسوار کون سوا سی حبیب حق
زال جہان کو منہ نہ لگا تین گی ہم کبھی
نسبت ہی تیری گاؤسی کیا مہر و ماہ کو
قاہو ہیں دل نہیں کسی تھی ہو حکم صبر
لیلی سی ہی سوا ہی تری خوبصورتی
ہاتھ آ کی اوسکی کا کل پر پیچ چٹ گئی
بولی وہ وصف مطلع ابرو بین سنکی شعر
دیکھی وقت زیب جواہری سی اور شکل
ابرو سی کو اشارہ کہ صحت جواہری مسیح

یہ قول ہر فرقہ کا بالائے اتفاق ہی
ساغر ہمارے بزم میں بالائے طاق ہی
اجباب کو جدائی اجباب شاق ہی
نوبت نہیں یہ غافلہ الفراق ہی
حورون کی دیکھنی کا کمال اشتیاق ہی
کس کام کا وفاق جو دل میں نفاق ہی
رہوار برق سیراگر ہی براق ہی
تجہ ہوزن تو مرد کو لازم طلاق ہی
اسکو محاق ہی تو اوسے حراق ہی
مکلف اسطر حک تو مالایطاق ہی
محبوب ہی زیادہ مرا جسم قاق ہی
قسمت کا بچ بہر ہی عجب اتفاق ہی
دزدی سخن کلمہ نہ سوا اشتقاق ہی
آئینہ کی طرف نظر اشتیاق ہی
طاقت تری مریض محبت کی طاق ہی

جاہل کو میری شعر کی کیا قدر ای اسپر
بکھ بہر ذائقہ وہ جی کچھ مذاق ہی

کشتی ہیں اس کنو بن میں لب بہر ہی ہو
کیسی برس پڑی جو وہ اتنی بہر ہی ہو

لاکون ہیں عشق چاہ دقن میں مری ہو
جوش غضب میں بن محبی کیا کیا نگایان

بستان مرگ کا ہی شہیدانِ عشق پر
کیا در و تہماک مردہ عاشق ہی گویا
سیچے نہ سچے تھکی چین روز باغبان
وزاد و قیس ہیں تری وحشی کی ساتی
سہجے ہیں محکوم وحشی نازک مزاج طفل
کیسا سیاہ خانہ بہارا ہی خوفناک
عشاق جی اوٹھیں جو عیادت کے آؤ تم
مشتاق بادہ خوار ہیں ساتی بلا بھی
وحشت کا رعب بعد فنا ہی وہی رہا
زہ فاک بھی ظلم ظلم سہین سجا ت
آئی مہار باغبان ساتی گئی خزان
مزدور اگر سہین ہیں تو کیا ہیں یہ بادشاہ
آبادہ ترک تیغ جو میدان میں کہیں کر
نود و لعلون کو گرم مزا جی نی کو دیا
زلفین جو اوڑ کی یار کی آنکھوں پہ رہیں
غیر ذکی قدر کرتی ہو کیا خوب ہی سمجھ
مٹی اون سہنی منہ نہی لگایا کہی نہ جام

مرتی سہین وہ جو ہیں کسی پر مری ہوئی
اک ہاتھ دلیر ایک جگر پر دہری ہوئی
بلبل کی آنسوئی ہیں تہائی بہری ہوئی
جس طرح طفل پیش معلم ڈری ہوئی
پرو فوسی جاسی سنگ ہیں امن بہری ہوئی
آئی ہیں مہرواہ تو اسہین ڈری ہوئی
بیپاری بستر و پڑی ہیں مری ہوئی
کب تک ہیں گی طاق پہ شیشے دہری ہوئی
آئی جو قبر میں تو فرشتی ڈری ہوئی
مردوں کی چاتیوں پہ ہیں پھر دہری ہوئی
سو کی بدن خسروہ دون کی ہری ہوئی
ساری جہان کا بوجہ ہیں سر پر دہری ہوئی
اولیٰ صغین قبر ہم و دم ہم ہی ہوئی
سہ سام ہو گیا یہ بلند انجری ہوئی
سہجا میں قید و ام میں آ ہو پری ہوئی
کوئی جو تہی تمہاری نظر میں کہی ہوئی
کیون معنی ہیں شیشو کی صورت مہری ہوئی

سینی میں رنگ رنگ کی مضمون نہیں آہ
صندوق ہیں یہ بلبل و گہری بہری ہوئی

حق ہی کہ کون حسن میں تیرا جواب ہی
 رنوسی میری بھر میں بستر سحاب ہی
 دم میں تمام ہوں کسی ایذا کی تاب ہی
 بیتا ہو چشم فکر تو دریا ہی ہی حسین
 راتوں کو اسکی نالوں سی آتی نہیں ہی غنیمت
 آو کہ حال پر سی بیمار ہے ضرور
 خط لعل پہ میں اوس بہت سفاک کی نظر
 کر دوں کو انکے اوٹھا کی نہیں دیکھتی بہت
 کتنی تری خیال میں گرمی ہی سہم تن
 دریا کی سیر کو نہیں جاتی وہ بی نقاب
 کیا دانہ نامی خوشہ انگور کا ہو وصف
 دریا ہماری طبع کا دریا سی ہی جدا
 کوئی بیک گیا تو رہا کوئی ہوش میں
 کشتی ہیں بھر بار میں گن گن کی ساعتیں
 تم حسن میں ہو فردو میں عشق میں عجز

سب مجھ میں ستاری ہیں آفتاب ہی
 تکیہ ایمن نعل میں یہ مشک پر آب ہی
 بسمل کا اضطراب دراضطراب ہی
 ابرو ہی موج آنکھ کی صورت حباب ہی
 پہلو میں دل کہ جان کا اپنی عذاب ہی
 کیا جانتی نہیں کہ عیادت ثواب ہی
 گرمی خدا کی نامہ بردن کو جواب ہی
 اس جام بی شراب کی مٹی خراب ہی
 آب سرشک دیدہ تر نقرہ تاب ہی
 اندیشہ نظارہ چشم حباب ہی
 پوشیدہ ہر ستاری میں کائنات ہی
 کجرو ہی اسمیں موج نہ سرکش حباب ہی
 دولت کسی کو آب کسی کو شراب ہی
 یوم الحساب آج ہمارے حساب ہی
 میرا جواب ہی نہ تمہارا جواب ہی

مٹی خراب اب نہ ہی کی مری اسپر

قصہ زیارت لحد بو تراب ہی

کتنی سمندر روان میں شتاب ہی
 اشر بہ غضب ہی کہ گم آفتاب ہے

جو ہی سوارا سپہ وہ پا در رکاب ہی
 بردارنی امام جہان خراب ہی

ہر وقت چہرہ یار کا زیر نقاب ہے
واقف ہیں سست و ختر زر کی مزاج سے
سمجھو نہ بھیسو نکو سہی بی گفت بی شنود
کس کام کی وہ آنکھ مروت نہ جسمیں پو
صبح شب وصال عیان ہو توجی اوٹھون
خالی پہاڑ کو چہ جانان سی نامہ بر
موسن کی کیوں نہ نفس کشی پر بند ہی کمر
کیا جانی کس صنم پہ پڑی آنکھ دقت حج
پوچھو نہ مجھ سے کچھ مری روز کیہ حال
مکن نہیں کہ قطرہ باران کا ہو حساب
کرتی ہیں کیسی ظلم غریبوں پہ یہ صنم
بی آبرو ہی جسکو منو حفظ کا خیال

جب دیکھو جزو دان میں شان کیا ہے
باطن میں ہی مہ آگ تو ظاہر میں آب ہے
واقف زبان موج سی گوش حباب ہے
بیکار بزم میں قنق بی شراب ہے
مردہ وہوں کہ مجھکو مسیح آفتاب ہے
سمجھے یہ ہم کہ زسیت ہلکو جواب ہے
کتنا جہاد راہ خدا میں ثواب ہے
شیخ حرم کا خانہ ایمان خراب ہے
تاریک تر زحل سی رخ آفتاب ہے
باہر حساب سی کرم سجیاب ہے
کچھ خلق سی حیاء خدا سی حجاب ہے
کستی ہیں آبرو جسی موتی کی آب ہے

اہل صفا کو کب ہی سہر کشی اسپر

ظاہر ہی مہ کہ آب گہری حباب ہی

لذت بغیر سوز جگر گفت گوندی
کتنا نہیں کہ پان رقیبوں کو تو ندی
امداری لاغری بدن ایسا ہوشی
خالی جو خلق سی ہی وہ کس کام کا بشر
اب تو یہ میری دل کی ہی امدادی جا

مجرمیں جب تلک نہ جلی عود بوندے
اتنا کھا کر کہ مری رو پر بوندے
کولی جو کوی قصہ ہماری لہوندے
کاشا مری نظر میں ہی جب پہول بوندے
جو چاہی دی ہر ایک بھی آرزو ندے

ساقی وہ کیا شراب کی آفتاب کو
 پروای چاک جیب ز فوگر نہیں رہے
 یارب جو قصد شکوہ کروں تنج یاری
 صیاد دام میں ہیں یہ سب بہری
 کیا میکی میں جبکہ فراغت سی بیشی
 مانگون جو میں تو پیر مغان دی مجھی ہزار
 تو جسکو دی مجال ہی اوسکو دی کوثر
 ای کل نہیں چہن میں مناسب حزام ناز
 دانہ زینہ ہی نہیں اگتا بغیر آب
 ہفتادہ ہی منم مسک سی چشم فیض

جو مست آسمان کو خطاب ہو رہے
 قسین شبست شبست ہی نہیں فوگر رہے
 فرصت بیان کی شدت دروگر رہے
 انہیں چہری کسی کو مری رو ہو رہے
 کھٹکا میہ ہی کہ ہاتھ بفل میں سہو رہے
 زاہد کسی تو آب ہی بہر وضو نہ رہے
 کیا کوئی دی سکی اوسی جسکو کہ تو نہ رہے
 بوسہ کہیں قدم کو لب آب جو نہ رہے
 سر سبز خاک ہو وہ جی آبرو نہ رہے
 ساغر شراب کا کہیں دست سہو نہ رہے

کیا اسیر ہے زمانہ بدل گیا
 وہ دوست وی رہی ہیں جہان ہمدرد

مہر جہت گستاخین اگر رنگ شربازی
 تصور و نس رہیں کا شکی لازم ہی شربازی
 صد گاہی جانان آری ہی چارہ باب
 نہیں ممکن کہ شمشیر اعلیٰ سے چربی ان
 تری انی کوئی فرصت کہ باغین درگاہ
 کوئی قصد عدم روح مردان عری آری
 حال عقل ہی شہری پریشان کی مہبت

رنگ گل شکی بیشہ تلاء رنگت کی پر بازی
 قناتی الغیب ہو جاسی تو مضمون گریابی
 نہیں ماحوسین ملگی کوئی کہہ رہا نہ رہے
 شمشیر کی زہ پشی کہ رسم کی سہو رہے
 ادھر چواری کوئی ہماری پورہ رہا نہ رہے
 جامی پر خط آیا کہہ تو قصد سی گریابی
 نہیں ممکن کہ کوئی جہان کی مہبت

کتبون پر عبث ناسم کوئی علم کا دعویٰ
وہ نخل خشک بن بہن دست میر جی جانکی دشمن
وہ بحر حسن آب جاسی جو دریا بین نہاں سیکو
بہن کو دای قسمت نی جان و تر ک پنی
ریاض بہر سہری آخر کو خالی ہاتھ جانا ہی
گو ایا خون کافر بھی اگر اسمین تکلف کیا
ابو جلی ای فلک ہو سیرت ہای دنیا سے
پلا ای تیغ قاتل فی سبیل اللہ پربانی
گرا ای شک گلگون شوق دید یارین جہدم
رہا فکر سخن میں بھی خیال وصل یار اسما
نصیحت آج تو سن لی مگر ڈر ہی یہ ناصح سے

نہوزن مرد میدان لکھ شمشیر سپر باندھے
جدا ہو مجھ سے جو تیار ہی مجھ پر تیر باندھے
بٹوین یاروں کی سیہ آنکھیں کھل کر دنگ باندھے
ہزاروں کاٹ کر خراگ میں کشتہ کی ہر باندھے
گرہ بین کیا کوئی دودن کو مثل غنچہ زرباندھے
جہاد نفس پر لازم ہی انسان کو کر باندھے
شکم پر تنگ قرطوع سی خیر البشر باندھے
رہین منہ مثل صائم کب تک زخم جگر باندھے
نگہ کی تار سی گلہ نشہ گھاسی تر باندھے
غزل میں قافیہ موصولہ پہنی پیشتر باندھے
کین بہہ کو رباطن و زانی کی نہ کر باندھے

اسیر اپنی حقیقت کیا نہ تھی گوش غلط

لکھا ساحر بنی کو افتری اللہ پر باندھے

جس دل میں سوز عشق نہیں ہی فسرہ ہے
کیا کہی دل فراق میں کیسا فسرہ ہے
سویا زار یہ غم مرگان کی کر دیا
کیونکہ یہ جبر یار میں ہو میکشی حرام
ای چرخ کیا میں نقشہ غم کا منہ کون
پہری میں کہوں سواتر کیشیت سخن

جو چشم اشک ریزہ نہیں بر مردہ ہے
مردہ ہی جان زار بدن گور مردہ ہے
پہلو میں لی نہیں درق کہم خوردہ ہی
مردہ بظ شراب ہی می خون مردہ ہے
خوردہ مردہ بلکہ فقط درد گزردہ ہے
اچھی دہی شراب ہی چوساں خوردہ ہے

پونہ خاک ہو کی بھی دل ہی مرا غنہ
 روتا نہیں وقت ولادت کی کون طفل
 اشک شب فراق بچوٹی سحر کی توپ
 ملک عدم کو چل نہیں کچھ خوف کا مقام
 ارزان یہ نہ خج جس سخن ہی جہانین
 دیتا ہی غنچہ کو جوہن سی تری مثال
 کیونکہ ہوا اسپن عکس فگن شکل عیش کی
 شہری کی چو راوڑانہ زر گل کو ای نسیم
 تاریک جہار میں ہی محفل چین
 فقرت مری سخن سی ہی یہ گوش یار کو
 تم گھر کو کیا گئی کہ چین سی گئی بہار
 پوچھو نہ حال ضعف میں مجھ اشکبار کا
 ٹٹتی ہیں کوئی جگ مخالف میں رست باز
 ماہی و ماہ لالہ و طاؤس دل مرا

فیروزہ فلک مری نظر و عین مردہ ہی
 رخت حیات پہرین شوب خودہ ہی
 ای چنچ تو بچی کو مگر درد گردہ ہی
 رستہ نیاسنین ہی یہ راہ سپر وہ ہی
 زندہ ہوں پر کلام مرا مال مردہ ہی
 ظاہر پرست راہ بمعنی نبروہ ہے
 دل گرد عینسی آہستہ رنگ خورہ ہی
 بہہ خسرو بہار کا گنج شمر وہ ہے
 ٹنڈا چل غلالہ ہی گل شمع مردہ ہے
 سنجیدہ حرف ہی سخن تا شمر وہ ہے
 پڑ مردہ پہول میں دل لیل فسر وہ ہے
 اشکون میں جسم زار خس آب بروہ ہے
 ہر نکل باغ وقت خزان پافشروہ ہی
 جو ہی وہ سوز غم سی تری داغ خورہ ہے

جان آفرین کو دو گنا کسی روز نقد جان

میں ہوں میں اسیر یہ مال سپر وہ ہے

گہری باس نہ قدم تا بقیامت رکھی

قصداً منیر شبن ہفتاد و دو ملت رکھی

دل وی دل ہی کہ جو در محبت رکھی

چاہتی زندہ ہی مری کی قناعت رکھے

صورت آئینہ جو صاف طبیعت رکھے

سرو پیاسری کہ پو عشق کا جہین سودا

گوش وہی جو رہی تیری سخن کا مشتاق
وہی سمجھی تھی جو کچھ نہ کسی کو سمجھے
شوق سی کر مجھی کم زور گنا کر عیشت
کبھی ماتم بین نوشی ہلکو جو ہونی ہی تو یوں
ہمہ تن ہو کی زبان دیتی ہی واوہ تیغ
پیاسی ہم رہ گئی اک جام نہ ساقی فی با
کیا غم بھر کی چہ سی چہڑا باہر کو
ابر سی سیکھ روش پرورش عالم کی
ضعف سی پیکر موبہم ہی مردہ اپنا
رو سیاہی مری شمر سی کبھی جاتی ہی
چاہتی ہی یہ تری چال کی گردی مرقص
بات سنتی سنیں بیوجہ جفا ہوتے ہو
فکر امر وزہی ایسی کہ سنیں ہوش بجا
زیست میں کیسی ہوا خواہ ہاری تھی نیم
چار دیوار عناصر سی بہت تنگ ہی پنج

چشم وہی جو تری دید کی حسرت کھی
وہی جانی تھی جو غیر سی نفرت رکھی
مگر اتنا کہ یہ دل صبر طاقت رکھی
تغریب خانی میں جیسی کوئی ثبوت کھی
سر جہکائی جو تمنای شہادت رکھی
کیا کسی سی کوئی امید مردت کھی
ملک الموت خدا تمکو سلامت رکھی
اس سخاوت پہ نہ احسان نہ منت رکھی
ہی تر و دین زمین کسکو امانت کھی
آبر و تیری خدا ہی ہم رحمت رکھی
آ کی سرا بون پہ تو رشید قیامت رکھی
اس طرح کی بھی نہ انسان طبیعت کھی
کون اندیشہ فردا سی قیامت رکھی
کبھی دو پہول نہ لاکر سیر تربت رکھی
کھد و رضا نسی کشادہ در جنت رکھی

امتحان میں رہی ثابت قدم شاہ سیر

سر پر اند نہ کیوں تاج شفاعت کھی

فکر و نزع کی گئی خبت میں ہم تقدیر سے
جل گئی کا نو نکی پر دی شعلہ تقریر سے

حشر میں مستوجب رحمت ہوئی تقریر سے
اوپر کی فوڑ گاہ اداس چہر کی تنویر سے

<p>وہ چہری سی سوچ کر تباہی تو سہ کبیر سے پڑہ گبار تہ زمین کا کعبہ کی تعمیر سے مشورہ کر تباہی اکشر مرد ہم تہ سیر سے کیا مہ صاحب ہاتھ آئی جہ تہ نقد سیر کی لڑائی فتح اس ٹوٹی ہوئی تاشیر سے کب شجر تہ تباہی پیدا داؤد تہ سیر سے یہ کمان کچھ توڑ کر کشتی بنی یاد تہ سیر سے کب سپاہی طفل ہوتا ہی گلی تاشیر سے ہی محبت ہتھکڑی سی طوق سی تاشیر سے مثل قلقل می ٹپکتی ہی مری تقریر سے واہ کیا سوتی نکالی طرہم تصور سے خواب میں معذور ہوتی ہی بان تقریر سے ابرا یا باغ میں طاؤس کی نقد سیر سے</p>	<p>وصل کی شب گزرتی تھی دن گم تہ سیر وصف ابرو کا لکھنوی ہی میں شعر میں سو جہتی ہی بات ہلو جوش جوش تہ سیر زخم سینہ مراغ پہلو درد ول ضعیف جگر غم سی دل ٹوٹا تو کما سی فوج شوکت بی سخت دل جوہن و پھینچاتی بہن کابلم کو سیکڑوں سینی کئی بہن دسکی ابرو زنی کا جو ہر جرات کبھی تقلید سی حاصل نہون اسی جنون ترغیب زنا نسی کلنی کی یہ وصف چشم مست میں پاشچی شی کا دہن غرق حیرت ہوئی پائی ہمئی مضمون آبدار حال اگر پوچھی کوئی کیا خاک مردی دین جواب زلف اوس چہری پہ چھوٹی ہی ل پر داغ</p>
---	---

جای نامہ باز نامہ لکھنوی سی سیر
 پارا اگر آرزو ہی ہر روز کی تحریر سے

<p>ہبیک کب پائی کسینی خانہ زنجیری اشک خون شگین چشم جوہر شمشیری فی امان صد کی آئی صد از سنجہ سے ہی بہ محکم خرابی کی مری تعمیر سے</p>	<p>زلف کا بوسہ ملی کیا اوس بہ بی پیر سے روئین گی دشمن ہی میری حال کی تعمیر سے چھوٹ کر زنا نسی جب صلوکوں جانی لگا جو نہایا قصودہ برباد ہونی کی لیے</p>
--	--

<p>ایک تو ذرہ نظر آ یا مجھی ایک کتاب سطر سی معنی کل سکتی منہیں باہر کہی زندگی ہی جب تلک ہم دیکھتی ہیں کل دل پہ لکھ جاتی ہی دس منہ ہی نکاتی جاتی سدا رہ مجھ رہو سکتی ہیں کب گودا موج کچ منہیں سکتا ہی نقشہ دس کاحیرت کی کیون سنائی تو فی فرقت کی خبر ای نامہ بہ کب ملک دیکھیں لو بر آتا منہیں شاہ حسن ظلمت عصیان کو کوئی کیون یاد رو یا پشت آئینہ ہی اوس اوس روی آئینہ دلی زان دس ہی جو مسجد میں کیا کار سچ</p>	<p>شکل یوسف جب طالی یار کی تصویر سے کسطح چوٹی تھپا رانا تو ان زنجیری ہی چراغ عمر روشن رہن تصویر سے کم منہیں ہی یار کی تقریر ہی تحریر سے کیا تراوشی رکی گاطوق سی زنجیری مانی و بہزاد و دون بیٹھی ہیں تصویر سے جل گیا اپنا کلیجہ شعلہ تقریر سے ہم فقیر وں کی دعا خانی منہیں تاثیر سی رات وں ہو جانی ہی خورشید کی تنویر سے سن چکا ہو غنیمت زبان بطوطی تصویر سے خفتگان خاک چو کی نعرہ تکبیر سے</p>
--	--

دل تزاوا لبتہ کیسوی جانان ہی سیر
صاف ظاہر ہو گیا اولیٰ ہوئی تقریر سے

<p>خواب میں حاصل ہوا وصل دس بتوں پر تلک ل روشن ہی و سکی حسن عالمگیر سے رخنہ مائی ل کو سمجھا ہوں جو گھر تصویر سے خالمون سی سخت نادانی ہی احست کی اسد سرسی جا یگانہ دس کیسوی کا سودا عمر بہر تید کی شکل سبکو جب حاصل ہو گئے</p>	<p>دولت بیدار با تہ فی پہن تقدیر سے راج سکون میں طرح خورشید کی تنویر سے بہر دیا ہی مینی اسم یار کی تکسیر سے پیاں بھتی ہی کوئی آب ہم شمشیر سے مردہ کلی کا ہمارا خانہ زنجیر سے کلی یون زندا فسی ہم جی صدا زنجیر سے</p>
--	---

خط شکنی سی کھلا احوال حسن وئی یار دل بہت ہی تنگ بھلی ہی روح چل سوتی شوق میں اوس تنگی مانند موج بولی گل کس طلائی رنگ کا یہ عکس دریا میں پڑا کان بھونکی ایسی مینی غیر سی بگڑا وہ شوخ تیری حیران کو کیا تکلیف دنیا سی غرض آنکھ کھلتی ہی جو بسمل کی ذرا ہنگام قبل وصف تیری حسن کا کرتی وہ اسی پائی حسن نا تو ان موج کو مونی ہیں لفت مژگانین ہم	حل ہوئی معنی فاصم اللہ کی تفسیر سے ایک دن چلنا ہی آخر فائدہ تاخیر سے دوڑتی ہی رنگا نکل کر گردن پنجہ سے کم نہیں ہر موج دریا سو نیکی رنجیر سے بن پڑی تدبیر میری خوبی تقدیر سے کام لیتا ہی کوئی کب مردم قصود سے منہ چپا لیتا ہی قاتل دامن شمشیر سے آشنا ہوئی زبان موج اگر تقریر سے چاہی ہوں قبر کی تختی ہی چوبیس سے
--	--

ج طرح خار کا میں متفقہ ہوں ہی سیر

اعتقاد الیسا مرید و نکو نہو گا پیر سے

گئی نہ یا د کبھی زلف بار جانی کے پیام کرجائی ہی بار جانی کی تمام راہ نہیں سخت زندگانی کی شال ہم سی سنو طفلی و جوانی کی خبر نہو کہیں صیاد کو یہ ڈرتا ہوں ہوئی چاہ درخندان میں سچ شاعری راہ ہوئی یہ ہی زندان سی بل نہیں سکتے دکائی گل میں دل و پیر جانان نے	بڑی بلا میں سیر بہنی زندگانی کی رہی امید قیامت پہ زندگانی کی کوڑی ہی اسمین تو منزل نقطہ جوانی کی یہ دن ہی مرگ کا وہ رات زندگانی کی اوڑی ہی دہوم بہت میری خوش بانی کی ہماری قبر پہ چادر چڑھی تو پانی کی بڑی ڈان میں پنجہ نا توانی کی حیات انی مرگ ناگانی کی
--	---

سیاہی نزع میں آنکھوں سی بے بی چو باشک
 گئی یہ دار تنگی دست در باز دی قاتل
 لحدیان کی جو مجھ سے غریب کو پوچھا
 دکھا کی جلوہ ہوئی ہوں جو آپ کچھ نام
 ہمیں بھی پھول سی رخسار کا کوئی پتہ
 کبھی ہی یہاں ورق دل پہ یار کی تصویر
 کیا ہی مر وہ فلک فی گدھے دل زندہ
 کہو کلیم سی کیا طور پر کہیں آ کر
 ہزار رنج سی چوٹی ہزار داغ مٹی
 سپید بال جو ہوئی لگی تو سمجھا میں
 وہاں رکی مضمون چہ گئی کیا ہمسے
 خیال می او نہیں پوشش میں بھی نہ جاتا

کہڑی ہی رخصت محبوب زندگانی کی
 ٹٹی نہ سل مری سینی سی سخت جانی کی
 کہم نکیر فی منکر فی مہربانی کی
 تو پہر سی ار فی اور لہ ترانی کی
 بار بار تازہ رہی گلشن جوانی کی
 کچھ احتیاج ہی بہزاد کی نہ مانی کی
 وہی انگ ہی پیری میں فوجوانی کی
 سنی سنجائی کی آواز لہ ترانی کی
 اجل فی آ کی بڑی ہم پہ مہربانی کی
 قریب صبح بہت ہی شب جوانی کی
 زبان کلید ہی قفل در معانی کی
 قبا میں ہوتی ہیں طیار جادانی کی

اسیر خاک ہو مضمون کی پیدائش

دل و داغ سی طاقت گئی جوانی کی

نکلی ہی چاند فی جو شب انتظار کی
 پلکین نہیں ہیں پیش نظر چشم یار کی
 بیوی نہیں ساتی ہیں مرخان بستان
 مضمون غم میں قابل رقت ہزار
 پردہ و گار کیوں محبی ڈالا عذاب میں

چادر یہی بنی گی ہماری مزار کی
 ہیں چوٹیاں یہ بلق لیل و نہار کی
 اوڑتی ہوئی خبر جو سنی ہی ہمار کی
 دیوان ہمارا جلد نوین ہی بکار کی
 چلتی ہی زمین یہ ہماری مزار کی

وہ زار ہوں کہ میری یلی وقت قطع ارض
تیزاب سی زیادہ ہی عاشق کا خون گرم
چسپ کر کہی گناہ نکرے گناہ گار
بازو کی دھت میں جو ہوئی غرق اپنی نگر
و کلامین کی مہشیت نماز و نکی رکعتیں
ہیں کبر حسن ہی او نہیں پست و بلندیک
پیدا ہوئی ہی داغ جنون ہیں نئی چمک
دم بہر ہم اور قافلہ داؤ کو دیکھتے
جاتی ہیں سو ہی ملک عدم جلد آئی
جو ہر تہاڑی ابرو و نکی جانتی ہیں ہم
دیکھا جو مینی تیرگی گور میں کفن
آنسو پو میری یارنی کی چشم انفات

ہر نقش ہی مور ہی خندق حصار کے
کوٹھی پگھل بجای تہاڑی کٹار کے
ہوتی خبر جو انکو ہمیں دیسا رکی
اس مرغ غوطہ خوار فی مجہلی شکار کی
معراج قیدی انہیں دو تین چار کی
کیسا پیادہ وہ نہیں سنتی سدا کی
شاید قریب فصل پہاڑی بہار کی
ہوتی جو درمیان میں نہ ٹپٹی غبار کی
باقی نہیں ہی تاب ہیں انتظار کی
لیکنا بیٹھ ہی ہیں قسم و دال فقار کی
سمجھا کہ صبح ہی یہ شب انتظار کی
رتی چمک گئی گھسہ آبدار کی

کشتہ کیا ہی لعل مسی زریب نی باسیسر

چادر بھی سو سنی ہو ہمار سی مزار کی

شیرنی خط سی مٹ گئی لبہا می بار کے
محرم کو کپا ستائی کی تنگی مزار کی
اغیار و بار سب کو جلاتی ہی حق حسن
حصہ ہیں گرد باوجود کیا یقین ہوا
یو کو چل زریب بنا گوش آگیا

ان چو پٹوں فی سب یہ شکوہ ہر بار کے
رحمت و سچ ہی مری پروردگار کی
ہی آگ کو تیز نہ گل کی نہ خار کی
تربت ہی یہ کسی نہ کسی تاجدار کی
تقدیر لڑ گئی کشتہ آبدار کی

مارسیا وہ ہی یہ باہنی ہی مار کی
 رکھی سبیل آب دم دوا فقر کی
 کوڑی فقیر کو نہیں ملتی کنار کے
 مسجد میں جا کسی فی نپاسی مزار کی
 کلیان کہلین گے دامن بہ بہار کی
 کشتی عطا نہ کیجئے گوٹہ کی مار کی
 ایذا زمین شعر میں بھی ہی فشار کی
 فرما بشین ہیں مہر میں نقش نگار کی
 ایٹین بنیں گی کیا تری پختہ مزار کی
 برسوں دٹھا چکا ہوں ذیت خمار کی
 پہو لون کی ٹوکری ہوئی ٹٹی شکار کی
 دو گز جگہ تو چوڑی اپنی مزار کی
 پتھر کو کب جلاتی ہی گرمی شرار کی
 چلنی لگی نسیم خزان میں بہار کی

لکھتا ہوں وصف زلف واد قلم نہیں
 رحم خدا نہ دیکھ سکا کفر کی بھی پائیں
 کیا اوستی چشم فیش جو خونخوار خلق ہو
 پہنچی گنا بعد مرگ کوئی کیا خدا تلک
 دینی میں آہ سرد سنی گی نسیم صبح
 ہواں بادہ خدا کشتی می جا ہی بھی
 مضمون اسبان مژدہ ہی صفت دین تنگ
 کیسی حریر زینت ظاہر ہیں نامور
 کسو اسطی یہ جمع روز سیمائی نخیل
 ساقی سرد نشہ می بھی نصیب ہو
 بلبل کو گل فروش بھی صیاد بن گیا
 ساری زمین کشت و نسی کی تیغ زن نہر
 ایذا کا خون دشمن کم زور سی نہیں
 دیکھا تھی تو پیر خوشی سی جوان ہو

دنیا کی آفتونسی چٹا جو گیا اسیر

سرحد گور ملک عدم کی دیار کی

۱
 کہ روز نون سی ہیں کان شناس لکای ہوئے
 عذیب ویر سی ہیں آسرا لکای ہوئے
 چلی حرم کورہ تیکدہ دبا ہی ہوئے

۲
 کرد نہ بات جو تم میری گھر ہو آئی ہوئے
 کہی تھا طر عسالی و گور کن می مرگ
 طرف تہو کی نچوڑی خدا پرستی میں

ضرور پنجم وحشت کری گا پردہ فاش
 جدا بین جسم سی اعضای جسم زیر زمین
 فسرودہ یون مری داغ جگر بین پری نہ
 یہ خوفناک ہوئی سی ہماری قتل کی بعد
 گلی یہ کسکی ہی یارب کہ بیٹھی ہیں سر راہ
 جواب خط کا بڑا اشتیاق ہی قاصد
 کسی طرح نہ بچی گی تمہاری پیچی جان
 بجای ہی خط جو تری پشت لب پہ پیدا
 لکھا ہی نامہ قسمت میں لفظ عشق جہان
 خدنگ بڑہ کی لٹی کب نہ ہمیں سینی پر
 یہ ڈر گئی کہ ہوئی وحشت سی ہوا کوسون
 چمن میں دیکھتی سوسن یہ کیا بلا آئی
 عبث وفا کی توقع ہی اہل دنیا سی
 سیاہ دل کوئی سمجھی نہ بادہ غوار کو

کہ چاک حبیب پہ آستین چڑھائی ہوئے
 خدا کی شان جو اپنی تھی وہ پرانی ہوئے
 چراغ حبیب دم صبح جہلائی ہوئے
 نیام میں ہی دہ شمشیر دم چرائی ہوئے
 ہزار دن تخت نشین ہو رہا بجائی ہوئے
 گلی میں یارب کی جانا قدم اوٹھائی ہوئے
 ہماری قتل کا بیڑا ہی سیاہ شہائی ہوئے
 شکر یہ کہ سی یہ طوطی نہی ہر کہائی ہوئے
 دہن کی حرف کسی کی ہیں کچھ شاعی ہوئے
 کمان یارب سی تیوری عبث چڑھائی ہوئے
 دو چار ہم سی جو وحشت میں چار پائی ہوئے
 وہ بہر سی چلی ہیں مسی لگائی ہوئے
 یہ ہو فائین ہمیشہ کی از مائی ہوئے
 سحاب دار ہیں بلوغ جان پہ چھائی ہوئے

کہنہ دولت ویدار با تہائی اکسیر

وہ خواب میں ہی جو آئی تو چھپائی ہو

یارب کھد میں بھی محبت شغلِ جوان سی
 جو وقت دل میں چاہتی یاد تان رہے
 محفل میں شمع باغیچہ بے روان رہے

عضو بدلتا رہیں زمین پر زبان رہے
 آسب کا گزر ہو جو خالی مکان رہے
 راحت رسان خلق رہی ہم جہان رہے

دل میں جو ہو خیال تو تیرا خیال ہو
 اعضا کا لاغری کی سبب سی نشان بنیں
 بنواؤ گرو کعبہ دکانین شراب کی
 کی عمر و شمعون میں بس سہمی عمر بہر
 موتی سپید رنگی رخصت ہوا شباب
 کیون توڑتا ہی شیشہ ساعت کو انی فلک
 ہمسایہ ہو تو چچ کی دیوار کیا ضرور
 رو کی جگہ پر تیرا گوار کیا کریں
 دونوں ہیں گہر تہا ہی حرم ہو کہ دیر ہو
 قاتل تہا ہی خون کی پانی ہی یہ کمال
 مجھ سخت جان کی سینی کو تاکا ہی بی طرح
 سر سبز ایک ہی نہ رہ عشق میں ہوا
 کیونکر نہ دل کو ظلمت عصیان کر سی سہا
 غصہ کی وقت ہی نہ کسی کو کھی بڑا
 بلبل سی ایسی صند ہی کہ ہی باغبا نکا
 شعلے جو میری آہ کی دلی بلند ہوں
 پردا ہی کسکو در سہ خانقاہ کی

لب پوری قوم ہی نشان رہے
 تشویش روح کو ہی کہ جا کر کہاں ہی
 لازم ہی میکشو کہ خدا در میان ہی
 کانٹو نمین ہوں انتہائی نذر زبان رہے
 باقی غبار جیسی پس کاروان رہی
 ہم وحشیو نکی خاک سی بین دان رہے
 پردہ نہ میری آپ کی بیامیان ہے
 اسپر کھی کھی جو تہا ہی کمان رہی
 برسوں بیان ہی تو مہینوں بیان ہی
 کیونکر نہ سند سی تیغ کی باہر زبان ہی
 اللہ ہی کہ نوک تری ای سنان رہے
 اس معرکہ میں کمیت بہت ہیلوان ہے
 تاریک ہو مکان جو مکان میں ہوان ہے
 لازم ہی اختیار بشر میں زبان رہی
 باقی ایک شاخ پی آشیان رہی
 ڈر کر نہ نیون زمین سی و در آسمان ہے
 آباد میفروشن کی یارب کاں ہے

سب سی ہمانی سب کی ہائی اسیر

جگر ہی میں بعد مر ہی استخوان ہے

کمان رام خداین گرم او بڑھ کہ پیری
 مثلاً خدائی و نبوت دست حیدری
 نہ کم شیر سے شیر نہ کم شیر شیر سے
 جنون کی جو شمعیں الفت ہی ایسی چشم و کبر سے
 بجای دہشت جان جوش اشک پہ سے
 نظرائی نہیں آرام کی جا ساری دنیا میں
 وہ کشتہ ہوں مرا ماتم کر نیکی میری دشمن سے
 ہوئی تکرار لیجانی میں کیا کیا جب لکھا نہ
 پرستش میں تامل بہر ہونا حق شناسوں کو
 بہت کوشش ہی کیوں حال دینگے سیادہ
 ضعیف و عکوفت فیض کی کیا اہل دل سے
 جو بدلی وضع اہل خاندانی ہم جان پر
 مری لب سوز و لسی میری تر ہوئی نہ ہو
 رہا جاتا ہو عین محرم حساب جگر آخری
 بغیر اوس سرود کی با عین میری نگہ کی کو
 غضب خاک در تہانہ فی تاثیر و کلامی
 عداوت طبعی سے کوئی دنیا میں نہیں کرتا
 طاقت و خدی سلطانی میں کیا حقیقت کو
 ہمیں خیر و بد ہر جگہ ہم کہیں

بہر آئی لامکان جا کر گئی گرمی نہ سیر سے
 جدا ہی کب خدا کا ہاتھ باز دی پیر سے
 کورن کو سر کو دو ٹکڑی کیوں چرب و شیر
 لڑیں آنکھیں گز نکلا کوئی آہو برابر سے
 ڈبو دیتا ہی وہ پانی گز جاتا ہی جو سر سے
 کالوں ہی خون کیوں نہ کر قدم رنجہ کی گھر سے
 نور و دین کی برسوں تیغ و خیمہ چشم و جگر سے
 صبا سی نامہ بر بگڑا لڑا بد کہو تر سے
 تر شتابت تھاری شکل کا کوئی جو آدر سے
 کوئی بی سعی پاتا ہی تو کوئی رزق چکر سے
 کبھی شتہ کو تر ہوئی نہ کیا آب گوہر سے
 خطر تیر سی رکتا ہی نکل کر شیشہ تیر سے
 قوی کی ہونہر ٹیکر بادہ اوڑھتا ہی ساعہ
 اسی کیا مری فرد و عمل خارج ہی دفتر سے
 زمین پر سایہ او تو اثر و ہا بنکر صنوبر سے
 مریضہ کو ہونی صحت پہرے اللہ کی گھر سے
 سعادہ کیا بھگت کشتی تھی پیر سے
 کھلے کتب چشم بیکر میں ہی رنگان جہر سے
 دین کو پیر کی کتاب نہ ہر سے

نہ بدلی امر تقدیر ہی ہزاروں یاد رہن

قضائی صاحب لشکر گوی رکتی ہی لشکر سی

اسیر اطہار میرزا علی سی ہو گیا سہم پر

جدا ہی کب خدا کا ہاتھ باز وئی پہمیر سے

کئی کس شے کی ہی فضل خدائی بندہ پر سے

باز مذمتی و منہیں فرست نہیں ملتی ہی چکری

چمن کی سیر کو وہ سر و گل اندام اگر آتی

وہ پیش پیمنی و جدت سی ہر دم رہتی ہیز

خدا کو پہرہ پوشی لیکہ ہی منظور بند و کی

گیا دینا ہاتھ اسیر ہم نہایتیں گایاں کیا کیا

پرانہ شامیگی فوت بار بار پر وار میں آئے

دل پر داغ سی دیں گل کو جو آگاہ کرتا تھا

یہ وقت میں رہا کرتی ہیز و لکھو خوف آفت کیا

زمین پر خواجگاہ شیر و کیسی سہنی صحرایین

وہ غم ہون جییری خالی ہو چہرہ کا و خواہاں

جواب خطر کی بدلی تیرا کیا شکر گرنے

جو قصہ ملی و محبوب کا کتا ہون کشتی میں

زیادہ کو کہن سی عشق نہیں رتبہ ملا ہو

بہتری جیاتی ہو نہ ہو جیاتی ہو نہ ہو

اگر آبد کسی محبوب نہ خط کی سدا کی گدا

تلاش دانہ کی خرمن ملا ہو مقدر سے

خوشامروزی کہ کجی کا قیامت کو قدم گھر سے

جدا ہو گل سی بلبل فاختہ بگڑی صنوبر سے

نہ خم سی کام ہی ہو نہ شیشی سی نہ ساع سے

پیکاری جانن گی سب پر محشر نام باور سے

سہری مٹی سی شل ابر باران کی طرح بر سے

کوی چوچی تو دوری بام جانان کی کبوتر سے

بجائی خامہ لکھا خط اوسی طاؤس کی پر سے

نہیں ڈر کو دوکان اشک کو ترکانی مشک سے

جوانمردان و جشت کو نہیں کچھ کام بستر سے

فرشتی دوش پر لائن گہڑی بہر بہر کی کوثر سے

نیکنای لہو پیچیم پر د بال کبوتر سے

پرفانی و داستان کشتی ہو کیا ہر دم تی سے

سر شوریدہ توڑا اوسکی درواز کی تہر سے

نمایا خوب سنجہ سنجی س کو گر و احمر سے

بہر و گاہ و طی و سینا کامنہ ساتی ہن لشکر سی

اسیران گل زخونی و صف ہی مضمون ہوتا ہے
ملی زینت عروس طبع کو ہو لونکی ز پوری

بجای مجرب ابھی وصف بادہ کرتا ہے
جو مشکل ہی رہ حل ہی کون آب فیت ڈرتا ہے
غریب ایسا ہوں میں حشی کہ گود راہ کی صورت
منین گاہ تم جوش سر شک چشم عاشق سے
بنائی بالمش پر کس طرح صیا و حیران ہے
شہادت دیگامیری خونکی کیا کوئی محشر میں
بلندی تنجو اک دن پستی قسمت کسائی گی
الہی کیا ہی روز سحر جو ہی ایک صورت پر
فقیر و نکو فقیری شاہ کو شاہی مبارک ہو
رقیب و سن تم تک پہنچا ہی یارب کہیں
وصال یار کو مدت کہی کچھ منین و کیکی
وہ حالی قدر ہوں پتی کی صورت سی نہیں دوا
کوسنائی نہ گبر امن جو منعم بکل کرنی ہیں
تن صد چاک میں اپنی قیام روح مشکل ہی
سنا ہی کی سوا ہی اور کیا باہم پھر ان میں
فراق یار میں جھکو تو غم زندگانی سے
منین و غم چس چس چس چس چس چس چس

خدا ہی و سکو عمر خضر پانی کچھ تو مہر تہی
عریفہ آٹھوین ان چشم مولی سی گذرتا ہے
لنی جاتا ہی مجھ کو ساتھ ہو رہ و گذرتا ہی
اسی وہ جانتا ہی جو چپ ہی مذی تہ تہی
وہ اوڑ جاتا ہی گلشن کو جو میر پر کرتا ہے
کہ ہر زخم بدن دم خنجر قاتل کا مہر تہی
لگاتا ہی جو غوطہ آب میں کھرا مہر تہی
کہی تہر ہی کٹتا ہی کہی پڑ ہی مہر تہی
کہ عین مصلحت ہی کام جو اللہ کرتا ہے
خدا ہی جو منین تر زمانہ اوس سے در تہی
زمانہ سو برس کا ہو تو اک دم میں گذرتا ہے
مصور لاکہ چاہی کب مرا نقشہ و تر تہی
کوئی کیا دی گئی و نی سی خدا کی پیٹ بہتر تہی
شک نہ دام ہو جای تو کب طائر مہر تہی
جو دن آتا ہی راتوں سی سوا اندھیر کرتا ہے
بہتر وہ کون ہی یارب کہ جو جینی مہر تہی
جو دن آتا ہی راتوں سی سوا اندھیر کرتا ہے

عجب تاثیر الفت ہی جنون ہوتا ہی دیکھو

وہ لیلیٰ وشن گر کاغذ کا مہی مجنون کرتا ہے

اسیر امید و صلت ہی ہر چیزِ فرقت ہو
 خدا قرآن میں لائقِ ظوارِ شاد و کرتا ہے

بدن سی دل پہ داغِ عشق کما یا چاہی پہلے
 اگر منظور ہی دل قیام اوں آستانہ پہ
 جگہ ممکن نہیں بی صرفِ زردل میں جھنڈو
 سینہ آسان اٹھانا با عشق و وسوسہ برکاو
 دل پر داغ و گہی گا تو کیونکر تاب لانی گا
 زمانہ مہرِ چکا اب قتل اگر منظور ہی تنکو
 اگر منظور قاصد طائر جانکو بنانا ہے
 خیالِ انجام کا آغاز میں نہسا نکو لازم ہے
 صنم اس شکری کی حسن صورت میں اڑیں
 جو اوں لیلیٰ کا منظور نظر ہو خواب بدن آنا
 دمِ فکر سخن توین میں دل و صفت برو
 مسافر ملک ہستی کا ہوں لکین اربوں اتنا
 جی تازنگ اوں پر سرک ہو باز کا جگ تو
 جسے دیتا ہی شاہی شل یوسف چرخ کرتا ہے
 حروفِ معزودہ تعلیم بھی کو دکھ ل کو

چرخِ اللہ کی گہر میں جلا یا چاہی پہلے
 کوئی دیوار کی صورت گھما یا چاہی پہلے
 جو گہر لیا ہی رہی کو کر یا چاہی پہلے
 کبادہ کچھ کر زور آدیا یا چاہی پہلے
 چین لای کا اوں گل کو کر یا چاہی پہلے
 تو تم کیکہ کی مرد و نکو جلا یا چاہی پہلے
 ہو اپر اس کبوتر کو لگا یا چاہی پہلے
 مکان سی مقبرہ اپنا بنا یا چاہی پہلے
 کسی بھی کسی عینِ خدا یا چاہی پہلے
 تو چل کر ڈھیر مجنون کا جگ یا چاہی پہلے
 بنانا ہو جو گہر مسجد بنا یا چاہی پہلے
 عدم کو مجھ سی پہنچی میرا سا یا چاہی پہلے
 نئی انداز کی چوڑ نیچا یا چاہی پہلے
 مناسب ہی کنوین اسکو جگ یا چاہی پہلے
 رہ توحید حق اسکو تبا یا چاہی پہلے

اسیرِ آسان نہیں ہی لالہ گل کی پستاری

مسابی ہرگز نہ بین جا یا چاہتی ہے

اگر کسی کی تری گریان کو پاک ہے
ہر ایک چیز کی طرف اصل ہی / جو ع
چکر میں کس لی اسی رکشا ہی آسان
مرنی کی بعد ہی وہی شوق سیکشی
کیونکہ ساری اہل سخن ڈال دین سپر
خاصان حتی کو تہمت دشمن ہی کیا خطر
ساری جوانی مری احباب میں جدا
کیونکہ سنوں میں غلام غلام ہی بنگان
کس قاتل زمانہ کا مقتل میں ہی گذر
مکن نہیں کہ خط نہ پہنچ جائی یار تک
کیونکہ نہ می جلا کی جگر و لکود سی ضیا
گیا فائدہ بہت جو فراہم کنی ہین گج
دیو سیہ ہی سایہ تو روزن ہی چشم غول
بستر انگاہی باغین انگور کے تلے
دیوانہ ہی تری رنج نازک کا سب چمن
میشک بہار ہا ہی اسی کوئی کا سہ گر
رنجی ہی کیا انار بھی پستان یار کا
کیونکہ کہیں کہ ہم نہیں کرتی کہی خطا

جب غسل پہنچا بدن مردہ پاک ہی
پیدا ہوا جو خاک سی آخر وہ خاک ہی
چکی ہی خیم بخت ہمارا نہ چاک ہی
صحن چمن میں قبر مری زیر تاک ہی
شہرہ مری کلام کار ستم کی دیاک ہی
دامن خطا سی حضرت پست کا پاک ہی
ہر روز وہی تپ غم ہی تپاک ہے
دامن کہیں پہنچا ہی کہیں حبیب چاک ہی
ہر سو بلند نفرت روحی خداک ہے
فائدہ اگر نہیں ہی تو موجود ڈاک ہے
داخل ہسمین نور و نار کو بالاشتراك ہی
اکدن بخیل صورت قارون ٹاک ہی
کتافراق یار میں گھر مولناک ہے
کھلی سہی دخت رز کہ بڑی بھکوتاکی ہی
جس گل کا دیکھتا ہوں گویا چاک ہے
چکر میں چرخ کا جو شب روز چاک ہی
دل خون ہو رہا ہی بدن چاک چاک ہی
معصوم ہی جو مجرم معاصی سنی ہے

زاد ہی کیا ہی حضرت آدم کی نسل میں

ارث پر میں زند کا بھی اشتراک ہی
گلد ام لیکی آئی نہ کیوں باغین اسیر
صیاد کو اسیری بیل کی تاک ہے

ہماری لکی عیان تجھ پر آرزو ہو جائی
چمپ سی مر کی نہ نکلی کسی طرح بیل
روش ہی مجھ میں بھی سیلاب کی کھول
ادبے طور پر جاتا نہیں یہ ڈر ہی مجھے
رہی نہ پھول نہ پتادہ آہ کہ بلبیل
ذرا جو مجھ سے بدل جاسی یار کی چوٹ
کردن جو ترک تعلق غار شکر پڑھوں
ہو امی زلف مہری ہی ماغین انسی
گٹھے جو ایک تو پیدا ہو دوسرا مجھی غم
یہی ہی گوپی میدان کہ ہم ہیں درخت
نہوگی مجھے کبھی دس کر کی الفت کر
ڈرین گی کیا ستم مجھ سے ہم کش
وہ سست ہیں ہمیں تب ہو سرور بد فنا
جو کاروان میں ہو یوسف وہ شمع پر وہ

خدا کری کہیں عاشق کسی کا تو ہو جا
بدن ہی جان خوشگلی تو کلک میں ہو جا
چلون جھوٹ میں ہر جادہ آج ہو جا
کہیں نہ حضرت موسیٰ سی گفتگو ہو جا
تمام صحن گلستان مقام ہو جا
چری جگر پہ چلی خون آرزو ہو جا
طبع سی ماتہ خود ہو دن ہی وضو ہو جا
سنگھا مٹن عیش میں جو مٹی تو مشک ہو جا
جگر ہو چاک گریبان اگر فو ہو جا
کر و اشارہ جو ہونا ہو رو برو ہو جا
بلا سی جسم و گوزار مثل ہو ہو جا
کئی ہوں جام جو بکری کوی سب ہو جا
ہماری خال جو صرف غم و سب ہو جا
خبار رہ سی جس سر مرد و گلو ہو جا

اسیر وطن صدق میں مہر کہہ رہا ہی گھر
کہ ہو جو گوشہ نشین دسکی آبرو ہو جا

قاتل کو شام سی ہی خوشی صبح عید کے
 بند نقاب یا رکوناخن سی کہو لئے
 ہوں شکبار کیا مری حال تباہ پر
 چاہی جو درود ل کی کمی حیر یارین
 ساتی شراب سی محبتی تی ہی بوی تو
 یارب عیان ہو جلد شب بھر کی سحر
 حاجی طواف کعبہ کری خواہ طواف
 مثل عرض بیت معقد ہی وہ کمر
 رسوا ہو تم ہم اپنا گلا کاٹ کو مرین
 پروانہ جل کی شمع یہ برباد ہو گیا
 آنکھوں پہ پردی پڑ گئی حیرت سی تیغ
 کیا دلو یا وحشیم سین بلا کا خوف
 بوسہ یا جو رخ کا تو چین چین نہو
 برسوں گلی میں یا کی قاصد پڑا رہا
 اسی ترک بیگناہ سہارا گلانہ کاٹ
 جو چاہی لی وہ آکی تبرک فقیر کا
 میخانی میں جو قفل منیا کی ہی صدا
 چمالی ہوں جسکی پاؤں میں سمجھی وہ غبار
 کافی ہی تن پہ گردن میں حاجت یاس

مندی لگائی جاتی ہی خون شہید کے
 حاجت ہی ایسی قفل کو ایسی کلید کے
 ہٹی کوڑی ہی بزم تباہ میں میز پر
 آواز دی سروش نی ہل من کرید کے
 شیشہ شراب کا ہی کہ گردن شہید کے
 تحفیف چاہتا ہوں عذاب شہید کے
 منزل ہی یک راہ قریب و بعید کے
 تا فہم کو تلاش ہی اسٹا پرید کے
 نیت میں ہی یہ مفسدہ ہو کس بیزید کے
 مٹی خراب ہرین ہی زن مرید کے
 حسرت ہی رنگی رخ قاتل کی دید کے
 انگشتی ہی پاس نگین حد بد کے
 تعظیم ہی ضرور کلام مجید کے
 نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کے
 تفسیر و کیہ آہ قبل الوریہ کے
 خالی نہیں ہی توشہ سی جہولی فرید کے
 گو یا یہ عید گاہ میں شلک ہی عید کے
 بی قفل حجاج ہی کسکو کلید کے
 سواں موضع شاخ ہی قطع و بربک کے

ای برہمن تو بنسی کروں کیا میں اختلاط
کیا خوف اپنی ذیل کو گناہ بزرگ سی

انکو کہاں مجال ہی گفتِ شنفہ کے
رحمت بزرگ تر ہی خدا ہی مجید کے

یہ محو جانشینی حیدر تھی ای اسپر
پہنچی عذیر ختم میں قوا احمد فی عید کے

دولت و دنیا کی کیا پر واسمجے
داغ الفت ہی بد بیضا مجھے
تم کرو مجھ پر حقایق میں وفا
بلک ہا ہی تو میں ہٹھا ہوں جنوش
ہوں میں دریائی جہانیں شکل موج
کرتی ہیں پامال کیا کیا راہ رو
ہی یقین ہو جائیں جتنی ہیں گناہ
دو نو گنہیوں جو اسی بل گئی
تحت و تاج و مال و دولت کیا کرنا
کب شبِ غم میں ہی امید سحر
اقر باہن ساتھ تربت میں نہ دست
ماہِ عصیان میں جو کرتا ہوں قدم
قامتِ بالا کا عاشق جان کر
شبِ جواد تھی اوسنی چہرہ سی نقاب
شوق اودا لیجای گا سوی چن

حق نی بخشا گنج استغنا مجھے
ہاتھ آیا نصبِ موسیٰ مجھے
وہ تھیں زیبا ہی یہ زیبا مجھے
جگہ اسی نام ہی یا سودا مجھے
بہر بنیابی کیا پیدا مجھے
چاٹتی ہیں جادہ صحرانے مجھے
دل ملا ہی صورتِ دریا مجھے
لام مدغم کا ہوا دھوکا مجھے
یا الہی صبر دی شورش اس مجھے
کیا ہوا ہی ناصحِ غم فردا مجھے
چل دی سب چوڑ کر تنہا مجھے
آنکھیں کھلاتی ہیں نقشِ پا مجھے
روزِ بختلاتی ہیں وہ بلا مجھے
صبح صادق کا ہوا دھوکا مجھے
لی پروا بالی کی کیا پروا مجھے

ماہ رخساروں کا عاشق جان کر

دلغ دیتا ہی فلک کیا کیا مجھ

گر بڑا چاہہاں بخندان میں اسیر

شوق نی ایسا کیا اندھا مجھ

زمین شعر کا رتبہ بلند ہی ہم سے
 فنا کی بعد ہی فرصت نہیں ہم سے
 کہیں نہ شہر خوشان تھا اس قدر آباد
 ڈری جو ثانی انرا سیلاب ہو خسرو
 شمار نام لیا ہو گیا جانِ تسخیر
 جو وقت صبح رہ مندر سو کی باغیں آبی
 دیانہ پیر مغان فی بھی ایک قطرومی
 تیری مطیع ہیں سیر رضا کی طالب ہیں
 کمان ہی صفحہ عالم میں بی نشان مجھ سے
 نہ کوئی بات ہو جس میں کہ ادیت کی
 سو ہی دیر و جرم ہی مری عبادت گاہ
 کروں میں سیرِ جہان سر جو کا کی زانو پر
 تھا بشر ہی کہ تھی دشمنِ بشر و وجود
 ہوئی ہیں عشقِ خطِ سبز بار میں رنگ
 یہ دل کی اتوی خواہش کہ چسپی ہیں
 گل میں اپنی جو سجہ تھی نہ ہی

شرف ہی خاک کو جسے وجود آدم سے
 ہوئی ہی زینت تا بوتِ نخل ماتم سے
 یہ شہر شہر سو اتیری تیغ کی دم سے
 سو ہی تیشہ فریاد گرز رستم سے
 فقیر ہی ہی سلیمان سل سیم اعظم سے
 بند باہر رنگ گری ہو ل چشمِ شہنم سے
 امید نخل تھی تھکوا لسی حاتم سے
 بہشت سی نہ ہیں کام ہی جہنم سے
 کندی جو نام تو مٹ جا ہی نقشِ خاتم سے
 مری صاحب نہیں ہی دو نسل آدم سے
 جدا طریق ہی میر تمام عالم سے
 کہ کم نہیں ہی بہہ کاسہ ہی ساغرِ جم سے
 ہوئی ہی خلقتِ طلیس قیل آدم سے
 بہرین گی زخم ہماری تو سبز مرہم سے
 جدا اگر کوئی گوشتِ علی دو عالم سے
 چک رہیں ہیں عجب کس کس کی طرح سے

گئی جو لوگ گلستان سیب زمیں جلالتین	وہ باغ خلد میں داخل ہوئی جنم سے
اگر سپہ رنی ہو نہ فیض کا مانع	تو اشرفی کی اوگین پیر خاک حاتم سے
فراق یار میں شادی کی انجمن کسی	بہشت موقوفی کلم نہیں جہنم سے

اسیر مرد سے ہی نام مرد کا بہت
کین یا وہ ہو ستم کی اکہ ستم سی

غم کا غم کہ ہم نہیں کرتے	کہتی ہیں سب یہ ہم نہیں کرتے
رہنی واسے تہماری کوچی	قصد ویر و حسم نہیں کرتے
کس توقع پر زیر خاک گھٹن	وہ زمین پر قدم نہیں کرتے
تیری ہی شکل تیری صورت	بت خدا کی قسم نہیں کرتے
اہل ہستی ہیں کچھ رفاغل	کچھ خیال عدم نہیں کرتے
درد و لذت وہ پاس سب کچھ	صبر البتہ ہم نہیں کرتے
زندہ باتوں میں کتنی ہیں حسین	نطق عیبی سے کم نہیں کرتے
واہ کیا لعل بی باہین وہ لب	جو ہوسری پر نہیں کرتے
کسی بند ہی ہون بزمین یا ز	کہ خدایا حسم نہیں کرتے
ہی ہر خورشید روتوئی پردہ	تاب نظام ہم نہیں کرتے
کیا کسلی فصل دل بخیلون کا	کہ کلیہ کرم نہیں کرتے
کیا چلین حسم کنا تخطی	زاور اوج عدم نہیں کرتے
اندھی خالی ہی ہوت اہل کما	صاحب زکرم نہیں کرتے
کہتی ہیں بارہی یار ہی محسوس	تم جو کرتی ہو ہم نہیں کرتے

دل ہی جنگا کہ دل غی خالی کیا لکھی نعتی فراق کا حال اوسکی کوچی کی ہنچ خاک نشین حال ساری جہاں کیا معلوم	کسیہ ہے پردہ زخم نہیں ہے آئینہ ہم قسم نہیں کہتے شوق باغ ارس نہیں کہتے پاس ہم جام جسم نہیں کہتے
--	---

غم بیان کا وہان ہی عیش اسپر
غم گرین وہ جو غم نہیں کہتے

دیکھشن سی لٹکا مردہ بیل بل غبان کوئی اوترای سایہ دیوار یا آہستہ آہستہ سرافانی میری مردی کی ٹہر جا ہی بہا تو ہی رکھ صید انگنی سی ہاوک انداز قضا کیدن عبت گلشت کا ہی فصل گل میں باغبان ہزاروں پانوں پہنچے فقط دو پانوں کی گررا یا چاہ غم میں شل یوسف مجکو اخوان جگا لٹخیا رکھ اسی ترک و کیا ہم نہ کہتی تھی کرامت عشق کی سمجھ نقطہ قصہ زلیخا کا ماتا ہی اگر تو خاک میں مجکو ملا لیکن طلمس آسمان ید ہی نعمت خوان دنیا نہا قبرانی جیتی جی جو طول زندگی جا ہی خود ہی تاجنگ کو کہہ تھی وہی ترک کی تھی	کہ پتر کر نہ اس گلشن میں نہ ہی شیدان کوئی تری صدی سی بچانی دیکھ کر ناتوان کوئی کہاں تک کہا نہیں گنگ سبج رہی گنگا تنہا کوئی فراغت پیر سی پانی تو ہا کا نو جوان کوئی نہ آئینا چمن میں آپ ہنگام خزان کوئی خداوند اجل سی بہاگ کر جان کی کھان کوئی اتھی جلد آنکلی ادھر ہی کا کوئی نہر امر و میدان امنین وقت استخوان کوئی جہان میں پیر ہو کر ہر نہیں ہو تو باجوان کوئی دکھا دی پہلی جہاد و دوسرا ہی آسمان کوئی نہایتی تابی ہو گزیر سیر سی بیجان کوئی نہیں تعویذ بستر اس سی بہر غلط جان کوئی نہیں ہی باب ہمارے اوپر وہ دریاں کوئی
--	--

نشد الگرگ کی کچھ رزق کو زراغ و غن کی لباسی تھی ہین ساکن کب قلم غموشان کی نہ کر فکر قیام اسین کہ آفت گاہ ہی دنیا	الٹی مری عضو تن بجائی را نگار کونی ہزاروں آنہ بیان کینین سی ہو کر ڈو کونی رہ سیاب مین غافل نہا ہی ہکان کونی
---	---

اسیر اسوا سطنی دیوان میں اپنا چوٹی جانا ہون
کہ شاید ہو کبھی پیدا جان میں تیرے روان کوئی

سنو آن ن مین و شمع صفت سوزنات اللہ ری غفلت خبر اتنی نہیں ہمکو صبح شب جمل کسین چپ ہو موو رکتا نہیں مین فہم سخن طفل کی صورت بت پوچکی مین کعبہ مقصود کو ہو پوچا پیری مین ہوا مری دل کا وہی نقشہ ہی دل کو یقین ہو نکرتا کبھی دا ہرگز کسی مرہم سے یہ اچھا نہیں ہوتا عاشق کا ہی دل جلوہ معشوق آگاہ نامہ جو میل و سترک کا نذر کو لکھو ہے دختر زور و قسح چشمہ کوثر جو قطرہ ہی یاد دردندان مین ہی گواہ دل اپنا جوان طبع جوان بہت جوان آزاد مین اس باغ مین ہم سر پہنچو	آواز و ہوان بنکی لکھتی ہی زبان سے جائین گی کمان اور ہم آئی ہین کمان سے جلتا ہے جگر شعاع آواز از دین سے سنا ہون کانون سی کہ کتا ہون کانون سے منزل کا نشان مجھ کو ملا سنگ نشان سے ہو جاتا ہی پتوں کا جو احوال خود ان سے ہوتی جو ملاقات اوہی سہر و قاف سے منکر ہی کوئی زخم کمان زخم زبان سے پوچھے اشہ نور قسیر کوئی کمان سے زراغ آئی پی نامہ بری وڑکی تھان سے کچھ کم نہیں میخانہ مجھی باغ جان سے کم اشک لون پنی نہیں گنج روان سے کیا ربط ہو پیر فلک و زل جان سے مطلب نہ بہار ان سی ہو کونہ خزان سے
---	--

محبوس بلا میں جو زمانی کی پیرا کن شیخ و حرم و برہمن دیر سے کیا کام لانی نہ کہے دام میں نیامری دل کو بل آبی صحرای محبت کا ہی کیا خوف کچھ بار محبت کو دل زار نہ سمجھا پروا نہیں کچھ غم سی جو سوراخ ہیں دہلین دند جزادی ستھے ای قاتل عالم ہکڑی میں ہو جیسے کوئی بدرنگ کتو	ازاد کسی وقت نہیں ٹھہر مکان سے میکش میں ارادت ہی پہنچن مکان سے روباہ کا حیلہ چلا شیر زبان سے ہی نہ روان ساتھ مری لٹک روان سے اس کاہ کا پہلو نہ دیکوہ گران سے عالم تو بھی شش فی کی طرح میری ان سے کیا محکو سبکدوش کیا بار گران سے زاہد ہے جدا جمع زندان جہان سے
---	---

فرمان سلاطین ہی اسیر اپنا سخن ہی
مشہور ہوا خسلق میں نکلا جو زبان سے

کیا چاؤں تری قد کی کبھی دسیر چڑھی پہلو میں عیسیٰ ہی اجل سر پہ کڑی ہی کس طرح کٹی دیکشتی منزل یہ کڑی ہی اچھی سب بھول وہ گہ جاتی ہیں اپنی کم نالہ کشتے میں دل عاشق کو نہ سمجھو بیوہ یہ پیری میں نہیں سستی عشا عربان بدنی فاقہ کشتے خانہ بدوشی پاتی نہیں کس روز سزا عاشق مر گیا کس پہلو ہی عاشق کا ہی نشان نصیر	شہرت جو قیامت کی زمانی میں پڑی کیا جان دم نزع کشاکش میں پڑی ہم سست قدم دن کوئی دوچار کڑی آفت کا زمانہ ہی قیامت کی کڑی چوٹا سا ہی قدر عدا کا آواز پڑی رہر کو تھکا دیتی ہی منزل جو کڑی دنیا کی خسرابی مری حصہ میں پڑی غیب دیکھنے سولی در قاتل پہ کڑی بلبل مری زنجیر کی اک لہک کڑی
---	---

دوتا ہوں دم فروغ کہیں بارہ نہ مڑ جا
ہشیار ہو غمخسور جہان ہی تہ وبالا
و اعط خبر شہ غلط کچہ نہیں کستا
ای آہ اسی چوڑ کی جاتی ہی وہاں کیا
اوس بت کی نظار کی لی جاتی ہیں کیا
ساقی کی عطا میں کوئی کیا شلح نکالے
پہنا جو کفن پہنے صدا غیب سی آئی
حورین کہو جنت ہی چلیق ف سی پرین
ہم کیا کہ ہی زہر و ملک الموت کا پانی
کچہ حال شب وصل و شب ہجر نہ پوچھو
بسل کی ترپ سی ہی جان بہم و دہم
امید تھی جسے ہیں وہی جان کی خواہا
خلوت میں وہ آتی ہوئی ڈنکی ہیں سی پا
جسوقت گرج صبح شب و صبح سچا
پیری میں بھی ہو کہیں جوانی کی رہا
آنکھوں میں کس پر نشیر کی ہی تصو
رکتی ہی نہیں اشک مری دیدہ تر
زباں کا شکل سے چکا خشر میں قصہ

جلاد کو میری بھی خنجر کی پٹری
بیٹھی گئی ہیدہ لاکھوں کی عمارت جو کھری
آواز تو کہ اپنی ہی کانوں میں پڑی
کیا عرش کی سعادت ہی لہنی ہی پڑی
مسجد کی بنیادیں شوالی کی پٹری
کاٹھی ہی یہ چینی ہنگ کے سینکے و سین گھڑی
خلعت ہو مبارک کہ یہ شادی کی کھڑی
وسعت مری آنکھوں میں تنہا میں پڑی
قاتل تری تلوار کی کیا آج کھڑی
جتنی کہ یہ چوٹی ہی ہا اتنی ہی بڑی
ہر چہ کہ اوچی ہی وہ تیغ پڑی
لہنی کی جان فکر تھی دینی کی پڑی
کھٹکا ہی صدادی نہ کمر میں جو کھڑی
چوٹا و کی بیان اپنی کلیجی پہ پڑی
تھی صبح میں سمجھا کہ ابھی رات پڑی
چلن جو در چشم پہ مرگان کی پڑی
ساون کی اتنی کہ یہ بہادری کی پڑی
سچ ہی جو پڑی لگ ہی تات و کی پڑی

پیری کی مگر فروج اسیر تھی ہی نزدیک

دل مردہ ہی بہار کھصف دنان میں پڑی ہے

تیر زمین کہ سرفراہ آسمان نہ اوٹے
ہین پر آب کی شمشید استوان اوٹے
چلی جو وہوٹنی ہم انی ساتھیو کاتیا
میں وہ ہوت ہوں آگی مرچا لٹے
چلی ہزار ہوا لاکھ آندھیاں آئیں
تہ مزار گذرتی ہی ہم پہ کیا دیکھیں
کیا و فور تھاہت نی بسکہ شل ہلا
یہ اہل حشر ہوتی تیری محفوظ پارہ
لگا کی جکوٹاری وہ ترک کتا ہے
گی بہار جو گلشن سی مرگتی بلبل
ہزار شکر کہ اگر ہوئے وہ ہنسانہ
نخل ہوئی تری آگی یہ ای بہت خوش شم
حرم تو ہی جو نین جنس ل کی برین فید
قدم کسی کا نہ تانہ سرفروشون میں

ہماری آہ کی آندھی کہاں کہاں اوٹے
یہ موج صورت طوفان کہاں کہاں اوٹے
جرس خموش ہوا اگر دکاروان نہ اوٹے
سر خدنگ جہاگردن کمان نہ اوٹے
تیری گلی سی مری خاک نا تو این کہ
کبھی مصیبت تنہائی مکان نہ اوٹے
تن ضعیف پرانگی کہاں کہاں نہ اوٹے
نظر کسی کی سوئی گلشن جنان نہ اوٹے
حلال کی تھی یہ کورسے کہ راکھان اوٹے
اذیت خبر آمد خندان نہ اوٹے
اوٹھی کالطف جو دیوار درمیان اوٹے
کہ چشم نرگس شہلای بوستان اوٹے
وہاں قیمت اٹھی گی اگر بیان نہ اوٹے
بہلا ہوا کہ تری تیغ امتحان نہ اوٹے

زبان پہ وصف لب او سکانہ جب تک آیا

اسیر لذت شیرینی بیان نہ اوٹے

کچھ تو الفت کی تری کوپی ہی ہوتی ہے
گو نر باد ہی انک پہ ضد آتی ہے

گند اوٹھ کر مرنی سن سی اہٹ جاتی ہے
کچھ بناتی نہیں قسمت جو بگڑ جاتی ہے

ٹوٹ جاتی لب دریا نہ کہیں آؤں مری
 نزع کی وقت عزیزوں کی صحبت میں
 شدت گریہ میں اوتھتا ہے اگر در جگر
 زندگی اتنوی تبدیل شباهت کی ب
 جل چکا طور ہوئی حضرت موسیٰ ہشیر
 ہلکوبی ہوتی ہی امید زوال تب غم
 یا خدا قبر میں جنت سی کسی حور کو بھیج
 باغ عالم میں بھی کج بروشی سی کیا کام
 اسی صورت ہی نقابوں خروشن ضرور
 گردش چرخ سی پیدا ہیں ادا کیا کیا
 طفل کو چین نہی سر کو دنیا میں سکون
 کون سمجھی خم افلاک کی حکمت ساقی
 ہمصفر و فنی نفس میں مرا ہنسانہ چہا

موصی اٹھتی ہیں طبیعت مری لہری
 ہو چکی ختم کہانی ہمیں نئید آتی ہے
 بارش ابرین بکلی ہی پک جاتی ہے
 موت جب آتی ہی نہ دیکھی ہجانی
 جلوہ آب برق تابی کسی دکھاتی ہے
 دہوپ دیوار سی بی پترہ کی اوتر جاتی
 گہرا کیلا ہی طبیعت مری گہرائی ہے
 راستی سر کی صورت ہنر ذاتی ہے
 دیکھنی والوں ہی تصور ہی شرابی ہے
 منہ ہمیشہ یہ مکان تیراں کا برساتی ہے
 طاقت نشو و نسج اس حیرت سی بوڑھی ہے
 ہم تو کیا عقل غلاطون کی ہی چکراتی ہے
 کیا خبر کی ہن پروبال جو اڑ جاتی ہے

زہد ظاہر یہ کہے دہیان نہ کرنا کہ اسیر
 رند مشرب ہی شرابی ہی خراباتی ہے

غضب ہوا کہ اجل وصل یار میں آئی
 یہ تیرا نہ تھن کو کر دیا غم بال
 جگا دیا ہین لانی ترپ کی ہن میں
 ہمارے نام سی خطی کا بڑہ گیا تب
 ہوا خزان کی کہاں سی بھار میں آئی
 کہ دہوپ چن کی ہمارے نزار میں آئی
 ذرا جھنڈ شنب انتظار میں کوئی
 ہمارے کو کرے سمن خمد میں آئی

زمانه بھی کئی شوق کا مزاج ہی کیا
دکھانا اتنی تو تاثیر گریہ یعقوب
کبھی تو ٹکڑے پھر کئی تھی زلف پڑنے ان
کمال آتش سودا سی بہکت ہا ہی بدن
ہزار تیز روی کرتی قافلی رالے
ٹٹک نی کھانیکو اتنا تو غم دیا ہوتا
ضرور چکو تو قف تھا ای جل دور و
عطا جو غیر کو کرتی کبھی وہ بورخاں
ہمیشہ ہسی کبی پر ہی تری ابرو
چہن جو گو شہر دولت میں بھی گرم کرنا
سبارالہ دگل لطف سبز و سنبل
سودا ی قید رہائی تھی مقدر میں

نہا بہ و برہین ہی اسی بدل جائے
دیار نہ ہوا نہ ہی نہیں آبل بہا نے
اندھیری رات نہی اس میں چراغ جہا نے
یقین ہی جن مجھی چوتی تو آپ چلیا تے
ہم آگی صورت مانگہ جس نکل جاے
کہ چار در زمری زندگی کی چل جاے
کچھ اور دل میں جو ارمان تھی نکل جاے
توصاف او ہر مری لکھو کی نیل ہل جاے
سید خچی وہ بھتی تکی بل نکل جاے
ابھی تو نام کی اندھ ہم نکل جاے
مزا تھا ہم جو گلستا نہیں کج نکل جاے
قفس میں ہستی اگر دام ہی نکل جاے

اسیر آنکھ دکھانا اگر ہیں صبا
قفس تو کیا قفس جسم ہی نکل جائے

کوش کیا جانی مشتاق خبر کسکای
توڑتی ہر جو مری دلوں میں کسکای
سلسلہ غیر سی رہتی نہیں ہم قیدی
گر گم گم ہواں کنوں کی شئی نہا کی خبر
راہ ہر گم کی یہ ہیں کوہ یاد ہم

دیکھنا آنکھ کو منظور نظر کسکای
تھیں انصاف کرداں میں ضرر کسکای
بادن بیری کی دوست نگر کسکای
خوش ہیں یعقوب کہ دوست ہوا کسکای
تو ہی ملک ہی مہیا ہوا کسکای

دارِ فانی میں زیادہ ہی عبتِ فکرِ تمام
جان بلبِ شمع کی مانند ہیں ہم بھی شمع
دریسی کعبی کو چلتا ہوں تو کتنی میں بیت
اگیا اؤنگو تبسم تو بلیسون سی کما
اؤٹھ گئی لاشِ مگر آپ فی اتنا نہ کما
ایک مفسور ہی جانِ بڑا عاشق ہیں کیا
اس تنہا رسی ناخنی ہی فلک کو کاٹ
دردِ دل میں جو یہ عیسیٰ سی کون تم کٹ
آئی بخیل تہی محبت ہی بخیل سی کون
بدگمانی سی کہا آئے دیکھا جو کبھی
ماہِ تابان میں جو پیدا ہی کلفت کی ظلمت
سنگہ سہتی حق سی کوئی اتنا پوچھے
کیا کبھی جلوہ گہِ ناز تمہارا تماچین
شوق سی تیغ لگاؤ ہر تیر کو
اہلِ حاکمت کی نظری ہی جو اتکِ غائب

ایک دورِ زکامیلا ہی سہی کس کا
بیشتر صبح سی دیکھیں کہ سفر کس کا
میں دورِ زمر جادو یہ گہ کس کا
آج مشتاقِ نیک زخمِ جگر کس کا
کہ مہِ تابوتِ سر راہ گزر کس کا
میں ہی کتا ہوں انا الحق مجھی کس کا
آبلہِ فارسی او لہجی تو صر زکس کا
مجھ کو ڈر آپ کا ہی آکھو ڈر کس کا
پہلے کس کا تھارتی بعد مہِ زکس کا
سہین معلوم کہ مہِ دیدہ تر کس کا
ای فلک مہِ اثر دو جگر کس کا
کوئی کعبہ میں سہین ہی تو مہِ گہ کس کا
کل چھنس پڑتی ہیں مہِ رنگِ تر کس کا
سینہ کس کا مری جانِ جگر کس کا
جو ہر فرد میں اندازِ کر کس کا ہی

بازہ رکوانی ہی دس شک فی خبرِ با سیر
دیکھی ایکے محرم میں سفر کس کا ہی

دل و صلتِ جان کا جو مشتاق ہوا ہے
میانِ زادِ سفر ہی تو فقط تو شہِ حقیقے
کچھ در سہین دا مہِ خلاق ہوا ہے
شرمندہ مجھی غوث کی فراق ہوا ہے

شہرہ جو سنا ہی کرم پیرخان کا
 ہر خط کو سمجھتا ہوں میں خطِ جناح کا
 ہی ظن برآوردہ وہ میثانی کا اپنی
 حبِ بحر میں کیا ہی چین کھائی ہی گولی
 ہوں صورتِ دیبا کی طرح زار میں لسیا
 سوی مارا ہی سر زوری حبِ بحر میں مینے
 مجنون پیہ میں دامنِ دفرامین میں
 تنِ مشک کا وہ روی کتا پیہا کر
 ممکن نہیں جو نقد روان جانِ کچھ کا
 ہر گز نہیں معشوق سی کم تر بہ عاشق
 کچھ لطفِ خطِ سبز کی بوسہ بانیو جو
 رونی کا اثر ہی کہ ملا دسی دل او
 امید ہی اب آبلہ دل کوئی ہو
 کیا ہم مزہ می شہی خرابات جہانین
 انداز چو سیکھا ہی تری کھکلی کا
 گہ مینشی وہ سب جاتی ہیں حال ہمارا

زادہ بھی ملاقات کا مشتاق ہوا ہے
 دلِ مشقِ تقدیر میں یہ شاق ہوا ہے
 جس جام میں جم شہرہ آفاق ہوا ہے
 غنچ کا چھکا محبی حقیق ہوا ہے
 کر دٹ کا بدن سب محبی شاق ہوا ہے
 دیوار میں روزن نہ سہی طاق ہوا ہے
 کوچی میں تری مجمعِ عشاق ہوا ہے
 کہتی ہیں کہ مصحف میں یہ الحاق ہوا ہے
 سید فرض و پاجہنی وہ بیباک ہوا ہے
 وہ ظلم میں سید صبر میں مشتاق ہوا ہے
 سید زہری واسطے تریاق ہوا ہے
 نم باعثِ جمعیتِ اوراق ہوا ہے
 تن سو کہ کی کانٹی کی طح تاق ہوا ہے
 بیخود جو چین لوٹ کی فراق ہوا ہے
 کیا باہک پیہ میں ہم فراق ہوا ہے
 اہل دم ہوا ہی او نہیں شراق ہوا ہے

روزی کی جو تنگی ہی اس پر سن میں ہی کیا کر

خود زرق کا ضامن تو وہ رازق ہوا ہے

نزد بانِ بایم مقصدِ لغزشِ بام ہو گئے

نہیں کہدنی کہ وہ پیش پارِ جام ہو گئے

دل ہوا آہن کا میری سبکی پر آج اب
 روز آگنوں کو دکھائی ہی جو یہ شکلین نئی
 دیکھ کر غور شدیرو پونکو ہل جاتی ہی وز
 دیکھنی والوں کا ہی چاروں طرف لڑکا
 تو وہ یوسف ہی جہانین جب آئی تھی ہم
 اس قدر رویا میں آنکھیں مل کی و سکی پاؤں
 خط جو تیا ہوں کو نہ کو بہ تیا ہی وہ نگہ
 درو چکا آنکھیں رو میں دل جلا شہر با جگر
 قحط آسب تیغ قاتل فی یہ لائے کر دیا
 کہ کی سبم اند حب و سن طفل فی مصیبت
 جب تک تہمین آنکھیں سب کچھ آتا تھا
 گویا کی زیر خاک ہی لذت و شہائی وصل
 پہلوی عاشق سی وہ شہنشاہ قاضی
 ہو گیا معلوم اکہون جسم خاکی خاک ہے
 روح دولت تھی جو نکلی جسم سی سبھی ہم

تیغ جب آتی گلی تک موج دریا ہو گئے
 قسمت اپنی قرعہ رمال گویا ہو گئے
 کیا تا شاہی کہ نیت اپنی حرا ہو گئے
 بار کی تصویر محفل میں تماشا ہو گئے
 زال وینا فوجان شل زینجا ہو گئے
 بار کی خلفاں باگرداب دریا ہو گئے
 کیا مروت گلشن عالم سی عفا ہو گئے
 تیری فرقت میں مصیبت ہم گیا کیا ہو گئے
 سو کہہ کر مجھ ہی مری بارزوی کا شاہ ہو گئے
 ہو گیا بسمل معلوم ختم قلبا ہو گئے
 کچھ نظر آیا نہ بھوکا لکھہ حب وای ہو گئے
 جو رحبت زیب آغوش تہنا ہو گئے
 کل جو ہو فی تھی قیامت آج بریا ہو گئے
 ہوں وہ رہر و خضر محلو گر دھما ہو گئے
 باہر اپنی پاتھ سی سونکی حریا ہو گئے

وصل ہی تھا کہ قیامت چلی جب وہ سیر
 چال سی ادنی قیامت اور بریا ہو گئے

یار کا آنا تو کیا طالع نابا سازی	موت ہی آئی شب فرقت فوکس کن
دب گئی انجوش گلو ایسی تری آوارہ	دگنی بجلی تباہی رہو وہ مای ساز

<p>صاف اوردونکو تو سکو دردانی پیرستان سخت دل کی دلین ہی کرتا ہی قول ہی تا کہ دل فی نگادی ہی شب فرقت چو باگ تیرا عاشق جانتا ہی خوب تیری دلی بات یون ہی پیدا فلک سی دل مر اسورا انکسین ہین بیور مطلق کان رکشی ہین اوسکی زورین جوی شایہ نگین بخش ہون وہ طائر گریں آفتی ہنین محبو جات خاتمہ چہنی کو آغی گلش وقت شبہ ماہ دادی عزبت مین سلمان میری پیان شق جو انگشت پیر سی ہوا اگر دون پیا نطق عیسی سی ہنین کم گفتگوی طافرا شکوہ اجاب سی منظور ہی سکو میرات دیدہ ترنی ہمارا عشق ظاہر کر دیا</p>	<p>ہاتھ دھو یا سہنی ایسی دعوت شیراز سنگ بول او شمار سول لند کی اعجاز کم ہنین ہی آسمان ملاوس آتش باز جز پیر کون واقف چذا کی راز سے جیسے تودہ ہو مشک دست تیرا انداز سے ہی تمیز نیک و بد انکو فقط آواز سے چاہی ہی ای چشم تر سازش مرصع ساز سے آشیانہ کم ہنین ہی چنگل شہباز سے شیع تربت چہر روشن شعلہ آواز سے زمیر یا سایہ ہنین کم فرش پا انداز سے مر قضا فی حجت خورشید کی اعجاز سے جان پہنچاتی ہی مرد و عین تری آواز سے کوئی دشمن ہونہ واقف دوستی کی راز سے راز دل کیونکر چپائی کوئی اس غماز سے</p>
---	---

خاک بازی کیل تمامیر اویکین مین اسیر
ہی خیالی انجام کار کو مری آغاز سے

<p>ہو چکی سب خلق جو تیری فتح ناز سے کہوں دیکھا نو کو ملا دون پہاڑی سا بایں عالم مین قفس ہی محبو پیر آشیان</p>	<p>قتل ب چاہی تو پہلی زخمہ کر چار سے سانہ کی آواز بلتی ہی تری آواز سے طائر قصہ پوچھتا قف ہنین پیراز سے</p>
---	--

<p>مید خدا آتی ہی ہکوتار مای سناڑے سے مرغ مضمون کی بند ہی پر رنج آواز سے لمبی واقعہ اس اس زائل انداز سے ہوش بیل اور تی ہن رنگینی آواز سے سحر طے فی چاند و ٹکری کیا اعجاز سے سبز کرتی تھی درخت خشک کو اعجاز سے چپ گیا مانند عنقا رفعت پر دار سے آتی آواز گھست دل پر پرواز سے لڑکتی ہی آنکھ کس ترک شکار انداز سے ہباکتی ہن جیسی آہو شہر کی آواز سے موم آہن ہو گیا داؤد کی اعجاز سے چاہی زخون کو سینا رشتہ آواز سے</p>	<p>دلہند خلق ہی جو قول ہی بالاتفاق حب کی اوصاف و سن لہ سلسل کی خوبو تیری طرح ہی جو رحبت ہی مگر گل گریبان چاک کی ہن تہا ری رنگ ہن جو خاصان خدا تاج ہن او کی آسمان کیون نہ تازہ قلب افسردہ مگر کی کھین شوق بام پار مین لیا اوطا مرغ نگاہ کوی جانانسی پیر آجیب کوثر نامراد طائر سہیل ہی سینی مین ہمارا مرغ دل لکھن پیر جاتی ہن دگی سنگی بونہ یار دیکھ ہی مائل مری نالی لگا مجھ پیر تیغ زمینی تیغ زبان خلق ہون جراح مین</p>
--	--

صورتیں کیا کیا دکھاتا ہی زمانہ کو اسحیر

ہی حذر عاقل کو لازم مجبوع نصبت بڑی

<p>گو یہاں پہل باعین بیل خوش ہے اہستہ بات کہ پس دیوار گوش ہے گل کو جو دیکھی جہ شکر گلشن ہے توڑی تو اور دی کلا ہی ٹکڑی خوش ہے کتنی ہن جاتی کہ بھی درد گوش ہے</p>	<p>میری ہم مین لاد عذار و نکاحوش ہی باہری مصلحت سی بختا خروش ہی بیل کا قول ہی کوئی سنا نہیں ہے ساتی عزیز بادہ کشو نسی مکر شراب کتا ہون چپ مین اونی فزا ہون سنو</p>
---	--

مسجد میں زاد و نگو مبارک رہی سجد ہنگیر ادھی جہا نہیں پہنچا ہا خدا شناس ہر ایک نفع میں گل تازہ کی رہی ہار سنتا ہوں ای گامری کمرین ہاوش کتاہی جسکو چادر عتاب سب جان ضائع نہ کھی سخن آبدار کو لذت شراب میں نہ مزہ ہی کباب میں شاہ کمان ہی عاشق ابر و مری طرح	سرمیشونکا اور در می فروش ہی کیسی اوسی کو گوش کہ جو حق نوش ہی سینہ مرا نہیں سبر کفر و دش ہی یار بایہ خواب ہی کہ صدای سروش ای رنگ آفتاب ترا گرد پوش ہی مید گوہر یگانہ ہزار دار گوش ہی حبیب سی جدا وہ منجہ می فروش ہی لاغری قد خمیدہ ہی خانہ بدوش ہی
--	--

قاتل کی تیغ اتنی ہی کیوں مسمی بخیر

مدت ہوئی اسیر کہ ہزار دوش ہی

شب بزم کی گزشتا طبع عشاق بھیاں تھے محبوب تھی حسین تھی مروتی نوجوان تھے گردش تھی تیری ہی آسیای گردون واقع کار بجہ فرقت مجھ کو کاجوش جوش اب کیا بختار نہ بت رو کین کہ ہی نقا مذنون ہوا جو مردہ اپنا زمین پکاری صیاد کا لکھ کیا شکوہ ہی لاغری کا اب میں وہ شوخ دیدہ دولت ہی کشتی و مکنی چشم حیرت جب کہ سنگی صحبت	اب دن ہوا تو ہم سی کمی ہیں تم کمان تھے یوسف تھیں ہی شاید قرآن ربان تھے پہلی اونہیں کو پیسا جوشت استخوان تھے مزداد کی مشقت نصرت کی امتحان تھے دی موت کی قرصت جیکے پہلوان تھے مدت کعبہ آئی تم اب ملک کمان تھے کھین بھوکہ ہید کہ تا ہم عید ناتوان تھے خلی تن خمیدہ او تری ہوئی کمان تھے آئی عید دل میں حسرت ہم ہی کمان تھے
---	---

زیر زمین پڑی ہیں وہ آج کیسی غافل ای چنچ سیر عالم ہم اور بوک کا غم صحرا میں کیا ہنگامہ دریا میں کیا ہنگامہ دلت کی بعد سمجھی وہ گھر میں ہی ہماری بزم سخن میں کیا ہی اب طفت مکتہ سخن	کل ملک دماغ جنگی بالائی آسمان تھی کیا تیری خوان بر ہم تاخدا ہمایاں تھے الیاس خضر میری مشفق تھی ہیراں تھے ہم حکمی تھے جو عین آوار و دیوان تھے خاصوش بہ زہی سب جوانی ہمزبان تھے
---	---

ادوصاف شاہ مردان کب پڑیں سیر بہان
مقصود انس جان تھی مطلوب کن مکان

کس لہی غربت میں طوف کوئی لبر باند قتل پر میری گریون بندہ پرور باند قصہ فیصل ہو جو ہو دونوں طرف سی جہد کچھ کیوں اہل غفلت سی سوال آستان کچھ پود داغ اسکو گھر تمہارا ہی نیل ہی ارادہ قتل کا کچھ خوف نہ ہی تھی خط ہماری شوق کا پڑی کیا تمنی تو کیا غیر دلنگی نہیں کچھ داغ عالم میں نصیب شام آج ہی ہماری گھر میں خوشیرو طار مضمون کی ہی پرواز سلک نظم سی اک نہیں کئی کی اشک چشم تر و مان کس طبع کبھی کہ غیر فاقہ میں دلی صفا	گرو آباد آسا کسی صحرا میں دیکھ باڑی تبع ابرو کھینچی مڑنگان کا خنجر باند ہی سین کمر مرنی پہ باند ہون آپ خنجر باند ہی پیٹ پر آئینہ کی مانند تیر باند ہی آئی مسجد میں گلدستی برابر باند ہی شہر خجائا گوارا ہو تو خنجر باند ہی بازوئی قاصد پر دبال کبوتر باند ہی صورت غنچہ گرہ میں کس لہی زبانی گلنگی مانند روزن جانب در باند ہی ورنہ اوڑنکتہ نہیں جس مری باند ہی توڑ پانی کا بہت ہی باندہ کیونکر باند ہی افترالہ ہو کیا بندہ پرور باند ہی
--	---

چاپنی سامان نیا در بار شاه عشق کو بزم مین نی نیکبختی بر پی کچہ نصاف شرط ہی اگر دیار سی محروم رکنا وقت قتل ایک ن مل چاپنی گا وہ گوہر مقصود اس قدر پرواز ہی اسپین کہ زکشی کاہنین	گردش تقدیر کی دستار سر پر باندھی رشتہ ہای شمع سی پروانگی پر باندھی اک ذرا پی مری آنکھوں کی کسو باندھی صورت گرداب س فریادین جگر باندھی لاکھ اپنی طائر مضمون کی شہر باندھی
--	--

صورت آسودہی نقطہ کعبہ دل میں اسیر
گردانی صورت پر کار چکر باندھی

وحشی ہون زلف کا کوئی تدبیر چاپنی قاصد کی چاپ کوئی مصروفان نہ ان تحصیل علم فہم فراست کمال عقل لکھوا کی خط کہانشی سیدہ لایا ہی نامہ اسو سطلی کہ پیر نہ کوئی نام عشق کو دیتی نہیں جو بوسہ بھی جواب صاف لازم ہی نوجوان کو پیر و نسی ارتباط نغم جواب قصر مین اک مقبرہ بنا کیا کیا جوان نہ خاک مین تونی ملاوی مہرم ہون عشق زلف کوئی بھی وگا لاٹون کہانشی خچ کو ہر روز گنج زر جاحت جواب نامہ کی بعد فنا نہیں	زنجیر چاپنی محبی زنجیر چاپنی بدلی جواب خط کی وہ تصویر چاپنی انسان کو کچہ نچا ہی تقدیر چاپنی بھکوا دسی کی ہاتھ کی تھریر چاپنی قاتل ہماری لاش کو تشہیر چاپنی کچہ قطع آرزو کو نہ شمشیر چاپنی سجھون بہت ہی گرم طاشیر چاپنی تھیر اگر مقابل تعمیر چاپنی ایسا نہ ٹھکوا ای فلک پر چاپنی جیسا ہو جسم و نسی ہی فزیر چاپنی عاشق تھرا صاحب اسیر چاپنی سیری کفن مین طار کی تصویر چاپنی
--	--

ای دل گردہ جی جو خمیدہ ہوئی ہی نسبت ساعت ہنیں جو موت کی قاتل کر لگا کیا ہاں ہر جگہ زمین دین خزانہ گڑھی ہوئے دیوانہ او سکی رنگ طلائی فی کوہ یا	ہاں آگئی ہی ہلو کمان تیر چاہیے مہل کو خوف کیا نہ شمشیر چاہیے روایت نہ ہم قدم نہ ہی تقدیر چاہیے سو فی کی میری پاؤں میں زنجیر چاہیے
--	--

کامل کو کہا ہی حاجت کسیری ماسپر
دوبش کی نگاہ میں تاثیر چاہیے

مہر ہی سحاب کی مری خاطر میں آگئی بہشت طلسمی سی کئی ہی تو کیا لٹی کیا جانی کوئی بہانہ تھی کہ زندگی مات کی بعد آئی جو وہ بہر فاختہ منزل ہی دور سوتی ہو کیا غلو اٹھو شکر خدا کہ کچھ تو ہیں انار صبح کے راحت سی کھدو خواب کرین کٹاؤں خوف معادی جو بچا کچھ یہ جسم زار کوہ گران سی بڑھ کی ہی مجزار کی مگر دل کو تو میری پیرو باز لٹ پارسے سیلاب سے نجات جو پائی کسی طرح میل فی اوڑنی اوڑنی کھلا یا گیل نیا خلعت فی میری پاک کیا چلو گرم سے	ایسی کمی کہ دیدہ گریبان پہ چاگئی اوڑنی پیری جو عرش کی نیچی دعا کیا کیا نئی تھی مہم تماشی دکھا گئے اندھی نشان میری لحد کاٹا گئے دن چڑھ گیا ہی وہو پہ بھیٹا بس پورا فرقت شب کٹی مری گہری بلا گئے آفت جان بہر کی مری گرین آگئی ہر روز کی تلاش معاش اسکو کھا گئی رکھا جو تہنی بار محبت اوٹھا گئے لیکن جو نقد صبر تھا او سینہ وڑا گئی بجلی بہاری کشتہ تو تیر جلا گئے صیاد و ہاغبان کو چین میں لڑا گئے صحت ہوئی مریں کو جب تیر آ گئے
--	--

جس تیزن کی تیغ پڑی منہ کی کھائے
تپ چوڑ کر بدن کو گئی بھی تو کیا گئے
بدلی برس کی شیشوں پہ تپہ گرا گئے
اوس گل لی کان تنک نہ ہماری صدا گئے
مچھلی کی طح موج بھی غوطہ لگا گئے
آواز کس کی پادوں کی آؤ کو جگا گئے

ہکو ہماری سختی جان ہو گئی سیر
مٹی ہر ایک عضو ہی چونا ہر استخوان
رحمت ہوئی مری لئی رحمت دہشت ہون
بلبل ہوئی جو ہم چہن عشق کے تو کیا
دور یا مین تیری ابروی پر خم کی شرم سے
اصحاب کھن کو بھی آتی نہیں ہی ننید

جگہ دان سی جیٹ گئی جو گناہ تو کیا ہوا
صدقہ دیا سیر تیری بلا گئے

ہم بھی کرنی لگی اوس شوخی باتا پائے
پاؤں امن ہوئی سمجھا چکی آتا پائے
زیر پائی ہی تری یاد رکھ بلا پائے
پتی پتی فی ضیائی دید بیضا پائے
سہنی کس روز بلا یا متا اجل آپ پائے
ہمنے ایذا سی شب جیرین ایذا پائے
شکری اسکی عوض دولت عقبے پائے
باراد شکر کی لپی کشتی صبا پائے
رہبر روشنہ فی راحت لب دریا پائے
سخت بیمار ہوئی سونکی چڑا پائے
دھندل اسکی شہت غنا پائے

مندہ ملنی کی اجازت جو ملی جا پائے
لب بار محکمہ حشرین کون پنا صاحب
سکہ نقش قدم مٹی ہیں نہ گام خزام
سیر گلشن کو جو وہ برق تجلی آیا
اصل کی رات نومرنا ہیں منظور تما
کبھی رومی کبھی تڑپتی کبھی ٹہرے اوٹھو گورے
کنج دنیا میں جو ہکو نہ ملا تو نہ ملا
غلزوم غم سی بچی مست ہو ایشیا پار
آپ شمشیر سی سیراب ہوا سبیل شوق
شکری یاد کی انگلیا پہ پڑا خواب بدلی تہ
لی نکلانی کا ہی ہر ایک زبان پند کو

محبوبہ جو خانہ تاریک بین گزری شب چہر
دل نہایا دینے یار سی خلوت گمہ طور
لاش ہوئی نسامی کی مری تربت میں
کبھی تو فی دنیا بادۂ عشرت ای چرخ

کسی مردی فی نہ یوں گویا نیا پا
دماغ فی روشنی برق تجلی پائے
کوچہ بار میں گڑنی کی اگر جا پائے
ہنسی تکلیف تری و در میں کیا کیا پائے

وسعتِ دادی دل کا ہو بیان کس کی سیر
دزی دزی میں بیانِ وسعتِ صحر پائے

مونس شب غم میں نظر آتا مہینہ کوئی
دل نہ رکھ کر دین گیس جاناں کو میں کوئی
اکسیر ہی کہتی ہیں جسی راحت و نیا
مکن مہینہ خورشید جہاں تاب ہو دوز
منج سحری ہی نہ شب چہر موزون
وہ شہر مقرر ہی کچھ اس شہر سی بہتر
کیا جرم ہی ہمیشہ جو لیا بوسہ شرفان
چشمہ نہ سکندر کو علی خضر پور بہر
دل جینی بازار محبت میں تو نکلی
خرامی لب و سببِ ذوق پر ہونا کی
در کوئی ہوئی میری مشتاق ہی خوا
یار بخر اہل عدم کس سبب ہو چون
کیا طرف ہی مشائخ عشق کا عالی

بیار ہیں ہم دردِ ثبات مہینہ کوئی
بیار کو آئینہ دکھاتا مہینہ کوئی
سب ڈھونڈ رہی ہیں سی پاتا مہینہ
تو جب کو چٹا ہی لگتا تا مہینہ کوئی
سب مر گئی آواز سناتا مہینہ کوئی
دنیا میں عدم جا کی پہر آتا مہینہ کوئی
اتنی لی سولی پہ چڑھتا مہینہ کوئی
بگڑی ہوئی تقدیر بناتا مہینہ کوئی
پر کچھ کیا کچھ ہی لگاتا مہینہ کوئی
پہل دیکھنے کی ہیں مہینہ کہا تا مہینہ کوئی
جنت میں حرمی کو چھ ہی جاتا مہینہ کوئی
حالی کو تو جاتی ہیں بہتر تا مہینہ کوئی
منہ ساعز ہم کو ہی لگاتا مہینہ کوئی

کیا اہل طبع غیر سی ہن دست کشید ہ
قارون کا خزانہ تو نہ عشاق سی مانگو
عاشق بہ غیر شہر اکسیر معذرت نہ رہی نام
بی مزد جوازہ بھی اوٹھا دشمن کوئی
ان لوگوں میں اکسیر نہ تانا نہیں مانی
بیلی ہو کہ شیریں چھی مساتا نہیں کئی

معلوم ہوا حال اسپر اعلیٰ عدم کا
کیون جاتی ہیں یہ سب جو بلانا نہیں کئی

پڑی نہ ہا کھائی سگ بار کے ہوتی
طوبائی جان سر کی گلزار کی ہوتی
گلشن سی نکالا تہیں جو کا چین آرا
لینی کو مرے جان دیا ہی شبہ ہجر
معلوم تھا کیا ہیں افسانہ موسے
تم کو سہ لب و دہ سی قدرت ہی خدا کے
شیخ ابو دی قاتل کی جو سر پہ کے لیتا
خورشید بانیں نہوی تو نہوی ہم
شاہوں کے سرکار رہی افسر شاہی
اتنا نہ بوضعت فی جیو امری تلک
فکمل ہیں شوق مرزا زخم نے مارا
کیون شہرین آئی نہ ہی مرگ غربی
وہ زار ہیں ہم دو کی اوس تک پہنچے
ہر روز کی میکا ہنش جان کا بیکو جوتے

یہ غضب مناسب نہیں خفا کے ہوتی
کب مد مقابل قدو لدا کے ہوتی
ہم ہوتی تو رنگ در ہی گلزار کے پہنچے
یہ کون ہی دس طرہ طرار کے ہوتی
کیا جان کی طالب تری دیدار کی ہوتی
منہ غیر کامیٹھا ہو ننگ خوار کے ہوتی
ایک ایک کی دودو تو خدیار کے ہوتی
ذری ہی کسی روزن دیوار کے ہوتی
یعنی تحمل جو ہم اس بار کی ہوتی
سب سچ جو اوس تیر کی سہل کے ہوتی
جی اوشٹے جو کشتی تری تلوار کی ہوتی
کاڑھی نہ تو ہم چار قدم چار کے ہوتی
پیر و جو کسی سہ دیوار کے ہوتی
ہر سال بودہ حال دل ہمارے کے ہوتی

قاتل دہری قتل کو آتی ابھی اوڑھ کر ماخوذ ہوئی دل کی عوض حشر میں اعضا کبھی کی طرف ہم تو نجابتیں کی نجف سے گل باغین منتی ابھی ہو کر مہن گوش مجھ سے یہ ہو گا یہ ہو گا کبھی ہی شنج	پر شیر کی مانند جو تلوار کے ہوتی بکڑی گئی بحیرم گنہ گار کے ہوتی نے کون صدف کو دھڑھوڑ کے ہوتی نالی جو سامرغ گرفتار کے ہوتی مسجد کو جیلوں خانہ خمار کے ہوتی
---	---

جو ٹون ہی وہ تعریف اسیر کی جو کرتا
آفاق بین شہری مری اشعار کی ہوتی

و طغسی نامہ برآین تو شجائیں نشان غم کی وہ بیکش ہیں تماشائی دیکھتی ہیں مر کی عالم کی تھاری نخل قدسی ہسری جو بھل کوئی ہیں وہ عاشق صلح کل کی ہیں نفرت ہی لڑائی بڑا فادہ رہا بچ کار خانیکو دہی جانے گوارا غیر کا احسان نہیں لگین مزا جو نکو بہت روئیں جو ہجر بار میں عشاق کے تلخ نہیں ہیں بحر میں مہیہ لکھ ابوسہ سانی چپکے سیر کو وہ مردوش جس صبح آتا ہو طیر کچھ کر مجھ صاف دل سی لاست پہ جائز جو تو لاہنی اپنی بی نیازی کی مازو میں زمین کوئی جانان ہی ملے لایسی کہشت میں	خط احباب بچا ہی ہوں کمر داغوں کی چمکی لگی ہیں قبر کی قویذ میں خط ساغر جہم کی یقین ہیں روز حشر موت کی وہ گندی جنم کی نہ قدری کا ساتا ہی نہ گیسو بکو پر جہم کی خدا جانی کہ گذری کتنی آدم قبل آدم کی ہوی داغ بوطاوس کب محتاج مرجم کی مذی الزام انہیں کیا نہیں فرزند آدم کی ڈرائی کو ہماری سامنے نکلی ہیں جنم کی گلون کی ہوش و حواس میں قطری سگشیہم کی کہ سپر اوٹنی میں کاغذ اوٹی حوت خاتم کے ہا ہا نکلی علی بخل قارون جو حاتم کی صد آجی سر لک ساکن عرش اعظم کی
---	--

تپ غم کیا فراق یار میں چڑھتی اوترتی ہی کیا دونوں ہی سیر دل ساقی فی مستونکا الہی پیچ پر تقدیر پھکو پیچ دکھلائے اوٹنا پر وہ رضا را آ لیں طور سی موسے	تن لاغری اسکو استخوان زینہی ہین سلم کے خوشا تقدیر باد کی ہین جو مہمان ایسی حاتم کے بڑہین دو ایک حلقے اور اوس گیسو پرچم کے کو بوق تجلی ہی ابھی چکی دزا تہم کے
---	---

اس سیر اب بٹی غزون کی ہین لازم مرثیہ کہنا
بہو اسامان ماتم دن قریب ہی حرم کے

جو اوناہن وہی اعلاہن نرو کیا بل عالم کو شریک اسن عین رزدار کب پہل نامم کے غضب پرہان ظاہر ہی کہ رحمت وکی غالب کے کو اہل زمین سمجھیں نہ آسان سیر ناوونکو پہر ہی قائل فرزند جس میں وہ میدنیہ ہی کسی فی بزم میں کو چشم لطف سے دیکھا گنہ گار دنی کہدواو کی رحمت فی ہوا بک الہی کشتہ کس چاہ ذوق کامیون کہ تربت ہی سہیلہ دیتی ہی کب بلق ایاہ کی شوخ گل کی داغ دلی آسے دیکھی جو فقیہین گمان کہ کامیون دس رضا کا تکلیف ہی انہوں کی گئی جای عرش نکاح ہر دیکھا نظار ہول سی رضا کا کہ کو مشکلی ہی	کہ انگشت کین ہر ماتہ میں لاتی ہی حاتم کے نظار آتی ہین گل خندان ہین دنی چشم کے کہ جنت آتہ ہین کل ساتھ طبقہ ہین جنیم کے ہلا دیتی ہین دل یہ ساکنان عرش اعظم کے میسر کی خون سی جو ہر ہو ہی تو تیغ رستم کے رہی شتاق کال نی صدائی خیر مقدم کے گل گلہ ہر جنت نگہی شعلہ جنیم کے چڑھا جاتی ہین حاجی لاکھی شیشے چاہ زہریم کے او کو جاتی ہین آسن شہسوار کی ہریان کے تو کچھ ہم کہ یہ ہین بول ہل نکل نامم کے مزدخود شجیہ ہی ہین ہی داغ کو حرم کے یہ ساتوں سان میں ہفت خان شمشیر کے کہ کچھ ہی گری کہ کچھ ہی گری
---	---

تن بجان میں الی جان ایسی پیغمبران تو

ہنیں سی کی قائل بہتو عاشق بہر حق و کرم

اسیر اپنی طبیعت و عجب بخت ہو مضمون کا

مقام امن روح اندہی دہن مین مریم کر

وصل ہوتا بھی ہو تو بجز کا ڈر رہتا ہی
گرم پیری مین کوئی داغ جگر رہتا ہی
چشم وہ چشم ہو جسکو ہر تری دید کا شوق
آنی پاتا نہیں میری دل خرسند کر پاس
غیر کے غم مین سو مت تک وہ سیویش رہی
چال ہے کوچہ شطرنج محبت کی نئی
کیون مری لاش پر آئی وہ چپائی ہنکو
شش تہہ چہاں چکی پر مین معلوم نہیں
دل پر داغ مقرر ہو خدا کو ہی پسند
مادہ الاثری خنجر کی رکاوٹ نہ مجھے
وگہ ہی خندہ گل چارہر جلوہ مہر
دل غم و درد کی نثرل جو نہیں کیا ہو
رہی کیونکہ نہ کہیں ایک نہ چاہی ہم
کون ہیں جگو نہ موش جو دنیا و جہاں
سرو کو خیر شوق شہادت مین ہو شرط
زندگی بجز مین مریم کر نہ کہتا ہوں

عید کی دن ہی محرم مرے گھر رہتا ہی
شمع کا نور کہاں وقت سحر رہتا ہے
گوش وہ گوش جو مشتاق خبر رہتا ہی
درو پہلو مین ادھر اور او دہر رہتا ہی
تین دن جلیس کہ عجب مین قہر رہتا ہی
جیت او سکی ہو جو اس راہ مین مر رہتا ہی
مرگ انکھون مین کہاں نور نظر رہتا ہی
کس طرف ہو وہ کہاں ہو وہ کہہ رہتا ہی
مصحف پاک مین طاووس کا پر رہتا ہی
چل کر ہر وقت یہ گردن پھنر رہتا ہی
کم بقا ہو وہ جسے نشہ زہر رہتا ہی
قافلہ ایک نہ ایک انہیں آتر رہتا ہی
سنی مین خیر سی و شیر و شکر رہتا ہی
ہم کسی کام مین ہوں و بیجاں آو دہر رہتا ہی
یہ تو عجب کا حال کا ڈر رہتا ہی
رو بہ نگاہ حشر مری گھر رہتا ہی

عشق پیدا جو کیا تو فی تو معلوم ہوا
 قافلی سے کہیں آگاہ نہ رہن ہر جگہ
 بحث اسی نالہ لیل ہر تھو قصدِ فلک
 سیر کر شوق سی صحرائی جنوں کی افسیں
 نہ کر عشق کی بندون یہ نہ حجت کی نظر
 باعلیٰ کافر و مومن سی نہیں شجک و غرض

بس یہ ایجاد سی ہی علت غائی تیری
 اسی جبرس خوب نہیں ہر در آئی نیکی
 گوش گل تک نہیں گلشن میں سائی تیری
 بوجہ کاٹون کونین آبلہ پانی تیری
 اسی صنم ہم تو نمانین گی خدا فی تیری
 صلح شد ہے لہ لڑائی تیرے

کس شہ حسن کی کوچی کا گدہ تو ہر اسیر
 بادشاہی تو حقیقت میں گدا فی تیری

پہنچ کی ساسنی اوسکی سید چال ہوتا
 جو سنج دی اوسی چال لال ہوتا
 پلائی کیوں نہ مہر جام جام پر ساقی
 سیاہ ہجرین ہی کیا مرا سچ خانہ
 ارادہ بار کا جسے کہی نہیں چیتا
 مہارسی پاؤں میں ملتا ہو کیا خاشکے
 سیاہ بخت ہوں ایسا کہ میری نیت پر
 بجای خوش ہو جو کشتوں کو دیکھ کر وہ کشت
 ہوا ہوں پیر و کھائین مجھی وہ کیا ابرو
 ندی کی دلوں ہائی کہی ہنسنا کو وہ لغت
 بنا تھا گسی لبیس ہو گا در اخل نار

کہ تھو آپ میں آنا محال ہوتا ہے
 کہ خار چنتا ہی جب پایا ل ہوتا ہے
 سخی کا فیض علی الاصل ہوتا ہے
 کہ پاؤں رکھتی ہی بوسے بلال ہوتا
 صفائی تن سی عیان دلا کا حال ہوتا
 سحر جو نیچہ خورشید لال ہوتا ہے
 چراغ جل کے زبان غزال ہوتا
 کہ کسبت کاٹ کی دھقان نہال ہوتا
 کہیں سحر کو بھی سپید ابلال ہوتا
 عزیز بندہ دوسف جمال ہوتا ہے
 جو بدین نیک کب از کا مال ہوتا ہو

لی جوراہ میں وہ شند تو تو پوچھوں مین ملاپ شاہ و گد اکا جہان مین مشکل ہی نشاہ یاس کا چلتا ہو تیر تیغ کی سیاتہ وہ بادہ کش ہوں جو پیتا ہوں کیا طرہ ہر صفت زیب و کماتا ہو حسن نیرنگے وہ تیغ کیوں نہ مرے خون گرم سو حکمی	کبھی مزاج مبارک بجال ہوتا ہے کسین گلیم مین پیوند مثال ہوتا ہے ہمارے ساتھ قاتل حلال ہوتا ہے وہ قلزم عرف انفعال ہوتا ہے کہ آئینہ مین ہرچیز مثال ہوتا ہے پڑی جو آگ مین لوہا تو لال ہوتا ہے
--	--

اسیر اور چوہہ نہ کچھ حال دل کہ صورت شمع
ہیہ نخل آگ مین جل کر نہ مال ہوتا ہے

تخلفت نیر زمین خواند سو بیدار ہوئی ہوں وہ مقتول جو چیرم کیا قتل مجھے خندہ زن مین ہر زخم تن بے شعل پر کب گئی وصل کی غیب اور کب آئی بابا کشتنی وہ ہوں جو بقتل نہیں کہی آہنگار ہم جو بمرجانین تو کیا ابرو سی جانا کا قصور عمکدہ نیم طرب ہی شیر دلے بیمار واکو روح آئی تھی غم مہی کہ گریہی سینہ جان کب ہلاک بار غم حیرت آہواؤں مای بخت کیا خطا کی جو دیا ہو شدہ خال تکین جو کاشن ہی گیا گل ہنسی لال و گل	شور محشر مری زخمیر کی جہنکار ہوئی تیغ جو ہر کی سبلاسل مین گرفتار ہوئی تیغ قاتل ہوئی قبعتہ و لواء ہوئی کہ ابھی شام ابھی صبح نمودار ہوئی بہنہ پیرا تیز و ن کا تیار کی پوچھ رہی خون مقتول سو کب تیغ گنہگار ہوئی کہا ہی نہ گرس فی ہوا باغ کی میاں جو پیار دیوار غنا صرین گرفتار ہوئی عشق محبوب نہ شیر اکوئی بگیا ہوئی کیوں خطا پس نہک غوار پس سکار ہوئی نہ سیر کی سرخ نہ سیر کی سکار ہوئی
--	---

تختہ کو رہنا سخت ہے رکھا جو قدم
یا دگیسو میں نہ کیوں کر دل عشاقِ جلیں
چشمِ دل کو نظر آئے کبھی جلوہ دوست
خواب میں بھی کبھی ہر رخِ سیمین دیکھا
ہاتھ آئے کسی کو بھی تر افغمیِ نعل
سرکشی یا رپڑی واہ کس انداز سی پاؤں
ہوں وہ دیوانہ کہ نہ مری آوازِ قدم

تیری درویش کو شامی نہ منرا و اسیر
شعِ روشن ہوئی گھر گھر جوشِ تارِ ہونی
گردِ کلفت پہاڑی بجیکے دیوارِ ہونی
کب ہیرِ جہین ہیرِ دولت بیدارِ ہونی
مارگیر و نین بڑی پھوٹ بڑی مارِ ہونی
چال تیری نہوئی تیغ کی رفتارِ ہونی
دشت میں جو رہ خواہید تیرے بیدارِ ہونی

خاکساری ہی ضرور اہلِ تنعم کو اسیر
جہک پڑی خاک پہ جو شلخِ شہر وارِ ہونی

دی چہری تہنی جو اکدم کی لپی لگی چلی
غیر کے ساندہ ویاں یارنی کی بادہ کی
وای غفلت میں اتنا بھی نہ معلوم ہوا
کالیان دین بھی یارب کہ پڑھا سورہ حمد
ترغین کچھ تو نظر آئی ہمیں سیر کہ ہم
اک دز کیمبو گیسو میں سمجھ کر شاننا
جسٹروں شہر میں آمد تری وحشی کی ہوئی
گو کہ احباب فی تربت میں سنائی نصرت
شب کو تا صبح جو دربان فی ناکھو لاویار
کند و کشش سے کہ چلے کو چلی کبری چال

مرغِ بمل کی طرح صبی محبی شریاکی چلے
جام پر جام بیان خونِ تمنا کی چلے
کہ کہانی ادھر آئی تھی کہان آگے چلی
کچھ تو چکی سے سترِ قمر و فزاکے چلی
طیبِ خاطر سی مری چوڑکی دنیا کی چلی
ارہ سر پہ نہ کسی عاشقِ شیدا کی چلی
غول کی غول آدو ہر اہلِ تماشا کی چلی
دو گزری آپ نہ تیری بھی سمجھا کی چلی
سہ کو عاشقِ درد دیوارِ سحر کی چلی
کاسے نہ تو غریبوں کی نہ شکر کی چلی

طوری پرسانہ جو ہم حضرت موسا کی چلی
ہو گئی عرق کنار سی جو دریا کے چلے
بات تک بہتی نکلی اونسی نو گہا کی چلی
اکیا تنفر ہی کہ وہ راہ کو کتر اکی چلے

نہی تاب وہ کوٹھی سی اور کر دھری
چچ دہاری مین قدم اپنا ہا ساحل پہ
حال پر سی کو ملک آئی حدین لیکن
قبر عاشق کی نظر آئی جو اذکو سہ راہ

ولہ

پر مری دیدہ گربان سی بہت کم رہی
صاف ظاہر ہے جو گرجی وہ بہت کم رہی
ذکو تو دھوپ پڑی رات کو شہنم رہی
ابو شمشیر سی ای قاتل عالم رہی
کیون نہ حسرت درو دیوار سی پیہم رہی
نور دین بنکے سر تر بہ حاتم رہی
خون نری آنکھو لسنی ای عیسیٰ مریم رہی
لاکھ ابر مشرہ دیدہ پر خم رہی
کیون آوتر نا نہیں ملبوس محرم رہی
سکینہ پیام رسانی کشمیری رہی
اکیا نوح کا طوفان جو کہی ہم رہی
سانبا الیز سی کہی کہی کہی جہا ہم رہی

لکھ ابر سیہ جو دم کی پیہم رہی
آبی حقیقت ہی جو ہی آپ ثنا خوان اپنا
ای جنون ہی مجھی وہ خانہ زندان کہ جہاں
ہرق کب طرح چیک کر اوہر آیا ہی جو نو
خانہ گور ہو افرقت محبوب نین گندہ
فیض تبدیل شہناہست پہ ہوا رہی
نغم دل اپنی دکھاؤں جو مین ہمار کہی
آگ جو دلیں لگی ہی وہ کوئی بچتی ہی
سال بہر کیا کسے کشتی کا ہی نام منطوق
مین جو کتا ہون دی اوس سی بان کرنا
سجے کرنی ہر اشارہ یہ مری رہی نہ
ہامہ کش سنوئی چن آئی ہر جینوشی کو

وہوئی وہا سی کیو کہ جو رہا سی سیر

کہا مجھ لاری سی پانی کی گہر رہی

کل بیان جو عدم آبادی آ آ کی رہے
جب تلک تازہ رہا فضل بہاری ہی چین
آشنا سوچ کی مانند کنار ہی سوچے بچے
سبکدوش کی نیست نہ نیست ہی
تاکیدی ہی کہ ہو صرف ناشای حال
ذائقہ موت کا چکھا تو بہ لذت پائے
نہ تو وہ محنت نہ وہ تاج نہ لشکر نہ علم
دشت میں خاک بگولی نہ اور زمین کیونکر
شیر کی گیتو میں وہ فوجی کہ بدل کر صوت
خانہ بگور لوبا بھوکو خوشبخت فی و بیج
بندہ گیا بسکہ وزن انگہوں کا تصور نا صحیح
فرداں کون ہی معشوق کا عاشق کو سلو
بوسہ لبے بھی زائل نہ کیا درد جگر
مرکی بھی خاک پر اک روز نہ برسا پانی
ایک آفت جھٹلی دو دہری آفت آئی

نہیں معلوم کہ وہ آج کہاں جا کی رہی
کیسی کیسی نہ ہجوم اہل ناشاک رہی
مثل گرداب ہمیں بہرین وریا کی رہی
کارخانے ہی اللہ تعالیٰ کی رہے
ایک جلو میں بجا ہوش نہ ہوسا کی رہی
کہ ذرا بھوکو مری یاد نہ دنیا کی رہے
نام باقی فقط اسکندر و وار کی رہی
چلنی والی نہ ہی نقش کھٹ پاکی رہی
مدتوں مثل عصا ہاتھ میں ہوسا کی رہی
کیسی آرام سے ہم پاؤں کو پہلا کی رہی
ہول بند پہ مری گرس شہلا کی رہی
سر پہ مجنون کی قدم ناقہ لیلہ کی رہی
مرض اچھا نہو اپاس سچا کی رہی
منتظر ہم کرم عالم بالاک کی رہے
تادم مرگ بکھیری ہی دنیا کی رہی

جسم سعد و دم ہوا فرط نقاہت ہی اسیر

روح کو ہی رہنے نہ وہ کہان جا کی رہی

قول امام نبی نہ حدیث رسول ہی
سنت مذکور نہ سنن طوبی بول ہی

شاہ حسن کی کچھ خطا ہو تو طعنے فضول ہی
خارا و سکی خوشی گلشن جنت کا بول ہی

مقبول دل ہی باندی حسن کی سند
گرتا ہی قص محفل ساز و غنایں کیا
وانا ہی تو اگر تونہ کمانا فریب نفس
گیسو کو اپنی دیکھ لو تم قصہ مختصر
پتی ہین و ہو کی قاصد جانان کی پاؤں ہم
کیونکہ بیان ہوا و سکی کمرن ہپول کی
دیکھین گی اب نہ ہم رخ و نیامی رشت کو
اڑہ چلا کیا زکربانی آت نہ کے
کیون جاکی خوان غصت منعم بہ ہون لیل
امی فکر کیا سبب سہ آمانین ہی ہاتھ
بست و بلند کیوں نہ زنا میں ہون بشر

خال سہینین ہی سہتر قبول ہے
صوفی سی کمد و نفس تر احوال ہوں
رہن ہی سنگد اہشی طیان ہر غول ہوں
پوچھو نہ داستان شب فقر تکی طلاق ہوں
ہمسر قدم رسول کا پانی رسول ہوں
حبکو خزان سی کام ہنیں ہر پیل ہوں
آنکھوں میں آب حیات حق کا نزل ہی
مزان سی او سکی کسکو میال عدول ہوں
ایسی پلاؤ سی تو قبولی قبول ہے
مضمون تازہ کیا کوئی گوڑہ کا پول ہی
چونہ زبان ہی و صبر صمود و نزل ہی

صد شکر او سکی سادہ بین پائی جگہ اسیر
پہل تیں شجر کا خلد ہی اسلام ہپول ہوں

اوج فلک سفلہ ہے بیداد گردوں کے
گہرائی ہین سنگد مری نالی یہ شب ہجر
گردون یہ شفق باغ میں گل کوہ پہ لالہ
ہاتون میں ہی پیرنی ہین کجول گردانی
ہی بال سی مار یک ہمار اتن لاعد
لازم ہی کہ خود لنگی چلون اپنا بین نامہ

اڈرنا ہی یہ پیر اور مرد و نکی پر و نسی
سب اہل محلہ نکل آتی ہین گردون سو
آفاق ہر ای نری خونین جگر و نسنے
برگشتہ ہوا ہی سہ فلک تاجور و نسی
رشتہ ہی محبت کا جو نازک کمر و نسی
خاطر کو نفسی ہنیں ان نامہ پر و نسنے

<p>ہی دادی وحشت سے مراقبہ سوئی شہر کہلنا ہی نہیں مثل حدوت دیدہ افسان وہ اوس فلک حسن کا کوچہ ہے کہ جس میں اس شہر شیر انگیز میں کتنی ہو قسادت خوش مزہ بہ کبیر و حیا را آئینہ بیکار استان می عشق کی دل ساعہ خیم ہیں وحشت میں مہین صورت مردم سوئی نقش</p>	<p>کہو لیں نہ دکا نین بہ کہوشیدہ گرو نسی ای چرخ بہنگلی تجبی عالی گرون ہی خورشید و قمر چلتی ہیں آنکھوں نسی سر و نسی اندھ پاتا ہی ضنا و نسی شرو نسی شمشیدہ یقینا ز کھنکھن سبکی سپر و نسی آفاق کی پوچھو خبر ان بی خبر و نسی ہی قصد کہ بہلا ہی دل جانور و نسی</p>
---	---

دنیا سی گئی رختی اسیر لعل شرف ہی
 باقی تر ہا ایک ہی اور نامور و نسی

<p>وہ بی نقاب ہی زیر نقاب رہتا ہی کسی کی آنکھ سے بہہ دل خراب رہتا ہی ہتھاری عارض ہوشن ہی جہان دشمن زما پیر مشہد بیتا ہے سمیر و نسی کو چلین ٹو اس کی زراہ کی تھک و عطر اسطرح تو دم تیرج ہو گئی آنکھ میں بند فقیر ہی تری در کا یہ شاید ای شمع ہماری رونی سی صحرا میں فقط و ریا حیرا خیال بھی یار کا صاحب ہی چشمہ ریزہ مباحی میں ہوتا نہ کری</p>	<p>فروغ عارض رو شحج حجاب رہتا ہی ہماری کعبی میں دور شراب رہتا ہی کدیر ہی ماہ کمان آفتاب رہتا ہی کہ طاق پر قدح بی شراب رہتا ہی ہمیشہ جان پہ نازل عذاب رہتا ہی یہی خیال میں وقت خواب رہتا ہی ہمیشہ کاسہ بکفت آفتاب رہتا ہی کہ کوہ نابکر عشق آب رہتا ہی کہ گہر میں آئینہ پیرا رباب رہتا ہی نہ خلق سی نہ خدا سی حجاب رہتا ہی</p>
--	---

ادب وصال وصال اور اود و فراق فراق
سمند فکر نے ایسا کیا ہے پابرباب
جو روی یا پرکی مشتاق ہی نہ راجی چشم
وہ کالی دیتی ہیں بس دیکھتی ہی فاصد کو
نئی مزاج میں شوخی نئی دماغ میں بو
خدا کی یا وہی لازم کہ ہو درستی دل
ثبات بحر جان میں کمان ہی سرکش کو
جو ہر فاختہ دور و زخم نہیں آتے
ہمارا خانہ دل کہ گیا خدا جاسنے
حسین ہی آتہ پریش چشم ایک ایک

نئی طرح کا حوال و جواب رہتا ہے
کہ سر ہی جیب میں پا در رکاب رہتا ہی
کہ روز ابر نہان آفتاب رہتا ہے
زبان پر مری خط کا جواب رہتا ہی
سہا رہتی ہی جب تک شباب رہتا ہی
مکان بغیر مرست خراب رہتا ہی
کہ سدا و شہا کی کوئی دم جاب رہتا ہی
لحد میں مرد و نپہ کیا عذاب رہتا ہی
کہ کس کمان میں لب اضطراب رہتا ہی
نظر میں ناہ شب میں آفتاب رہتا ہی

اسپیروں کا پتلا گل گاہ دیکھتی ہیں

مجاور نجد بو تنداب رہتا ہے

کمان نہ قطرہ خون ریگ گلوٹکی
عراق یا راین اشکون فی دمی عینیت
فی طر حلی ہی گرمی کہ چاہتا ہی فلک
اثر شک و دلی کا نجای مرگ کی بعد
خندنگ یا مری کہیں دن نہ سو کہ مارا
خدا و کما ہے تب عشق کی اثر اوستا
کمان کنتہ میں کیونکر غریب کی پر سپر

خندنگ ناز سی جاننا نہ چاہو ٹپکی
جزو ملائمہ خلیل آرزو ٹپکی
خوف کی خامری چہرہ سی آب روٹکی
جو سپر ہی خاک لحد سی ہی سپر ٹپکی
تہذیب و نعت کمان جنگ جوٹکی
کہیں جگہ لاکر کا سنے لٹوٹکی
جو سفت ایک ہی چینی میں چارٹکی

<p>خمر جو غزل سے ٹپکی میان جو ٹپکے جنین سمجھتا ہی سینہ وریہ کی تو ٹپکی جو قطرہ خاک پہ ٹپکے وہ مشک ٹپکی کہ چشم جو ہر شیشہ ہی لہو ٹپکی وہ کہ خراش کھون رگ گاو ٹپکی کہ روی گل و عرف ہو کی رنگ بو ٹپکی جو ریش شیخ سی پانی دم و صفو ٹپکے</p>	<p>اسید دل نہ بر آئی چمن میں ہی اپنے سرشک خون یہ ہماری ہر ٹپک لہو فروش جو غزل کر کی پھوڑی واپسے بالونکو نگاہ یاسس تہ تیغ کردہ اسی سہل ضمیم خون کی ہی اسی طوق خرد و رنج جو سامنا تری عارض کا ہو تو ہو خجل اوس سی چاہی ہم ندو ہو نہیں طرف نڈا</p>
---	---

نگاہ مہر گری جھپٹے آسمان جو آسمیر
یقین ہی دیدہ مریخ سی لہو ٹپکی

<p>قطار موصفت ماتم سلیمان ہی کہ عمر حبیبی بہ چہ اہو اگر یہ ان آوی ہر فیصل گل من وہ فصل خرمیز بان شمیم گل ہی رم آہو سی بیابان ہے جو کہ رہا ہی پیہر خدا کا فرمان ہے کہ برگزیدہ چین مجھ کو سنگت باران ہی ہما و نفس کری جو وہ تہ و میدانی ہی نیہ جو چہ ابی گدا کا مہر سلطان ہو مخیم قرآن نے مارا اجل پہ پستان ہی ہجوم زدہ مری خاک پہ چراغان ہی</p>	<p>خطاسیہ اثر قوت حسن جانان ہی ولاسیہ قاتل نفرت وجود انسان ہی جنون بشر کا جدا ہی جنون شجر کا جدا شباب کہنی ہر جیکو اوسی قرار کہان کلام بار ہی کرتا ہی نامہ بر جو کلام بزرگ شیشہ وہ نازک مزاج ہون سنگ زبان تیغ سے ہمئی سنا ہی یہ مصرع کسی کو شہر خوشانین یہ نہ سنے سنا سوی یہ مرستے میں انضای عشق عاشق جبین یار کی نشان ہی پاؤں پس مرگ</p>
--	---

گذری کو چتر زنجیر دین تو کیا پر و
ہماری قتل سی نگین فقط نہیں قاتل
ہماری پلو نسی چترتی ہر خاک کھفت دل
سبت و فونسی دین پیرا ہون بکھفت قاتل
سنگی زخم جگر کی کبھی خلش ہو قوت
چپای ہی کوئی چھپنا ہی جو ہر باطن
جو امید تیر سے گلشن مین آہ بلیل کی
نہ آؤں گاتری ورنہ کہ تاب خشم نہیں
طپان ہر سینہ چوں دل جوش گرہ ہو گاتری

قدم کی سائتہ بہان مثل کلک میدان
کہ زلف جو ہر شمشیر تک پریشان ہی
سہ وہ ہی اپہ کہ جسکا غبار باران ہی
ضروری اسی سودا سہ دست گردان ہر
نگہ کی تیغ کا جو ہر جو سوسے شرکان ہی
کہ زیر پردہ فانوس شمع عریان ہی
تمام و فزا دران گل پریشان ہے
ہماری چین چین مجھ کو چوب دربان
جو لوٹیں خاک پہ طائر دلیل بلبلان

اسیر کے جو بت دیر مین بلا ہیچین
عزیم شیخ توسیہ ہا ساک سلمان ہر

جو ہیونگا یہ طلب ہی فقط بجا رہو سیر
جرائم عفو ہون انسان کی کیونکر نہ رسی
بہت مضطرب ہی بعد مرگ تنہائی ہر دل ہیرا
مری رہنسی کیا جابی گا اوسکا عقد خاطر
کری بی ناوہ تقلید بیلونکی نو کیا حاصل
بجا ہو گوشہ تربت ہی تری ہر گونہ خال
حریون سہ کو کیا شکوہ گرد و نشی ہر
مال خاک ساندی اس چین مین سربندی ہر

کہ پانی ہی چین تو سہ بجا کہ چاندی سوئی
جس جامہ جو ہو وہ پاک ہو جانا ہی دھوئی
نکل آئی کوئی حور اسی خداست کہ گوئی
گرہ مضبوط ہو جانی ہی پانی مین بگوئی
درم نہتا نہیں پتا قرآن مین زرد ہوئی
سفلی ماندگی ہو قوت ہو جانی ہی دھوئی
مست کوئی ہو کہ تین سانسو اندر ہی دھوئی
طبر ہو جاتی ہیں پیدا زمین مین ختم ہوئی

جو عالم صاحبِ لبست ہو جایِ خفا کی یہ کیا
نہک چہری کا کیا ہو کسکو کتنی دلِ لبِ نشین
بن گانے نکست گلِ بو عین اس گلزارِ عالم پر
خیالِ موسیٰ فرگا بین یہ دلِ فریادِ کرنا ہو
نہ بین پر و زبرِ نخلِ سوئی ہنرِ سی و شے
کہاں ہے مجھ سے سا گریاں بثلِ شبنمِ آسمان تیرے
مڑہ کوئی میرِ حاصلِ نہیں اس خوانِ نعت پر

مژین ہوتی ہیں اکثر ورقِ قرآن کو شوی
نہ بین آگاہِ پیشو سے نہ چمِ وقتِ سلو
دماغِ خلقِ نارہ ہے مری برباد ہو
کہ جسیرِ گ کا کلبا تا ہی منہ نشترِ چہرہ ہو
غرض کچھ اور نہ ہو سو نہ کام کو چہرہ ہو
زمین سیراب ہوتی ہے مری رات کو رسیہ
نہ لبِ مٹی ہو وقتِ ہنرِ منہ اندازِ سلو

آتشِ سودا جو آنی میں غضب کی تیر ہو
لبکہ ہر مصرعِ عین اک مضمونِ دانگیر ہو
بادشاہِ عشق سی پائی ہی جاگیرِ جنون
جی اوٹھا میں گونہا کرباتِ فاصدِ فکری
پتی ہیں خون چپکے کہانی ہو یہ عاشقِ جاگیر
محتشب آتا ہی ساقی اب کہاں یہ بزم
اوہ میت اسکو کتنی ہیں اوگی مردمِ گیاہ
منہ بین جو آتا ہی کہتا ہی زبانِ رقتی شنیں
متر زوی دلِ بربادیتی ہی ادنِ انگوٹھی پڑ
نقدِ جانِ دینی یہ ہی ملتی نہیں ہر حبسِ سن
مل کی ہندی جس گٹری چکی بجا بی یارِ نر

صنمِ محشر سے سوا ہتھامِ شوا انگیز ہی
جو غزل ہی مرثیہ کی طرح وقتِ خیر ہی
ہنگڑی ہی ہاتھ میں اپنی کہ دستِ اویز
صدقِ سو بہتر و روغِ مصالحتِ آیت ہی
چشمِ جانان بھی عجب بیمارِ بدیر ہی
دورِ آخر ہے پیالہ شیشی کا لبر ہی
مگر گئی ہے اپنی خاکِ گورِ مومِ خیر ہی
قتلِ بدیر ہی شکر کی چھری کنیا تیر ہے
خارِ فرنگانِ راہ وارشون کو صبر ہی
آج کل کیا نرغ بازارِ محبتِ تیر ہے
ہم یہ ہنجرِ طائرِ رنگِ جنا کی دیر ہی

سیر آتش بازی سودا کہ آئین گواہی
مردی جی اوشتی ہن جانا ہون چشتیج بہ
شعر من باندہ ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
اب اگر تو بہ کہین ہی سی ہن ہن ہن ہن
ناف و ابروی سی بچی کیا جان امی رہا سی
ہون نرسب الگ ساتھی ابودھی چشتی
کرتے ہن ہن ہن عجب گہر کی بارانگی

آستین اپنی ہجوم داغ سی گل رہی
غل مری زنجیر کا بھی شور رستا خیزی
ہو بجاکر اس قلم کی زمین زر رہی
ساقیا ساغہ ہماری عمر کا لبر زہی
موج شور انگیزی گرد آب آفت خیزی
ہو مرض مہلک تو بہ کہ حاجت پر ہم
آتش و کی میری آنکھوں سی روانی

شکر ہے اوس لعل میگون کا ملا ہوسہ سیر
بادۂ مقصد سی بام آرزو لبر زہی

پیش نظر میں گال کسی گلزار کی
ہم دشت گرد شتی ہن ہن ہن ہن ہن ہن
مطلب کسی کی حبیب کیا ہن ہن ہن
سینے پر ایک پردہ نشین کی شبیب
کہا کام نیک و بد سے کہ مانند آئینہ
عریان تنی کا شوق لحد میں ہی جا
ہون وہ خدایہ رست پکار ہن ہن ہن
ساتھی وہ مست ہون چھوٹتی ہن ہن ہن
دولت کو ہر قرار نہ وقفہ شباب کو
اوس گل کی خوش حسن ہن ہن ہن

آنکھوں کو دن خدا نے دکھایا بہار
جنگلا بناؤ گرو ہماری فرار کے
چلتے ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن
آئین جو قبر میں تو فرشتے بکار کے
اپنی تو ایک بات ہی منہ پر نہار کے
کوئے میں رکھ دیا سی کفن کو اوار کے
نر نشین اگر صنم مرے سنگ فرار کے
کب آسی کب چمک سی گئی دن بہار کے
جوتنگی ہن غافل وہ یہ نہم بہار کے
برسوں گلی میں تازہ رہی ہن ہن ہن

لائین زبان یہ شکوہ شکار اکنو کا کیا
سجھے جو اپنی موی سیہ ہو گئی سفید
ہر بعد بہ سحاب نہیں زیر آسمان
آتی ہی سبکدلی میں گیا خشم محسب

خود لاغری سے ہم نہیں قابل شکار کے
نیز نگاہیں بہ قدرت پر دروگار کے
روتا ہے کوئی میری طرح پکار کو
شیشے میں عینے بند کیا جن اوتار کو

زندانی سی ہو ٹٹا ہی جو فندی کوئی آہ
پہرنا ہے آگے گرد ہمارے فرار کو

زندوں سے مروتے کہ نہیں کتنی پکار کو
بہار ہے جو عشق میں گیسوی بار کو
عیار نہا عجیب اینجا کا جذب عشق
کیونکر خیر فیس میں ہونین نہ شوشین
سودا ملر کیا نہ کسے روز سال بہر
آخر مال عجز ہے تیرے غور کا
عاشق کا دل جواور جلاتا ہو آپ کو
مروتوں سے زندگی میں یہ ہم نہیں پڑیم
وہ صاف اعتقاد ہیں ساقی شراب کیا
کیونکر نہ سوز غم سی مسلمان کا دل جلے
کچھ نہ خیر ہو مجھ میں پتا نہیں مزہ
میں گاہ سے سبک ہو جن سے کو گھبرا
پستان بار سے نہیں ممکن مفا بلہ

کیا جانے کیا گزرتی ہی بچھو فرار کے
راؤ کو دور ہو پیٹ میں رہتا ہی مار کے
کنعان سے ماہ مصر کو لایا او ہمارے
فدوی تھے کچھ شریک ہماری غبار کے
ابکی غام سال رہی دن بہار کے
اسی باغبان خزان بھی پچھو ہمارے
سندھی لگا کی باندھی پتی چنار کے
جب دیکھتو سوار ہیں کا نہ ہی بہ چار کے
بابی بھی ہم نہیں نو سر خیم بہ دار کے
دستی ہیں برہمن کو وہ صفہ اوتار کے
قطرے لہو کی ہیں مجھے دانو انار کو
صدے اوٹھیں گی گیس سوز غم انتظار کے
اکھٹی چین میں راست ہوئی میں انار کی

عربان تون کا ملک جو کیا شور و دم دیکھیں کہ آب کی آبی ہو رہی ہیں	جانا ہی جو وہ جائے ہستی اوتار کے رخصت ہوئی ہیں ہاتھ پودہ ہاتھ مار کے
--	---

نقاش اس سیر پر ہم جہانسی گزر گئی باقی ہیں نقش خایہ یعنی نگار کے	
--	--

آئی ہمار جس درج را لگان ہوئی مطلق حضور یار نہ گویا زبان ہوئے سطح کنگی میں ہی تون پہ چوت رز ہے سرکشی عدہ کی عدد کی لپی ضرور دیکھانہ غیر روز سید مینہ عمر بہر کیسی تھاری آہ نر کی ہمسی دشمنی دم ہر مین قبضہ مشہور و مغرب پر کیا نکلا ہوا رہا رہا رہا رہا رہا رہا مثل ہر مین نہ ہاتھ نہ سر نہ ہر مین فعل گندم کمان غیب لگی استہارہ نہ صبح شب وصال مرا دم نکل گیا کیسے تھرا رہا کہ نہ نامہ شہن چنبر بیا سادہ ہوا گیا لبتا یا تو ہو خوشک کلفت گئی جو رہا تو باقیال زیست منظور و صفت و دست جنائی تو تھا ہمیں	تو بہر حضرت پیر معن ہوئی وہ چشم سر لکین ہمیں مہر و بان ہوئے تس طرح پیر ہو کے زلیخا جوان ہوئے کیون اس قدر کچی کہ کبادہ کمان ہوئے صلت مری جہانسی شب میان ہوئے چڑھنی لگی جوتپ سہا اوسی نروبان ہوئے شہر یار کی ہنوی کمکشان ہوئی پر تو سے مانتاب کی چادر کمان ہوئے دولت جو مل گئی تھی عبث را لگان ہوئے تبع لر سنگی کو وہ سنگ خان ہوئے لبیک مرگ مجھ کو صدای اذان ہوئے معلوم ہی نہیں کہ قیامت کمان ہوئے جو صبح آب بھی رگ سنگ گران ہوئی شبیشہ ہوا جو صاف پیری مہمان ہوئے پر کیا کرین کہ لال ہمار ہی زبان ہوئے
--	---

دیکھا جو روی سب ہزار زد ہو گیا
رکھا جو تہمتے دور مری بحر اشک سی
زینت فی اوسکی اور کیا ہو دو لنگا -
دینار داغ دل میں مری جہد شہرہ

باد بہار مجھ کو بڑا ہی خزان ہونے
نچلے تھما رہی باد کی کیا کسا طپان ہو
تھریر میرے تیز نگہ کر کہاں ہوئے
اوتنی بھی جس حسن و تہا ہی گان ہوئے

صبح شب وصال چلا رہے صنم اسپر
نہنے خد اکو یاد کیا بہت زان ہوئی

کم نہیں مری سہو کو تھی دیوار کے
دل بکا دیتی ہی الفت ابروی نمودار
ہوں وہ زحمتی خوش نہ آیا مجھ کو قافلہ کا
آہلی ہیں کفنش یاد کار کیا و شمعین کفنش
آفتاب صبح کو دیکھو نو زینت پسند
یاد گیسو میں بمانی ہو سیاہی شام سے
کیون نہ فیت سیر یاد آئی مجھ کو تہمتی ہوت
ہی جو نمرگان کی محبت میں گرفتار مرض
کیون نہ دیکھوں درجا جا کر حسن کو کمال
خط کا طوطی بولنا بہار کہاں ہے آفتاب
بوی گل تھلک کرتی ہی یہی مجھ کو باغین
ہم پس دیوار اوسی ہر وقت نظر نصیب
مرگئی پر تہمتی محنت سی نہ نکلا کو کن

سب کمر بیٹھے کیا کر سہیں ہم بازار
امر آسان کہ نہیں ہے آئینہ نمودار کی
پتیاں آنکھوں پہ باندھیں ہر چہ ہمدرد کی
سوی سر و ستار میں جانت نہ ہیں نہ تار کی
گل ہو جاتی ہی پریشانی کو سی ستار کی
شب بسر ہوتی ہو شکل تو ہو بہار کی
جادو راہ عدم ہی ہر روش گلزار کی
ہو گئی ہی نبض منشاری تری بہار کی
نور آنکھوں میں ہی طاقت پاؤں نہیں قرار کی
کھل گئی قلعی ترے کہنے رخسار کے
چاک کمر پہن تیرا راہ لی گلزار کی
واہ رہی نقد پر چشم روزن دیوار کی
ہو گئی زنجیر پا چوٹی اوس کی کسار کی

دبدبہ نہ کا ہمارا سیو گیا حساب منا سناں پنبکر کہا سا جانا ہو اوسیں عین لطف وصفت ابرو میں جو لکھنا ہوں مفعلاتین تیر چوڑ کر کجگو ہو اوجو ناچ فرمان غنیر	کہن گئی ساری حقیقت ابرو دریا باری اڑسی ہی ہاتھ میں اوسکی کہانی بار قطہ سہین سیری ظلم پر بارہ ہر تلوار کی راہ لی سجدی گویا خانہ شمار کی
--	---

خون کی سیری اگر سپاسی نہیں ہر ای اسیر
منہ سے باہر کیوں نکل آئی زبان تلوار کی

یار آیا ہم نہ اوشی جانفشانی کی لمبی مرتبہ ہے صفت زلف بار جانکی لمبی دل جلا کر کمر سے آنسو بہانا کبا ضرور گرم کی جس خوبصورتی کجہری حسن کے خرمی ہوا کہہ سپرین پھنسی آئی تہنن کیوں نہ کرتا ہکو وہ بہر طور صانع خلق پہول سار خضار سنبل سونہیں ہنری کلف طالب دیدار نہ سب کینٹک دیدار کو بعد مدت نہری گھر سمان ہوا بین کجہر ساقیا ہر شب بلایا کر محبو تھوڑی سی خیر خور نزدیک دشمن سے نہیں کجہر کوٹ آئینہ ہے جام ہی جمشید و سکندر تہنن بال سے ہے سب جو چکا پار کینٹک جسم زار	مر کی دل کیونکر نہ تیری زندگانی کو لہو ہے شب چراغ لازم اس کہانی کو لہو دوڑتی ہو کیوں لگا لگا پانی کی لمبی لیگیا فرد نظر کو مدین نشانی کی لمبی جی میں ہو دل کھول کر دھن جو انک لہو لفظ متقی درکار تقنیم معانی کی لمبی ہی خضران اک دن بہار زندگانی کو لہو انتہا ہی ہی تمہاری لہن ترانی کو لہو فج کر ساقی بیٹھی مہمانی کی لمبی چاہیے روغن چرخ زندگانی کی لمبی سوت کافی ہو بشر کی پاس بانکی لمبی جمع اسباب جہان کش زندگانی کی لمبی انتہا ہی ہے آہی ناتوانی کے لہو
---	---

راہ ظلمت میں مبارک ہوشقٹ خضر کو
کس گل حشر کا کشتہ نہا میں صبح بعد گر
کون مرنے جای آب نگانی کی لپی
بلبلین آئین لحد پر پوسہ خوانی کی لپی

کیون در زندان بہ دربان بی بی تیری پیر
کم نہیں ہی ضعف اپنا با سبانی کی لپی

غیر دن پہ شب جنور کی کیا کیا کر مٹے
وزہ بھی خدائی کیا تھو آفتاب
خرمن بہ میری برف نی ناحق کر مٹیا
دفتر تھاری فیض کا ہوتا تھا جب تم
طاؤس و کبک لاکھ چلی اوسکی چال پر
نقصیم غم میں کوئی ہمارے سیوا انتہا
انسان بیستی سی جو ڈرتی ہیں اسقدر
کبوتر کون گر گھر سچی نکلتی تھی تو شب
کیا رعب جس بھی ملک الموت تھا کوئی
گلشن میں چاکلی خور سی دیکھ تھی ہوش
پوجا بہ ہونوئی بنوں کو غضب کیا
داغ المزمین کے تھی کیون وہ دکنیز
کاموئی فی ہم یہ کس کو گولی زبان
آئے جو تم نہرا بہ میرا چرخ کے
لگتے کو اسنے چاک کیا کس صورت

اچھا ہوا کہ آپ کی محفل میں ہم تھے
روشنی منور آپ کہاں تھی کہ ہم تھے
مشعل جگر کی آگ لگانے کو کم تھے
دو نو جوان میں ہم شکاف قائم تھے
دیکھا نو و قدم ہی قدم پر قدم تھے
بٹھاتا تھا جب سرور زمانہ میں ہم تھے
گو یا کہی یہ سا کرن ملک عدم تھے
دیکھا جو صبح کو امین نقش قدم تھے
جب تک حضور بارہی زندہ نہیں تھے
سنبل میں تیری گیسو کی جھنجھٹ تھے
قابل ہیرو چہرے کے خد اکی قسم تھے
نیری قہر صاحب ناز و علم تھے
عالی تو آبلو کسے ہماری قدم تھے
ایسے عنایت کے سزاوار ہم تھے
مستون شکایت کی تو تھو صد ہم تھے

کیونکہ سافوان عدم کی جڑہ گئی

پسینے کسی ہی راہ میں اپنی قدم تھمتے

دار جہان بن چپ کے چلی ای ہم اسیر

بیدار سائنان دیا عدم تھمتے

جان نغم کی بجایہ فنا جلتی ہے

کو خورشید قیامت سی کہ ہو جلد غروب
چمکی گل گمانیکو غم غیر کو دیتی ہو قودو

یون ہماری دل صد چاک ہیں داغ الم
منہ لگایا مری جلتی ہوئی ہڈی کو مگر
غیر نے مج کو جلایا نہا یہاں اوسکی ہی نہ

میری عریانی کا باعث نہ جنونین پوچھو
گر میان اتنی ہی امی تشنای قوت نکد

کہنہ بہتی ہی بوزنار قبا جلتی ہے

دیگر گزری ہی تہی کہ سب خلوت خداجلتی ہو

حسکو جلنا ہونے لگی تیری بلا جلتی ہو

حس طرح شمع مزار شہداجلتی ہے

صورت شمع جو منقار ہما جلتی ہے

گور کا فر کے جہنم سے سو اجلتی ہو

نن من الیک ہی حرارت کہ قبا جلتی ہے

نبرے گرمی سی گلیم فقر اجلتی ہے

تب فرقت ہی مری طابہر باطن میں سمیر

حسبم جلنا ہی جدا جان جدا جلتی ہی

رونی انرا آج محفل میں مجھ سے پارہ ہی

واوسی وحشت میں کہ ہمساکوئی آوارہ ہے

رہنے دیتی ہی کسی کو گھر میں کب با و بار

پار جاتا ہے گھر اپنی ہم سوی ملک عدم

اور شکر کی کھانسی لاتا ہی خبر کیا جلد جلد

مرگئی ہوئی تھی ہی شک نشانیک پوش

شمع سنان جس کا گریبان نور کا فوارہ ہے

داغ سو و اسیر اپنی کو کب پارہ ہے

نالہ زنجیر و بوی گل وطن آوارہ ہے

صبح کی نوبت ہماری کو چکا بقارہ ہے

کیا میرا سب تصور ڈاک کا سر کاہ ہے

چونہاں ہفتی کا ہی وہ انوار ہے

سیکشی بہ ان کی ساقی کو جرمانہ و با
منزل بستی بن آنا اور جانا ایک ہے
کیا بیان ہو ہجر سا قہمین و فور جو شمعِ غم
دل بانا ہے مر رہا ہے سات میں ہونے و راق
ہے یہ تیری دید کا سودا کرنا نہ شعاع
بانت غم ہجر میں ہی بسکہ سامانِ نشاط
طفل جو پیدا ہوا ہے او سکوا خر ہے فنا
شاہد بازار سی وہ پردہ نشین و لونِ لکین
سزنگون رہتی نہیں بین یہ تو اصغری
قافلہ پہولون کا راہی ہی عدم کو باغ
کتنے پردہ یسی دکھایا عارض گلگون بہن

میسر ط لازم قضائی ہوا کا نظارہ ہی
روز مولد شاد یا نہ کر رہا نظارہ ہے
شیشہ نعل خلق بیل خیر کا فوارہ ہی
شب آہو جو جگنو چمکتا ہے وہ آتش پارہ ہے
نار تارا می مہر میرا دامِ بظاہر ہے
دُور میرا ہوا ان کا نظر میں خار کا پختارہ ہے
کل وہی ہو گا جنازہ آج جو گوار ہے
فرق اتنا ہے کہ یہ ثابت ہی وہ سپارہ ہے
محسبیت کا سر پہل زہد کی پشتارہ ہے
غنجہ کل کا چمکتا کو چکا نظارہ ہے
دامن گلچین ہمارا دامنِ نظارہ ہے

بے لے قاصد کے کسی مزدور کو دہونڈو اسیر
خط شوق ایسا ہے طولانی کہ اک پشتارہ ہے

میکدہ باغ و گلشاہ ہے مجھے
غیر کارِ پنج پستا ہے مجھے
صورتِ جاہدہ فرشِ ماہ ہو نہیں
چاہتا ہوں چلو نہ تم سرِ راہ
داعیِ شک ہو میں زیرِ فلک
ساقی شیشہ کان کوئی تر نہیں

جامِ جامِ جانِ غا ہے مجھے
کفِ افسوسِ آسیا ہی مجھے
پاے مالی کا کچھ مزا ہے مجھے
غیر چشمِ نقشِ پا ہے مجھے
گردشِ چشمِ آسیا ہے مجھے
قلقلِ آوازِ آشتا ہے مجھے

<p>غیر کا شہ بخاڑہ دن لیکن تقریریں اس کے جسم زار ہی میں نامہ پیمان سر اس ہی ہی تیغ مشر کی دن کر نیکی کیا سبیاں تو نہ سیکے صتم تو کیا پروا دل میں تھب علی و احمد ہے</p>	<p>کیا کروں نہ یہ آپکا ہی مجھے اس سبیل پہ ہوجا بوریا ہی مجھے سراست بازی مری بلا ہی بٹے تیری رحمت کا آسرا ہے مجھے میرا اللہ دیکتا ہے مجھے پہ سہارا یہ آسرا ہی مجھے</p>
--	---

معتقد مرتضیٰ کا ہون میں اسیر
اور مطلب کسی سے کیا ہے مجھے

<p>کون کتا ہے و دامجہ زار کی میو سی جو عدو اس کا ہے شیطانی طرح مر و جو خلقت آفاق سی حاصل فقط ہی شریات ظاہری لذت ہی باطن میں ہی پرکام کبر چوڑو سر کشی اچھی نہیں اسی بل کمر بسمان ہے غم تو حاضر میں دل جان و جلوہ گر ہوئی ہے یہ جہد و لا و بائی ہی منکر نو حید ہفتاد و دولت میں ہی کون دو شرف حق فی دنی میں او سکرو دو تو جو خود غلامی میں ہی قرب عشق ہی نظر کیا ہے غلامی کو امان ہے جو کہیں</p>	<p>ہوش قائم ہیں علامت آجنگ محمود خاک ہے انسان ملائکہ کا مکر مسجود ہے علت غائے حلل میں جس طرح منظور نعت دنیا فی دون حلوا می زیر آلود زوق پیشہ امین ن سحر سر غم و دے کیا تاقل کی جگہ ہی آدس میں جو ہو جو اک دولت ہی سیاہی بخت کی بار و دے سوالف لکین تو اوٹنی ایک ہی تصور حسن میں پوست غم ش الی زمین و آد چہرہ حیات آد ز آد کہ جس سے ایک ہی دے دے دے دے دے دے</p>
--	---

نہ خطوئے کام کیا رخسار سادہ ہی چند
جو جہکی خلق خدا سے رتبہ عالی ملے
صل شیریں کا ہی شکل تیشہ توڑائی کوہن
سائلوں کو دی اسی میں خیر ہی کی کھیل
چشم بلبیل میں بیری ہیں اشک کیون ان کی
ہے تماشا فی حقیقت کا سبب سر جان

میں تو ہوں اوس شمع کا پردہ مہربان
خیمہ حجاب حرم میں اس لیے مسجود ہے
کب تلک خارا تراشی درد سر مسجود ہے
جس کو تو نقصان سمجھا ہی وہی کہو دے
آتش گل ہر جہن میں آتش بید دے
سبزہ نو خیز خضر منزل مقصود ہے

بد سر شتوئے ہو فقرت کیون نہ ہموای آسیر
پیر و مضطربان ہے جو اندک کا مردود ہے

ہو کس نظاری کی اپنی دل خیز میں رک
ہمیشہ روح تلاش رخ حسین میں رک
لحد میں سوئی حسینوں کی لیکی تصویر
کیا نہ کب ہوت ناوک ستم مجھ کو
جو ناز سینہ پر آؤسکو تو اسکو سادہ
ملے کسی کو فراغت نہ آسمان کی تلے
یہ ہنہ صاف کیا اپنے دل کا آئینہ
کہو خدا کے لیے ہاں کمان تلک انکار
جہان کو قتل کیا تیغ بے نیام کی طرح
فلک کو توڑ کے پہنچے کسی نہ عرش برآہ
شب وصال مری حق میں ہو گئی شیب

نگاہ آنکھ سے نکلے تو دوڑیں میں رک
کبھی سمن کبھی بونہکی یا سمن میں رک
پر یو ٹھونسنی نہ خالی بغل زمین میں رک
کمان چرخ ہمیشہ مری مکیں میں رک
ہمیشہ بحث گریبان و آستین میں رک
یہ مثل دولت ممسک نہان زمین میں رک
کہ وہوم بزم حسینان مہ جبین میں رک
شب وصال بہت کم نہیں نہیں میں رک
اگر یہ سادہ محبوب استین میں رک
صدالبت کی اسی گنبد برین میں رک
بغل میں تین پری او کے آستین میں رک

بلاسی گردن اگر طوق آہنیں میں رہے صفا کا لطف ہے کیا چین اگر چین میں رہے ہزار دیو پاپ پڑے پر تری زمین میں رہے شمول ہر سے لذت نہ انگین میں رہے شکن فراسی نہ اوس لطف ہنر میں رہے	کے حلقہ کیسو کو باتہ سے تو چڑھا بڑنگ آئندہ دل صاف کہ جو ہو میں رہے بہان کہ بیہ کے ہم روے ایک ساختی ظہور خط ہو تو کیا بوسہ لین ہم اوس کا یہ شاد دل صد چاک نے کیا سیدھا
--	---

اسیر خانہ غیر اب کمان قدم رکے
کسی طرح کی نہ کنجاش اس زمین میں رہے

عین جمیٹ خاطر میں پریشانی ہے کشتی بادہ مجھے تخت سلیمانی ہے لاکھ پوشش کے برابر تری مرانی ہے آنگین بیمار ہیں زلفوں کو پریشانی ہے جانتا ہوں کہ یہی غول بیابانی ہے وہ گداہوں مری کلی مجھے باسانی ہے محکوم نظر رسک بار کی ممانی ہے یہ اشارہ ہے کہ محبوب یہ لانا ہے کیا مرا کلک تصور قلم مانی ہے کیا کمون کیا مرے خاطر کو پریشانی ہے جس عدالت کا میں ناظر ہوں وہ درانی ہے سلسلہ اشک کا تسبیح سلیمانی ہے	منچ سان چہرے یہ ظاہر خشم پہانی ہے شان ہستی سے عیان شوکت سلطانی ہے تاب و پیا رہے کس آنکھ کو امیر حال چرخ رکنا ہے حسینو نکو میں پابند بلا شب کو ہے ساتھ ترے نیکر جو شعلہ جوش باران حواد بٹ سی نہیں جامی خط ای ہاویک نہ آتا مری ہڈی کی طرن حق نے پیدا جو پیر کو کیا بنے سایہ کینچتا ہے جو یہ تصویر خیالی اوس کے چپے دل کیسو سے جانا نہیں گرفتار ہوا نگہ کا گوار میں بھی وحشت کا اثر اوس کی کاسے تصویر خودم گر مجھے
--	--

<p>اس شقاوت پر بھی دعویٰ سلما نی ہے اس ورنگی سے ہے ظاہر کہ جہان غامی ہے داغ سجدہ اسے لازم ہی جو پیشانی ہے رہزنوں پاس مرے جامہ عریانی ہے جس طرح نیشکر خام کا رس باقی ہے</p>	<p>اس شقاوت پر بھی دعویٰ سلما نی ہے</p>	<p>اہل دنیا کی وہ بین کام کہ کا فر نکرے صبح ہے غلام نہیں شام ہی تو سبج نہیں بد تما ہے جو نہو حلقہ خاتم بین نگین لوٹنے کو مجھے آؤ گی تو کیا پاؤ گی اسے شکر لب ہی تری سامنی یوں شاخ بٹا</p>
--	---	---

ہم تن آئے ہوں محفل عالم میں اسیر
 جبسی دیکھا ہے آو سے عالم حیرانی ہے

<p>اسید دار ہیں کرم ذوالجلال کے بچتا ہے ہم کمر میں تری ہاتھ ڈال کے کیا تنگ ہوں بغل میں مین دشمن کو پال کے بیٹھی ہے اشیا نیسے گردن کال کے ہاتھوں سے رکھیا میں کلیجہ سنبھال کے رکھ کے کینی تیغ سپر پر نکال کے جس طرح جلد جلد گئی دن وصال کے قطرے ہیں کچھ مرے عرق انفعال کے سینے میں نشلی زخم لہو منہ سی ڈال کے تمالی لقا ہوا و سکو ویا خط نکال کے نظارہ باد میں عین عین المٹال کے</p>	<p>قسمت دکھائے دیکھی کب دن وصال کے اٹھی مڑے نہ بیکری سے وصال کی لاکھوں ہے داغ دل نے دی ہیں ملاں صیا دکا پڑا ہی یہ بلبیل کو اشتیاق پہلو میں غیر کے جو وہ بیٹھی اوٹا ہر دو بالوں میں اوسکے مانگتے دیکھی بھون یارب ہوں ختم ہجر کی راتیں او سبط سجے ہیں جنگو گو ہر نایاب جو ہرے گلگشت بوستان اجل جنگو ہے پسند قسمت تو دیکھتا کہ ملا نامہ یہی جو ہوسے سی کوئی جا کی یہ کدی کو پہنچ</p>
---	---

دینا ہے رشتہ سوئے عدم لپل بچون
جا کر فلک پہ کو کب سیار بن گئے
ماتہ غنچہ صہ نفس سے ہے زندہ کے
ساتی عجب نہیں جو بٹ بادہ اوڑھ چلے
اے قیس جتنے خار ہیں تولی ہیں برہن
پاسے صدف کی طرح جو سائل درماد
بہشتا ہے کوئی ساتھ امیر و فقیر کا
لیلی کے پاس قیس نے بھیجا جو دیکھی غلط
کیا نہیں حاشقو نکو تیری قیس کو کہن
ممکن نہیں کہ آکی نہ پہنچائے مرغ غم
بہر تار زلف مژگائے نہ آسپے

غمرے او شمن کے ہم سہی نہ اس پتھر کا
دڑے جو کچھ اوڑھے مری گرد ملاں کے
سُجّا وں گا صدامین دہستہ کال کے
پاسے ہیں پاؤں کباب کی پڑھنی لال کے
رکنا قدم کو دشت جنون میں سہنباں کے
لازم ہے سید کہ بند کرے لب سوال کے
دیکھے نہیں گلیم میں پو ندشال کے
پر لگ گئے بزنک کیو تر غزال کے
گندے ہوئے وہ ذکر مریضی میں جال کے
سوراخ میرے سینے کی حلقی ہیں جال کے
مٹی دہرے دہرے ہوئی تانی غزال کے

یون جرم دور کرتے ہے سب علی اسیر
جیسے ہو اسے بھڑتے ہیں تپ نہال کے

جبین کے سامنی تپ کی مسجد گاہ رہی
کھلے جو آنکھ دم صبح دیکھتے قیام
جودن کو تخت پہ بیٹھی نہ خاک شہر کا
عام عمر بنو نہیں جونی بسر اپنے
دور کی خوب نہیں ہم کہاں خوب کہاں
میں نے کی نہ ایش نگری ای کورہ

خدا کے سجدی میں ہی کچھ تو ہنسی راہ
جلد پاسے انسان کے گاہ گاہ
سچا ہواں کہ راضی گدا و شاہ
ہزار شکر کہ او واقف گناہ رہے
جہن سے راہ رہے یا اونہیں ہی
میں ہی ہوا قاف گاہ گاہ رہے

بیمہ خون دیدہ و خون جگر کی خواہش ہے
جو کوئی سامنے آیا مریض عشق ہوا
خیر سیر ہو مرے مرگ کی تہوں کو
جہ آج حشرین کیتہ بین عشق و شوق ہے
نظر میں کیوں تہوں بی بارست جہاں تار کیا
ہو نہ تہے جدا حفظ ہو اگر منظور
ہوا شرف یہ میسر تمہاری جلو سے
بغیر ساقی کٹھ ہو پار کیا بیڑا
سمجھ گئی کیا در دولت سی نکو اوٹھو یا
یوئی حصول جو دولت فقط امیر ہو
دکھائے بخت نے جہانک منتر مقصود
بیمہ لاغری کی ہے خواہش کہ جسم نازا

نہیں سب رخ رہے آسمان سیاہ رہے
فروغ حسن سے تم تیغ بیگناہ رہے
نہا کے سایہ میں یہ نشتر نہ پناہ رہے
تو ہم عمر مرے ساتھ یہ گواہ رہے
جو آفتاب نہ نکلے تو دن سیاہ رہے
چراغ حسن سے دامن نگاہ رہے
مکان کے گرد شب روز مہر و ماہ رہے
بہنور میں کشتی بے ناخدا تباہ رہے
تمہیں کہو کہ کمان جا کے خیر خواہ رہے
گدا جہان میں ہم جنبلک تہی شاہ رہے
ہزار طر حکے کشتے مہان ماہ رہے
نگاہ سے بھی نہان صورت نگاہ رہے

یہ مثل شمع تقاضی سوز دل ہی اسیر

دراز عمر سے بھی بڑھ کے مدآہ رہے

مقی یہ اپنی تہمتیں میں ورنالہ دل کے
رہیں گے چپ جو محشر میں وہاں ہم جگر
گلاستان جہان میں یوں بہا نہ تہ کی کوئی
ہوئی ہے زندگی مشکل فقط اس مصلحتی
قریب المرگ ہیں ہم اب کمان یوں جواں

نکیرین آگ کی تہی غریب شستہ چاہ باہل
گواہی خون کی نیلی حنائی ہاتھ قاتل کی
ہنسی مانند گل کما کما کی خبر کی تیغ قاتل کے
نہ دل کہنے میں سے اپنے نہ ہم کہنی میں
پریشان ہو گئی ساتھی جو پیچھے پاس

کیا ہی قتل کس مقتول کو جسکی یہ شادی
 وہ وحشی ہون مجھی ہر کام چلا دشت و شست
 نبار کلفت خاطر شریک گریہی ایسا
 بندہ قتل میں ایسا عرب تیری بیخ کا قاتل
 نظر چشم حقارت سے نہ کر زہار ای نہاں
 روان آہستہ کرنا قی کو اپنی بوجہ میں لیل
 نشان دینا ہمیں شکل ہی کیا دیوان ہمیں
 محجل حوال ہی فرقتیں تیری بہ قراروں کا
 بنائی آئینے لہجہ کے ان آئینہ سازوں نے
 کیا کشتہ اوہ چشم محبت سی حسی دیکھا
 فلک محتاج ہی خود مال دولت اوشتی کرنا
 طہو جہدے ہادی اکی ہو زما زمین

کہ نوبت بچ رہی ہی آج دروازی بہ قاتل
 بنی زنجیر کی گزبان سمٹ کر کوس منزل کی
 مری اشکوں کی قطری ہی ہیں درجی کیک
 فرشتے بہاگ کلی کو درشا نو نسی لیل کی
 نقیب الاولیا ہیں خضر ہم مستونکی محفل کی
 جنازہ قیس کا آتا ہی سچی سچی منزل کے
 کہ فردول پہ خط و خال لکھ لکھی ہیں قاتل کی
 کہ اون کے دست و پا ہی بال پڑی ہو چل
 گری نہی آنسو و نکی سارہ جو تگری مری
 تری میٹھی نظر میں خاصی ہیں زہر قاتل کی
 ملے مسائل کو کیا جانی جو درازی مسائل
 درایمان کلین اوٹھ جائیں ہی حق و باطل

ہوا ہے جوش بھر کر یہ زندان میں اسیر ایسا

کہ حلقہ حلقہ گرداب میں طوق و سلاسل کی

علاج مرگ ہوا مجھ کو دور بینی سے
 دمان بار کا مضمون بندہ گیا لیکن
 جو تیرے در پر جگہ بائیں باؤں کئی
 فروغ روی کتابی فی کرویا اندھا
 شکم ہے مار کا چٹنی ہی ہی کہیں شفاف

جرم پر تین کی بو آنے پہ پٹینے سے
 ہزار فکر پرے وقت آفرینی سے
 اوٹھائیں ہاتھ مسوا فلک نشینی سے
 غلغلہ من آب اکتاب پینی سے
 کمر کی بال کو نسبت ہی سوی چینی سے

غزل میں کوی نو مضمون چاہی عالی جنون نے دل مرا توڑا ہنساکے دنیار بزرگ آئینہ یکسان نظر میں ہیں بدو	بائید ہے رخ انسا کی شان بینی سے کسی نے درو پٹا پانہ درو دینی سے کسی سے کاہ نہیں کچھ عفا کر نیے سے
--	---

اساتذہ سے جو پنیچا ہے اسکو فیض کلام اسیر صاحب خرمین ہے تو شہ جینے سے	
---	--

با وفا ہو فائین ہو تے کیا لگے کیجے جو غیر ہے غیر باغین آئے فصل گل تو کیا دو موافق نیام سان ہو جو ایک تیری عاشق ہیں سب بھی مستفی ہے بجا گوشہ گیری عفتا ضعف سی شل ہیں دست و پا دو لاکھ تریبا عروس دولت ہو پیرے تغیر حال پر نہ ہنسو کام کس دن بگاڑتے نہیں غیر شیخ صاحب تمہارا کیا کہتا پنج وقتہ تانہ پڑھتے ہو سننے ہیں آپ کے علم میں پہر تو کیے کہ ادنیٰ صحبت میں	حرف مدغم جدا غصین ہو تے آشنا آشنا غصین ہو تے دام سے ہم رہا نہیں ہو تے تین سی ہی جدا نہیں ہو تے طالب ماسوا نہیں ہو تے نامور خود تانہ نہیں ہو تے ہم سے بدست و پا نہیں ہو تے منو جگدا نہیں ہو تے ساخی ایسی کیا نہیں ہو تے کب وہ ہم پر حقانین ہو تے ایسی خاص خدا غصین ہو تے کبھی روزے قضا نہیں ہو تے جمع کب مرقا نہیں ہو تے آپ ہو تے میں یا نہیں ہو تے
---	---

	لکھنؤ میں ہو کیوں خراب اسیر راہ سے کر بلا بھین ہوئے	
<p>دیکھئے کیوں کر گذرتے ہیں یہ دن بیدار چاروں مین ہم مصاحب ہو گئی صبا د کان میری سننے والے ہیں مرے قربا دکی مجرموں کی صف کھڑی ہی سانسنی حلا د دام کیسا مین نہ آؤں خواہ میں صبا د تغزیت ہی چاہے پیچھے مبار کیا د نشر ترکان جگر میں چہہ گئی فصیا د آسمان کی دل میں ارمان رہ گئی بیدا د تم سلامت ہو لئے والے ہماری یاد آنکھیں نہ پرائیں تو آنسو گر پڑی صبا د ننگہ رن لیجا میں صحن خانہ صبا د دہونڈتا ہے استخوان بہر غذا فرا د بیخبر بیٹی میں سا کن قصر بے بیا دکی نچتے ہیں و رکاو میری قبر کو شمشاد</p>	<p>ہوئے لکھنؤ میں اب تو قیدی عالم ایجا د کے قید ہو کر ایسے راتوں کو سنانی درشا ہنگامہ میرے دیکھنے والے ہی میری جا دیکھئے لڑکی ہی کسکی کسکی آئی ہی اہل ایکی قسمت ہی اگر تجھ کو اسیر ہی سی نجات آج جو پیدا ہوا اہل ہی ضرور راہ سکنی فنا ہو گیا زخمی تمہاری کھولنے آیا جو قصید نوش میں مرگ کم سنے ہی ہم گرا ہوا ہی دنین گذرین کہ چکی ہی کسی آتی بھین تہا میں وہ بیس کہ جھپڑ ہم دشمن نے کیا ہم وہ طائر میں اگر ہو بھوکو شوق آتشیا کیا کھلف میرے خسرو کی جو پیر تابہ ہا چاہے اہل جہان کو خوف کھنیز فلک جان دی ہی مہنی سرو قاست محبوب پر</p>	
	ما تم ماقط کیا شیرازہ میں بجا کر اسیر خوب روئی ہم کنار آب بہ کتا با دکی	
کیا مری حاصل میں ہو یا تہہ سی حلا د	گہوٹ شہرت کی میں رکھی خیر خواہ	

ہی عیان یہ چار ابرو سنی ستم ایجاو کی
 خشت کامل کچہ کچہ دیا ہی پل مرتکی بعد
 باغبان ہگل سی آتی ہی بھی بوی غرور
 کر کی قتل عام کیون تسل میں بجا تان
 دم میں زنی جنہیں سمجھتا اپنا مرغ دل
 تھکی نفس میں ہقد میری شگل واپری سند
 مردم دنیا کا کیا مذکور انکو ہی یہ شہم
 کیا بنائی چشم ز گس کیا بنائی گوش گل
 خوف ہی مجکو رگ جان پر زینہی شتر
 گر یہ آماجھی اس خمہ ہو جاتی ہیں گم
 تذکری کرتی ہیں باہم حور و غلمان ملک
 ہو گئی شاید تری شمشیر ابرو پر فقیر
 بہرہ کامل جی ہیں ہو کرین کماتی نہیں

ایک جاگہی میں دو مطلع کسی ہوتا
 ہین شمشیرین نہال تربت فرماوے
 پیڑ کیا پیچی ہین تونی خون سی شہزاد
 پانوں ہی کیا شل ہین تون کبیر جلاو
 تہی وہ کچہ ذری غبار خاطر صباو
 پراد ہرگی او دہر ہوش او گمی صباو
 سامنی آتی نہیں اسماعی ماور او کے
 ہاتہ چومون تلخ بند گلشن ایجاو کے
 کانپتی ہین ہاتہ میری فصیدین فصاو
 سکی معنی کاف ہار یلعین و صا دہر
 خلد تک پہونچی ہین شہری حسن دم راو
 بہنی رہتی ہین ایت اکر گری فولاد
 کیا کنوینا کرد جا نکین کی جگت استاد

وام نکلا سبزہ جبکو جانتا تھا میں اسیر
 رخت کا ہی دام میں لایا مجھے صباو کے

تسلیم کیا کرتے ہین دربان کو ادب
 حیوان کی برابر ہی نہیں جہین ہی جہ
 تو ہی وہ پری رو کہ تری بزم ادب میں
 جافظ ہین تری صفحہ رخ کی جو سلان

ہم تو نہیں کہتی سگ جان کو ادب
 انسان سمجھتی ہین ہم انسان کو ادب
 بیٹھی ہوئی دیکھا ہی سلیمان کو ادب
 رکھ چوڑتی ہیں طاق پہ قرآن کو ادب

<p>ہر چہ کہ اوڑ نہیں غبار اپنا ہی آدھی ہر چہ قدم درسی بڑھانے نہیں دیتا آتا ہی جو فردوس میں سایم بنی کو تم غیر سے تمیز کی امید نہ کر کو پکڑی گامرا اشک روان ہر قاتل</p>	<p>پر چہ نہیں سکتا تری دربان کو ادب کچھ کہ نہیں سکتے تری دربان کو ادب جبریل صدارت ہی ہیں ضوان کو ادب کیا کام ہی اس غول بیابان کو ادب بہرہ نہیں اس کو دکھان کو ادب</p>
--	---

<p>جو لوگ کہہ سکتے ہیں اسیر آنگہ سخن مین رہ سکتے ہیں وہ سپر مری یوان کو ادب</p>	
--	--

<p>اپنی مزہ شعر مین کیا جای سخن ہی پہول سار خسارتو غنچہ سادہ ہن ہے کیا بات نہی کیا وہ مری حال کو دیکھے سکھ ہی جو اپنا ہی آخر کو ہی مدفن نادان ہیں جو اللہ کو سمجھی ہیں مجسم احوال جو غفلت کا ہی کچھ ہسی نہ چو سیراب کیا کرتی ہی پیاسو کو ہمیشہ بخشائی گا کیا حشر کی دن بادہ کشوں کو و بکھین ملک الموت ہی بکھین بکھین سونگھی ہی یہ مجھ وحشی آوارہ کی ہڈی گلشن کو یہ جلوہ فی تری آگ لگا دی خود چین چین سی تری کا گل ہی پریشان</p>	<p>جو ہی غزل اک مثنوی حیرت سن نظارہ محبوب تماشا ہی چمن آہ نرگس کی جو اکھیں ہیں تو غنچہ کا دہن ہے جامہ ہی جو تن پر ہی اک روز کفن ہے معشوق کو دیکھیں نہ کمر ہی نہ دہن ہے مخل کی طرح خواب یہاں جزو بدن ہے کیا تیغ حسینی مین تری خلق حسن ہے شیشہ کی طرح پیرخان پنہ دہن ہے تن زار یہ اپنا ہی کہ سب کی شکن ہے وحشت ہی بگ یار کو ایسی گم ہرن ہے جو نخل ہی وہ شمع جو تھالہ ہی لگن ہے خود تلخ زبانی سی تری تنگ دہن ہے</p>
--	---

<p>سمجھی کہی ہی قاصد یاران وطن ہے جو مردہی دنیا میں اوسی خواہش کن ہے پیچ نہ نہ خم نہ نہ خوشبو نہ شکن ہے جلسہ ہی جان لالہ رخوان کا وہ چین ہے معلوم نہیں دور کہ نزدیک وطن ہے خط چھوڑے جانان پہ نہیں چاڑھ گن ہے جس شعر میں معنی نہیں بیرون بدن ہے</p>	<p>غربت میں جو دیکھی ملک الموت کی صورت زیبا ہے جو پروانہ گری شمع کے اوپر سنبھل کو ہی کیا گیسوی محبوب سی بہت پہولوں سی ہمیں کام نہ گلزار سی مطلب بنجو دہن ہم ایسے مزہ بیوطنی میں صدقی میں ملی بوسہ جو ہو تو عجب کیا عیسیٰ ہونحن فہم تو شاید اوسی سمجھے</p>
--	---

چلنا ہی تو چل فکر اسیر اس میں ہے بجا
نزدیک بہت روضہ سلطان رس ہے

<p>شاخون پہ لی رہی ہیں جو غنچے نمود کی نقش شمع غزال ہیں مہرین شہو و فدا بیکار نردبان ہی قیام و قعود کی حق پوچھئے تو بات بڑی کی نمود کی دو دھڑاں گشتہ میں خوشبو ہی نمود کی دنیا نہیں صراط ہے یوم الورد کی لیتی ہیں آفتاب سی ڈری نمود کی ای دل درود پڑے یہ جگہ ہی درود کی ہوتی خبر جو ہر کو دم میں نمود کی کافی ہی ایک سوچ تری بحر نمود کی</p>	<p>یار خبر نہی ہی یہ سکی درود کی صحرا کی سب زمین مری حشت کی ہی سند جاتی ہی آپ بام فلک پر ناز عشق منصور دار پر ہی انا الحق کے گیا آیا ہی کون گل کہ مٹھ ہی ساری نرم رکنا سمجھ سمجھ کی قدم چاہتے یہاں افشان سی آشنا ہوئی کس ماہ کی جبین خوشبو سیم لائی ہی اوس گل کی ہنر کرتی دعا خدا سے کہ پیدا کر دہین لب تشنگان وادی عسرت کیو</p>
--	--

نیکی کر گیا جسم غریبوں کے زہر غم
دیکھیں نگاہ ہر جوتی ہر کوشش تجھی
بہشت بن میری نالہ پڑھ دیر بہت
لازم ہی جناب معاصی سی غافل

گردش اگر ہی ہی پھر کبود کی
ہوں کو مرشل شپہرہ انگہین جود کی
دہشت نہیں ہی کچھ نہیں بے لود کی
کیا داستان سنی نہیں تو مٹود کی

اوٹھ اوٹھ کی بیٹنی کی کمان تاب انی اسیر
قیدین نماز میں ہیں قیام وقعود کی

سنگ نین وشن اوٹن پر یہ روشن صاف
سکل آئینہ بدن و سادہ روکا صاف
مہر کی پر حبت حیدر سنی لایا صاف
نلق کو دکھلا رہا ہی جلوہ شام و شفق
بوسہ لین گی خط پشت لب کی کچھ پروا نہیں
میں کف افسوس ہندی غیر باتوں میں
آئینہ کو دیکھ کر روشن ہوتی ہمیر بات
خط بنایا ہی تو دکھلائیں گے واہ ضرور
قطعہ استاد کیا دیکھیں کہ ہکھو نصف
جاہلوں کی خوب ہیں معلوم ہکھو عقدا
بہجری تصویر ہی اپنی جو وہ آتا نہیں
و فحی ہی بات کچھ اسہن بناوٹ کی
غم و بخشا ہی کہ جس سی صبر ہاگی دور کو

خط سی رسا رکتابی یار کا و صاف
پر تو چاہہ رخندان کی او سین ناف
صوت و نجف سنگ لحد شفاف
جلوہ گر چوئی میں تیر سی رخ جو مو باف
ہم بلا نوشہ نکو ساقی ایک درد صاف
نہی منصف ہو ذرا بات اپنی انصاف
دوست دشمن دونو یکساں ہیں گردل صاف
کیا رہ گیا ماہ تو پنهان کہ مطلع صاف
طور ہی ہر طر حقی قاف کوہ قاف
قائل عطار کوئی پیروند اف
اہل و ورخ کی لیبی باغ بہشت اعراف
سانپ چوئی سانپ کی کچھل تلسو باف
صبر کا ہر حکم ہوتا ہی بنیا انصاف

<p>ای خیال یار تو بوی هو مری دلین کین ایک دن ہوتی ہی فزائیش ہی نساکی ہے پاک جو گرد و درت سی ہی ہی بگیاہ ہول کر جی تم مری گھرین کہی تانی نتے بسکو کیون فیه ہی تنگ اوسی آئی تو دو جو رہی ثابت بلائی سخت مین میلر ہی دل</p>	<p>جو رکاسکن ہی جنت گھر پکی قاف ہے فصل سر امین زیادہ روزی تدا ف ہے نامہ اعمال ہی ہی صاف گردل صاف ہے آج کیا ہی جو یہ بندہ سورد الطاف ہے مصرعہ شمشیر سی دم بہرین مطلع صاف ہے بار کا کل سی جو لچائی وہ تیری ناف ہے</p>
--	---

دل جو قرآن ہی میرا سینہ تفسیر امی اسیر
ہین جو اہل کشف اونین کیا حاجت کشاف ہے

<p>آکھین بیکار ہین کین جو نہ صوت تیری نخل مستی سی نمودار ہی قدرت تیری جلدای روح سفر سیر کراکی سی نکر کوئی پہونچا نہ تری جلوہ گہ ناز مین بایہ کیا عذاب شب زوقت سی چڑایا ہکو غنجہ دل کو مری چاک نکر ڈرتا ہون اسیلی ہی پڑا اوس کی قرآن مین جگہ باغ مین بلبل گل بزم مین پروانہ و شمع شعلہ مار مستقر سی جو ڈری اہل گستاہ سکشی صورت آکس نکرای پاتہ خا چری نرگس کی اوکین گو یہ نکر کین سنا</p>	<p>دل وہ کیا دل ہی نہو جین محبت تیری اصل وحدت ہی می فرج ہی کثرت تیری چندر وزہ ہی ملاقات غنیمت تیری راہ ڈمنڈا کئی ہنقا و دولت تیری محضرانی تری ای مرگ غنایت تیری کہ پریشان نہو بوی محبت تیری کہ دکھاتا ہی یہ نیزنگی قدرت تیری بھیس بدلی ہوئی بہر نی ہی محبت تیری ابرین بنکی بوسنی لگی رحمت تیری ڈرتی ڈرتی کو ہی معلوم حقیقت تیری راہ در کیا کئی ہوتا بقیاست تیری</p>
---	---

دعوی خون ہمیں درکار ہی کیا شکر کی دان پاؤں کی ٹوٹکی سنانوں پہ ہمیں دیوانوں کی دفن زر کی لپی کھدوانی ہی تھی جو زمین ہو چکا حکمہ دزارو غمان کی ہوی بند ہی بجا دیدہ عاشق سی گرین ٹھک جو گرم ایک ساغر میں کچی سیٹھوں پانی سیر میں جہکا ہندی لگانی تو وہ ہنسکر بولی	سرخ ہندی سی ہی ہشت شہادت تیری راہ کیا سخت ہی اسی واوی حشت تیری دیکھ نہسم کہ اسی نہ تو تربت تیری دیکھتی رہ گئی ہم نہ صبر صبر تیری اگ بدلی کو لگاتی ہے شرارت تیری دیکھی اسی پیر معان ہمیں کرامت تیری پاؤں کو ہاتھ لگا یگا یہ طاقت تیری
--	--

سیر بازار کو تو روز نکلتا ہے اسیر
آگنی کیا کسی یوسف طبیعت تیری

داغ لگا کر غم جدائی سے انحدر طاعت ریائی سے دل مرا کاش استین بجائے ہم یہ مومن بد اور یوسف دشمنیوں فی ہاتھ پہنچ لیا موت آئی کہیں کہ ہنقر ہے طوق در بخیر قید ریخ میں ہیں ہجر میں یہ مرض کو طول ہوا آئینہ غرق جسہ حیرت ہے دیوچی مشن طور کو نسبت	دل ہوا سیر آشنائی سے خوب رندی ہی پارسائی سے کہ لپٹ جای اوس کلائی سے گدزی اس گرگ آشنائی سے تھک کی میری شکستہ پائی سے شب تربت شب جدائی سے کیا خوشی ہو مجھے ربائی سے لگ گئی پیٹہ چار پائی سے سادہ روپوں کی جو دنائی سے کیا سمجھ کر تری کھائی سے
--	---

یہ ہی سٹ گما سدرہ سجدہ کرتا تھا کون ابرو کا خواب پتھر تو میری آتی ہیں رو لکھہ کی تعریف چشم و لب کا تب	س طرح چوٹ موسیاتی ہے کعبہ ہی میری چہرہ سانی سے مچھلیاں دس کھن خانی سے بڑھ گیا جامی و شفا فی سے
--	---

ہر سحر مہر کا پتہ ہے اسیر
وہشت پتہ خانی سے

ہستی سی ہستی کو اوٹھا کر محن چلے کچھ گل کی ناز کی نہ حضور بدن چلے غارت گروں سی سر کی نہ حاصل ہوئی بجا مشتاق یہ ہوئی تری طہ ز خرام کے مدت ہوئی کہ موت کا بازار بند ہے وہ جنگ جو جو معرکہ آرا ہوا کبھی شکر خدا کہ اب نہیں تقدیر کا بگاڑ کانشی ہیں اس چین کی نہایت دراز طول شب فراق سی گہرا گیا ہی جی اذنا کی دوڑ دھوپ سی علی گاہی فروغ آیا سکا کہ پلنی صحر امین جب وہ ترک پیری مین ہلکوا جائے ہستی و بال ہے بہو کی ہوئی تو خال کی دانی یہ کی نظر	غربت میں جب ہوا نگہ گذار اوطن چلے غنجی ہوں دگر رفتہ جو ذکر دہن چلے ہمرہ مری جنازہ کے درو کفن چلے طاؤس و کبک چوڑ کی صحن چین چلے تلوار کی جو چال چلو تم چلن چلے جی اونکی چوٹ چوٹ گئی تھی من چلے بگڑی رقیب سی وہ مری کام بن چلے واہن ذرا بچا کی نسیم چین چلے ہم صبح تو صبح کی باؤ والہن چلے رہ جائیں پاؤں تھک کی تو کیونکر چلے چارون طرف سی چوگر کی ہنسی ہن چلے دیکھیں کہ کب تلک یہ لباس سن چلے پیا سی ہوئی تو جانب چاہہ دن چلے
--	--

شیرین کا وصل قصر فلک کا تھا بہانہ دریا ہی دل جو پیر مغاک تو کیا کرین پوچھا نشان مرقد مجنون جو نجد میں عقیق کی سمت طالب دنیا کرین رجو	کیونکر گری نہ دوڑ کی جب کوہ کن چلے ہم بادہ کش غریب تو شہ نہ وہن چلے آنکھوں سی ہکوراہ ہتاتی ہرن چلے کعبی کو تیکدی سے اگر برہن چلے
---	---

خط لکھ کی جب مال کا آیا اسیر وہیان
قاصد کی سادہ اشک مری قطرہ زن چلے

کہیں دنیا سی بہتر ہی نئی دنیا مری کی کمی گی بقیاری کیا کسی ہی تیری سہل کی پڑینگ کی کسی کسی ن گرینگ خون ابی کیا کیا خدا جانی یہ کسی جلوہ گاہ ناز ہی دنیا سفر میں تہ داغ ہجر باران وطن لیچل دوستی تیغ سی قتل میں لکھون سہلوتی ہن آئی خون کا دعوی کرینگ حشر میں کسی جو خط قاتل کو لکھیں ہم تو نگ اور جا کل غدا صدایہ ہر گ گردن سنی قتل تیغ آتی ہے تری مجنون پیرتش تیری ہی تہی ہن لیچل گری سب انت گویا کی زبان کی ہی ہی با خبرانی نہیں کہنچا ہی قتل غیر پر خیر وکیل رشتہ دنیا ہجر مہل مینا ہی	اس آئینہ میں ہی کیا مخفی عکس کی لہونی لال کردی ہی زبان شیر قاتل کی سلامت بہت باز و خیر یار پیر قاتل کی ہزاروں ٹوٹ گئی کثرت ہی باقی ہی قاتل کی ولادت لازم ہی چراغ شام منزل کی چڑھی رہتی ہن ونوں آئینہ ستر قاتل کی کہ وقت ذبح صوت نہی لکھی قاتل کی دولت اپنی گری پیدا سپیدی خشم سہل کی کمی کرنا نہ ای خنجر قسم ہی جھکو قاتل کی گری سجدی گرہون سجد گاہین جہل کی ہوئی خواست مخمل جہل ہی ہی شمع مخمل کی لسان خرم سہل ہنس ہی ہی قاتل کی کشت سی رشتہ دنیا ہجر مہل مینا ہی
---	--

تھماری چہرہ خندان کی ہن ہم دیکھنی والے	پسند آتی ہی سکورتی صورتیں محفل کی
امید زندگی تھی بعد مردن یہ نبجھا تھا	کہ عیسیٰ دھوم مٹی عورت کرنگی پہری تل کی
جھاگلشن میں ایسا رنگ میری تیر لڑکی	اگر تیاھلا آواز آئی نالہ دل کی

اسیر اس ہزم میں غفلت سی ہی ہی نہفت کیا کیا
مسافر ہو تباہی خواب میں بکلیف منزل کی

خط خسار جاناں فی کہ دور دل کن زائل کی	شعاع مہر تھی جاوے صبح خانہ دل کی
جگہ کشتی پہری یاد یکسیر شیریں ایل کی	جو شربت آب و دیا تھی شکر یک ساحل کی
کمی کی کچھ برش میں تیغ فی تو مہر ہی جاوگا	قسم کما تباہوں ایشی شوق شہادت تیغ قاتل کی
برابر رزق عالم کا ہی اوسکی خوان نہمت پر	نہیں بقمہ وٹھانین کی مٹی انا مل کی
نر کوئی قتل سی محروم ہکو سخت ڈرتی ہین	یہ عرشہ دست قاتل کا یہ لغزش پائی تل کی
وہ گل ہی تھی کہ تیری یاد میں جنگل ہنیا لان ہے	زبانیں ہین یہ کاٹوں کی کہ نقار غنایاں کی
وہی مجمع ہی مجمع جسمیں کوئی خوبصورت ہو	چمن کی گل سنی نیت شمع مٹی نون ہی محفل کی
ہزاروں ازوئیں تین تہی جینک نڈیکھا تھا	تجہی دیکھا نہیں باقی کوئی بازو دل کی
کوئی کبھی کو جاتا ہی کوئی ہی دیر کورا ہی	تفاوت ہتھدہی و ہین ہین ایک منزل کی
بہت دشواری بوسہ ملی اوس وی روشن کا	لگی کیا ہاتھ یہ دولت کہ اسپر مہر ہی تل کی
شریک حال عالم ہی جو انسان نیک سیرت ہو	رعیت کم نہیں ہی فوج سی سلطان دل کی
زاق یاد کی صدی ہین دل پہر ہول اب کیسا	جہاز آیا جو طوفان میں گئی امید ساحل کی
بہاداری ہی ایسی صیاد ہکو ہی رہائی دی	صدائیں آ رہی ہین کی گلی شش غنایاں کی
پہری کھنڈ دل میں چراغ و انور روشن تھا	نہتی قندیل محراب ملک میں ہا کمال کی

<p>اسیر آریا نہ وقت نزع وہ عیسی عیادت کو بدن سی جان لکھی آرزو دل میں ہر سب کی</p>	
<p>شراب خون لپتیا ہونے وقت تیل قاتل کی یہ اہل شیش مجہ نالاک کیا در دگر جانین یہ سنی آنکھ پیری ہی کہ ایسی تیرگی چہا نہ آوگی کہی وعدہ جنت آئینہ کاتری ہو ہو آتایت نہیں کچہ بعد ہستی عدم ایسا مسلمانوں کی محبت کب لٹ کر تری ہی کافر کو سر لاپتم تو مجرم ہیں امید رحم رکھتی ہیں سفینہ بیکسوں کا غرق ہوتا ہی تو ہوتا مصور تار کی ہی گلشن انصاف کی لہرام ہزاروں گزین کٹی ہیں لاکھوں آوتی ہیں پنی گلشت یارب آج کس قاتل کی آمد ہے می گلگون اموی کہ نہیں ہی ہجراتی ہیں گر پھر موسم گل مین جھونکی آمد آمد ہے</p>	<p>صراحی چاہی بجاگو گوی مرغ بسمل کی آہیں ہستی ہیں گل کوں نہتا غنای کی زبان آہوی نہرا بی ہر شمع تھل کی مجھی رشون ہی سب کہتی تو کمر کن پئی کی جو دوری و پھر مین طی ہو تیل سیل کی نہ کہوئی نور عارض نی سیاہی کیا تیل کی مبارک بیگنا ہو کو عدالت ب عادل کی کسی پرو ابلا جانی سبکساران ساحل کی شبہ گل مین لالی صرف کر خون غنادل کی نہ کرتی ہے نہ مرقی ہی کہتی شیر قاتل کی چمن مین نہ گرس شہلا نہیں کی آنکھ میل کی پیالی ہی کٹوری قبضہ شمشیر قاتل کی مری کانوں مین ہر آوازانی سلسل کی</p>
<p>اسیر اک ایک قدم پر بلونسی خون چپکتا ہی پیرا فشان ہی اپنی چال گویا مرغ بسمل کی</p>	
<p>جو گیا ملک عدم کو وہ کہاں بہتا ہے کس شعلہ سی وہ گلگون نہ رہتا ہے</p>	<p>بھوٹ کر تیر کوئی سوی کھان بہتا ہے رقص طلاس کھا اکھیں تیرا بہتا ہے</p>

دیگا پانی مجھی کیا خجہ عریان تیرا
 قتل کا شوق یہی جاتی تو باہر نہ رہتا
 مرگ کی بعد یہی خجہ قاتل کی تلاش
 خواہش اک جام کی ہی خم نہ چما جائیگا ہم
 ہر جگہ دل کو مری چاہ دقن کا ہی خیال
 بسکہ ہی کو چہ جانان کی ہوا چوبانی
 کبر اپنا نہیں شاق سی ای مہر و شو
 سرفرو شو کی ہی کتنی تری خجہ کو نکلا
 درو دیوار کی تصویرین ہین قربان کس پر
 کچہ خبری تھی زائد کی بھی اسی قاضی شہر
 قدر عاشق کی حسینو کو ہونی شکر خدا
 ہرزہ گردوں کا کہی ساتھ ندی گشتین
 ہستخوان چور نہون پیر فلک کی کیونکر

خود نکالی ہوی یہ خشک زبان بہتر ہے
 منہ چپائی ہوی جلا دکھان بہتر ہے
 سنگ مرقہ صفت سنگ فسان بہتر ہے
 پیٹ پکڑی ہوئی کیون پیر مغان بہتر ہے
 ساتھ یوسف کی سفر میں یہ کنواں بہتر ہے
 مارا مارا مری اہون کا دہوان بہتر ہے
 دم میں سربا کی طرت رنگ جہان بہتر ہے
 ٹوہو تیا پیاسون کو یہ آب و ان بہتر ہے
 شکل فانوس خیالی جو مکان بہتر ہے
 ایند تا تاک کی سایہ میں ان بہتر ہے
 ماہ ہالی کی طرح گرد کستان بہتر ہے
 مصر و لاکہ پیرین قطب کمان بہتر ہے
 بنکی پتیا مری نالون کا دہوان بہتر ہے

ہند سی چل طرف روضہ شیر اسیر

یہی رستہ طرف باغ جنان بہتر ہے

رہی و رستہ طلسم حیات پاٹوٹی
 کہو فلک سی نہ مجھی خجہ کو چیرے
 جہان کو رحم عطا کر یہ اسی خدا ای جان
 شہری شہر طر بلا جام جلد ای ساتی

کسی کا دل نہ کہی ہے یا خدا ٹوٹی
 یقین ہی خاری او بچے تو اہل ٹوٹی
 پس جو دانہ دل سنگ تہیا ٹوٹی
 بہت شمار میں ستون کی دستا پاٹوٹی

جہان میں نیست کا باعث فقط سہارا
فلک خوشی سی کری قص ہی وہ ظلم پسند
عہت تہی آمد و شد ان تہوں کی گلیوں میں
ورور و باغلی سے ہوندرہ زنون کو خبر
مدد ہی ل کی کرکین کی نہ اسگتیم کہی
ہمارا عقدہ خاطر کس طرح نہ کھلی
فلک سی سنگ بخاکب نہ میکدی پرگر
یقین معنی لا تقطو رہے دل کو
نہ استخوان ہوئی ضائع نہ مرکی لحم اپنا
نہونی دون کسی طرف شراب کو بیکھا
وہ جنس دل سہ ہمارے کہ دیکھ کر جنگو

کمر ضعیف کی ٹوٹی اگر عصا ٹوٹی
زمین پر گر کے اگر کاسہ گدا ٹوٹی
کہ ہاتھ نہ لگا پائون بار ہا ٹوٹی
مچانہ شور غضب تجھ پہ اسی در اٹوٹی
ملا ہو بحر سے سوتا تو جاہ کیا ٹوٹی
لگائے ہاتھ تو دست گرہ کشا ٹوٹی
خم و سب کو کی نہ کس و دست پا ٹوٹی
خدا سے آس نہ اسی بندہ خدا ٹوٹی
ہزاروں راع گری سیکڑوں ہا ٹوٹی
بناؤں جام اگر شیشے کا گلا ٹوٹی
حسین ہر ایک طرف سی ہزار ہا ٹوٹی

اسیر کرنے یہ گلزار کو کب اماراج
زمین پہ پھول پڑے ہیں ہزار ہا ٹوٹی

ہوا خط آشکار حسن عارض کی تھامی
ظلم فی وصف اسکی لعل شیریں جو کھانا
جہکی کیونکر نہ خفت سی اسرار محشرین
وہ میکش ہو کن ظلم خچہ ہی پیش نظر سا
برب کعبہ سجاد اللہ ہی ات حیدر کی
خدا کسی نے نہ فتنہ نہ نالی گرم ہین

دہوں کا اتبوسہ دوید باقی لاکھامی
جہان میں شمل طوطی شہرہ شیریں کی
مری اعمال بدسی پکیزان سلامی
کہ ساغر کا فیدہ ہی خط ساغر شرح جامی
محب و نکاح لالی ہی مدد کا کھامی
کہا کسکاتہ سمان حل ہنکی شامی

<p>گمان کیونکر نہوا و سپر جو دل سینی سی خانہ نہو یا یوس انسان عالم ذلت میں مرت وطن سے ہو سفر مشکل نہ کیونکر خانہ کو جو بے پروا لگی او س شمع تک پروا نہ آنا چلے جب و قدم فردنی بین میں ہو گئی زندہ حسین جو ہے وہ ہی تیری قدر آزاد کا ہزہ حفاظت سی رہی یوسف کنوی میں فوج نہیں نہیں ہم و خستہ کو او ر یہ پراہنگی کچھ حاجت محسوس میں بھی کوئی وصعت حسن یار میں</p>	<p>ترا در و خناسب جانتی ہیں چو رنامی سہ کنعان کو زینہ بام رفعت کا علامی ہے جدا ہو شاخ سے کب جتلیک سوی میں خامی تو کتا ہے محبلس بزم میں بی آٹھامی قیامت با و او نکو شیوہ محشر خرامی ہے خط ز سارہ ہر سر و قد خط علامی ہے اوسی کیا خوف ہی جکا خدا آفت میں حامی کہ نخل سبزی متاب کی چادر تمامی ہے جہان میں کس قدر مشہور غصے سی نظامی ہے</p>
--	---

اسیر زار کو سبب روان آتنا تو اکتی ہیں

کہ مشافو نہیں بہرہی صاحب طبع گرامی

<p>تنگی غم دل کو آخر باعث راحت ہوئی چہین لے گا کس طرح اسکو زبردستی کوئی پوچھنے آئے ہوا بیا فرقت کی خبر یا رنے وعدہ کیا تھا خواہ میں آئیں گی تینخ ایر و کالیا بوسہ تو او س میتانی کسا ساقین گن گن کی کائی رات ہمنی جبر کی تینخ قاتل کو دبا سر جان عزرائیل کو میرے مر نہیں گناہ انہیں کس کس کا خدا</p>	<p>استدر ستمی پریشانی کہ جمعیت ہوئے منفلسی بھی کیا کسی زردار کی دولت ہوئی مرچا گدرا زمانہ گر چکا مدت ہوئے شب کو ہم جا لگائی ہم سی بڑی غفلت ہوئی کیا اندا کی شان ہی تلو بھی بیجرات ہوئی گرد و کلفت دل میں رکبہ شیشہ ساحت ہوئی تنگہ سنی میں کمان قاصر سری جہت ہوئے ہجڑی کو طوق کو زنجیر کو فرست ہوئے</p>
--	--

رنگ گیر گئی دور کی نے کیا آئندہ
 ذہن میں آیا بڑی مشکلی مضمون دہن
 عشق چکا حسن ہی کی عشق نے نایب حسن
 بہوک کا غم بہوک میں کیا لکھی ہم عمر ہر
 آئندہ دیکھا اگر پیری میں یاد آیا شباب
 وصل کی دولت میسر کوئی ہوتی ہی بزور
 چنی کامل بہن قنا کی بعد ہی ادنی نمود

رفتہ رفتہ میری صورت یار کی صورت ہوئی
 اس معنی کی سمجھنی میں بڑی وقت چوئے
 آپ کی محبت سے تو میری آپ ہی شہرت ہوئی
 جب ہوئی ہکو تلاش رزق بی منت ہوئی
 اکی صورت اور تھی اب اور ہی صورت ہوئی
 بیستون میں رایگان فرما دی محنت ہوئی
 خالق سی محدود جب عقاب ہوا شہرت ہوئی

بعد مدت قید سی مجھ کو سچوٹا ایاسیر
 جسم خاکی سے جو نکلے روح کو راحت ہوئی

رو بہ منشون کو مجھ سے کہو ہے
 ہر ایک پلا اسیر رہو ہے
 بہوشی و ہوشیاری اپنی
 امی چرخ گمان تلک بہ بیداد
 محشر میں کر نیکے دعویٰ عفو
 نزد یک ہماری اوس پیری پر
 جب دیکھو وہ رخ ہی زیر گیسو
 خامہ مراد و الفکار حیدر
 اوس سے بھی بہ آدمی ہے بدتر
 ہے دل میں مری جو داغ الفت

یا شیر خدا دم مدو ہے
 لب پر مے یا علی مدو ہے
 دریا سے جنون کا جزو مدو ہے
 ہر چیز کی آخر ایک حد ہے
 تحریر خط جبین سند ہے
 وحشی جو ننو وہ بیخرد ہے
 یہ آئینہ عاشق غد ہے
 حاسد عمر ابن عیدو دہے
 شیطان کا جہانین نام پد ہے
 یہ پول گل سر سبد ہے

ہے د ختر ز کو پرودہ لازم	زاہد کی بہت نگاہ بد ہے
صادق ہی ہمارا دعویٰ عشق	آنگین ہیں گواہ دل سند ہے
آمد سی ہے اسکی سینہ مجروح	ناوک ہے الفت کمان بد ہے
ہے مسئلہ وہن خلافتی	جو آپ کمین وہ مستند ہے
مبتلا نخصین اپنا جسم خاک کے	گویا کہ سکندری یہ سد ہے

سپ پر ہے اسیر ادسکی رحمت
بہا بر محیط چار حد ہے

آئے بہار پر مغان کا زمانہ ہے	جام و سبوشی ہیں نیا کارخانہ ہے
آنسو زمین کو آہ فلک کو روانہ ہے	الفت میں بھی نشیب و فراز زمانہ ہے
دور فلک ہی اہل زمین کو نہیں فرار	ہر مہرہ اس بساط کا خانہ بجاہ ہے
گردش کی احتیاج نہیں مثل آسپا	سچے کا منہ تلک جو مقدر کا حادثہ ہے
چل بزم معرفت میں ذرا سن لگا لگا	منصور فقیر سنج انا الحق ترانہ ہے
دل جنگی صاف ہیں وہ تو وضع پسند ہیں	پانی زمین پہ جانب بستی روانہ ہے
ہے دولت جہا کو محبت نجیل سے	قارون کے ساتھ ابھی نہیں مین خزانہ ہے
سلبھاتے ہیں وہ بال کھتا ہی مرا	وہاں شانہ ہو رہا ہی یہاں درویشانہ ہے
کیونکر بچے گا ناوک مٹر گانے دل مرا	ناوک فلک یہ بال کا ماندہ ناشاید ہے
کچھ حال عمر و خواہش دنیا پوچھئے	تموڑی ہی رات طول بہت بفساد ہے
مضمون چار ابر و جانان جو ہیں فہم	جو بیت ہی غزل میں مری چار خانہ ہے
مہمان سراے و ہر نہیں منزل قیام	آگے یہاں کوئی کوئی سچے روانہ ہے

سوچ کا ہے زیارت شیرین ثواب کیون کر سمنہ عمر روان ہو نہ تیز رو چلے کریں جو مردم دنیا تو کیا عجب دنیا ہے زور ملتی ہے کسکو بغیر زور	حق پوچھئے تو کعبہ ہی آستانہ ہے جو رشتہ نفس ہے اسی تازیانہ ہے درکار بیان اجل کی لئے ہی بہانہ ہے اجبی بن اہل زور انہیں کا زمانہ ہے
---	---

بہتر ہے دو چار غنا صر سی نار عشق
اوڑ جائے گا اسیر یہ بارود خانہ ہی

پیدا تمہارے ذات سی سارا زمانہ ہے آیا ہے جو عدم سے عدم کو روانہ ہے دیتا ہے ظالمون کو فلک دولت جہان کانی ہے فرش خاک جینو نہیں بجای فرش نادان بین مال و زر پر جو رکتی ہیں اعتماد دونوں جہان میں ایک حسین ہی وہ بیباک ہے جمع کاروان غنا صر تو کیا ہوا تجسسا کمان ہی کوئی کماندار اسی فلک ہست و بلند بزم خرابات میں نہیں ہے خول عاشقوں کا جو اوس سرو قد کی تپا محفوظ ہیں جہان میں آفت سی خاک مکمل نہیں ہے کوئی اوس تیر ناز سے کیونکر ظلم حرام نہو یا دلی فقر	مقصود تم ہو خلقت آدم بہانہ ہے دودن کی زندگی کا عجیب کارخانہ ہے بندوق جو جہان میں ہے صاحب خزانہ ہر تخیل سایہ دار مجی شامیانہ ہے دولت کسی کی ہی نہ کسی کا زمانہ ہے کوئی برابر اوسکے نہو گا انتہانہ ہے بید چار دن میں چار طرف کو روانہ ہے تیرے خدنگ ظلم کا عالم نشانہ ہے اس بزم میں جو صدر ہی وہ آستانہ ہے سچا سپاہ ہی علم آگے روانہ ہے اسپ گلی کو کیا خطر تھا زبانیہ ہے آئی جو زو پہ طائر سدرہ نشانہ ہے قسمہ مرے کمر کا اسی تازیانہ ہے
---	--

دیکھا ہمیشہ موردِ مگس کو شکر کے گرد
دولت ہی جسکی پاس اُوسی کا زمانہ سپر

کیونکر بسر نہ بزمین کرتے اسیرِ عمر

قابو کبھی وصال پر اپنا نہ تھما نہ ہے

یاد کی زلفِ عدم کو تری رنجور چلے
دیکھنے کو جو ہم آؤ سکارخ پر نور چلے
ساقیا دور ہو غم دلی پہنچو لی پٹوین
سیکھو چاہئے ستانِ گذشتہ کی ہیاد
آئے قتلِ بین بہر طور تمہاری جانِ باز
کر چکامین سفر ملکِ عدم کا سامان
ہم تنہی غمِ دشتِ عیش سی کیا مطلب تھا
سطح گردون کی طرح خاکِ پتاری چٹکے
برنگیا سوزِ جگر خواہش می میں ساقے
موت آجائے اگر معرکہ آرائی پر
رضعتِ امی اہل جہان ہو ی عدم جانی
جلوہ گر تو زمین ہو اور یہی نورِ ایساقی
سرفرو شوں کو نہ کیوں سر ہو وبالِ گردن
دار کہتے ہے کہ سہرا و ہی عشقِ بین ہو
غم نہیں ہے جو کفنِ ہاتھ نہ آیا پس گ
کون اب کوئی حسینا غنِ زیادہ ہو فلیل

شام جب ہونے لگی چوٹ کی مزدور
خلقِ جدائی کہ موسیٰ طرف طور چلے
فصلِ گل آئی ہی جامِ مئے انگور چلے
سانہ ہے جام کی جھشید کا مذکور چلے
تھک گئی باون تو آنکھوں نسی ہو ستور چلے
میرے ہمراہ ہو چلنا جسے منظور چلے
راہ و وزخ نہ ملے خلد کو مجبور چلے
میری آنکھوں نسی جو آنسو شب و دیور چلے
ہو گئی زخمِ کین تازہ جو انگور چلے
زورِ رستم کا نہ سہراب کا مقدور چلے
سپر کی آئینگی نھین آبی بہت دور چلے
چاندنی شبِ مین کوئی ساغرِ باور چلے
دوش پر رکھ کی جو تلواردہ مغرور چلے
جو قدم بر قدم حضرت منصور چلے
عور آئے عدم آباد سی ہم عور چلے
گور ناتا جہنمِ دو چار گری گور چلے

باتہ پر ہاتھ دہرے بیٹھی ہیں خدا داسیر
فصل گل آئے گہن کام بدستور چلے

آمد شام جدای سی جہان پر شور ہے
راست قد اتنی کئی ہیں چرخ فی زمین
کتے ہیں رہر و گدڑی ہیں جو مجھ لالہ کی
جتنا جی بچا ہی زمین گودی بکھو فشاہ
واہ رے تخریر تو صیف لب شیریں کا
کیا حقیقت تیری مہر واہ کی اسی آسمان
اوس رخ رنگین پہ زلفوں کیکہ کرتی ہیں
لوگ جسد م غیر موزی کا جنازہ لیچلے
دل چرائی کوئی اوس نزد تھا پہو گمان
چشم ترین پہر کی کتا ہی تصور یار کا
نطق شیریں کیا نہ شاعر کو کری گاناور
بے بدون کی قدر نیکون کی گمان آفاق
اور تے ہیں پوشان کی گانی پنجابی سوا
دور تی بہرتے ہے پر اس سی نعل سکتی
حل مشکل کی لئے کوئی سہارا چاہیے

کیا سیاہ آند ہی ہی اسمین کس بلا کا دور ہے
کم نہیں ہے ترکش پر تیر سی جو گور ہے
کیا قیامت کا ہی دن یہ باجو ایسا شور ہے
ایک مشت استخوان ہیں کیا ہمارا زور ہے
خط مرا شیریں ہے خامہ نیشک کی پور ہے
رو زکورا ک اسمین ہے تو دوسرا شیریں ہے
واہ کیا صحن گلستانین کٹا گنگور ہے
ہم یہ سمجھے مار مرده پر هجوم نور ہے
کیون نہو بدنام عالم میں بدنامی جو ہے
چاہئے عشق شناسانی کا اسجا زور ہے
کقدر پونسی شوری کا جہان میں نور ہے
پاس بان بیکار ہے جب تک مقید چور ہے
رشتہ آواز نارسانہ پر بھی دور ہے
آسمان ہی طاس اسمین عقل انسان ہے
مردا لکن کو سخن تکیہ عصائی کو ہے

آج اوٹے گل اٹھے اس دار فانی سی اسیر
بیٹھی ہیں تکیہ میں ہم بستر کنار گور کے

کب آتی ہیں وہ جھوٹ بیہوش کی خبر ہے
 بالین سے مری اوٹھ گئی ڈر کر جو اجا
 کچھ منہ سی نہ کہی جو مجھے قتل کیا ہے
 بیہوش کیا ہے خبر بارنے ابا
 کیون مجھ سے کہا اوستے تری خلکو جلایا
 بیہوش میں آیا تھا گیا دہر سی بیہوش
 محروم تماشا ہو نہیں باور نہیں آتا
 پہنا وہ خوشی سے جو میسر ہوا جامہ
 اک بیہوش سے پسند یوار لگی ہے
 بولا جو سنا اوستے لحد میں مرا کرنا
 مرنے سے مرے اوٹھوئی زیب فراموش
 کتے بین یہ سب ہی او نہیں منہ طور جلانا

نادان میں نہیں مجھ کو دمان کی خبر ہے
 شاید ملک الموت کی آنکلی خبر ہے
 اغیار نہ سن لین یہ چپاٹکی خبر ہے
 اپنی نہ خبر ہے نہ دمان کی خبر ہے
 قاصد یہ مری دلکی جلانی کی خبر ہے
 آنے کی خبر مجھ کو نہ جاتے کی خبر ہے
 محشر میں جو دیدار دکھائی خبر ہے
 ہکو نہ نئی کی نہ پرائیکی خبر ہے
 دروازے ملک کیا ترے آنکلی خبر ہے
 ہاں جھوٹ نہیں ہے یہ ٹکائی خبر ہے
 آئینہ سی اب کام نہ شائیکی خبر ہے
 روشن ہے کہ یہ اگل لگائی خبر ہے

رجعت تو ضروری ہی اسیر اس میں نہیں ٹھک
 کعبہ میں یہ قرآن اوٹھائے خبر ہے

موت کا ڈر ہی جو ہر دم جان کی نہیں
 کچھ نہ تھا میں ضعف سی تربت میں کیوں ہی
 جس سے کتا ہوں کہانی انبی بعد ثانی
 عالم پیری میں ہی صحبت جو الو منشی
 آرزوے تیغ رکھتا ہوں نہ قاتل کی ہوس

سہ گریبان میں نہیں ہے تیغ کی دھمکی
 پوچھ لینا تھا یہ پہلے گوی اس بد فتنے
 شکر ہے تاثیر با تو نہیں اثر شیوہ میں
 سیر بیگانہ ہوں پر جامری گلشن میں
 تیغ کی دوری کا عالم ہر کہ کرو نہیں

مصاف و دگرگشتی کری کی ضرب شیر اجل
ظاہر اکبر استہرکتی ہین یثو نخواست خلق
مرگیا اگر مہروش کی عشق ہین بید ہو کی
نخل تنک کشتی ہین سو مای قدموزن بید
وصفت مزلگان نظم کرتا ہون ثنائی خلکی
آئی اب سبیلاب یا بجلی گرمی پروا ہین
سخت دل کو کب پی حاصل تنہ اہل صفا
دستی بکریاگ ہون مجاہد و فی ہی کام کیا
یا چشم سست ہی لازم رخ گلگون کی ساتھ
عالم اخلاص ہی لیکن ہین ہم عالی مانع
زندگی کا ہی نہ دولت کا جہانین اعتماد
حق یہی کس سیوہ پختہ ہین ہی ایسا فرہ
چشم عالم سی چپا یا خاکساری فی مجھے

لاکھ جوشن پوش نہان قلعہ آہن ہین
لوکبھی جس گرگ کو یوسف کی پراہن ہین
قبوین مردہ خنین ذرہ کوئی روزن ہین
طوق قمری کی طرح شمشاد کی گردن ہین
بوی گل دیتا ہی جو کا ستامری گلشن ہین
از دو حام مور و الفتنی ہوا خرم ہین
آب گو ہر ہین ہی آتش سنگ آہن ہین
چاک جو میری گریبانین ہی وہ دامن ہین
بادہ خوار و بادہ خوار ہی کامرہ گلشن ہین
بوی شاہی اپنی درویشی کی پراہن ہین
قصر عالی ہین جو کل تھا آج وہ مدفن ہین
ذائقہ جو تیری گدرا سی ہوی جو ہین
خاصہ اس ہین وہی ہی جو الوہی ہین

انقلاب عالم قافی تماشای اسیر

زن لباس مرد ہین ہی مردخت زن ہین ہے

کان مین آد سکے دیکھ کر بکلی
نامہ پر کور و اندہ کر لون مین
ہوئی غائب چمک کی پیش نظر
میرے خرم من تلک نہین آتے

لوٹتی ہے ادھر آد ہر سبک
ابر ہم جاوڑا ہٹھر سبک
نہی مگر بار کی کمر سبک
بہر و ت ہے کقدر سبک

مر گئے اُد کے جلوہ رخِ چہر
دم بین آنکھوں سے ہو گیا غائب
خرمن صبر جل کے خاک ہوا
خط میں لکھا ہے حال بیتا ہے

بند کے آنکھ و یکہ کر سبچلے
تو سن بار تھا مگر سبچلے
تے مگر یار کے نظر سبچلے
کیا عجب ہو جو نامہ بر سبچلے

رہ گیا درد دل چپک کے اسیر
ادھر آئے گئے اُد و ہر سبچلے

بتا شیشی سی ساقی یہ می گلزار کرتی ہے
عجب وحشی ہوں وہ زنجیر جو حکم تو تھا تاک
عجب کیا روتی روتی کر گئیں پلکین اگر میرے
مری پلکوں سی آئینہ بتی ہن ہوں ہر جانین
یہ جنت برستا ہی پئی سر سبز عالم
وہ مجرم ہوں کہ میری قتل کی مشتاق تی
خوابی لاتی ہن رونی چہ جب آجاتی ہن انگشت
مشقت بھرا خلق مجھ کو بھی مناسب ہے
نہیں بام رفیع بار کا قطارہ کچھ آسان
اثر اس میں بھی ہے اسی باغبان کی لعل
الہی سیر کو یہ کون بوسعت بی نقاب آیا
ہماری اشک اگر چشم صدف بنی کیسا پی ہے
نگاہ باہ ہوں کرتی ہی جانبار و کی محبت تر

تڑپ کر اپری یابرقی انشہار کرتی ہے
سفارش کو قدم پر زلت ہو سو بار کرتی ہے
بہت پڑتا ہے جب منہ میکے دیوار کرتی ہے
دیان مشک سے پانی کی جبین ہار کرتی ہے
گمان شکوہ ہی شہنشاہات کو بیگار کرتی ہے
کہ ہر دم پاؤں پر حلاوتی تلوار کرتی ہے
کھینچت مٹی جاتی ہی کھینچو اگر کرتی ہے
کنوین میں ہر قدم سوزن م رفتار کرتی ہے
سر پہ فلک سی مہر کی دستار کرتی ہے
کہ دیوار چین آئندہ آئندہ کی دیوار کرتی ہے
کہ عیش ہو ہو کی سب خلقت بھارا کرتی ہے
نظر سی آبروی گوہر شوار کرتی ہے
کسی خرمن پہ جیسی برق انشہار کرتی ہے

<p>کہ شیریں کما کی ٹوکراہ بین ہر بار گرتی ہے لرز جاتی ہیں بازو ہاتھ سی تلوار گرتی ہے نگاہ باغبان سی بلبل گلزار گرتی ہے توشیح آساز بان کٹ کر دم گفٹار گرتی ہے ٹہر سکتے ہیں کوئی سقف اگر دیوار گرتی ہے تنزل ہر گھڑی ہی روز پھر سرکار گرتی ہے</p>	<p>بنای کوہ کن اوٹھ کر لحد سی کوہ کارستہ نگاہ یاس میری لہلا دیتی ہی قاتل کا چمن میں نالہ موزوں تکرای دل سمجھ اتنا جو محفل میں کوی کرتا ہی ذکر اوس سنہ ابو کا زبان جزوی نقصان کل تزدیکہ عاقل کی خدا جانی نظر کسی لگی اس طاقت دل کو</p>
---	--

اسیر اس خائے تن کا بے وسالیا ہی پیری میں
 عمارت جو پترانی ہوتی ہی ناچار گرتی ہے

<p>ہے مثل سچ دلسی دل کو راہ ہے دیکھ لو سراگادن کوتاہ ہے مرغ بسمل مرغ بسم اللہ ہے قول اپنا حکم نا در شاہ ہے عشق کی سرکار عالیجاہ ہے پیاس میں دریا کی ہلکو چاہ ہے اے بتو بندے کا بھی اللہ ہے طول افسانہ ہے شب کوتاہ ہے در پہ حاضر ہندہ درگاہ ہے آب کو شرفی سبیل اللہ ہے سچ ہے کیا جانے کہ یہ افواہ ہے</p>	<p>مجلو اونکی آنکھو میری چاہ ہے سر دہری عمر کو گرتی ہے کم ہے چھری اوس طفل کی گویا زبان سنہ سی جب کلا وہ ہے کرتا ہمیں بڑہ گیا مجھوں سی ہی میرا جنون کینچ ہے ای ترک تیغ آبدار اس قدر تمکو جو لفرت ہو تو ہو وصف تیرا عمر بہر کیجے تو کیا دیر گزرے گھر سے باہر آئے نیک و بد میں فرق اسی واعظانکر سنتے ہیں ہم ہی کہ ہی اوس کا دین</p>
---	--

یوکیہ قوم شریع رسول اللہ پر | باغ جنت کی یہ سیدی راہ ہے

ہون میں اوسکا جس کی باعث ہی اسیر

رونق شریع رسول اللہ ہے

کاکل جواو کی چاندنی رخصی سرگئی
ساقی تمام یزم پکاپک منک گئی
کشتی ہماری موج کارکتی ہی خاصہ
دارلقضا کی سامنی کچنی لگی شراب
آنسو گرے مژہ سی تو بادل برس پڑا
قاتل فی جلد جلد بکئے ایسے سر قلم
میرے دل گرفتہ پہ کیا کیا لرے حسین
تشبیہ دی جو بہنی لب لعل یار سے
صیا و خود فروشنی گلشن مین ناوے
شام فراق لیگی تھی جنس جان قضا
جام آگیا نظر جو ترے چشم ست کا
دو گام اگر مین وحشی آتش قدم چلا
پوشیدہ ظلم اہل ستم فی کئی تو کیا
مین کیا نہ میری گم سی اوٹھا سلطنت کا
دولت ہوئی نصیب ہو آئی وہ قتل کو

شب چاندنی سی ساری برکانہیں چمکی گئی
بوئل لٹھی کہ عطر کی شیشی لٹکائی گئی
مٹ جانی گی اگر لپٹا مل تلب گئی
قاضی سی میفر و دش کی بگڑی اٹھ گئی
اوٹھا جگر مین درد تو بجلی چمک گئی
روح نکو قبض کر شکے موت تھک گئی
پہو لونہین ایک غنچہ کی بابت چمک گئی
با قوت آبدار کی رتی چمک گئی
پہر کی لگائی ایسی کہ ہیل پیر گئی
دیکھا جو صبح کو تو مرے سر ٹپک گئی
زاہد کی مثل مست طبیعت بہک گئی
کوسون زمین وادی وحشت کی پہ گئی
دل دکھ گیا کوئی تو خبر عرش نہ گئی
دیوار بار ظل ہا سے مسک گئی
چمکی جو سر پہ تیغ تو قسمت چمک گئی

پایانہ کوئی مثل جرس وادرس اسیر

فریاد کرتے کرتی زبان اپنی تنک گئی

جب تک زو پچلی صورت مجھ جام چلے
 دور میدان قیامت نظر آتا ہی بہت
 ہونہ آرزوہ جو مجھ بہت سی شبیسی ٹوٹی
 منزل دیرین ہم گرم سفر بیٹی بین
 دور آخر تو نہ ہم عیش سی محروم بین
 مرگے حشیش میں غفلت میں کٹا عہد شباب
 دار فانی میں ذرا ہم ٹھہرتے لیکن
 تو جوانی میں ناون آنکھوں کا ہی عالم کچھ پڑے
 ہاتھ پر ہاتھ دھری بیٹی ہیں تھکے تمام
 ہو جواو س ماہ کو منظور سواری کا جلوس
 جس طرف خانہ صیاد سی میں قصد کروں
 بلبل و فاتحہ لینے کو چین میں آئیں
 تیری کوچی کو جو عشاق چلی سب فی کما
 تازہ بلبل کو می کیا صحن چین میں آیا
 دل میں ہی اوس رخ و گیسو کا تصور برگ
 عید قریان ہی بزدیش پہ چلتی ہی تھری

چال وہ چل کہ زمانہ میں ترانام چلے
 اسی فلک تیز ذرا ابلق ابام چلے
 سا قیاس شیشہ گردون کا بھی کچھ کام چلے
 کوچ میں دیر نہیں صبح چلی شام چلے
 سا قیاس عمر چلے جام چلے جام چلے
 شب کو سو یا گئی ہم صبح کی ہنگام چلے
 کر چکے خوب جو چلے گا سر انجام چلے
 کیون نہ تو قدر کہ تازہ دین یہ بادام چلے
 ایجنون ہوسم گل آئی تو کچھ کام چلے
 آگے آگے آہی نیزہ لیے ہرام چلے
 ہی یقین سایہ صفت ساتھ مری دام چلے
 بہر گلگشت جو وہ سر و گل اندام چلے
 طرف کعبہ بہیہ مومن پئے احرام چلے
 دام کش و شہ پر رکھ رکھ کی جو گلدام چلے
 ساتھ ہم لیکے جہانسی سحر و شام چلے
 میری گردن پہ یہی قاتل تری مصداق چلے

صبح کو خواب سی جب آنکھ کھلی اپنی اسیر
 طرف کوچہ محبوب و لارام چلے

ہوئی گنجی تو خوشی ہم زمین ہوئی تو ہوئے
لیا تو بوسہ رخ مورد عتاب سہی
نظر میں ایک سی ہی ہستی و بلند می و ہر
نشان تک نہیں پہنے کا لوح تربت کی
خطا معاف ہو صاحب گناہ گار سہی
قای اہل جہاں سے جہاں کو کیا پروا
گمو کرین نہ وہ گمراہی ترک چوک کی سیر
چلی بین خلد کو حور و نشی ل لگائیں گے
دل و دماغ فقیر و ن کو کب ہی شاہی کا
گمانی لائیں گی سمیز آب و تاب گہ

بلا سی غیر تری ہم نشین ہوئی تو ہوئے
شہید خنجر چین جہین ہوئے تو ہوئے
فدا کس ہوئے تو ہوئے ہم زمین ہوئی تو ہوئے
برائی نام جو کندہ نگین ہوئی تو ہوئے
قصور ہم سے جو صادر نہیں ہوئی تو ہوئے
مکان کو غم نہیں غارت مکین ہوئی تو ہوئے
دو چار راہ میں ہم سی کین ہوئی تو ہوئے
خفا وہ ہم سے دم واپسین ہوئی تو ہوئے
ملوک صاحب تاج و نگین ہوئی تو ہوئے
جہاں بحر جہاں لائیں ہوئی تو ہوئے

زمین میں گر چکی ہم اسی اسیر کیا مطلب
فساد زیر سپہر برین ہوئی تو ہوئے

دیوانی سرکشی ہن و دیار سی کوئی
در پردہ پتا حضرت و اعطافے بتایا
دل بید کیا فرقت سا قہمیں ہمارا
در بند کیا شام سی تم سپہی منجے
مرغان فقسق ہی میہ صیاد کی تاکید
یار و نسے و صیت ہی دم نزع تو اتنی
موذی ہی جہاں دست کشی اس ہی ہی

درے کوئی لپٹا ہی تو دیواری کوئی
آگاہ تنہا خانہ خمار سے کوئی
لکھ جواٹھا ابر کا کسار سے کوئی
نکر سے گاسر را تو نکود دیواری کوئی
پر صاف کری اپنی نہ متقاری کوئی
آئی مری مری مری چہ نہ اغیار سی کی
کائی اگر افعی کو چہ می پیار سی کوئی

شور شید ہی ہی ماہی انجم ہی فلک
ہوئی ہین کسین اہل صفا باعث ایذا
ہی صد تو اٹھا تا نہیں پستارہ مکتوب
در بند کیا تم فی ذرا یہی تو سوچو
اتنی تو ترپ ہو نہ اسیران قفس کو
ہوئی ہی عطا سنگ کی کیڑی کو ہی ہو کر
عریان وہ ہوئی ولین ہی ہٹا کی شپ و سل
خس پوش ہی وہ چاہ ذوق خط سید
کیون بلتھی آب بقا خضر سے ہوتا
عاشق کو تم اغیار کا مرنا نہ سناؤ
کیون تنگ ہو ہو سہ دہن تنگ کا دیکر

بہتر نہیں اوس آئینہ رخسار سی کوئی
رخمی نہوا موج کی تلوار سی کوئی
شمال بلا لائی باز ادسے کوئی
جہان کی نہ تمہیں وزن دیوار سی کوئی
ہو کا ادھر آجائی جو گلزار سی کوئی
مخروم نہیں آپ کی سرکار سی کوئی
دُر جائی جھکتی ہوئی تلوار سے کوئی
تاسیر ہو نہ شربت دیدار سے کوئی
کرتا جو سفارش مری خار سے کوئی
کتابے خبر مرگ کی بیمار سے کوئی
ہوتا ہے ترش اپنی جھنجھار سی کوئی

دل نرگس جانان سی اسیر اپنا ہی دھن

پوچھی مزہ اس جام کا میخوار سے کوئے

حال ظاہر ہی گواہ عشق و حسی زرد
عالم وحشت میں ظاہر ہی مری سترگی
سیدہ کیا سد سکند زمین ہی یہ روزن
جو کرے خوش مجبکہ اوسکای حد و ترک فلک
ہی خریدار اوسکے مانند زلیخا انبی جان
یہ چلے دو گام وہ سار ازمانہ طبع کرے

ہاتھ رکھہ سینہ بیاہستہ کہ دل ہن درد
گردیا دوست کیا گردون گردان گرد
فی الحقیقت توڑ میں اوسکا تنہ فرہ
برعز ان کشمیر میں مجاہدینا کر زرد
رو برد حبس ماہ کی باڈا پوچھت سرور
باد پای بار سے یاد بہاری گرد ہے

ہے چمک پر بہ کڑی لیکن نظر آتا نہیں
عشق چار ابروی جانان میں ہی مرتا عین
باغبان تھو کہو یہی ہی پروین کی دولت
وسعت ہمت جو رکستا ہی بہادر ہی دے
اگر جنت سنگی واعظ سی بھی ہوتا ہی ارغ
کیا ہمار سی خاک مینچے تجھ تک کی شہسوار
مجر موعا لب ہی کتنی ادس کی حمت قہر
ایک صورت پرند کی نعمت خوان فلک
کیا حقیقت غیر کی ہی منہ مری چہتا ہی

مبلوہ ادس کا کیا کسی عاشق کی لگا سیر
یہ وہ چو پڑے کہ جس میں مری مری
موسم گل میں زر گل گنج باد اور دے
جس کسی کے ہاتھ یہ میدان رہی وہ مر دے
خوگر غم اس قدر یہ جان غم پرورد دے
تیز زور ہی اس قدر تو سن کہ صرصر کر دے
ایک اشک کے مہین ہمارا جہنم سرد دے
مہرمان گرم ہی متاب نان سرد دے
بیگم ہے بزدل ہی پیر سی نامرد دے

مرگنی پر ہی اداس کی باقی اسیر
خاک اپنی گرد باد اسایا بان گرد دے

در پر جو ترے لکھ نہی ہے
اقتدرے ہجر کے دراز نہی
پڑے کسی شجر کے نیچے
زندہ تو فراق میں ہوں لیکن
لا جلد شراب صاف سائے
سائل ہو فلک سی کوئی کیا خاک
فرقت میں جو وصل ہو عجب کیا
محفل ہے جہان چراغ ہو تم

بے شمع و چراغ روشنی ہے
دن و دنی ہن رات چو گنی ہے
کیا جاؤں دلا گئے گئے ہے
جہانی ہوئی منہ پر مردنی ہے
کیا صاف چین میں جانڈنے ہے
ممسک ہے بخیل ہے دنی ہے
بگڑی ہوئی میشر بنے ہے
ساری یہ تمہاری روشنی ہے

<p>دل کرتی ہی زخمی اوسکی قرار دکار نہیں جنون میں بستر بیزنگ نہیں ہی یہ مرقع ہی صر فلک مکان تہارا ہم خوشیوں کا مکان نہ چھو</p>	<p>کیا کفش میں تیزی کیانی ہے کانٹا جو بھی ہیں سوزنی ہے تصویر جو ہی وہ روغنی ہے ہی کا کاشان کہ الگنی ہے صحرا جی جنون میں چاؤنی ہے</p>
<p>ہیں ہستوا سیر پاک طینت اغیار کو خبث باطنی ہے</p>	
<p>ساتھ ہر اشک کی سولخت جگر کی نکلے تاری آنکھوں کی جنہیں آہ سمجھتا تھا یہ دل بال کیطرح کیا فکر نے لاغر لیکن لحدت کی خدائی جو دکھائی شبت چل پہنچ کہو کام تھا کیا تلو کہان تھی ابتک روز و شب بھر میں سامان محرم کار کا سخت نادان ہیں جو ہیں ہم غذا کی لب اوڑ گیا کوچہ محبوب میں قاصد کیونکر ہی گداہی در دولت کی لیلیٰ ننگ سول شکر بخد کہ اوٹھی چہرہ جانان سی نقاب سانہ ہی جوش بہارا کی بڑا شجر چو جہا دیوانہ ترخی لفت مسلسل کا کمان</p>	<p>حوصلی آج مری دیدہ تر کی نکلے خوب دیکھا تو وہی داغ جگر کی نکلے طبع نازک سے نہ مضمون کمر کی نکلے حوصلی خوب ادھر اور ادھر کی نکلے شام کی وقت جو آئی ہو سحر کی نکلے خوب رویا جو علم شمس قمر کی نکلے خشک روٹی کی لپی دانت بشر کی نکلے پر کہی صورت طائر نہ بشر کی نکلے پانوں گہری نہ ترخی ست نگر کی نکلے آج ارمان دل اہل نظر کی نکلے داغ چمکی مری پتی جو شجر کی نکلے کہ قدم خانہ زنجیر سے مری نکلے</p>

دیکھ لیں ایک نظر اور کہ بالین پیری یار بٹ گئی میری مضامین شعرا میں مرگ بجھت سی فائدہ جب غور کیا ای ناصح کیا لہو تارتی سودائی ہفت کاکسین	دمست کمر و کمر جو نکلتے تو ہنر کی نکلتے کئی حصہ کئی اسس مال میں ہنر کی نکلتے ساری پہلو تری باتوں میں ہنر کی نکلتے جو ہر ایسی جو تری تیغ لٹھ کمر کی نکلتے
--	---

تو بنی روح درباری نکلی ہی اسیر
روح کو چھینے نہ اوس شک ہنر کی نکلتے

لب پر امی دل گتہ یاد نہ آئی پائے وصل کی رات تو نکلی ہوس ہوس کنار نامہ برسی ہی یہ نصرت کہ ہی او کی تاکید دیکھ مشاطہ سوا ہو کا حسین و نکو غور پا بگل ہوں نہ رہ عشق میں ہم بادیر گرد دختر زری ہی تاکید ہی ساتی کی آشیا نہ سر گلین وہ بنا ای لبیل شمع و گل سی ہوتی پر وائے و لبیل ہم ہرنا تو وہ یوسف ہی تری گھر میں تو انا کیسا کوچہ تنگ سی گستا ہی مطلب وہ پیری باغبان سچ مری خوشی ہو نو کی خست چاہی گرو کہ دست سی ہی اوسن پاک رن مرید و کور ہی زلال چاک کی خوش	بات میں فسق خبر دار نہ آئی پائے نیدای طالع بیدار نہ آئی پائے کوئی طائر سرور دیار نہ آئی پائے آئینہ بزم میں زخماں نہ آئی پائے عرق ای گرمی رفتار نہ آئی پائے ہوش بہشت نہ نکو خبر دار نہ آئی پائے اشک شبنم کی ہی بوچہ بار نہ آئی پائے ہم تری بزم میں ای یار نہ آئی پائے در تنگ مردم بازار نہ آئی پائے کہ سلیمان کا ہوا دار نہ آئی پائے کہ خزان جانب گلزار نہ آئی پائے دل کی آئینہ میں رنگار نہ آئی پائے گھر میں مردوں کی یہ مردار نہ آئی پائے
--	--

<p>تمہیں کہتی ہو کہ کوچہ ہی مراد ارشفا کہ کہی دل پر نہ باریکی عالم کا خیال بعد مدت نظر آئی ہی شب چل اسی دل کوچہ بازار ہی اوس غیرت یوسف کا گر</p>	<p>اس پہ یہ حکم کہ بیمار نہ آئی پائے بال آئینہ میں زںخار نہ آئی پائے ننید آنکھوں میں خبر نہ آئی پائے حکم ہے یہ کہ خبر دیدار نہ آئی پائے</p>
<p>نامہ اوس شوخ کو گلہبی فصاحت سی اسیر چاہیہ لفظ کی تکرار نہ آئی پائے</p>	
<p>دولت آئی جو کہیں گج ہی کل میں نہی کب ٹہرتی ہی کسی گھر میں عروس لبت کہی فارغ نہو قتل ہی قاتل خلق دسپی قتل اگر ہی خط پشت لب یا ہونہ بیتاب کہ جہن ہی تصویر کچھ ہاتھ قاتل کا ہوا شاخ شکستہ مری بعد با وضو ہو کی تری مصحف عارض کچھوا نیش تہا نعمت نہا میں نہ سمجھی یہ حریص تم جو بی پردہ ہوئی ہو گئی روشن فلک دل وہ کیا دل ہی جو فیا دسی لبر نہ نہیں دور گردون فی ریاست ہی کیا یہ محروم</p>	<p>یہ دو لہن ایک ہی دو لہسکی نعل میں نہی جب یہ کسری فید فکی محل میں نہی تیغ قبضی کی سوا او سکی نعل میں نہی گفتگو خضر و سیا کی اہل میں نہی ایک ساعت کف نقاش نزل میں نہی تازگی نام کو ہی تیغ کی پیل میں نہی جای انگشت مری حسن عمل میں نہی یا ڈر غور انہیں ذوق عمل میں نہی تیر کی نام کو رخسار زحل میں نہی تی بیغ نہی گولی جو زحل میں نہی کہ زمین شعر کی ہی اپنی عمل میں نہی</p>
<p>خامشی خوب ہی کچھ عالم پیری میں اسیر فکر کس کام کی شوخی جو غزل میں نہی</p>	

پہر دیر سے بتوں کی بجگو پیام پہونچے
 اتنی تو بہر کی لاسے بہر خدا سبوتین
 وہ مرغ خوش نوا ہوں آیا جو میں چین
 نزدیک رہ گئی ہی ہمیں عدم کی منزل
 ہمسایوں میں کسی سی راہ او کو بھی مقرر
 کس کا لبو بہا کر آنے ہیں وہ اتنی
 بزم جان میں ایسی قسمت تھی ہی اپنی
 رزاق ہی وہ سب کا دیتا ہی سکور روز
 یہ پیاس کی ہی شدت جی ڈو بتا ہی میرا
 محفل میں او سکے جانا ٹھری اگر ہمارا
 مقبول ہیں خدا کی ساری رسل پیمر
 اپنی نصیب میں ہی اس دور میں کمان
 ارباب کج آگلی سدا زبان ہے لازم

کبھی کے رہنی والو کو سلام پہونچے
 سب میکشون کو ساقی اک ایک جام پہونچے
 صیاد ہر طرف سی لی لیکل دام پہونچے
 برسوں چلی ہیں رستہ اب سچ شام پہونچے
 پایا جو وقت فرصت ہلائی بام پہونچے
 ہیں سرخ استینین گلگون تمام پہونچے
 ممکن نہیں کہ ہم تک لبریز جام پہونچے
 کیونکر نہ رزق سب کو تا وقت شام پہونچے
 یارب کہیں گلی تک اب حسام پہونچے
 نوبت کلام کی بھی پہر لاکلام پہونچے
 او کو درود پہونچی انکو سلام پہونچے
 ساقی کا بارہ کانی ہم تک جو جام پہونچے
 قبیح خوان رہی چ جب تا امام پہونچے

دہشت اسیر کسی رحمت ہو کی خدا کی
 پہونچی فضا جو اپنی بارہ امام پہونچے

ماہ بھی خجسم ہی ہلال ہی ہے
 کچھ نہ پوچھو کہ مجھ میں حال ہی ہے
 لب ہلاؤں مری مجال ہی ہے
 حرم کے ساتھ انفعال ہی ہے

ساتھ ابرو کے رخ پہ خال ہی ہے
 ضعف بھی رنج بھی ہلال ہی ہے
 آپ ہیں لطفت و تہر کی محنت ار
 ہوں تو مجھ مگر ندین مجھی پاس

<p>سبب جو زرد بھی ہے لال بھی ہے سچ کہو دل میں کچھ لال بھی ہے میں یہ سمجھا کہ اس میں چال بھی ہے کچھ کسی کا نہیں خیال بھی ہے نقص کے ساتھ کچھ کمال بھی ہے کاملوں کی لیے زوال بھی ہے ایک دن وصل بھی وصال بھی ہے اس سی بہتہ کوئی سوال بھی ہے عشق خط بھی ہی عشق خال بھی ہے کیا کوئے اور احتمال بھی ہے کہ غزل بھی ہی یغزل بھی ہے</p>	<p>رنگ اوڑایا ہے کیسا مائرا خوش ہو ظاہر میں میری مرنی ہی ساتھ تابوت کے چلا جو وہ شوخ خواب کا قصہ ساتھ غیور کے میری طالب ہیں سب چوٹ لال دیکھ لے آسمان پہ حال قمر مرہی جاؤں گا دیکھ کر او سکو ترک مطلب کی کر خدا سے دعا دو بلاؤں میں پنہاں گیا ہی یہ دل سب ہو سکر جو میرے مر نیکو کر دیا وصف چشم نے یہ شوخ</p>
---	--

یہ ہونہی غزل کہی ہے اسیر

عاشقانہ بھی حسب حال بھی ہے

<p>چوٹی نہ گلی رگ گلو کی حسرت ہی تو ترک آرزو کی تہا ست بہک کی گفتگو کی گل لینی لگی ہیں رنگ بو کی شکل ایک تہسم و وضو کی مجھ خاک نشین کی ابرو کی</p>	<p>ہر کوچمیں او سکی جستجو کی باقی نعین دل میں کوئی حشر منصور پکار اوٹا اناجی کاشن میں نقاب تم ہی اوٹو زاہد تری زہد خشک سی ہی دامن سے ہونہی اٹک پوچھ</p>
---	--

<p>سو گند تجھے مری لہو کی حالت رہی چاک بی رفو کی گردن گردن گلو گلو کی سمجھی کہ یہ فوج ہی عہد کی اوسا لک رہا بدسلو کی یہ صبح ہے شام آرزو کی آخر کو اجل کی جستجو کی سرحد ہی یہ ملک آرزو کی</p>	<p>امی تیغ جفا کے نکرنا بند آنکھ ہوئی نہ ہجر کی شب حقاکہ وہ تیغ ہے شناسا وکیہ شب ہجر جب کو کب ٹھکرا کے نہ چل مزار عاشق پہنا جو کفن سفید سمجھے اول تو رہی تماش دینا عبرت نے کہا بنی جو تربت</p>
--	--

ہی زخم دہن اسپر اپنا
جواہ ہے دہا رہے لہو کی

<p>گریبان نظر گرداب خون ہے غضب سودا قیامت کا خون ہے کہ مسکین نہ یرستف ہی ستون ہے قلمدان بھی ہمارا خون ہے کہ جنبش ہی مری عین سکون ہے تجھی سودا ہی ہشتہ ہی جنون ہے شفق ہی یا شراب لعل گون ہے سرتیشہ نجالت سے نکون ہے</p>	<p>تصور میں جو روی کہ گون ہے پری دیون سی فکر وصل ای دل کرین زیر فلک کیا خاک آرام دم تحریر غم نالان ہے ہر فلک کیا بھی صوف فی اسدر چہ جس مرئی گی بیان عشق ای قیس فلک ہی یا کوئی شیشہ ہی سانی تلف جیسی ہوئی فریاد کی جان</p>
--	---

اسیرا سکونین میرا جواہر

لباس آسمان کیوں بیگلوں سے

کسی دن طور پر وہ گل جو بہر سیر آنکے
 ہوئی یہ عیا کو مدت کہ غل زنجیر کرتی ہے
 جوانی دی گرتونی تو یہ بھی ایسی ندر اسن
 خیال ضبط ایسا ہی جو پتھر سی کوئی توڑا
 تصور عجی مرنی پر ہی اس کندہ چہر کی
 شمای دیتی ہی خلعت شبت تار جہانی کی
 عبث رکھتا ازاد ہم یہ تمت بت پتہ کی
 بلایا کہ جن لکھ کی اس خوشیہ طلعت نے
 یہاں تک خلافی ہی اسکی مصحف رخ
 غبار راہ تاثیر سیہ بختی سی سرمہ ہے
 ترش ہو ہو کی کیا کیا گفتگوئی تلخ کرتی ہو
 یقین ہی آدمیت کا نشان مکر نہ رائے
 شمیم ہر گل ملا بھی کہیں صحر کستان
 وجود اللہ کا ہی خلقت کو نین نہی نہا
 تب جاری کر لی بیمار ابی رہی حکیموں کو
 زمین گور گور ہم ملک بیگانہ سمجھتی تے

شجر سی آنت نہی آنت نہی کی صد آنکھ
 رہا ہو جلد یہ قیدی مری گہری بلو
 شباب اتنا ٹھہر جانی کہ دل کا جو صد
 نہیں ممکن کہ اپنی شیشہ دل سی صد
 کہلین تختی جوانی قبر کی کان طلبا
 سہا چکی تو کیا چکی قسم نہ کلی تو کیا
 چلی تھی جانب مسجد سوی تجا
 روانہ ہوں قمر عقر بے جلدی ای خدا
 جو دیکھی فال ہی عاشق خلاف دعا
 میں تون جس قافلہ میں خاک واد در
 کمون میں ہی اگر ایسا تو کیسی کیا
 بجائی سبزہ اپنی خاک سی مردم گیا
 تنہای دل بیل نفس میں اصیبا
 نتیجہ حبطہ صغرا و کبری ہی جدا
 مر لیں شق اگر ہو کر سو دارا شفا
 بہت سی لوگ لیکن اپنی صورت ہشتا

اسیر رہی کروں طاعت اگر ہو ویر میں جانا

کہیں نہیں برہن بیت کی شمشیر مر جانا

ہر مین عیش کمان بادہ او جام مین
مرد مک طافہ تری چشم سیه فام مین ہی
صید لاغر تا پندایا نجی چو کا صیاد
در جلا دی چو دی جاکی جو دستک مین
چشم معشوق سی اسانی بصری چو
رہنی آیانہن اس منزل ہستی مین کوئی
ایک ہی ہونہ سکا وصف لب و سکا ہر
پہانیدی یار کی دیوار غنیمت ہی قوت
خوف و صیاد لہر زما ہون کتہی ہین یہ لوگ
خانہ تن کا ہی معلوم ہی منع کوشات
و کیمہ لی کلا شکستہ کی قلمدان مین جگہ
کیا ہو اس رخ جو ہین تیرہ دلونکی چہر
نہن ہوا زار نہایت تو بنا موی کمر
میری قسمت کی جو دانی ہی پی سی صیاد
سیر عالم کی اگر جام مین چم کر تا تھا
نخوت حسن ہی بیفائدہ سو چو تو ذرا

جام ہی میری طرح گروش ایام مین
ستک نافہ عیوض مغز اسی بادام مین
مین نہین ام میر گنج ایوہ مرنی ام مین
موت بولی کہ ٹھروہ ابی آرام مین
سخت میغڑ ہی سود اسر بادام مین
جو مسافر ہی وہ چلنی کی سرجام مین
غم گدڑی کہ زبان اپنی اسی کام مین
تیرہ شب خواب مین بابت گارام مین
کثرت می سی یہ عیشہ تری اندام مین
استقرار صرف جو تعمیر دروہام مین
تویر کڑیاون جو بیٹا ہی آرام مین
شام تار یک ہی سرخی شفق شام مین
عشق کہتی ہین جسی حسنہ انجام مین
چاک غزال کی مانند تری ام مین
ساقیا سیر دو عالم کی مری جام مین
اک حسین اور ہی آئینہ حجام مین

جو مشرف ہوا دوری کی زیارت سے اسیر

سر بر آورده وہی حلقہ اسلام مین ہے

اک دل درہ آشنا لائے

کیا کہین ہم عدم سی کیا لائے

<p> اب جسم میں ہیں خدائے دیکھی باب یہ رنگ کیا لائے تیری روٹے کو ہم منالائے کچھ بگاڑا تو کچھ بنالائے لونہی داستان بنالائے خضہ شریف بارہالائے کوئی خاطر میں ہلکوا لائے زعفران زار رہی دکھالائے ڈرتی ڈرتے خدا خدائے مورچی فیل کو لگالائے استخوان قیس کی ہمالائے پرزے مکتوب کی اوٹھالائے </p>	<p> تنگدے میں بہل گیا دل زار مہندی قاتل کی ہاتھ تک پہنچی مرگئی ہم تو بولی قبر سی موت دی کی دل او سکون نقد بوسہ لیا درد دل جب سنا بگڑ کی کہا نہوی سبزہ زار خاک لحد ضعف سی ہم ہین گل نادید نہ ہنس لوگ تیری محزون کو روبرو اوس صنم کی ہم لبتیک خط فی اوسکی دکھائی شام فرا ہو کر سنہ اگر گنگ لیلے قاصدوں کو جواب جب نکلا </p>
--	--

دل بیخیا اسیر بر دین

سرو قدی بلند مالائے

<p> حال شانے کا ہمیں آئینہ ہے خضہ جگھا خادم دیرینہ ہے آج امی ساتی شب آدینہ ہے شاہنشاہ وقتہ پارینہ ہے تیری دھڑکی کو ہی شہینہ ہے </p>	<p> عشق گیسو و جہ چاک سینہ ہے ہم ہی اوس پیر غافلکی ہین مرید دی کی محی تھوڑی بہت سالی ہوا و ضعف قاتل میں پیر و مدین شمر نو بال سسکی بھکی کھلی ہو گئے </p>
---	--

کیا ملی بوسہ وہ رخ ہی زیر لطف نب ہی شکل بام حُشّت پر عروج جلادو سکا جو آیا رو برو عشق رخ مین یہ خمیدہ ہو گیا کیا کروں اسی خضر مین بجات سکار گر کیا ہوگی تیغ اعتراض	سانپ کی قبضی مین یہ گنجد ہے راہ نامہوار صحرا زینہ ستہ روی جانان، نقشِ آئینہ ہے سر ہی مصحفِ حل اپنا سینہ حالِ اکندر مجھے آئینہ ہے ہر رباعی اپنی چار آئینہ ہے
---	--

کام کیا گرد و رت سے اسیر
صاف اپنا سینہ بی کینہ ہے

تیری در کی نہ کہی مجھے گدائی چوٹے چاندنی شبِ نینِ جوئی پردہ وہ پہرہ چوٹے مخلصی زلف کی زنجیر سی پائی لیکن وصل ہوئی یہ رہی عجب کا کٹسکا پائی ترک ہم رنڈ بھی بی شبہ کرین بادہ کشی چاہ یاروں مین کہاں قصہ یوسف ہی و لیل تیری کشتوکی جلائی میں چاکو ہی خوف وہ مسیحا جو خبر لے کہی بیماروں کی استقدرو صفت میں و سکی کف نگین کی آستین یار کی ہاتھوں مین الہی آجاکے سرخ زور و ز قیامت ہوشیاروں میں لائی	ای شہ حسن اگر سارخی آئی چوٹے شرم سی ماہ کی چسک پہ ہوئی چوٹے قید الفت سی نہ ہم بعد رہائی چوٹے چاہی ہاتھ سی او سکی نہ کلائی چوٹے زاہد و تم سی اگر زہد ریائی چوٹے جوشن باری جو حد بہائی سی بہائی چوٹے جی نہ کیونکر دم اعجب از نائی چوٹے مرض و طبع کی بجران مین لڑائی چوٹے کہیں بزار مین کاغذ نہ خالی چوٹے واہن دل سی کہی داغ جلائی چوٹے چہرہ او ترک ترا دست خالی چوٹے
---	--

ای جبرس مغز پریشان ہی سی فیک
خوب ہم تجھے اگر ہرزہ درانی چوٹے

عمر ہر کیون نہ ملون میں گفت
ہاتہ سے میری جو وہ دست سانی چوٹے

زنگ غم جس سی ٹپکتا جی شمی ہی تو یہ ہے
مہر ہی رکھتی ہیں الفت ہی وفا ہی عشق
نشہ می کا ہی انجام خمار ہی ساق
رونق جاوہ ہی پزرون سی مری دہن
سیکڑوں حادثہ مردہ جلا دیتا ہی
تیغ جلا دگلی سہسے ملے گی آ کر
بادہ صاف تو سبکو ہمیں درو تہ جا
ساتہ ہی آئین گے بالین یہ المیہ دم نزع
چلتی چلتی سہ قرطاس ٹھر جاتا ہے
فقر اسے ہی یہ سید ہا امر اسی ٹھہرنا

خونشان زخم کیصوت ہوں نہی ہی تو یہ ہے
صبر کا نام نہیں انہیں کمی ہی تو یہ ہے
سب طرح کا ہے مزید مرگی ہی تو یہ ہے
دشت میں پار پی والو کی گلی ہی تو یہ ہے
لب جانا میں سچا نفسی ہی تو یہ ہے
عید اضحی کی غریبوں کو خوشی ہی تو یہ ہے
کرم پیر خرابت کہی ہی تو یہ ہے
ملک الموت کی آنی کی خوشی ہی تو یہ ہے
حسن سب اسلم میں ہی بدی ہی تو یہ ہے
راستی ہی تو یہ ہی دل کی کجی ہی تو یہ ہے

عاشق احمد مختار مراد دل ہی اسیر
اس زمانی میں اولیس قونی ہی تو یہ ہے

لیجے دل اگر زیادہ ہے
منہ نہ شیشے کا بند کر ساقی
رند زارہ کی کیوں کر عظیم
کوئی پرتا ہی جاکی عرش باد
کیا کوئی آپ سی زیادہ ہے
در توبہ ابھی کشاوہ ہے
کیا کوئی پادشاہ زادہ ہے
یہ بھی مجدوم کا اعادہ ہے

<p>ابھی کم سن ہے خط نہیں کھلا ہوں سوار خبازہ ہو کی خیل کون پیاسا ہی واجب العظیم جسکو کہتے ہیں لوگ موسیٰ لا غری سے ہی ابتویہ عالم زور و جشت سی مری قبضہ میں کچھ ہند ف برق سیلہ میں کون گلرو ہے وار و میدان کل اسوار ہے ہر ایک سوار</p>	<p>ورق روی یار سادہ ہے کہ ہر اک تہننا پیادہ ہے آب شمشیر الی تادہ ہے صاف ملک عزم کا جادہ ہے کہ مراخت تن لبادہ ہے قوس گردون تلک کبادہ ہے ایک بارہ کا خانوادہ ہے معرکہ باغ سے زیادہ ہے ہر پیادہ گل پیادہ ہے</p>
---	--

فی الحقیقت تری سخن میں آسیر
ایک عالم کو استفادہ ہے

<p>باغ میں اگر جو شبنم رو گئی کس کاشکوہ کیجیے کس کا گلا ہجر کی شب منتظر ہوں دیر نشہ زر میں یہ منعصم کو ملا مرحبا اشک نہ است مرچبا وصل کی شب بنی نکلا کام ہیں پیام مرگ یہ موسیقی بی تباقی اس چمن کی دیکر</p>	<p>لب لبون کی حق میں کانٹے بو گئی تہی مقدر میں جو ہونی ہو گئی موت یارب مر گئی یا سو گئی عقل سی میدار دولت سو گئی خط عصیان کی سیانی ہو گئی جاگ اوٹھی میری قیمت سو گئی جاگ غافل صبح پیدا ہو گئی بہر ہی تہی غروب شبنم رو گئی</p>
---	---

قیصر و خاقان کیکاؤس و جم کون مجہد بیکس کا نام دارتا	چار دن سبکی حکومت ہو گئی خاک پران آکی بدلی رو گئی
کوی قاتل سے نجاتا تھا اسیر پنفس گئی آفت میں جان بتو گئی	
سر کی بھل سوی بت بد خو چلے وصل کی محفل ہوئی میلان جنگ باغ ہستی میں بکروچی سی ہم کب ہفت رہی پیراہ رو جانتی ہیں ہم تجھے اسی چشم یار کالیوں سی بات کی ملت نہیں قد زمان سی ہی باغی سرو باغ ہم کو چلنا ہو تقاہت سی محال تین چل جاتی تو کیا اسکا عجیب میوہ فصلی ہمیں ہی چاہیے رحم پر لائی سنا کر در دول	یون چلی ہم حبطر آفسو چلے تیر مرگان خنجر ابرو چلے مثل رنگ آئی بنگ بو چلے ہم جو تھک گر کر پڑی آفسو چلے سامری پر ہی ترا جا دو چلے کیا کسی کی تجھے ای بد خو چلے دایر رکس دون اگر قابو چلے ای صبا کو حسین او کی تو چلے جس جگہ ذکر خرم ابرو چلے دیجی بوسہ کہ شفت لو چلے رات اوس سی ہم نیا پہلو چلے
غیر اوس کے پاس ہم دولی اسیر کیا کرے جسکا نہ کچھ قابو چلے	
جو مزی جینی کی تے سب جا چکے دین گدزین وہی ہے آج کل	جان ہی جائی کہیں جسکڑا چکے ہی بچے آنا تو بس تم آ چکے

ترک الفت دل نہیں کرتا قبول
وای قسمت تب ہوئی واپنی آنکھ
اب تو اوٹوانے کوتاہوت آئی
دیکھو کیتانی کا یہ کس منہ پہ ناز
روز کی دھڑکے کمان تک و اعطو
اب نہ مانے دل جہنم میں پڑے
وصل میں شک ہی کسی کا دکا کام
سر کٹے ہو روڑ کا قصہ تمام
ای فلک تو ہی لگا تیر ستم
جنگور ہنا تھا وہ پیچھے رہ گئے
جاتا ہوں بیدار مٹے آپ کے

حق جو سمجھانے کا تھا سمجھا چکے
جب سہا سب مسافر جا چکے
لوگ مردی کو مری کھنسا چکے
آئینہ ہی ہم تہین دکھلا چکے
ہو قیامت کو جو آنا آ چکے
ختم حجت ہو چکے سمجھا چکے
کر کے وہ وعدہ قسم ہی کہا چکے
کینچے خنجر کین جگر اس چکے
ان کماذرون کو ہم چلا چکے
جنگو جانا تھا وہ آگے جا چکے
دل مرا باتوں میں تم بھلا چکے

عاشق سے اتوباز آو اسیر
دی کے دل سو بار دھوکا کما چکے

جب کیتی ہیں پاتی ہیں چین بر چین تجھے
القدر سے نور دین داغ جسو دکا
منظور حق ہوا کہ ہوئی پردہ قتل عام
نماوان نہ ہاگ گونجہ بیان ہی تھدا
کہتا نہ کوئی قدرت کامل کا احقاد
اسی غم ہماری گھر سے بجا دیکھ کیتی ہیں

پینکین گی چاک کر کی ہرلمی آستین تجھے
سجی میں صاف دیکھ رہی ہیں تجھے
کینچی نہ تیغ قصہ بنایا حسین تجھے
آخر تو ایک روز ہی آنا ہیں تجھے
کہتا اگر نہ خلق جہان کفرین تجھے
ایسا حسین گھر نہ لے گا کین تجھے

نفرت ہوئی ہی ایسی بھی تجسی امی فلک تیری قدم کمان مرا او جڑا مکان کمان بزم خیال اہل جنون میں ہی تو میرے شیرین ہی تو خیر و فرما دکا ہی زغم حق تو یہ ہی کہ کرتی ہیں سب دعویٰ درو	نفرین کروں اوسی جو کئی آفرین تجھے اب تو کمال جذبہ کا آیا یقین تجھے کتنی ہیں ہلاکبات جہان جو رہیں تجھے سبہا ہی قیس لیلیٰ تل نشین تجھے میری سوا کسی نی ہی دیکھا نہیں تجھے
---	---

ترجیح ہی سخن پہ نحو شے کو اندون
دم بہر اسیر فکر کی فرصت نہیں تجھے

جاوے بہر تم کو اگر جانا ہے آشنائی پہ تری بیٹے ہیں چاہیے شکر جو گزری گزری اس سر امین ہی مقام اک شکر ہم ہی بخت کمان عیش کمان گھر سے نکلے ہیں سہراہ مگر خط لکھی یاد تو دولت لمبای غشق ابرو نہ کریں جسم کبھی کوچہ اوس ترک کا ہی جاوے تیرا کہو جوڑی سی زو کی رستہ دم رفتار دم بہرین ہجر میں جسم ہی بجا ہی جان	اپنی قسمت ہی میں مرجانا ہے اوہ سر آنا نہ او دہر جانا ہے آخر اک روز گزر جانا ہے شام آنا ہی سحر جانا ہے ون فقط زیت کی بہر جانا ہے نہیں ثابت کہ کہہ ہر جانا ہے ہندو کا یہ سکھر جانا ہے تبع کی کھاٹ او تر جانا ہے پانوں رکنا نہیں سحر جانا ہے زلف کو تا بکر جانا ہے ٹنڈی ٹنڈی چہنیں کہ جانا ہے اپنا جینا نہیں مرجانا ہے
---	--

شام سے کیا ہمیں نیند آئی اسیر
کہ سفر پہ پچھلے چہرہ جانا ہے

گلی میں یار کی بڑی ڈوہڑ بھاری ہی ہوئی
تماری خوشنودی یا کستان کا تاشا ہی
حسین خان موش تھی صد سکوتین کین ہرن
تو نگہ چاروں گن پول لین بی صل و لت پر
خدا حافظ ہی طفل باغبان کا ہلکا کھسکا ہے
کیسی کتنی فلک فی طاق میخوانو کی بیرونی
جادی باد گلزننگ کا بھی رنگ اسی ساتی
حسین کہ فی لگی جیسے سہ بازار گلزاری
فراق یار میں گل استقدار عضا پہ کمانی ہیں
بہا بس آئی تیری شتا تو کی حصہ میں
یکسنی خاک کو پائی خرابہ سے سوزندہ آہ

یہاں ہی تیسرا دن و طیاری ہی ہوئی
جو وصلی ہی خط گلزار کی کیاری ہی ہوئی
نمائش ہو چکی غنچوں کی اب باری ہی ہوئی
جہاں دین لدا ری انکی زرداری ہی ہوئی
کہ وہ نازک بہت اور کو کھری ہی ہوئی
نہ مینا کاری سینا نہ گلکاری ہی ہوئی
چمن میں بہنی بہنی مینی پیاری ہی ہوئی
بن آئی گل فروش تو کی خریداری ہی ہوئی
کہ اپنی قصر تن میں چار دیواری ہی ہوئی
مبارک باغبان تو کو پستاری ہی ہوئی
کہ چادر میری بہت پر بہت بہاری ہی ہوئی

اسیر اون عارضوں کی یاد میں ہی چشم تر گریان
بہا غم ہی نہر فیض تک جاری ہی ہوئی

نہ پیڑ اسی صورت شور شرکے
ہڑ مایہ شوق خط تحریر کے
غضب ہی نیم جان تل نی چو
ہوا آنکھوں میں قحط اشک شاید

ابھی سوئی ہیں جاگی رات بھر
چلے ہم پیچھے پیچھے نامہ بر کے
ادھر کی ہیں نہ اب بسمل او دھر کے
کہ اب آنے لگے ٹکڑے جگر کے

<p> تمہاری ہاتھ سے خط لیکھا آیا آنی شکر ہی گزری شب تیرے چلین تبتل میں شمشیرین ہزار ہوا البریز اپنا سا غم عیسر بہت یاد آیا اوس زمانہ کا جہان وریا میں وہ دم بہر تھا مری رنجیر کی سلقے ہوں یارب بتاؤں کیا کہ داغ دل ہیں کتنے ابھی یارب ہوئی شام شب پہل لی جا کوئی تیرے ساتھ ہی آہ کسی دعوت میں آنکو بھی بلایا ہاں بوسہ اگر سیبِ دقین کا بدن گل کا جو ہی صد چاکا ہے ملاؤ چخبہ نرجان سے بہ تری وحشی کو کیا درکار تیرے </p>	<p> قدم آنکھوں پر میری نامہ بر عیان آثار ہیں کچھ تو حسرت کے قدم اپنی نہ سہ کے پڑے پلایا جام اوسی قاتی بھگت کے جو سوئی ریر سہم ہاتھ دھرت کے وہاں پل بندہ گئی گردنظر کے جو دونوں پائری ہیں وسکے در گنی جاتی نہیں تہی شجہ کے ابھی آثار پیدا ہیں سحر کے کوڑی بندہ ہیں باب اسر کے جو ہو کی ہیں غنایت کی نظر کے بہرون بیووں میں طاق اسکی گھر تیری تیغ ادا کی ہیں یہ چہرے ہماری خون دل سی ہاتھ بھر کے قدم تک بڑھ کی پہونچاں کے </p>
--	--

اسیر راج فلک پیراہ و خورشید
 نشانی ہیں کسی تیرے

<p> صبح شام اپنی صبح شام ہوئی کہی خندان ہوئی تو صورت گل </p>	<p> عمر اسی دور میں تمام ہوئی ہنگو شادی برائی نام ہوئی </p>
---	--

<p>یا کوئی تیغ سے نیام ہوئی فوج انجسم سپاہ شام ہوئی بزم تسبیح بے امام ہوئی عمر اسے سوچ میں تمام ہوئی غیر و صلت کی شب حرام ہوئی صبح روشن چٹری کی شام ہوئی زلف او سکی سیاہ فام ہوئی تکو بھی حیرات کلام ہوئی اور رنگینے کلام ہوئی بادہ خوار و کوثر جام ہوئی فوت کب وہ تہ حرام ہوئی یہ ہی اک صورت سلام ہوئی محکوساتی تلاش جام ہوئی</p>	<p>پردہ اوس روی صاف اوٹھا قتل کو میری ہجر جانان میں کون مجھ سے اوٹھ گیا یارب کون ہیں ہم کہاں سے آئی ہیں ایسی گھڑیا لیون فی شورش کی دست پر نور سے یہ پایا نور اور بے دود آہ سے میری تیغ ابرو کا سنکی چھت کہا کسی عارض کا بندہ کیا مضمو دیکھ کر تیری آنکھ کی گردش تھی تواضع کی جو مجھے عادت اوٹھ گیا ہاتھ خود بخود جو ہونٹ ہیکش کملی جو بچا آنکھ</p>
--	--

<p>زمین کوئی جانان آسمان دیتا تو ہم خدا ان نیز بانو کی زبان دیتا تو ہم عوض پہلوں کی کاٹی بانجائ دیتا تو ہم مقدار آبرو و سیلاب دنان دیتا تو ہم</p>	<p>مقدار استراحت کا مکان دیتا تو ہم بہت مرغوب دل بھی میلیل کی گویا عقاب و لطف و دلو ایک ہیں نگین جو بزرگ آئینہ اس پر میری قانع ہی دل اپنا</p>
---	---

<p>نضہ آب بقالایا تو لایا کسکو پروا ہے نہات و فند کی خواہش نہیں تھی کہ تہ اطاعت سی غرض شل سکندر غدا کیا ہو مرید با صفا ہین مرگ کی تلخی گوارا ہی نہیں بجا توقف نابلد ہین کوی جان وہ لاغر ہین کہ اپنی نقش پاسبی ہم یہ کتنی ہین برای دیدہ یعقوب ہی نظر سر سر</p>	<p>کوئی جام شراب ارغوان دیتا تو ہم لیتے جو بوسہ وہ بہت شیریں مان تیا تو ہم لیتے جو دوشا نصیب اتنا مہربان تیا تو ہم لیتے پیالہ نہر کا پیر خان دینا تو ہم لیتے ابھی بستہ جو کوئی ہی نشان تیا تو ہم لیتے جو پڑ رہی کو تو اپنا مکان تیا تو ہم لیتے غبار راہ یوسف کا روان تیا تو ہم لیتے</p>
---	---

اسیر اپنی شنگھو سنکی گل کتنی ہین بلبل سی
خدا ایسے بہار بخیزان تیا تو ہم لیتے

<p>خاکساری میں نقش پامیر بیڑ بان سوزار بہت گریان ایک توقیر و احسن رہے ہاتہ زلف رسالک پہونچا ایک طرز نگاہ ساتی مین سخت تابوت مین ہوش زلف مین ہون اور گونشتہ مزار مرا پہول گلشن میں غاصہ مین بزم عالم مین ہون مین خوف گل چین سے باغ میں بیا</p>	<p>ہر قدم پر مین رہ نما میرے ہین سلامت جو دست پامیرے قتل عالم کرو سوا میرے واہ کیا بخت ہین سامیرے تیس روزی ہوی قضا میرے دوست سب ہین پیادہ پامیرے پہر گئی ساری آشنا میرے منتظر ہین جدا جد امیرے سیکڑون صورت آشنا میرے پہول جاتی ہین ست و پامیرے</p>
--	---

نیش غم سی کمان نجات اسیر
کہ غبارِ ہین آسیر با میرے

<p>یہ رہا ہکو کسی شوق پسند سی ہے ہماری خال نی چمکا دیا ہی عارض کو نکل کی تن سی کمان جاگ ہی یہ طائر روح کہین مر گیا وہ ہوگا شہیدِ راہِ خدا سوئی یہ ہی ہی یاوس شہسوار سی الفت ہماری آہ سی بس ایک تم نہیں ڈرتے چھری جو زار کی ہر وقت تیز رہتی ہے کیا ہی عشق نی کس شہسوار کی وحشی بند ہی ہوئی ہین ہزاروں طیور دل ہی تو چو آب کستی ہین رنی ہین دخل کیا ہکو</p>	<p>کہ بند بند کو پیوند بند بند سی ہے نمود آگ کی آسیر بند بند سی ہے رگون کا جال زیادہ سی کہ بند سی ہے جی کہ عشق تمہاری سی بند سی ہے نہار راہ میں لٹیا ہوا مسند سی ہے وگرنہ سب کو خطر آتش بند سی ہے کمان کی تھکوا دوت نیا دند سی ہے کہ طوق آہن نعلِ تم مسند سی ہے زیادہ جھٹکے شوکار بند سی ہے رضا سگی غم غرض آچکی پسند سی ہے</p>
---	--

رجوع عشق ہی دل کی طرف خدا حافظ
اسیر صحبتِ قصاب گو پسند سی ہے

<p>ہجر میں حالتِ بے مل کہی ایسی تو تھی آدمی کیا کہ قدم تھکتی ہین سیاروں صاف بنی پردہ ہی قاتلِ نظر آنا نہیں کچ عکس پڑا ہی تو جسم سی ہوتی ہین سلم پردہ گوش جلی جاتی ہین پو لو کی صبا</p>	<p>جیسی اب ہی طیش ل کہی ایسی تو تھی دور میں ماہ کی منزل کہی ایسی تو تھی حیرت دیدہ بے مل کہی ایسی تو تھی تیزی خجستہ تامل کہی ایسی تو تھی گرم آواز غنادل کہی ایسی تو تھی</p>
--	--

واہ کیا خوب جو اسنے مین نکلا جو بن
قیس آوارہ بگولی کی طسح پرتا ہی
شکر صد شکر کہ اب پاس ہیں ہم دور رب
شاید اس قاتل خونریز کا کوچہ ہی ہی
آشنا جمع ہیں آیا ہی نہانی کو یہ کون
اب یہ کیا ہی کہ ہی محروم تماشا مری آنکھ
بڑکی آئی ہی ادھر کا کل لیلی شاید
شع شاید کہ تری آتش عارض ہی
چاک بنگاروسی اب وریا چرخ نی چرخ

آپکی شکل و شمائل کہی ایسی تھی
خوہش لیلی محفل کہی ایسی تھی
وہان تیز حق و باطل کہی ایسی تھی
راہ چلنی مجھے مشکل کہی ایسی تھی
بہیڑاگی لب ساحل کہی ایسی تھی
آرسی پنج مین حائل کہی ایسی تھی
پای مجنون مین سلاسل کہی ایسی تھی
پیش ازین گرمی محفل کہی ایسی تھی
مگر و شکر نہ سائل کہی ایسی تھی

یہ زمین سہل ہی کیوں کریں کہانی ہو اسیر
شاخہ سری آیکو شکل کہی ایسی تھی

شب راہ وصال ثبت بی پر نسوچی
نظارہ قاتل نے کیا محو یہ ہکو
دھوکے مین مری پاؤں کو خدا دی کاٹا
اسد رجبہ کچھ ضعف کہ لایاب غلبہ کو
زاہد کور ہا و صفت می ناب سی ارکار
ترتبت مین کیا عذر تو بولی یہ بشتہ
تا قصد کہ اوس سے کہیں گی یہ کہیں گے
جانا تا کہیں اور پہنک کر کہیں ہو چنا

چہا یا نہ اندھیرا کوئی تدبیر نسوچی
گردن پہ چکیتی ہوئی شمشیر نسوچی
زندہان مین یہ ظلمت تھی کہ رخسار نسوچی
دیکھا جو مرقع مری تصویر نسوچی
خفاش کو نور شید کی تصویر نسوچی
اب دور کی سوچی تم نقصیر نسوچی
دیکھا جو وہ چہرہ کوئی تھیر نسوچی
نالی کو وہ ہو مین مین رہا تاثیر نسوچی

چاہا تو بہت پر نہوا وصل میر ایسا دل نہ خط کو کیا شوق نی اندھا خط یا رکھ لکھا تو نہ لکھنے کی برابر تھا بسکہ شریعت سی جد مسئلہ عشق قاصد مگر اوس گل کا مکان باغ تھا	تقدیر کے آگے کوئی تدبیر نہ ہو راہ شکن نہ لہٹ گرہ گیر نہ ہو مطلب کی عبارت دم تحریر نہ ہو تہا نہ کو مری جرم کی قصیر نہ ہو سہ بار گیا تو تجھے تمبیر نہ ہو
--	--

روشن ہی کہ کہنی کو اسیر اپہن حفظ اوس مصحف ز سار کی تفسیر نہ ہو

جرم خالق اسیر کا بخشتے سکاش اتنا ہی ہو کہ حشر کی دن کوئی قاتل نطفہ نہیں آتا عشق نے دل کو داغ ہی دیکر مرض عشق کا علاج نہیں کچ گئے طول میری بیماری غائبانہ کی کو بد نہ کہو ہجر میں ہو کہین وصال نصیب نکمت اوس گل کی لیکھی آئی ہے یا دلب میں پیون جو خون چکر	آدمی خوب تھا خدا بخشتے آتشا جبرم آشنا بخشتے کسکو مقتول خون بہا بخشتے سیکڑوں باغ دلکش بخشتے فائدہ کیا کوئے دوا بخشتے اب شفا خالق شفا بخشتے اتنی نیکی تھیں خدا بخشتے یا الہی اثر دعا بخشتے دل کو فرحت نہ کیوں صبا بخشتے شربت قند کا مزا بخشتے
--	--

نہی سخاوت علی یہ ختم اسیر گنج لوگوں کو بارہا بخشتے

محسن غزل خواجہ حیدر علی آتش مرحوم

جمع کی تھی حقداروں کی بضاعت لیکنے
لوٹ کر نگہی بچی سب مال دولت لیکنے
رہزنی میں ہزنوں ہی بھی فضیلت لیکنے
آنکھ پڑتی ہی قرار و صبر و طاقت لیکنے

نبال مشکین بیری میں گوی سبقت لیکنے

لاکھ لڑاؤئی خشت میں پیو دل ہی شاد
غیر وقت حال ہی اپنی ہوں اس ہی کیا مرا
طرز خفائی بخون گروش میں ہی ہکویا
نخاک چہانی ہم سکرو حون نی شل گرد باد

وادی پر خا سی ملوی سلامت لیکنے

ابدا سی کچھ محبت کی ہے بہتر انتہا
بعد مرون ہجر کی تلخی دکھاتی ہے مزا
جان شیریں کا عوض ہی چشمہ آب بقا
زہر کما کر اک شکر لب پر روا ہوں کہنا

قبر پر دشمن گہری بھر کی شہوت لیکنے

کیا ہوا جو ایک شت تک ہا عریان بدن
عاقبت محرومی قیمت گئی بدلا چلن
چال دیکھو لی مری ایسی نی سی پیرین
عالم سبب سی حاصل ہوا آخر کفن

چلتی چلتی آسمان ہی ہم خلعت لیکنے

بسکہ تھی زلف بیاں کسر میں ہی ہوا
جستگ جتار ہا مسکن باطلت سرا
شامت اعمال باقی رہ گئی بعد فنا
تیرہ بجی کی اشرفی شام سے گل کر دیا

صبح کو گوی اوٹھا کر شمع تربت لیکنے

تھی ہوا ہی روح فہر کوچہ محبوب میں
کیون نہ جاتا ملین آسا کوچہ محبوب میں
وہ لیکر رنگ تماشا کوچہ محبوب میں
دیدہ و دل فی گسیٹا کوچہ محبوب میں

کنجیکر مجبور فشتی سوی حبت لیکنے

ہی بہار شادمانی ہی خزانِ غم ہم	جو شجر اس باغ میں گتای ہوا ہی سلم
ہمسی پوچھتی تھی تو میں آگاہ ہم	باغِ عالم میں ہی نامِ فہم و کوبی برگی کا غم

سب زتی اس تین سی زر صورت لیکنے	
یون تو کسی طبعِ فن شعر میں زون نہیں	میری دیوانسی مگر دیوان کوئی افزون نہیں
شعرِ صنفِ چشم کا کل میں بچہ فسون نہیں	مصنفِ خسار کی مضمون مضمون انصاف نہیں

سب کی مضمون پر مری مضمونِ فضیلت لیکنے	
کیچک بہاری فرقتِ ذرا حالتِ نہتی	دستِ پابجس تھی بالکل جسمِ مری نہتی
اور زیرِ خاک بچنی کی کوئی صوٹ نہتی	نا توانی سی فشارِ قبر کی طاقت نہتی

گور میں ہی تیری عاشق کو امانت لیکنے	
صاف رکھ دلوں کہ ہو جنت کو ابھی مگر	رہنی بہتر کہ مرقہ کی سیاہی بعد مگر
کیا نخل ہو جو بکین کی تباہی بعد مگر	کوئی سون ہونے گل و گل الہی بعد مگر

واہی بر حالِ ان کی جو دل میں کدور لیکنے	
شہرِ تنگ کے ہمئی گہ بنایا دشتِ مین	چین لیکن تیرہ بختی ہی بنایا دشتِ مین
وہیکہ لالی کی نگہتِ داغ کیا یا دشتِ مین	گردشِ چشمِ غزالان نے ستایا دشتِ مین

ساتھ اپنی ہر جگہ ہم اپنی قسمت لیکنے	
کو تہا مشفقِ اسیر کیا کہ بیانِ کدور	سورہ احمد پڑھتا تھا ہم پھر درو
مگر پی پڑتی تھی تو سنگین دلِ حود	وہیکہ سکتی تھی کہاں کا فرسوان کی نمود

کود کر بت ساز آتشِ شکِ تربت لیکنے

رباعیات

رباعی

احمد ہی شریکِ بزمِ منیٰ ہیاں کرو	ای اہلِ حسنہ چاکِ گریبان کرو
آنکھوں سے کہو نذرِ کاسِ امان کرو	ہیں نیچہ مرغان پہ درِ اشکِ ضرور

رباعی

ہی آمدِ خاصگانِ ربِ متعال	اس بزم کی آداب کا لازم ہی خیال
اشکوں سے کہو چلین پیستِ قبول	نالوں سے کہو اطمینِ برائیِ تعظیم

رباعی

اور پائی نہ فاطمہؑ کا جانی پانی	افسوس ہیں ظلم کی بانی پانی
آواز پہ آتی تھے کہ پانی پانی	کہا ہے جو کتنا تھا گلہِ خجری

رباعی

سیرِ میٹ کی چاکِ اپنی گریبان کرو	کس شہ کا یہ ماتم ہی ذرا دہیان کرو
اللہ کو خوشی نبی پر احسان کرو	دو شک بہین تود و شرف ہوں حال

رباعی

وہ لب نہین جس لب پہ دمِ سہرؤ نہین	وہ سیتہ ہی کیا جسمین کیہ در نہین
شبیرِ سادینِ سائین جو المز نہین	سہر شہ فی دیا بیعتِ غمِ دار نہین

رباعی

چلتی چلتی رکا جو رہو ارام	ہنگامِ خرام
شہِ بوسے کہ یہ زمینِ محنتِ انجام	کیا کرتی ہی نام
کی عرض کسی فی کر بلا ہی یہ زمین	یا خضرِ دین

فرمایا کہ بس ہی ہمارا ہی مقام	منزل ہی تمام
-------------------------------	--------------

رباعی

کرتا ہوں خجش آفاق کو نکلیں ہو کر	پایا ہے شریخِ خم محنت کو کر
اس باغ میں ہی یہ باغبانی میری	ہستی کی دخت سچا ہوں و کر

رباعی

سر بر جو خدا کی فضل کا سایہ ہے	دنیا میں وہی امن کا پیرایہ ہے
کثرت ہی رقیبوں کی تو کچھ خوف نہیں	کم میں فتنہٴ فلبلیہ آہ ہے

رباعی

ہر چند گرفتار غم و دروہی دل	لیکن رہ گشتش میں جو اندوہی دل
یہ تہا ہے زمانی میں یہ ہر چار طرف	مخدوم جہانیاں جہاں گرد ہی دل

رباعی

واقف نہیں دنیا میں کوئی راحت	جو دل ہی کد رہی غم و محنت
کیا زیرِ فلک گرد و درت کا گلہ	جز خاک بھری خاک پُرانی ہست

رباعی

نافہموں کی کیا جمع ہوئی ہجھل	کرتی ہیں بہت علم کا دعویٰ جاہل
احوال سی انکی یہ مطابق ہی مثل	لکھے نہ پڑ ہے نام محسنِ فضل

تاریخ وفات مولوی میر قاسم علی

و جنگِ عدو زبانِ اوسیف
در شدتِ ہیضہ بنی کم کویت

سید قاسم علی عالم
بر سببِ زہرِ رختِ ہستی

آمد ز فلک ندای با تفت	افتاد بستون دین حق حیف
تاریخ وفات سید مظفر حسین ضمیر مرثیه گو مرحوم	
سید پاک و شیعه مومن	مرثیه گو ی پادشاه انا م
کرده رحلت ز عالم فانی	از خدا یافت در بهشت مقام
گفت سال وفات او دل سن	بود سید ضمیر محو امام
تاریخ وفات حشمت علی برادرزاده ام	
آه حشمت علی ده ساله	رفت از در جهان سوی جهان
سال تاریخ وفاتش گفتم	ماه حشمت جهان شد پنهان
تاریخ تالیف ترجمه حیوة القلوب	
شد از ناصر خوش بیان ترجمه	باز از نیکو بآئین خوب
قلم سال تاریخ ان ثبت کرد	باز دوست کشف حیوة القلوب
دیگر	
ز بهی ناصر خوش بیان سخن	ایست که صلاح آگاه فن
سر دست کی او نی نظم صحیح	کتاب حیوة القلوب فصیح
کسی او سکی تاریخ با تفت نی خوا	که منظوم جلد حیوة القلوب
تاریخ وفات صبیحان در مرحوم	
چو خان ذی شان ز در امکان بیان فرود شد خزان	
باتم خان بجله امکان کی است نالان دگر پریشان	
قلم تبارخ اشک بریزان نوشت مصرع تازه عنوان	

محب یزدان حبیب پاکمان محمد ایمان وصی علی خان

تاریخ وفات میر اشارت علی صاحب مرحوم

و رجهان سی بلخ جناب کو میر اشارت علی گئے

صد مہ اولن کا سب پر گذر اکتی ہی سب دنیا ہا

نکر ہوئی تاریخ کی ہسکو آئی ہاتھ کی یہ صدا

کامل عالم شیعہ مومن عارت زاہد سید

تاریخ وفات نواب امین الدولہ بہادر برائی کندیہ شہنشاہ

کوچ از منزل جہان فرمود

سال تاریخ فوت گفت اسیر

تاریخ وفات زوجہ برادر کلاخ

از جہان زوجہ برادر ن

سال تاریخ آن چو رسیدم

تاریخ زہائی و اجد علی شاہ از قلعہ کلکتہ در بنیہ

برون از اعکاف آمد شہا

بگوش آمد صدا از ہاتھ غیب

تاریخ وفات سیج الدولہ بہادر کلکتہ

نار برقی نہم ماہ عزادادین

سال تاریخ ہماں قت برادر دم

دیگر

مرزا علی حسن که میخ زمانه بود	بیار شد چنان که سفر کرد از جهان
آمدند ای غیب بتاریخ فوت	رفت از جهان خواب بجا آسمان

تاریخ وفات دلیر الدوله مرزا حیدر صاحب بهادر

دلیری که از دولتش بود شهرت	شجاعتی که مشهور به نام حیدر
بتاریخ فوتش نذا کرد هاتفت	که جایافت حیدر بقبر پیمبر

دیگر

میرزا حیدر آن امیر کبیر	آسمان بود در زمین در شد
سال تاریخ فوت گفت اسیر	فوق جنت سمی حیدر شد

تاریخ مثنوی میان صغیر

نامه بر آورد ز دست صغیر	نامه چیده بنام اسیر
صورت الفاظ فضائی چین	محسنی او نکست شک ختن
بود رسم مثنوی گفته ام	گوهر نایاب سخن سفته ام
نیز در خوا هشت تاریخ بود	الفت دیرینه از ور و نمود
گفت ولم مصرع تاریخ نال	واه عجب مثنوی عیشال

تاریخ وفات نواب عاشور علیخان

عاشور علی که بود نواب	خوش صاحب هوش طوطی هند
در باغ جنان باغ هستی	شاد جلوه فروش طوطی هند
تاریخ وفات گفت هاتفت	گر دید خموشش طوطی هند

تاریخ طبع تذکره میر محسن علی مسمی لبه ایا سخن

نمود جمع جو حسن علی عالی طبع	سخن بود مصنف سیرانی خطان مجموع
نوشت مصرع تاریخ سال گل سیر	بطبع طبع سیرا سخن بود مطبوع
تاریخ دیوان میان خطای خطا	
جنداد یوان که شعرش تازه کرد	مغز جان چون بوی زلف در بار
گلکشین سال تاریخش نوشت	دور از راهوزاده این شک خطا
تاریخ وفات زوجه مرزا محی باقر	
زاره از عالم فانی گذشت	شد یخت از ره خوش نیتی
برد در فردوس اعلی چون رسید	گفت ضیون فاد علی فی ضیعی
تاریخ تولد طفل نجانه سید علی محمد صاحب خلف مجتهد	
قبله و کعبه جناب مجتهد	قرعه دولت بنام شان فتاد
گشت پیدا پورفسر ز خلعت	عمر او تا یکصد و سی سال باد
گفت هفتاد سال مولود این چنین	آفتاب علم محبت اجتهاد
دیگر	
شد پور نور مجتهد العصر جلوه گر	عمرش بمان خضر الهی در از باد
تاریخ گفت به ولادت در شنب	آمد گل طرب بگلستان اجتهاد
تاریخ وفات دختر فقیر	
وزیرالنسا دخترم آه آه	نمود از جهان سوی جنت سفر
بتاریخ نوشتش نمودم جو فکر	بگفتم که ای وای بخت جگر
تاریخ وفات زوجه ثانی فقیر	

از رهبر و جود و میهنم نفسه نمود	در چشم من فرقت و تیره شد جهان
خون بگفت سال فاشنگ گشتن	آباد زیر سایه زهرست در جهان

تاریخ وفات میر محمد علی صاحب برادر کلان فقیر

گذشت از ره هستی چو میر محمد علی	که حورین بغزایش کشاده موبدا
چنین شد تاریخ فوت او کلکم	که بارگاه جهان خوابگاه او شد

تاریخ وفات شیخ مطهر علی صاحب مرحوم

گذشت از جهان شیخ مطهر علی	که مهدی علی هست همسک او
نمودم رقم سال تاریخ فوت	بود و بهشت برین ملک او

تاریخ وفات مرزا امروجان در کلکته

مخلص و شاگرد من امروجان	رفت ز کلکته بسوی عدم
کردم رسم خامه من سال فوت	شد ز جهان یافت مقام ارم

تاریخ نقل و وضع مبارک

ز انری اگر بیا آورد از بهر ثواب	روضه چو من شیشه روضه شاه بد
دیدم تاریخ سال و رقم کردیم اسیر	نقل کامل مرزا شافع کلگون قبا

تاریخ وفات میر ابوتراب انسخ

انسخ وفات یافت انسخ وفات یافت	شد در جهان شتاب شد در جهان شتاب
تاریخ بگفت دل تاریخ بگفت دل	ای وای ابوتراب ای ای ابوتراب

تاریخ وفات اعظم علی شاه

شاه اعظم علی بلند مقام	رفت و خان گذاشت بستر فقر
------------------------	--------------------------

سال تاریخ فوت گفت خرد	پادشاه بهمان کشور فقر
-----------------------	-----------------------

۱۲۶۵ هجری

تاریخ طبع دیوان منقبت	من
-----------------------	----

شد طبع شکر سدیح اندین	مشتاق دست باشد هر کس باک
کردم جز فکر سالش تاریخ تازه گفتم	مجلسه امامت مطبوع طبع پاک

تاریخ وفات جناب مولوی سید محمد صاحب هم مجتهد	عصر
--	-----

جناب مجتهد عصر سرور علیا	همه کرم همه بهمت همه خرد همه را
ازین سرای فنا جانب بقدر	بقصر گلشن دین اود رضوان جا
اسیر مصر تاریخ سال کردیم	ستون کعبه دین بسین فدا دریا

۱۲۸۴ هجری

دیگر

ای غم مجتهد و در آن	دل احباب علی مین خشنه
هوئی تاریخ بغضای حدیث	که بڑا دین بنه مین رخنه

تاریخ وفات امامی خاتم	
-----------------------	--

عصمت بنیاد و وجه فضل بیا	افسوس افسوس گذشت از عالم
بست پنجم بد از جادوی لاولی	کین ساخته رونود از کتم عدم
سید داشت زین مولوی گنج قیام	کردند همه اهل محله ماتم
تاریخ نمود بطلب یافت گفت	شد وای سو پنهان امامی خاتم

۱۲۸۴ هجری

تاریخ وفات میر علی اوسط شاک	
-----------------------------	--

کرد افسوس صد افسوس قضا	از قضا میر علی اوسط شاک
گفت تاریخ سر اسیمه دلم	شد کجا میر علی اوسط شاک

۱۲۸۴ هجری

تاریخ ولادت دختر غضنفر علی سلمہ

ہوئی پیدا ہزاران شکر باری	ہزاروں خستون میں ایک دختر
خبر پہنچی ولادت کی جو محکو	کہی تاریخ میں نی نیک دختر

۱۲۸۴ھ

تاریخ شفای نواب صاحب

ہزار شکر کہ نواب کو ہوئی صحت	ہر ایک دور بلا ہو گئی شفا پائی
کہا یہ میں نے پی نذر صبح تاریخ	دعا می خلق دوا ہو گئی شفا پائی

۱۲۸۱ھ

مثنوی و تاریخ صحت

ایک دن یہ شہر میں آئی خبر	ہمیں بھی وڑتی سی سن پائی خبر
ہی جوان روزوں رئیس رام پو	آفتاب اوج اقبال و شعور
طبع عالی جس پر سکوناز ہی	کچھ نصیب دشمنان ناساز ہی
شکی اسکو دل پریشان ہو گیا	خاندان آرام ویران ہو گیا
منہ سی یہ بیاختہ نکلے دعا	وی خدا و خداوسی جلد ہی شفا
دل میں آیا کون سے تدبیر ہو	باعث صحت جو بے تاخیر ہو
بہیچی کوئے حکیم نامو	جسکی نسخہ میں ہو صحت کا اثر
یا کوئی بات آئے تعویذ شفا	بہیچی او سکوکہ ہو آب بقا
خضر لمحاتین تو دن ہوا آہ را	لیکی اونے پیچی آب حیات
کیا اگر کاش لجاتی کوئی	نسخہ اکسیر ماتہ آئی کوئی
ہی مناسب انتہا تدبیر کے	کچھ پی پڑیا روان اکسیر کی
ہو گیا دن اس پردہ میں تمام	پڑہ کی مغرب سو گیا میں تمام

روح سیارہ ہونی ستیاد ہر
چاندنی چٹکی ہونی بالائی بام
فرش پر زیندہ مسند نور کی
زیب مسند ایک مرد با شکوہ
قارت حق چہرہ نورانی جبین
گروہ خام خٹکے پاکیزہ لباس
شوکت و جہمت نظر آئی یہ جب
کون ہو تم کون یہ عالی مقام
ایک خام فی کہا ہم ہین ملک
حضرت عیسیٰ ہین یہ مسند نشین
جب سنا اوس سی یہ مژدہ جا
انتجا کی چاہتا ہوں دن بار
عرض کی خام فی آیا لیگیا
سامنی جب مین گیا تسلیم کی
مل کی آنکھوں کو قدم ہی یوں کیا
حکم اگر پائون کہوں میں لہاں
چشم و ابرو سی اشارہ جب ہوا
عرض کی حضرت پڑی تارہین
اک جوان مر لقا خورشید چہر

پونجی اک کوٹھی پہ پر کر شہر شہر
فرش نورانی بصد زب تمام
طور پر جیسی تجلی طور کی
کوہ جسکی بارتکمین سے ستودہ
ورد و حمید رب عالم آفرین
یہ چھین ہمتاب انجم اس پاس
مین فی پوچھا باندہ کردست اویہ
کون یہ مسند نشین عرش احترام
یہ مقام خاص ہی چارم فلک
ہر سان جسکی حکمتی ہی جبین
جان مین گئی خوش ہو گیا
مین ہی ہوں تسلیم کا امیدوار
پیش محراب عالم آرا لیگیا
واجب تعظیم کی تعظیم کی
ایک اس ناچیز کی ہی التجا
ہی وای ہر مرض حضرت کی پاس
مین یہ سمجھا اب مر مطلب ہوا
سب پر روشن آپ کی اعجاز ہین
آفتاب و ہر رشک ماہ و ہر

آفتاب آسمان برتری	ماہتاب اوج عالم جو وری
حاتم بزم سخاوت روز بزم	رستم میدان جرات و فنم بزم
دستگیر و دافع آفات خلق	نا خدا کی گشتی حاجات خلق
لالہ سیراب گلزار جمال	یوسف بازار حسرت و پشمال
مشرقی طلعت رئیس ابن رئیس	آسمان فرحت رئیس ابن رئیس
وہ محبوب اور جکا شہرہ عام ہے	نامور کلب علی خان نام ہے
جاننا ہی جسکو کچھ اخلاص ہے	ضیغم حق کا وہ کلب خاص ہے
ہو گیا وہ اک مرض میں مبتلا	آپ اگر چاہیں تو حاصل ہوا
فیض بخشی آپ کرتی ہیں دم	فی سبیل اند اک صحت کا جام
شکی میری عرض وہ معجز نما	جنش لب سخی می یون نظر
جانتی ہیں ہم وہ ہی عا لیتقام	تا فلک پہونچا ہی او سکا خستام
میشتر آتی سے تیری کی دعا	وی خدائی پاک فی او سکون شفا
موج زن دریای حمت ہو گیا	خلعت صحت عنایت ہو گیا
جاسنادی مژدہ صحت او سے	شد رستی کی ملی دولت او سے
تہا یہ سامان تہا فیض لب پاک	کھل گئی جو میری چشم خواب پاک
خواب سی چو بکا جو مہر وقت سحر	نامہ احباب آنی بیشتر
صحت نواب جو تحسیر ہی	خواب کی میری وہی تحسیر ہی

ہو گئی تاریخ ہی بے جد و کد

صحت جسمی مبارک تا ابد

بنام خالق اسنے و جانی
 و سیدہ جان حسنی در زن لفظ
 ازین یوسف نموده گرم بازار
 زبان لفظ او و گوشت را سمع
 زبان چون شمع در بزم سخن شد
 دوران بزم سخن اول حکیم است
 زبان ان بزل چون چرخه افروخت
 بنظم الانبیا چون نوبت آمد
 به بزم لامکان از هم کلا سے
 کلام اسد از ان معنی است صورت
 پشتم دل فصیحان در نظاره
 زہی انوار الفاظ و معانی
 درین رہ ہر کہ باب اقتدا زد
 فصاحت در کلام ہر کہ جایفت
 سخندان کہ در آفاق بودند
 بجد و ہند خویش گفتند و فرستند
 درین دوران کہ ہر فن را کس آت
 کسی کہ خوب مضمونی تراشد

کہ پیدا کرد الفاظ و معانی
 چہ یوسف ناست ویر ہر لفظ
 ہزاران چون لیلیا شش خریدار
 بگوشت آواز و رفا و سچن شمع
 از نور روشن سخن را انجمن شد
 کہ مشتاق سخنمانی قدیم است
 ز برق لنترا فی خرمش سوخت
 بہ گویائی زبان قدرت آمد
 تکلم یافت تشریف تہا سے
 بجلوت پردگی آمد خلوت
 زہر لفظش فصاحت آشکارا
 بر آمد از زبان بی زبان
 قدم در وادی صدق صفا زد
 قبول خاطر خلق خدا یافت
 چہ محنت و سخن سنجی نمودند
 بہ نظم و نثر و سقند و فرستند
 خصوصاً علم نقش آب باو است
 دشمن از پیشہ غم میخراشد

ز تافته که وار خورشید آئین
 زمینی و آن صفت بازست
 زمین گردید قوط قدر دانی
 زمین نامنصفی نقش خمیر است
 اگر خالی غساند بزم ایام
 زمین از گردش این هفت گاه
 اگر جامی شود خالی سرشام
 هوید اگر دو آخر قدر دانی
 گهی در خانه یوسف درویدست
 نباشد در جهان گر چشم بینا
 گرم بر خلق رب ذوالمنن کرد
 ز غیب ادب عالم قدر دانی
 سخندان قدر دوان سخنندان
 قلم از شعش مهر فلک داد
 چو لوح عرش سر لوحش منور
 حر و خش پرده ظلمت صفات
 نقطه در انتخاب از خامه اش نخت
 کلام هر که کلک او پسندید
 سخنمائی که درج آن بیاض است

یکی شد در جهان حسین نفرین
 صبر بر کلک آه جاگد ازست
 نمانده آب در بحر معانی
 چو غنای مرغ مضمون شد گیسو
 فروز و شمع نو پیر شب سرشام
 و گر گون است احوال زمانه
 سحر گم نیز زست گرد و بگر جام
 که سازد گلشن را بوستانی
 گهی بر تخت شاهی سر بلند است
 جدا سازد که گوهر نزار مینا
 که پید اقدردان علم و فن کرد
 که شد آباد از فیضش جهانی
 بهادری نامور کلب علی خان
 مد او شش مردم چشم ملک داد
 طلای مهر صرف جدول زر
 معانی چشمه آب حیات است
 که نیسان خود پیر و بزرگ نخت
 ز شادی روح او صد نیزه باید
 بهین گلگشته از صد ریاض است

خدا ی بگوشش دل شل بلبل
صد احسان کرد بر بار بختی
منز اور دست اور اسر فرازی
بجالم تا صد و سی سال باشد

نگہ از دینش گرد در گل
برو بی خلق و اشد باب معنی
باین احسان باین عالم نوازی
الہی صاحب اقبال باشد

مثنوی در جواب شفقہ گل خان بہادر

کہ گزشتی عطا کر تابی دولت
وہی جلوہ دکھائی نجم اقبال
دعائی نیشب مین کچہ اثر ہے
پسٹریض کا ہر جہان تاب
موید روز اول سے من اللہ
بڑی ارایش تخت حکمت
کہ مثل موج تھا بکشاہہ انجوش
اشارہ ہی تو کچہ آقا کا پاتا
لیا اوسنی بڑا احسان یہ بالذات
نہ کی وجہ معین آجتک بند
اسیر او کا ملازم ہے بدستور
ذرا سر سے نہ کم ہو بار احسان
کہ آیا شفقہ عاصمہ نوازی
کہ ہر سجدہ کروں کعبہ کد ہے

خدا کی ہی عجب بندون چہرست
کرو مکی تن سالہا سال
جو شام ہجری او کی سحر ہے
سنا تھا جیسے یہ مژدہ کہ نواب
ہر خُلق و ہر علم و ہر جاہ
ہوئی مسند نشین جاہ و حشمت
ہو اتہا یہ محیط عشق کا جوش
قدم کیا اون نون گہری بڑاتا
قدامت کی سوا تازہ ہی یہ بات
نتہا تفویض کوئی کام ہر چند
عمائدین رہی یہ بات مشہور
اس احسان پر اگر ہو جان تو بان
زیادہ اس سی ہی یہ سرفرازی
الہی فضل تیرا کقدر ہے

<p> گیتی پری بڑی قوت جوان ہو یہ ظاہری کہ ہی مجبور افسان جدا ہو گئی نہ ہم دامن سی زہار عدم کو میری منگو چہ فی لی راہ کفالت سی نہیں میں فارغ البال خیال دخت ہی ہر روز و شب کبھی دست نہ اب آہن تریا وہ سبک ہو جاؤں اس بار گران عصا ہی بس خدا کی و تکیہ ری ہوا مجبوران و زون میں دلریش کہ عذر بندہ ہو مقبول محسن یہ دولت ہی کرمی حاصل یہ ناکام رہی یہ دولت و اقبال جاوید </p>	<p> کہا دل فی کہ چل جلدی روان ہو سفر کا ہو چکا جس وقت سامان کہا اطفال نے ہو کر یہ خونبار سبب یہ ہی کہ قبل اس ہی کی ما بہت کم سن بیچ باقی ہیں اطفال کیا ہی عجب فرزند کلان اب انہیں و زون میں کتا ہوں راڈ یقین ہی فضل بانس جان علاوہ اسکی عواض صنف پیہ ری غرض ایسی عواض لئی جی پیش توقع شانِ حمت ہی ہی لیکن خدا چاہی تو بعد چند ایام الہی جنت ملک ہیں ماہ و خورشید </p>
---	---

قطعہ

<p> از گفتہ مسیح علیہ السلام کرد آقا ز ازان زمانہ شد و او تمام کرد صبحی اگر کہے بامیدی سلام کرد سر جاست شد شکر مور از دھام کرد جہشتیڈ اگر نطف از گیتی سیام کرد </p>	<p> کاری کہ چیف صاحب عالیہ تمام کرد لطفی کہ زندہ کردن خلق ست نام کرد ہر عطاش شام غمش را سحر نمود ابنوہ خلق بردار و پست گریخت او از صفای قلب محیط زمانہ شد </p>
---	--

آمد پسند خسرو لندن چو دانشش
 از بهر بند و بست او ده از سر کرم
 او هم بلند نامی آقای خویش نوشت
 گشت امید نفس و آفاق بسز
 آورد و در نگاه بیک دوره ملک
 فرمود بند و بست به تصیف بلکه
 تاریخ معدلت که دو جلد آمد از ازل
 حاتم بوقت همت و نوشیروان بعدل
 و ارباب فرو جا و سکنه بر مرتبت
 روشن زمین در که پاکش چنانکه چرخ
 صد عقده را از ناخن تدبیر خل نمود
 در منزلی که گشت فروکش و دم سفر
 راهب دیر آمد و شیخ از حرم رسید
 قوم هنود را هم سلمان اعطاش
 هر کس بهر نام و نجاب و اغت است
 برخاست از حدالت او بسکه رسم علم
 کل ساخت غنچه دل خلق از نسیم فیض
 تبدیل ساخت شمع جهان کن بعیش
 هر چند انتقام جهان است کار او

او را درین دیار مد ارالمسام کرد
 قدرش بلند ساخت که قائم مقام کرد
 آبادی جهان زره انتظام کرد
 چون ابرو بهار چنان فیض عام کرد
 دور تر برگردش چشمتی شام کرد
 حکام تحت خود همه را نیک نام کرد
 کسری یک نوشت و گرا این تمام کرد
 رستم می که تیغ جدا از نیام کرد
 تسخیر حسد دیار بنو و حرام کرد
 از خاک برد زره و خورشید نام کرد
 و پیشش هر هم که شدش انتظام کرد
 گردون بسیر و دید و طواف خیام کرد
 روزی که حکم دخل در بار عام کرد
 واجب بخود چو روزه باه حسام کرد
 زان رو که در زناه جهان اهتمام کرد
 سنگ از برای صلح بینا پیغام کرد
 وز موج بوی خلق معطر مشام کرد
 گلزار جامه فلک سبز فام کرد
 هم در دیار علم و هنر انتظام کرد

<p>تحصیل علم و کسب کمال است پیشه اش بسیار کسی و فرا بصورت و نحو شامی کسب علم ریاضی سخنود طاعت گشت خامه رنگین بست او در هر زبان بابل زبان گشت همکلام صیاد فکر او خدنگ افکنی دهن هنگام فکر سرگیر بیان فیه و نیز بهر طرب شبی که نیزم طرب نشست بهر شب خود مرتبه اش از شکست رنگ کس قدر روان علم و هنریت مثل او ای مهر فیض برین سکین چشم لطف بر صفحه زمانه فلک از خمیدگی اکنون ز چرخ بنالم که طالع در صفا و که چند در نظم اسیریت</p>	<p>عمر عزیز صرف بخت مدام کرد با بوی حکمت و منطق کلام کرد صبحی بفکر انجسم و افلاک شام کرد در روضه عبارت رنگین خرام کرد در هر هنر به بابل هنر انضمام کرد وقتی هزار طائر معنی بدام کرد محراب دید و سجده رب انام کرد حاضر چهره شیشه و خورشید جام کرد گلگشت ماهتاب بیالای بام کرد هر جا که یافت علم و هنر لطف عام کرد بنگر که چرخ صبح مرا به چو شام کرد قدم که بود مثل الف شکل لام کرد شد خضر راه و حاضر و بار عالم کرد عز قبول یافت حصول مرام کرد</p>
---	--

تا بنده هر دولت و حشمت مدام باد
 خوش گفت این دعا و قصیده تمام کرد

قصیده

<p>بدم پیرس از من غم دیده شرح غم سلب حواس بسکه ز دنیا بی دل است</p>	<p>بی انتهاست چون کرم و حباب که سوی و بر سر دم و گوی سویی حرم</p>
--	--

کشتی شکست لطمه موج ست جوش علم
حق حق بگو ترا بیه و محسود قسم
در دست دیگران می صافست و خام
آخر تر حجه که نیم لائق ستم
نالم به پیش حاکم ذی قدر ذی شتم
از ملک هند شهره عام هست تا عجم
ذی فهم مشکاف سخندان هیچ دم
کن مطلعی بطرز مخا طب کنون رسم

گم کرده ام طریق و زمین خضر بخیر
آخر چه کرده ایم قصور تو ای فلک
مار ابد در دهم نوازی درین عطش
گفتم هزار بار و بگویم هزار بار
بندی اگر چنین بی تخریب من کمر
آن حاکم رحیم که صیت عدالتش
انصاف و فضل جمله قضایا بدست است
ای ملک انجدمت داور رسیده ام

مطلع ثانی

حکم تو در میان بهر خیر و شر حکم
فصل مقدمات که امریت بس بهم
هر گاه حرف چون دولت و شود زهم
قرطاس تخت و طبل دولت و قلم علم
هستند سرنگون بجنور تو چون علم
اصلا تفاوتی نبود دروق و ورم
تا رایت سپاه شکو بهت نشد علم
رستم دم شجاعت حاکم دم کرم
خورشید ماه ساخته از فرق خود فدا
گردون باستان فیت خود آسیر

ای حاکم عدالت نوشیر و ان شیم
بر رای مستقیم تو سهل است و سهلتر
تقسیم جزو لا تجبزی محال نیست
گویم جو شاه ملک معانی ترا بجا است
اهل قلم که دعوی تحسیر میکنند
بیش و کم جهان که ز عدالت بر آید
سروی نبود و چپستان مکرمت
در رزم و بزم همسر تو نیست هیچ کس
آیند بهر طوف حریم تو روز و شب
کیوان بپای قصر شکو بهت نهد کلاه

باد سخاوت تو بدریا مگر وزید
چون خاتم زرت ز فیض تو خانه اش
مصروف در دعای دوام حیات تست
لطف تو عام و خلق تو با خلق هزاران
در عهد نصفت تو چنان است شد جهان
ترسید بکه از دم شمشیر تو
در وادی که کثرت لطف تو نهاده رو
سائل مراد دل زور تو همیشه یافت
هر صبح دم که شغل صبوحی کنی بفخه
روزی شوی بر اسب فلک سیر اگر سوا
در شش که خلق چنین با کمال شد
بر چرخ تاجیه از غرور و زویش قمر

هر جا باب کیسه ماهی ست پر درم
هر کس که دشت از غم نان سنگ بشکرم
شبهاب دیر بر بمن پوشش و جسم
علم تو خاص و حلم تو باز مرده اعم
جز در شگنج زلف حسینان نماد خم
پوشید رخ حسود تو در پرده عدم
آهوز بوی شیر فراموش کرد و رم
لا بر زبان پاک نیاید بحسنه نعم
نخم آور و بدوش فلاطون و جام جم
بر فرق فرقدان نخمد از خرمی قدم
در چار حدیج زو از افتخار دم
تا آفتاب دم زند از نور صبح دم

با و ادا م با و ده عشرت بجام تو

از لطف تو خاص ساقی مینماید قدم

قصیده

دیدم خواب شب که صبح زمان رسید	آمد سه ای تقم به تن مرده جان رسید
زین خواب خوش چه چشم کشادم بگوشت من	ناگاه صدای نوبت و بانگ اذان رسید
صبحی صبح دولت بیدار شد جهان	سلطان شرق با علم ز رفشان رسید
نیک اختر که معرستی دشت یا خیر	از در چو برشته شرف پهلوان رسید

کرده میان خواب و چنین بی تماشای فکر
 آگه نه که حمید جهان سبزه زار شد
 شادی کن ای عزیز که مصیبت لکنو
 خوابت مطابق است که آمد مسیح عصر
 آن جا که عدالت و آن صاحب شرف
 از حادثات و هر سعادت نصیب خلق
 یا جوج فتنه ران شود و خل تاوگر
 آفاق را از مقدم او بیکه عیش شد
 چشمتی که بوسه و او پایش فروغ یافت
 یکتا می عصمه حاتم دوران رفیع قدر
 عالم فروز و صاحب انصاف و دادگر
 در علم و فضل همه سحر جان نزول کرد
 هر جا گل مراد چمن در چمن گفت
 بر کرسی که او دم نصفیت جلوس کرد
 هر زره نور یافت که خورشید جلوه کرد
 گردوی اگر بخلوه گمش خاست از هو
 وقت دعاست با زبان خف صد

تعبیر خواب من زردش بر زبان رسید
 آنی که رفت بود بجوی جهان رسید
 یوسف قریب شد خبر از کاروان رسید
 گویا که جان تازه جسم حجاب رسید
 کز مدح او باوج سعادت توان رسید
 تعویذ حفظ عالم و خط امان رسید
 سبب خود سکنه عالی مکان رسید
 از بھر تنیت ملک از آسمان رسید
 شد سفره از سر که برینستان رسید
 فرمان ده و دقیقه رس و نکته دان رسید
 با فتح همکاب و طغفر توانان رسید
 در عدل و داد ثانی نوشیروان رسید
 آواز نه شکوه جهان تا جهان رسید
 از اوج پایه اش بفرقدان رسید
 پیر سپهر گفت که نخب جوان رسید
 ابر سیاه شد طرف آسمان رسید
 در گوش من نغم صد اینان رسید

کرده و دعای شوکت و اقبال بجا و عمر

البته شد قبول بطلب توان رسید

قطعه

تعریف شاہ وصف جناب امیر
حق حق ہے یہ کلام یہ دعویٰ نہیں
آئینہ دار حسن بھارچمن ہے گل
پیر و ہی اسکا پیر و بازوی معطف
کتاب ہی روی صاف ہے آئینہ عین
ہمین بسکہ یاد قامت مالا مین نغمہ سنج
لکھا ہی او کی چہرہ رنگین کچھ جو صوف
چشمی مین حبیبی عکس فگن ہی ہ چشم مست
سنا ہوں وزرشہ کی سخن دیکتا ہوں رخ
روشن ہی او کی فیض سی اعلیٰ سلطنت
آئی جو معرکہ مین ہی سب لہم نیزہ دا
لکھا ہی ہنی شاہ کی ذہن رسا کا صوف
ہم کیا کہ دست فیض ہی جیسی گزشتان
کچھ احتیاج اوس سی نہیں عیال کی
خوشید داغ حادثہ سی کچھ خطر نہیں

قطعه ہمارا خطبہ عید غدیر ہے
ابن علی یہ شاہ سلیمان سر ہے
قطری مین ہی اصالت آب کثیر ہے
جس کا یہ دستگیر ہی حق و شکیں ہے
تو پاؤ شاہ حسن تو بندہ وزیر ہے
سدرہ سے ہی بلند ہماری صفیر ہے
آواز عند لب قلم کی صریر ہے
جام جناب مین سے خم غدیر ہے
کیا مجاہد فضل رب سمیع و بصیر ہے
ہمت مین فی نظیر یہ بدر منیر ہے
بیٹھی جو محکمے مین عطا رودیر ہے
خامہ کڑی کمان کا گویا کہ تیر ہے
ہر دم کشادہ دامن ابر مطیر ہے
ای دل وہ آپ واقف مافی الضمیر ہے
سہر ہمارے گل خدایا فدیر ہے

یارب قوی ہو دوست کا دل نا تو ان عددو

جب تک کہ عقل میر جو ان عقل پیر ہے

قطعه

<p>رہیں سایہ میں او کی ہم ہمیشہ کیا کرتے ہیں فخر ادا ہمیشہ گدا ہی کی لئے ماتم ہمیشہ لہر زما ہے دل رستم ہمیشہ کلماتی ہے جو گل شبنم ہمیشہ جوانی کا رہے عالم ہمیشہ یہ یوسف رنج سیاح دم ہمیشہ مہ نو کی ہے گردن خم ہمیشہ پسین سے خوار جام جم ہمیشہ رہے یہ نیر اعظم ہمیشہ قمری شتری با ہم ہمیشہ</p>	<p>سلامت خسرو عالم ہمیشہ دیا اللہ نے ایسا جو فرزند درو و ملت پر آتا ہی شب و روز زہی برات کہ زیر چاک اب یہی مگر کہتے ہی تغلیب زخم فیض پسین محبوب دم پر نو کی ٹکیرین رہی فرمان دہ و جان بخش عالم ادب سے ابروی پر خم کی آگے رہے تماشہ بزم فیض آباد بہان روشن ہو اسے غاف قاف بغل ہر دم نئی معشوق ہی گرم</p>
---	---

ای کو رہد مینوں کی انکھیں

ہو خواہو نہ کہے دل خرم ہمیشہ

غزل

<p>قد تو سر و سر اف از رند پاندخت تن مرا بد رخسار خداندخت فغان کہ بخت سیما ہم درین بلامدخت بجیب من چہ گہر نای بی بہاندخت کے کہ بر رخ او پردہ عیا اندخت</p>	<p>رخ تو حسن گل از خار صبا اندخت برید سربت ویر و زخوف رسوائی بکوی زلفت نہ جای سکون پای گیر رہیں منت چشم تر خودم کداز شک سرا زہر بہن تنگ و عار بیرون کرد</p>
--	---

کسی کہ سینہ مارا بدایغ مہر تو سوخت	بدشت طرح گلستان لکشا اندخت
از ان زدوست ہوا واری نسیم خوشم	کہ بردشت غبارم بگر بلا اندخت
چو ترک چہم تو شد بہر صید جانب بدشت	براہو ان زلف سہر تیر خطا اندخت

اسیر شکوہ طرازم ز طالع بد خویش
کہ برگرفت مرا از کج کجا اندخت

خالد طبع

فیتحہ طبع قزوین و غنور پیمناں شاعر نازک خیال سید فضل رسول خان بہادر واسطی شاگرد
تدبیر الدولہ بدیر الملک منشی سید مظفر علی خان در بہادر جنگ شاگرد غلام بھدانی مصنف
بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ مصنف اس دیوان بلاغت نشان کے شاعر
ذو نظیر فخر بیدل و جلال اسیر جناب تدبیر الدولہ بدیر الملک سید مظفر علی خان بہادر
بہادر جنگ المتخلص اسیر بہین شہرہ او کے فضل و کمال کا عام ہوتا و ستاوی
او کے نام سے تمام ہی ہزاروں عالم فاضل فن خاص شاعری میں او سے
فیضیاب ہیں اور تشنہ لبان بحر سخن او کے بجز ذخرا و ستادی ہو کا میاب
ہیں بادشاہ ملک سخن کہ لقب فروسی کا سنا ہے اگر آج انکو کہیں بجا
فی الحقیقت ایسا شاعر بے نظیر آج تک نہ دیکھا ہے نہ سنا ہو قلم جو کچھ اونکی
مرح میں تحریر کر کے زیبا ہے چنانچہ یہ اشعار او کے حسب حال ہیں —

اشعار

قبضی میں سوا دشہ آیا	کیا کو پس سخنوری بجا
کرتی ہیں جو آپ طبع جولان	وہ بہرین ہی ملی سخن میدان

تیزی جو زبان کی ہوا اٹھار جسی یہ ہونی ہین سحر پرداز صدقی ہے زبان پر فصاحت قدرت وہ خدائی کی ہے امداد دی حق فی وہ طبع فیض بنیاد	کٹ جائیں جیاسی شعر انخیار ہین اہل سخن کو ناز پر ناز قربان سہے بیان پر بلاغت شاگرد ہی ایک جہان یہ اوتار شاگرد جو ہو وہی ہی اوستار
---	--

کلمہ گو کہ طور سخن پر دعویٰ کلیم الہی ہے انکی شاگردی پر مباہی ہے کلام بلاغت نظام
انکا او سکو بمنزلہ عصا ہو کہ لغزش سے زمین شعر میں بچاتا ہے سلیم کہ ایک شاعر
نازک خیال ہے انہیں کی خوشہ چینی سے صاحب کمال ہے اگر حق پوچھو بقا بد
انکا او سکو کچھ خاک نہیں آتا ہے ایسا مرتبہ عالی تنگ کوئی مین کون پتا ہے

شعر

حافظ کو مین یاد انکے اشعار	ہی طالب آملے طلبکار
عرفی اگرچہ عرف میں مشہور ہے لیکن اسکے آگے منہ کھولے کیا مقدور ہی خیالی کہ دیوان پر اوسکے بڑے بڑے نازک خیالوں کو ناز ہو بہ نسبت اسکے کلام کی نسبت حقیقت و مجاز ہے کلام انکا پر از مضامین عجائب و غرائب سہے صائب کی الہی کہان اسے صائب ہے شعر لوٹی جو ہولن بازیابی بند بھلی کی طرح دل سجا بی جو کلام ہے وہ ایک معجزہ سخن ہے اگرچہ معجزہ نہائی سخن کہنا بجا ہے لیکن مجبوری ہے کہ خرق عادت بشری غیر نام ناروا ہو کر امت پر محمول کرنا جاسے ان فرض ایسے صاحب ہنر عالی مقدار باوقار کو کہ کل علوم میں دخل رکھتے ہین خصوصاً اس فن میں و اللہ تعالیٰ سلامت باکرامت رکھے کہ چراغ ہند میں یہ عالمی لسنٹ بٹھوسید علی	

کو ابن سید محمد علی ابن سید مولوی محمد معین الدین ابن محمد صالح الحطاب بکری
 کے ہیں کمالات ان کے اور مقدمہ آبا و اجداد کے اظہر من الشمس اور امین من الاس
 ہیں چنانچہ سید صالح کمروری شاہ دہلی کی سرکار میں بہت ممتاز تھے سب ہمارے
 سرفراز تھے تو ہر ان کا قصہ ایسی متعلقہ پرگنہ گوشائیں گنج ہے کہ پرگنات ملک اود
 سے ہے بزرگ ان کے سب عالم و فاضل اور عمدہ دار سرکار شاہی رہے اور
 ریاست دیہات اور معانی وغیرہ پیشا رکھتے تھے اور یہ اولاد حضرت عباس
 علم بردار شکر خاس آل عباس علیہ التحیۃ والتسلی علی ابن ابی طالب اسلام علیہ
 علیہ السلام قاتل اشیر کین سیدنا و مولانا امیر المؤمنین علیہ السلام سے ہیں
 بارہ برس کی عمر سے اپنے ناناں میں شیخ زادگان شہر لکنو میں بیاد آئے اور
 تحصیل علوم میں مصروف رہو تمام کتب درسیہ اور غیر درسیہ فارسیہ اپنے والد بزرگوار
 یعنی جناب سید مدد علی صاحب مغفور سے پڑھو چنانچہ آج ہندوستان میں
 ایسا فارسی دان کم ہے اور پانچ برس تک کامل ایام فرصت میں درس ہی کتب
 متداولہ فارسی کا دیا کتنے اور طالب علموں کو اپنی فیض عام سے فیضیاب کیا جو
 یہ تو حال علم فارسی کا بیان ہوا اور کتب عربیہ صرف و نحو و منطق و فلسفہ و حکمت
 و حساب و معانی و بیان وغیرہ حضرات علمائے فزنی محل سے کہ جنکو کمالات علمی مشہور
 عالم ہیں اور اپنے عمر بزرگوار جناب محی لوی سی علی صاحب مرحوم مغفور سے کہ عالم کامل
 تو تحصیل کیو بعد ازان تحصیل علم فقہ و اصول کی جناب فزاکاظم علی صاحب
 شاگرد رشید جناب غفران تاب اعنی مولوی سید دلدار علی صاحب مجتہد العصر و الزمان
 سے اور لوگنے شاگرد جناب میر قائم علی صاحب سے کی باوجود ان شہان

کو شغل فن شاعری کا بھی بدرجہ کمال رہا حضرت فخر شعرا و زبان او سا و مسلم الثبوت
جناب غلام بھدانی المتخلص مصحفی کے اس فن خاص میں شاگرد ہو سے مگر
سیان صاحب موصوف دو تین برس میں دار فانی سے طرف عالم بقا کو
تشریف لے گئے اگرچہ یہ فن نہایت مشکل تھا لیکن بسبب اپنے بچپن اور ہمار
علوم کی ایسی مشق فرمائی کہ لا جواب ہوئی شعر بہر کار کے کہ بہت سب سے گروہ
اگر جاری ہو وگلدستہ گروہ آو تین جگہ لازم ہونے آئے برس صدر امانت میں
امین رہے اور ہزاروں فیصلے اپنے قلم سے لکھے اور ساڑھے چار برس میر منشی پچی
وزارت عمد خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان سکندر حشم داراجم حجاب
امجد علی شاہ بادشاہ طاب ثراہ میں رہے انتظام کو اغذ سلطنت او دہ نہیں
کی تجویز یہ تھا اور چار برس مصاحب حضرت ظل اللہ خاقان جہان پناہ داراجم
افلاطون خدم سکندر شوکت دار اسطوت مرنع نشین چار باش ہمت و مروت
گوہر شاہ ہوار تاج شاہی ورتہ التاج صاحب کلاہی عالی جاہ جہان پناہ حضرت
واجد علی شاہ بادشاہ ابد اللہ ظلال احسانۃ علی روس العالمین کے رہے
اور کچھری خاص سلطانی پانیاں انکے رہی تصنیفات میں دو دیوان بزبان
اردو ایک مسمیٰ بہ گلستان سخن دوسرا مسمیٰ بریاض مصنف اور ایک
دیوان فارسی مسمیٰ بگلشن تعشق چھپ چکے ہیں مشہور انام زبان اردو خاص عام
ہیں اور ایک دیوان بزبان اردو یہ اب طبع ہوا اور ایک دیوان مسمیٰ بگلستہ
امامت منقبت امیہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہے وہ بھی چھپ چکا
اور مثنویوں میں مثنوی مسمیٰ بمحارج الفضائل معجزات چہارہ معصوم علیہم السلام

مین اور تہمی ہارۃ التاج حسب فرمایش حضرت واجد علی شاہ بادشاہ ملک اودہ
 اور مشنوی حال زخمی ہونے نواب وزیر الممالک نواب امین الدولہ بہادر مرحوم مین
 بھی طبع ہو چکین اور ایک رسالہ علم نحو مین اسمیہ لغۃ لم یطفر یہ عنوان الغنصر یہ بزبان
 عربی ہے یہی چپ چکا یہ تفصیل کتب نفیس کہ جو بطبع ہو چکا مین اونکی بہت
 اب تفصیل اون کتب مصنفہ اور مولفہ کی کہ جو چپ سے باقی رہی ہیں لکھی جاتی ہے
 مشنوی تعلیم اصول بزبان اردو مشنوی بحکم فروع و زبان اردو کتاب الایمانی شرح
 معیار الاشعار رسالہ علم عروض بزبان فارسی رسالہ علم قوانین بزبان فارسی رسالہ مختصر
 بزبان اردو و علم عروض رسالہ بیان اضافات و زبان فارسی رسالہ و تشریح الحروف
 جلد تصانیف کتاب نشر قعات زبان فارسی رسالہ بزبان اردو و علم منطق
 دفتر مرتبہ ہا و سلا حافظ

تاریخ

دیوان اسیر کا ہی بطبع اہل عالم	الفاظ چست بالکل مضمون تمام مرغوب
تاریخ طبع ہو سکی یوں اسطی فی لکھی	استاد واسطی کا دیوان چپ چکا خوب

۸۶ ۱۲

ولہ

چپ گیا خوب یہ دیوان فصاحت بیان	لعل قیمت مین صفائیں در کنون ہی یہ
واسطی سال سچی مین ہوئی یوں تاریخ	بلبل فکر کا گلہ ستہ مضمون ہی یہ

۸۶ ۱۲

ولہ

ہوا طبع نامہ در کلام اسیر	یہ دیوان ہی بی شبہ باغ سخن
لکھی اس کے تاریخ یوں واسطی	چپا خوب دیوان استاد فن

۸۶ ۱۲

تاریخ شیخ نادر حسین صاحب متخلص بہ نادر شاگرد رشید نقشی مظفر علی صاحب
متخلص بہ اسیر

مطبوع میں چہا جب مرثیہ ساکڑیوں	اس طبع میں بھی حسن طبیعت کی صفات
تاریخ یہ جربہ لکھی کلک فی نادر	کیا تیسرا اوپر ۱۲۸۶ ہجری کا دیوان چہا

قطعہ تاریخ شیخ رضا حسین صاحب متخلص بہ رضا شاگرد
نقشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر

رضا ختم استاد پر ہی فصاحت	ہو اطبع کیا خوب دیوان رنگین
دو قاصد سال لکھا قلم نے	چراغ مطالب ہی نگین میں

انصاف

ہو اطبع دیوانہ جہا تیسرا	بلند و فصیح و بلیغ و صحیح
رضا مصرعہ سال دل فی لکھا	بہت خوب دیوان سپہا فصیح

قطعہ تاریخ از شیخ افکار محمد احمد حسن خان
عرفت اپنی صاحب متخلص جوش

دیوان ہو اطبع بہت خوش اسلوب	تقطع ہی مطبوع ہی خطبہ ہی مرغوب
خامی فی کیا مصرع تاریخ رقم	دیوان اسیر جوش جہا ہی خوب

قطعہ تاریخ من افکار محمد سلیمان متخلص بہ اسیر

چہا بہ مطبع عالی منشی دیشان	ہماری حضرت استاد اسیر کا دیوان
اسد فی سال مسجی کہا بشوق تسم	کہ فی نظیر ہی استاد ہی عبدل کلام

قطعات تاریخ از نتیجہ طبع سخنور نازک خیال شاعر حدیث المثل مشہور

سخنوری مقدمه بحیث مولوی فداعلی متخلص به عیش

هر سپهر معنی استاد فن سخنور
دیوان چپا جو او کا تو سال طبع خور
مثل اسیر کوئی دیگمانه عیش ہے
کیا بی نظیر چپا دیوان لکھا فلم نے

ایضاً

چپا دیوان اسیر خوش بیان کا
سپے تاریخ بنگلہ فکر تھی عیش
ہی جکا مثل دنیا میں بہت شاد
کہا دل سننے کلام پاک استاذ

ایضاً

چپا دیوان اسیر خسرو ملک معانی کا
کیوں آویزہ گوش جان نظم گرمی ہو
خندانے سین جلی شانے دوستی ارتع
سنا لگہ ہی ای عیش یہ دیوان مصعب
کہ اک اک شعر اسکا رشک وہ ابن معین
نہیں دیوان یہ حسن آباد الفت کا مرتع
لیکھ بڑا معنی سبھی سنی تاریخ چینی کی
۱۲۸۶ ہجری

خاتم الط

درینو لا بفضل خدای قدیر دیوان فصاحت عنوان بلاغت تو امان تصنیف فصیح
ابلاغ ابلاغ استاد عدیم النظیر غیرت صائب و ظہیر رشک مرزا جلال اسیر تریب الدو
مدیر الملک نشی سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر تمکین
رشید غلام جہدانی میان مصحف آفتابانی مطبع آفاق مرجع نشی قول کشور صاحب
ہیں بہ حسن تصنیف و خط عمدہ کار پرہیزان خوش سابقہ کے اہتمام شایستہ
مقام لکھنؤ میں بہادر و یقینہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق ۱۸۷۰ء عروسی شہ ۶
طبع ہو کر مطبوع و لمای سخنوران جہان ہوا

غلط نامه دیوان اسیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	اور ہر	اور ہر	۴۵	۱۳	اور او گنو	اور او گنو
۵	۴	بجی تہ	جو جگنو	۴۶	۶	سیر	سیر
۶	۹	راہی	راہی	۴۷	۱۰	فند	فند
۷	۱۷	لال ہی ہی	لال ہی	۴۸	۱۷	آی	آی
۸	۱۰	بو	ہوا	۴۹	۱۵	ی	ی
۹	۱۵	لکنا	کتنا	۵۰	۳	کا	کا
۱۰	۲	ہاتونگو	ہاتونگو	۵۱	۱۲	یشانی	یشانی
۱۱	۸	کا	کو	۵۲	۲	حسینون	حسینون
۱۲	۸	کوی	کون	۵۳	۶	تم	تم
۱۳	۸	ہی	ہی	۵۴	۹	ازدبیلان	ازدبیلان
۱۴	۱۵	سم	سم	۵۵	۷	ام	ام
۱۵	۱۷	کا	کو	۵۶	۱۰	و	و
۱۶	۷	چا	چا	۵۷	۷	لنا	لنا
۱۷	۷	ال	آئی	۵۸	۱	توخر	توخر
۱۸	۲	یل	بیل	۵۹	۲	ناجا	ناجا
۱۹	۳	مین	مین مری	۶۰	۴	روزگار	روزگار
۲۰	۸	لب	کب	۶۱	۶	ہار و تو	ہار و تو
۲۱	۱۱	ہی	سہی	۶۲	۴	دلیر ہوا	دلیر ہوا
۲۲	۱۵	دو قرانی	ارخوانی	۶۳	۹	کوی	کوی
۲۳	۸	ب	ست	۶۴	۹	شر	شر
۲۴	۱۱	لنی	سہنی	۶۵	۱۹	کی	کی
۲۵	۷	کو	زنجیر	۶۶	۱	کو	کو
۲۶	۱۳	اونہ گیا	بڑہ گیا	۶۷	۱۵	عزم	عزم
۲۷	۱۸	پانی	پالی	۶۸	۶	تاب	تاب
۲۸	۱	ہماری	ہماری	۶۹	۲	پا	پا
۲۹	۵	-	سی	۷۰	۲	ہر	ہر
۳۰	۱۰	ہماری	ہماری	۷۱	۳	پوسٹ	پوسٹ
۳۱	۴	روی	خط	۷۲	۱۵	ہمالہ	ہمالہ
۳۲	۱۱	سچی	سچین	۷۳	۱۵	داہی	داہی
۳۳	۴	مرا	سیر	۷۴	۹	عہ	عہ
۳۴	۱۰	تھکے ہو	تھکے ہو	۷۵	۱۳	نہوند	نہوند
۳۵	۲	مکان	مکان	۷۶	۱۲	سہا سہا	سہا سہا
۳۶	۱۰	جوسون	جوسون	۷۷	۱۸	پوسی	پوسی
۳۷	۱۲	پانزار	پانزار	۷۸	۵	وہ بنا	وہ بنا
۳۸	۹	زمین	زمین	۷۹	۳	اشیا	اشیا

صوفی	سطر	غلط	صحیح	صوفی	سطر	غلط	صحیح
۲۴۹	۱	رکی	سبب	۲۱۶	۲	حسن	خس
۲۵۲	۸	سکانه	شکانه	۳	۳	پنهان	سان
۲۶۶	۹	غش	غش بین	۴	۴	دیروز	رہز تو
۲۶۷	۱۰	ملوک	ملوک	۵	۵	یکناہ	نی پناہ
۲۷۰	۷	نہیں و	نہیں ہی	۱۲	۱۲	ماہ	ماہ
۲۷۱	۱۷	۷	نہ بیعبری	۶	۶	منزل	محل
۲۸۴	۹	ہون	ہو	۲۲۳	۲	جنون	بتون
۲۸۹	۶	مہر	مہر	۹	۹	ہو	ہون
۲۹۱	۹	عہ نہ	منہ	۲۲۴	۶	لڑتی ہی	ہی زلیست
۲۹۱	۹	مشفق	مشفق	۱۸	۱۸	کنار	کنار ہی
۲۹۱	۹	بہم	بہم	۲۲۵	۴	مین	سی
۲۹۱	۹	بہم	بہم	۱۷	۱۷	ہی	یہ
۳۱۸	۸	کمان نصب	وقت کا عمل ہو	۲۲۶	۱۷	یہ	جو
۳۲۶	۸	خاطر اغیریون	نفس کمان	۲۲۸	۴	پرورد	پرورد
۳۵۲	۲	نہیں	خاطر	۲۳۲	۱۳	اہی	ہی
۳۶۶	۱۹	۰	نہیں ہی	۲۳۶	۱۹	پول	پول
۳۷۱	۸	تیر	تیر	۲۴۰	۱۶	عاشقون	عاشقون
۳۷۲	۲	لکھی	لکھین	۲۴۳	۱۷	باتو نہیں	نالو نہیں
۳۷۲	۵	نہ دلوہ	نہ دلوہ	۲۴۸	۴	شکر کردہ گاہی	شکر کردہ گاہ
۳۷۹	۱۶	یدل	بہل	۲۵۷	۱۳	مسکین	مسکین
۳۸۷	۸	کرد آباد	کرد آباد	۲۶۳	۱۰	مین	سی
۳۹۲	۷	سرود کی	سرود جو	۲۶۴	۱۲	مرکمی	مرہی
۳۹۲	۷	کے	کو	۲۶۵	۱۵	سو	سکو
۳۹۵	۲	کا	کو	۲۷۵	۳	زر	زر
۳۹۷	۱۰	چا	چہتا	۲۸۸	۱۲	نقشہ	نقشہ
۴۰۷	۱۲	مین	ہی	۲۸۹	۱۲	عشق	عشق
۴۱۱	۱	ہرا	ترا	۲۹۰	۱۱	بہی	سی
۴۱۱	۳	بہی	ہی	۲۹۱	۱۹	انتقام	انتقام
۴۱۲	۳	نہ تیز	نہ تیز				
۴۱۳	۸	جہان مین	جہان				
۴۱۳	۱۰	نہا	نہا				
۴۱۳	۱۲	نکلتی	نکلتی				
۴۱۵	۱۰	چکشا	چکشا				

تمام شد